جلد ثالث

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

المعلم

لترجمة

صحیح مسلم

در مطبع نعمانی واقع صدر لاہور طبع گردید

فہرست کتاب مسمّٰی مطالب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثالث المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ

کتاب الزکوٰۃ یہ کتاب ہے زکوٰۃ کے بیان مین زکوٰۃ لغت مین بڑہنے اور پاک کرنے کو کہتے ہین اور زکوٰۃ شرعی سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اس کا گناہون سے اور رزائل اخلاق سے پاک ہوجاتا ہے اس لیے اس کو زکوٰۃ کہا اور بعضے لوگون نے کہا اسکا اجر بڑہتا ہے اس لیے زکوٰۃ کہا اور بعضون نے کہا زکوٰۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے گواہی دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ یعنے صدقہ دعوے ایمان کی دلیل ہے اور قاضی عیاض نے نقل کیا مازری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زکوٰۃ شرع مین مواساۃ کے لیے ہے اور مواسات نہین ہوتی مگر بڑہتے ہوئے مال مین اسی لیے مال نصاب مین جو نامی یعنے بڑہنے والا ہو جیسے نقد اور کھیتی اور چارپائے ہین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال مین بالاجماع زکوٰۃ واجب ہے اور اس کے سوا اور مالون مین اختلاف ہے جیسے عروض وغیرہ مین یعنے سامان خانگی وغیرہ مین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا پانچ ٹوکرون سے کم مین زکوٰۃ نہین اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ وسق یعنے ٹوکرا ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سے اور بغداد کے رطل مین کئی قول ہین سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایکسو اٹھائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے اور بعضون نے ایک سو تیس درہم کہے ہین غرض پانچ وسق اس حساب سے ایکہزار چہ سو رطل ہوئے اور حافظ ترمذی نے بہی فرمایا ہے کہ صاع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بہی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والون کا آٹھہ رطل کا ہوتا ہے تمام ہوا کلام ترمذی کا مترجم کہتا ہے پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا اور امام نووی نے

فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین وفقہا واہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہین اور مثقال جاہلیت اور اسلام مین یکسان رہا ہے مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہین اور تولون کے حساب سے دو سو درہم ساڑہے باون تولے ہوتے ہین اور یہہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس کم مین زکوۃ واجب نہین عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ عمرو بن یحیے نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ یحیے نے ابو سعید خدری سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ پانچ انگلیون سے اشارہ فرماکے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پانچ اونٹ سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق یعنی نو کرایا کرنی اس سے کم مین کہجور مین زکوۃ نہین اور نہ غلہ مین اس سے کم مین زکوۃ ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو سعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کہجور مین زکوۃ نہین جب تک کہ پانچ وسق تک نہو اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین **ف** ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے اور اس زمانہ مین کہ سن ایک ہزار تین سو چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑہے باون روپیہ کلدار ہوتے ہین اور تئیس ریال فرانسکہ مین ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑہے بائیس ہوتے ہین اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑہے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنہ کچہ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق

فائدہ تحقیق اوقیہ و درہم و مثقال و دینار

ساٹھ صاع کا اور چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آدہ سیر آدہ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ کی مولانا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبداللہ سراج محدث مکہ زادہ اللہ شرفا وتعظیما سے خبر دی اسکی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے انپر وقت قرارت مسلم کے

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ ترجمہ اسمعیل ہی حدیث مثل اوپر کی روایت کی عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ اٰدَمَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں تمر کی جگہہ ثمر کا لفظ ہے یعنے پہلوں میں زکوۃ نہیں جب تک پانچ وسق نہ ہوں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اور اس میں پانچ اوقیہ ورق سے کم میں آپ نے فرمایا کہ زکوۃ نہیں **ف** ورق بکسر را مہملہ چاندی کو کہتے ہیں مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس میں اختلاف ہے کہ اصل اسکی کیا ہے بعضوں نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ورق اسیکو بولینگے جس پر سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازاً بول سکتے ہیں اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور نصاب سونے کی کسی روایت صحیح میں وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث میں بیس مثقال مروی ہوا ہے اگرچہ وہ روائتیں ضعیف ہیں مگر اوسپر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایتون کو قبول کر لیا ہے اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ جانورون میں اور سونے چاندی میں جب تک پورا سال نہ گزرے زکوۃ واجب نہیں ہوتی سوا ان چیزون کے جنمیں عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس میں زکوۃ نہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے مگر مذہب انکا بے دلیل ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہیں اور شافعی کا یہی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنی کہوٹے روپیوں میں بھی زکوۃ واجب نہیں جب تک اون سے ساڑہے باون تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہے چاندی کی اور یہ حدیث اون کی موید ہے (نووی) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جسمین نہرون سے

اور مینہ سے پانی دیا جاوے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جاوے اسمین بیسوان حصہ **ف** یہ حکم ہے زراعتون کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہون جس مین محنت کم ہوتی ہے تو دسوان حصہ زکوۃ ہے ورنہ بیسوان حصہ اور اسپر اتفاق ہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ جتنی چیزین زمین سے نکلتی ہین جیسے پہل اور غلہ اور پہول وغیرہ سب مین زکوۃ ہے سوا گہانس اور لکڑی کے یا خاص چیزون مین ہے غرض ابوحنیفہ کے نزدیک ان سب مین ہے اور جمہور نے بعض مین زکوۃ خاص کی ہے جیسے گیہون اور جو اور جوار اور کہجور اور انگور ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریون مین زکوۃ نہین اور زمین عشری اسٹے کے ساتھ اسکا بہی حکم مینہ سے سینچی ہوئی کا ہے یعنی اوس مین بہی عشر دینا ہوتا ہے اور عشری وہ زمین ہے جس مین اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑون سے رطوبت زمین کی جذب کرین اور تر و تازہ رہین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گہوڑے مین زکوۃ نہین **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزون مین زکوۃ نہین جیسے گہوڑے غلام ہین اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سی خلف تک مگر ابوحنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اسمین بہی زکوۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گہوڑے نر مادہ ملے ہون یا صرف مادہ ہون تو ہر ایک مین ایک دینار زکوۃ دے یا نہین اوس کی قیمت کرکے ہر دو سو درہم مین پانچ درہم دے مگر اون کی کوئی حجت نہین اور یہ حدیث صریح اون کے مذہب کے رد کرنے والی ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْعَبْدِ صَدَقَۃٌ اِلَّا صَدَقَۃُ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوۃ نہین مگر صدقہ فطر ہے **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ صدقہ فطر غلام کیطرف سی مالک کو دینا ضرور ہے خواہ غلام اپنی خدمت کے لیے ہو خواہ تجارت کے لیے اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کی غلامون مین صدقہ فطر واجب نہین اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہین بلکہ

غلام اپنی مزدوری مین سے باجازت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بھی یہی نقل کیا ہے اور
شافعی اور جمہور علماء کا مذہب مکاتب کے لیے یہ ہے کہ نہ اوسپر فطرہ واجب ہے نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور
ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی کے قائل ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ اوسپر ایک درہم بھی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس سے
اسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلا سو دو سو ہمکو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ
عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ
اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ
وَاَعْتَادَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَھِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُھَا مَعَھَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ
اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول
کرنے کو بھیجا اور انہون نے آکر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چچا ان صاحبون نے زکوۃ نہین دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلا لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا
اللہ نے اسکو امیر کردیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اسلیے کہ اوس نے تو زرہین اور ہتہیار تک اللہ کی راہ مین
دیدیے ہین (یعنے پھر زکوۃ کیون نہ دیگا) اور رہے عباس سو انکی زکوۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہے پھر آپ نے فرمایا
ای عمر چچا تو آدمی کے برابر ہے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہون خالد سے زکوۃ مانگی اس خیال سے
کہ شاید وہ تجارت کے لیے ہین اور زکوۃ اس مین واجب ہے اور حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کے لیے ہین اور ابھی حولان
حول نہین ہوا اور یا یہ مراد ہے کہ جب اوس نے مال سارا اللہ کی راہ مین کردیا ہے تو زکوۃ واجبہ کیون نہ ادا
کرے گا اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب
بھی ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب
نہین اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیہ اسکی شرح مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اگرچہ تجارت جاری تھی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال مین زکوۃ واجب
کرے وارد نہین ہوئی اور وہ جو ابوداؤد اور دارقطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تھے کہ ہم زکوۃ دیتے رہین اون مالون کی جو بیچنے کے لیے رکھی ہین

تو ہسکو ابن حجر نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی اسناد میں جہالت ہے اور جو حاکم اور دارقطنی نے عمران سے
مرفوعا روایت کی ہے کہ اونٹ میں صدقہ ہے اور بکری میں ضرور ہے اور بز میں صدقہ ہے اور بز نسائی نقطہ
وارسی ضعیف ہے حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری میں ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے سب طرق
ضعیف ہیں اور ایک سند کو اسکی کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں (یہ کہنا بھی ضعف ہونے سے خالی نہیں)
اور ایسی واہیوں سے حجت قائم نہیں ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہیں ہوسکتی علی الخصوص ایسے
امور میں جو نہایت کثرت سے جاری ہیں اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک میں جو یہ حدیث آئی ہے
تو اس میں یہ لفظ ہے کہ بز میں صدقہ ہے اور بے نقطہ کی رائے سے گیہوں کے معنوں میں ہے اور کہا ہے کہ اگر
دارقطنی نے اسکو نقطہ دار زا سے روایت کیا ہے مگر طرق اوس کے ضعیف ہیں اور حاکم نے اگرچہ اس حدیث
کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج میں ہے مگر جب اوس میں احتمال ہوگیا کہ وہ لفظ راسے ہے
یا زا معجمہ وارسی تو استدلال کے قابل نہ رہا اور حاکم کے مقابلہ میں حافظ ابن حجر اوس کے تضعیف کر رہے
ہیں اور ابوہریرہ سے اوپر مروی ہوچکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں اس
سے معلوم ہوا کہ کسی حال میں صدقہ نہیں اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب
ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہیں اسلیے کہ اول تو ظاہریہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا
ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہا ہے پھر اجماع اس کے وجوب پر کیونکر ہوسکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت
سے استدلال کیا ہے کہ ان سے تجارت کا مال خیال کر کے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسے ابھی ازدی کی کلام میں
اسی فائدہ کے ابتدا میں گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب ہے یہ استدلال بھی صحیح نہیں
اسلیے کہ اول تو یہ ثابت نہیں کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ اوس نے
خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کے زکوۃ نہیں تیسرے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ میں دے چکا ہے تو زکوۃ کیوں رکھیگا غرض اس سے
اموال تجارت میں زکوۃ کا وجوب نہیں ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال میں کوئی دلیل قطعی
موجود نہیں اور اصل اشیا میں برات ہے جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہو اور اجماع کا حجت ہونا اس کے درمیان
خود اختلاف ہے کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول میں مذکور ہے تمام ہوا کلام مولینا صدیق حسن صاحب
کا مترجم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ کی فرضیت قطعی نہیں ہے اسلیے اکابر نے تصحیح کی

ہے اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہیں اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب سے خالی نہیں مگر امام کو جبرًا
وصول کرنا نہیں پہونچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آوے **باب** زکوٰۃ الفطر باب صدقہ فطر کے
بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر من
رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی
من المسلمین ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں
پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد وعورت پر جو مسلمان ہو **ف**
صدقہ فطر جمہور سلف وخلف کے نزدیک فرض ہے اسی حدیث کے ظاہر کی رو سے اور بعض اہل عراق
اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہیں اور امام ابوحنیفہ نے فرمایا
ہے کہ واجب ہے فرض نہیں اسلیے کہ ان کے مذہب میں واجب اور فرض میں فرق ہے اور
قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہوگیا جب زکوٰۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض
و واجب ہے (کذا قال النووی فی شرحہ) اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اوسکا رمضان کے
بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ میں رمضان سے اور رات شروع
ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے ۔
عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من
تمر او صاعا من شعیر علی کل عبد او حر صغیر او کبیر ترجمہ ابن عمر نے کہا مقرر کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے
اور بڑے پر **عن** ابن عمر قال فرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ رمضان علی
الحر والعبد والذکر والانثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس بہ
نصف صاع من بر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر قال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوٰۃ الفطر صاع من تمر او صاع من شعیر
قال ابن عمر فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ ترجمہ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا ابن
عمر نے کہا کہ پھر لوگوں نے ٹھہرا لیا کہ دو مد گیہوں کے قیمت میں اوسکے برابر ہوتے ہیں **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کیطرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اس کے اوپر کی حدیث مین ہو چکا اور ان
روایتون سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والون پر اسکا وجوب ہے ویسے ہی گاؤن والون پر اور جنگلیون پر اور یہی مذہب ہے مالک
اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علما کا اور عطا اور زہری اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے
شہر والون کے اور ون پر نہین واجب ہوتا اور ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال
کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اوسپر صدقہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ جس کو زکوٰۃ لینا روا ہے اوسپر صدقہ واجب نہین اور امام مالک اور ان کے اصحاب مین اختلاف
ہے اور ان روایتون سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ صدقہ اپنے مال سے ادا کرے
اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اسکیطرف سے دیوے
جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت مین کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر
نکل گئے غرض کسیکا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کیطرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہین
اگرچہ نفقہ ان کا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کا اور کوفیون اور اسحاق
اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کیطرف
سے ایک صاع واجب ہے اگر سوا گیہون کے اور انگور خشک کے ہو تو بالاجماع ایک صاع واجب ہے اور اگر
گیہون اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہے واجب ہے اور ابو حنیفہ اور
امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت ہے جو آگے آتی
ہے کہ اوسمین ایک صاع انگور کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح
مین گیہون کو کہتے ہین اور صاع کا بیان اسکے اوپر کے باب مین ہو چکا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان
کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ **ترجمہ** ابو سعید کہتے

تھے ہم صدقہ فطر نکالتے تھے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک صاع طعام کا یعنی گیہون
کا یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا یا پنیر کا یا انگور کا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا
نُخْرِجُ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ
کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ
زَبِیْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَکَلَّمَ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ
فَکَانَ فِیْمَا کَلَّمَ بِہِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّیْ اَرٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ فَ
اَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِکَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُہٗ کَمَا کُنْتُ اُخْرِجُہٗ اَبَدًا مَّا عِشْتُ ترجمہ ابوسعید خدری کہتے
ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کیطرف سے ایک
صاع گیہون یا ایک صاع پنیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معویہ حج کو یا عمرے کو آئے
تو لوگون سے منبر پر وعظ کہا اور اس مین کہا کہ مین جانتا ہون کہ دو مد (یعنے نصف صاع) شام کے سرخ
گیہون کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنے قیمت مین) سو لوگون نے اسی کو لے لیا اور ابوسعید نے
کہا مین تو وہی نکالی جاون گا جو نکالتا تھا (یعنے ایک صاع) جب تک جیون گا (سبحان اللہ یہ اتباع تھا حدیث
کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ وَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ حُرٍّ وَّ مَمْلُوْکٍ مِّنْ ثَلَاثَۃِ
اَصْنَافٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ
مُعَاوِیَۃُ فَرَاٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ
اُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ ترجمہ مضمون اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین انگور کا ذکر نہین عَنْ اَبِیْ
سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَصْنَافٍ الْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ ترجمہ
ابوسعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پنیر اور کھجور اور جو سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ مُعَاوِیَۃَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَۃِ عَدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَنْکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْ سَعِیْدٍ
وَّقَالَ لَا اُخْرِجُ فِیْہَا اِلَّا الَّذِیْ کُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ ترجمہ ابوسعید نے
کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گیہون کا مقرر کیا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابوسعید نے نکالا

کیا اور کہا کہ مین تو یہی دون گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیتا تہا ایک صاع کہجور یا انگور یا جو یا پنیر عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے ف اوپر کی روایتون پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع حنطہ صدقہ فطر مین دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس کے خلاف مین ہین اور فرماتے ہین کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو حدیث نکالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین ہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تہا اسکو سند لائے پہر حضرت معاویہ کے قول کو کیونکر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کے معمولی بات پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولے نہین ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دونون کو دیکہنا چاہیے تو دونون سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث مین تو آہی چکا ہے اور قیاس ہی چاہتا ہے کہ انگو کہجور کے برابر گیہون بہی رہی اور مستحب وقت یہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جاوے جیسا حدیث مین آچکا عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالاخراج زکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے لوگون کے نماز کے جانے سے پہلے

باب اثم مانع الزکوۃ

زکوۃ نہ دینے کا عذاب عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذہب و لا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ وجبینہ وظہرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ و اما الی النار قیل یا رسول اللہ فالابل قال و لا صاحب ابل لا یؤدی منہا حقہا و من حقہا حلبہا یوم وردہا الا اذا کان یوم القیمۃ بطح لہا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منہا فصیلا واحدا تطأہ باخفافہا و تعضہ بافواہہا کلما مر علیہ اولہا رد علیہ اخرہا فی یوم کان مقدارہ خمسین

أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا
وَتَطَأُهُ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ
اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَّاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ
رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَّاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ
وَالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهُ عَدَدُ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا
حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا
حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ
مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ
الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ترجمہ ابوہریرہ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہیں کہ زکوۃ اس کی نہ دیتا
ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اوسکی چاندی سونے کی تختے بنا کے جاوینگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ
مین گرم کیے جاوینگے پھر اسکا ماتھا اور کروٹین اس سے داغی جاوینگی اور اسکی پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈی ہوجاوینگے
پھر گرم کیے جاوینگے پچاس ہزار برس کے دن پھر اسکو یہی عذاب ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو اور بندون
کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف اون سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پھر اونٹون کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹون کا حق نہین دیتا اور اسکے حق مین سے ایک یہی ہے
کہ دودھ دوہے جس دن انکو پانی پلاوے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلانے
لیجاتے وہان مسکین جمع ہوتے مالک اونٹون کے انکو دودھ دوہکر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہین ہے
مگر آپ نے اونٹون کا ایک حق اسکو بھی قرار دیا ہے) جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جاوے گا

ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہوکر آوینگے کہ ان مین سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور
اسکو اپنے کہرون سے روندینگے اور موبنہہ سے کاٹینگے پہر جب ان مین کا پہلا جانور روندتا چلا جاوے گا
پچہلا آجاویگا یون ہی عذاب ہوتا رہے گا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے
بندون کا پہر اوس کی کچہہ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی اے رسول اللہ کے اور گائے بکری کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہین جو اوس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن
ہوگا تو وہ اونکا لٹایا جاوے گا ایک چٹیل صاف زمین پر اور ان گائے بکریون مین سب آوینگی کوئی
باقی نہ رہے گی اور ایسے ہون گی کہ کوئی اون مین سینگ مڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینگ کی نہ سینگ
ٹوٹی اور مارا کرینگی اوسکو مارینگی اپنے سینگون سے اور روندینگی اپنے کہرون سے جب اگلی اوسپر سے گذر جاوے
گی تو پچہلی پہر آوے گی یہی عذاب ہوگا اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پہر یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے بندون
کا پہر اوس کی راہ نکل جاوے جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گہوڑے آپ نے
فرمایا گہوڑے تین طرح پر ہین ایک اپنے مالک پر بار ہے یعنے وبال ہے دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈھانپنے والا ہے
تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے اب اوس وبال والے گہوڑے کا حال سنو جو باندہا ہے اس لیے کہ
لوگون کو دکہاوے اور لوگون مین بڑا بنے اور مسلمانون سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق مین
وبال ہے اور وہ جو عیب ڈھانپنے والا ہے وہ گہوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ مین باندہا ہے (یعنے جہاد کے
لیے) اور اوسکی سواری مین اللہ کا حق نہین بہولتا اور نہ اوسکی گہاس چارہ مین کمی کرتا ہے تو وہ اسکا عیب
ڈھانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ وہ گہوڑا ہے کہ باندہا اللہ کی راہ مین اہل اسلام
کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ مین پہر اوس نے جو کہایا اس چراگاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق
نیکیان اوس کے مالک کے لیے لکہی گئین اور اوس کی لید اور پیشاب تک نیکیون مین لکہا گیا اور جب وہ
اپنی لنبی رسی توڑکر ایک دو ٹیلہ پر چڑہ جاتا ہے تو اوس کے قدمون اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیان
لکہی جاتی ہین اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے لیے جاتا ہے اور وہ گہوڑا اسمین سے پانی پی لیتا ہے
اگرچہ مالک کو پلانے کا ارادہ نہ تہا تب بہی اوس کے لیے اوسکے قطرون کے موافق نیکیان لکہی جاتی ہین
جو اوسنے پئے ہین اور یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے مین ہے پہر جب پانی پلانے کے ارادہ سے
لے جاوے تو کیا کچہ ثواب نہ پاوے گا) پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدہے کا حال فرمایئے آپ نے

فرمایا گدہون کے واسطے میرے اوپر کوئی حکم نہین اوترا مگر اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فمن یعمل آخر آیت تک یعنی جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا یعنے قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بہی اوسے دیکھے گا **ف** اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اوّل یہ کہ سزا بعض گناہ سے ہے دوسرے یہ کہ جو نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وجوب مونا زکوۃ کا گائے بیل مین اور یہ روایت اوس کے وجوب کی روایتون سب سے زیادہ صحیح ہے چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث سے حنفیہ نے کہ گہوڑون مین بہی زکوۃ واجب ہے اور مذہب اون کا یہ ہے کہ اگر سب گہوڑے نر ہون تو زکوۃ نہین اور اگر نر و مادہ ملے ہوئے ہون یا صرف مادہ ہون تو اون مین زکوۃ ہے اور مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گہوڑے کے بدلے ایک دینا دے چاہے انکی قیمت جوڑ کر چالیسوان حصہ قیمت کا ادا کرے اور امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک گہوڑون مین زکوۃ نہین اگلی حدیث کے موافق کہ آپنے فرمایا مسلمان پر اوسکے گہوڑے کی زکوۃ نہین اور جو حق اس حدیث مین مذکور ہے اس سے اسکی خبرگیری مراد ہے اور کسی دوست کو مانگی دینا پانچوین فضیلت مجاہد کے گہوڑے کی کہ مرد عابد زاہد گوشہ نشین چلہ کش سے زیادہ درجہ اسکا گہوڑا افضل ہے چھٹے استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہاد روا نہین آپ جو حکم فرماتے تہے وحی سے فرماتے تہے اسلیے گدہون کے بارے مین آپنے فرمایا کہ مجہپر کچہ وحی نہین ہوئی مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر گدہون کے بارے مین آپ کا اجتہاد یہی ٹہیرا کہ ان مین زکوۃ فرض کی جاوے عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيْهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَاحِدًا وَقَالَ يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهٗ وَظَهْرُهٗ ترجمہ زید بن اسلم نے اسی اسناد سے یہی روایت بیان کی کہ اوس مین کچہ لفظون کا فرق ہے مطلب وہی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا اُحْمِيَ عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ فَتُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِيْنُهٗ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ
صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَوتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ
تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا
حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى
سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا
أَشُكُّ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي
هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ
سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا
وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ الذی
سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّتِي
هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ
وِزْرٌ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی صاحب کنز (یعنے خزانہ) والا ایسا نہیں ہے جو زکوۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جاوے گا
وہ خزانہ اسکا جہنم کی آگ میں اور اوس کے تختے بنائے جاوین گے پھر داغی جاوین گی اس سے دونو کروٹیں
اوسکی اور ماتھا اوسکا جب تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جسکا اندازہ پچاس
ہزار برس ہے پھر اوسکی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ انکی زکوۃ نہ دیتا
ہو وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹیل زمین پر اور وہ اونٹ آوینگے نہایت فربہ ہو کر جیسے دنیا میں بہت فربہ
کے وقت تھے اور وہ اسکو روندینگے اور جب ان میں کا پچھلا اوس پر نکل جاوے گا اگلا پھر لوٹ آوے گا
یہی صحیح ہے اور اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب ان میں کا پہلا روندتا چلا جاویگا پچھلا آجاوے
گا یہ راوی کی غلطی ہے اسلیے کہ اس میں معنے صحیح نہیں ہوتے (نووی) یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے

اپنے بندون کا بیچ ترے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت مین جانے کی یا دوزخ مین اور جو بکری والا ان کی زکوۃ نہین دیتا وہ لٹایا جاوے گا ایک پٹپر برابر زمین مین اور وہ آوین گی بہت موٹی ہو کر جیسے دنیا مین تہین اور اسکو روندین گی اپنے کہرون سے اور کوچنے گی اپنے سینگون سے کہ ان مین کوئی سینگ مڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہوگی جب آخیر سے پچہلی گذر جاوے گی اگلی پہر آجاوے گی یہی عذاب ہوتا رہیگا جبتک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندون کا ایسے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے حساب سے پہر اسکی راہ نکالی جاوے گی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف سہیل نے کہا اور مین نہین جانتا کہ بیل کا بہی ذکر آپ نے کیا یا نہین پہر عرض کی اور گہوڑے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گہوڑون کی پیشانی مین بہتری یا فرمایا گہوڑے کی پیشانی مین بہتری بندہی ہے سہیل نے کہا مجہے اوس مین شک ہے کہ آپ نے فرمایا ۔ان مین بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی جہاد کا بڑا سامان گہوڑا ہے اور بہتری دین دنیا کی جہاد مین ہے) پہر فرمایا گہوڑے تین قسم مین ایک تو آدمی کے لیے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اسکی عیبون کا) تیسرا وبال و عذاب ہے سو جو ثواب ہے وہ اوس شخص کا جس نے گہوڑا باندہا اللہ کی راہ مین اور طیار رکہا اوسکے واسطے (یعنے جہاد کو) سو وہ تو جو غائب کرتا ہے اپنے پیٹ مین اللہ اوسکی مالک کے لیے ثواب لکہتا ہے (یعنے اسکا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور اگر اوسکو کسی چراگاہ مین چرایا تو جو کچہ اوس نے کہایا اللہ نے اوسے ثواب مین لکہا یا جس نہر سے اس نے پانی پلایا اوس کے ہر قطرہ پر جو اوس نے پیٹ مین اٹہایا ایک ثواب ہے یہانتک کہ اوسکی پیشاب اور لید مین ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اوس نے دہرا ایک ثواب لکہا گیا اور جو مالک کا پردہ ہے وہ اسکا گہوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خیل کے لیے باندہا اور اوسکی سواری کا حق نہ بہولا (یعنے دوستون کو مانگے دیا کبہی کبہی غربا کو چڑہا لیا) اور نہ اوس کے پیٹ کا (یعنے دانے چارے پانی مصالح کی خبر رکہے اوسکی تکلیف اور آرام مین) اور جو وبال و عذاب ہے وہ اسکا گہوڑا ہے جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کے لیے اور لوگون کو دکہانے کے لیے باندہا سو وہ اوسپر وبال ہے پہر عرض کی کہ گدہے کا حال فرمایے اے رسول اللہ کے فرمایا اللہ نے مجہپر اوسکے لیے کوئی حکم نہین اوتارا مگر یہ آیت جامع بے مثل فَمَن یَّعمَل الآیۃ عَن سُهَیلٍ بِهٰذَا الاِسنَادِ وَسَاقَ الحَدِیثَ ترجمہ سہیل سے دوسری سند سے بہی روایت آئی ہے عَن سُهَیلٍ بِهٰذَا الاِسنَادِ وَقَالَ بَدَلَ

عقصاء عضباء وقال فيكوى بها جنبه وظهره ولم يذكر جبينه ترجمہ سہیل سے اسی
سند سے بھی روایت آئی اور اوس مین عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا لم یؤد المرء حق اللہ او الصدقۃ فی ابلہ و
ساق الحدیث بنحو حدیث سہیل عن ابیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی جو سہیل نے
اپنے باپ سے اوپر روایت کی عن جابر بن عبد اللہ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ما من صاحب ابل لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر
ما کانت قط وقعد لہا بقاع قرقر تستن علیہ بقوائمہا واخفافہا ولا صاحب بقر لا یفعل
فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا
وتطؤہ بقوائمہا ولا صاحب غنم لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت
وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا لیس فیہا جماء ولا منکسر قرنہا ولا صاحب
کنز لا یفعل فیہ حقہ الا جاء کنزہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع یتبعہ فاتحا فاہ
فاذا اتاہ فر منہ فینادیہ خذ کنزک الذی خباتہ فانا عنہ غنی فاذا رای ان لا
بد منہ سلک یدہ فی فیہ فیقضمہا قضم الفحل قال ابو الزبیر سمعت عبید بن عمیر یقول
ھذا القول ثم سالنا جابر بن عبد اللہ عن ذلک فقال مثل قول عبید وقال ابو الزبیر سمعت
عبید بن عمیر یقول قال رجل یا رسول اللہ ما حق الابل قال حلبہا علی الماء واعارۃ
دلوہا واعارۃ فحلہا ومنیحتہا وحمل علیہا فی سبیل اللہ ترجمہ جابر نے کہا سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آوے گا اور وہ اونٹ
بھی بہت سے بہت ہو کر آوین گے اور مالک انکا ایک چٹیل زمین پر بٹھایا جاوے گا اور وہ اوس پر اپنے پیرون
اور کھرون سے کودین گے اور جو گاے والا اسکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آوین گی بہت سی
بہت اور اسکو بٹھا کر ایک چٹیل زمین مین اپنے سینگون سے کوچین گے اور پیرون سے روندینگی اور جو بکری
والا اسکا حق ادا نہین کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت سی بہت ہو کر آوین گی اور اسکو ایک چٹیل زمین مین
بٹھا کر اپنے سینگون سے کوچے گی اور اپنے کھرون سے روندینگی اور ان مین بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی
اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہین کرتا وہ قیامت کے دن آوے گا

ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنے جس کی زہر کی تیزی سے اوس کے خود بال جھڑ جاتے ہین اور اپنی دم پر تنا کھڑا ہو جاتا
ہے کہ سوار کے سر تک اوسکا مونہہ پہنچ جاتا ہے) اور اسکے پیچھے لگیگا مونہہ کھولکر جب اوس کے پاس آوے گا
تو مالک اوس سے بہاگے گا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ جو تو نے چہپا رکھا تہا کہ مجھے اوسکی حاجت نہین ہے
(شاید یہ ندا اللہ کیطرف سے ہوگی) پہر جب وہ دیکہے گا کہ یہ مجھے نہین چھوڑتا تو اوس کے منہ مین ہاتہ ڈالدے گا اور
وہ اسے ایسا چبائیگا جیسے اونٹ چباتا ہے ابو الزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ یہی بات کہتے تھے
پہر ہمنے جابر سے پوچھا تو وہ بہی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا مین نے عبید بن عمیر سے
کہ ایک شخص نے عرض کی اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اسکو پانی پر دوہ لینا (کہ اسمین جانورون
کو آرام ہوتا ہے اور فقیرون کو کچہ دودہ مل جاتا ہے) اور اسکا ڈول مانگے کو دینا (یعنے پانی پلانے کا) اور اسکی نر کو
نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اسکو اللہ کی راہ مین سواری مین دینا (یعنے جہاد مین) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّھَا اِلَّا اُقْعِدَ لَھَا
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُہٗ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِھَا وَتَنْطَحُہٗ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِھَا لَیْسَ فِیْھَا یَوْمَئِذٍ
جَمَّآءُ وَّلَا مَکْسُوْرَۃُ الْقَرْنِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا حَقُّھَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِھَا وَاِعَارَۃُ دَلْوِھَا
وَمَنِیْحَتُھَا وَحَلَبُھَا عَلَی الْمَآءِ وَحَمْلٌ عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَہٗ اِلَّا
تَحَوَّلَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَتْبَعُ صَاحِبَہٗ حَیْثُ مَا ذَھَبَ وَھُوَ یَفِرُّ مِنْہُ یُقَالُ ھٰذَا مَالُکَ
الَّذِیْ کُنْتَ تَبْخَلُ بِہٖ فَاِذَا رَاٰی اَنَّہٗ لَا بُدَّ مِنْہُ اَدْخَلَ یَدَہٗ فِیْ فِیْہِ فَجَعَلَ یَقْضَمُھَا کَمَا

لا بد لہ

یَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گائے
والا اور بکری والا اوس کی زکوۃ نہین دیتا وہ قیامت کے دن بٹہایا جاوے گا ایک چٹیل زمین پر اور کھرون
والا جانور اسکو اپنے کھرون سے روندے گا اور سینگون والا اپنے سینگون سے کونچے گا او سدن کوئی جانور
بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہم نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہے حق انکا آپ نے فرمایا اسکو
نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اوسکی ڈول کو مانگے دینا اور اسکو دودہ پینے کے لیے مانگی دینا اور پانی جب پلا دین
اسکو دودہ لینا (اونٹون کو چوتہے یا پانچوین دن پانی پلانے کو لاتے ہین اور وہان فقرا جمع ہوتے ہین پہر وہان
دودہنے مین بہی جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقرا کو بہی دودہ ملجاتا ہے) اور اللہ کی راہ مین انکو سواری اور
بوجہہ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا وہ مال اسکا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا

بنجاوے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا جدہر وہ بہاگے گا اور وہ اس سے بہاگے گا پہر کہا جاویگا کہ یہ
وہی مال ہے جسمین تو بخیلی کرتا تہا (یعنے زکوۃ نہ دیتا تہا صدقۂ فطر نہ ادا کرتا تہا) پہر جب وہ دیکہیگا کہ یہ سر اپیچہا نہ
چہوڑے گا تو اوس کے مونہہ مین ہاتہہ ڈالدے گا اور وہ اژدہا اسکا ہاتہہ ایسا چبا ڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے

باب ارضاء السعاة زکوۃ کے تحصیلداروں کے راضی کرنے کا بیان **عن** جریر بن عبد الله
قال جاء ناس من الاعراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقين
يأتوننا فيظلموننا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارضوا مصدقيكم قال جرير ما
صدر عني مصدق منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم الا وهو عني
راض **ترجمہ** جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی بعضے
تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہین اور وہ ہمپر زیادتی کرتے ہین (یعنے جانور اچہے سے اچہا لیتے ہین حالانکہ
متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راضی کر دیا کرو اپنے تحصیلداروں کو (اپنے
اگرچہ وہ تمپر زیادتی بہی کرین) جریر نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی
تحصیلدار میرے پاس سے نہین گیا مگر خوش ہوکر **ف** یعنے اُن سے نرمی سے بات کرو تکرار نہ کرو جو حق
زکوۃ ہے اوسکو بخوشی ادا کرو اور اُس زیادتی سے یہ تحصیلداروں کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو
ورنہ درصورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت مین حد شرعی سے زیادہ اوسکو دینا روا نہین
عن محمد بن اسمعيل بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تغليظ
عقوبة من لا يؤدي الزكوة زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی **عن** ابي ذر قال انتهيت الى
النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس في ظل الكعبة فلما رآني قال هم الاخسرون ورب
الكعبة قال فجئت حتى جلست فلم اتقار ان قمت فقلت يا رسول الله فداك ابي وامي من
هم قال هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا من بين يديه ومن
خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا
يؤدي زكوتها الا جاءت يوم القيمة اعظم ما كانت واسمنه تنطحه بقرونها و
تطؤه باظلافها كلما نفدت اخراها عادت عليه اولاها حتى يقضى بين الناس **ترجمہ**
ابوذر نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ مین بیٹہے ہوئے تہے

جب مجھکو دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہین رب کعبہ کی قسم تب مین آپکے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا
ہوگیا اور عرض کی اے رسول اللہ کہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہون کون ہین آپنے فرمایا وہ بہت مال والے ہین
مگر جس نے خرچ کیا ادہر اور اودہر اور جدہر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچہے سے اور داہنے سے اور
بائین سے اور ایسے لوگ تہوڑے ہین یعنے جہان دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھی وہان بے
تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ اونکی زکوۃ نہین دیتا قیامت کے دن آوینگے
وہ جانور اون سب دنون سے موٹے ہوکر اور جیسے بلے جیسے دنیا مین تھے اور اپنے سینگ کی اس کو کوچین گے
اور اپنے کہرون سے اسکو روندین گے جب پچہلا انکا گذر جاوے گا اگلا پہر اوسپر آجاوے گا یہی عذاب
ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ ہو بندون کا **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
مَا عَلَی الْاَرْضِ رَجُلٌ یَمُوْتُ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَھَا **ترجمہ** ابوذر سے دوسری
سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میرے
جان اوس کے ہاتہہ مین ہے کہ جو زمین پر مرجاوے اور اونٹ اور گائے اور بکری چہوڑ جاوے اور اوسکی زکوۃ
نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ
اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَھَبًا تَاْتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَۃٌ وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ عَلَیَّ **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے یہ آرزو نہین کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہوجائے اور
تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بہی باقی رہے مگر وہ دینار کہ مین اپنے کسی قرضخواہ کے دینے کو اٹہا
رکہون **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرَّۃِ الْمَدِیْنَۃِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ
اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا
اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاکَ عِنْدِیْ ذَھَبًا اُمْسِیْ ثَالِثَۃً وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ
لِدَیْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِہٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰہِ ھٰکَذَا حَثَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَھٰکَذَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَھٰکَذَا عَنْ شِمَالِہٖ
قَالَ ثُمَّ مَشَیْنَا فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ
الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الْمَرَّۃِ الْاُوْلٰی

قال ثم مشينا قال يا أبا ذر كما أنت حتى آتيك قال فانطلق حتى توارى عني قال سمعت
لغطا وسمعت صوتا قال فقلت لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم عرض له قال فهممت
أن أتبعه قال ثم ذكرت قوله لا تبرح حتى آتيك قال فانتظرته فلما جاء ذكرت له
الذي سمعت فقال ذاك جبريل أتاني فقال من مات من أمتك لا يشرك بالله شيئا
دخل الجنة قال قلت وإن زنى وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق **ترجمہ** ابی ذر نے کہا
میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مدینہ کی کنکریلی زمین میں بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھ
رہے تھے تب مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں نے عرض کی حاضر ہوں اے رسول
اللہ کے آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہو کر تین دن بھی آئیں سے ایک دینار میرے
پاس بچے مگر وہ دینار کہ میں کسی قرض کے سبب سے اٹھا رکھوں اور اگر یہ سونا ہو جاوے تو میں اللہ کے بندوں
میں یوں بانٹوں اور آپنے اپنے آگے ایک لپ بھر کر اشارہ کیا اور اسیطرح داہنے اور بائیں اشارہ کیا
ابوذر نے کہا پھر ہم چلے اور آپ نے فرمایا ای ابوذر اور میں نے عرض کی حاضر ہوں اے رسول اللہ کے آپنے
فرمایا بہت مال والے وہی ثواب کم پانے والے ہیں قیامت کے دن (یعنے زہد کے درجات عالیہ سے محروم رہینگے)
مگر جس نے خرچ کیا ادھر ادھر اور جدھر مناسب ہو آپنے پھر ویسا ہی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تھا پھر ہم چلے اور
آپنے فرمایا اے ابوذر تم یونہی رہنا جیسے اب ہو یعنے یہاں سے کہیں جانا نہیں جبتک میں نہ آؤں اور پھر
آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے پھر میں نے کچھ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل
میں کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشمن ملا ہو اور میں نے ارادہ کیا کہ آپکے پیچھے جاؤں اتنے
میں یاد آیا کہ آپنے فرمایا تھا یہیں رہنا جب تک میں نہ آؤں تمہارے پاس غرض میں آپکا منتظر رہا پھر آپ
جب تشریف لائے تو میں نے اس آواز کا جو سنی تھی آپسے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے ان
کے اوپر سلامتی ہو اور وہ میرے پاس آئے اور انھوں نے فرمایا کہ جو مرے آپ کی امت سے اور شریک نکیا
ہو اوس نے اللہ کا کسی چیز کو (یعنے پنجہ شدہ جھنڈے نیچے گورو چلہ نبی وولی بہوت ورپی کو) وہ جنت میں
جاویگا (یعنے بعد سزا پانے اپنے گناہوں کے یا بخشے جانے کے بسبب رحمت کاملہ ارحم الراحمین
کے یا بشفاعت انبیا و اولیا کے) میں نے کہا اگرچہ اوس نے زنا کی ہو اور چوری کی ہو جبرئیل نے کہا اگرچہ
اوسنے زنا اور چوری بھی کی ہو **ف** اس حدیث میں ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر میں اور اشارہ

سے ہے اس طرف کہ کوئی امرخیر مین مال کو نہ روکے بلکہ جو بات ترقی ایمان واسلام اور رفاہ عام کی ہو سب مین بدل
خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکریہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوا ے نفسانی اور تقاضاے شیطانی
مین اسراف بیجا کرے اور اس روایت سے اور پہر روایتین گذرین ان سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے
تاکید کلام کے لیے بہی کہانا درست ہو اور احادیث صحیحہ مین ایسی قسمین بہت آئین ہین اور اہل سنت کا
ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جسکا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی
جو لوگ کبیرہ گناہون مین آلودہ ہوے ہین اور توحید پر مرے ہین وہ دوزخ سے نکلین گے اور جنت مین جاوینگے
اگرچہ ایک مدت اپنے گناہون کی سزا پانے کو دوزخ مین مقیم ومعذب ہون اور خوارج نے بہی اسکا انکار
کیا ہے اور زنا اور چوری معلوم ہوا کہ تمام کبائر مین زیادہ بیحیائی کی بات ہے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ
لَیْلَۃً مِّنَ اللَّیَالِیْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ وَحْدَہٗ لَیْسَ مَعَہٗ اِنْسَانٌ قَالَ
فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَکْرَہُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَہٗ اَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِیْ فِیْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِیْ
فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْذَرٍّ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَہْ قَالَ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ سَاعَۃً
فَقَالَ اِنَّ الْمُکْثِرِیْنَ ھُمُ الْمُقِلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا فَنَفَخَ فِیْہِ
یَمِیْنَہٗ وَشِمَالَہٗ وَبَیْنَ یَدَیْہِ وَوَرَاءَہٗ وَعَمِلَ فِیْہِ خَیْرًا قَالَ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ سَاعَۃً فَقَالَ
اجْلِسْ ھٰھُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِیْ فِیْ قَاعٍ حَوْلَہٗ حِجَارَۃٌ فَقَالَ لِیَ اجْلِسْ ھٰھُنَا حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْکَ
قَالَ فَانْطَلَقَ فِی الْحَرَّۃِ حَتّٰی لَا اَرَاہُ فَلَبِثَ عَنِّیْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُقْبِلٌ
وَھُوَ یَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ اَصْبِرْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ
مَنْ تُکَلِّمُ فِیْ جَانِبِ الْحَرَّۃِ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَرْجِعُ اِلَیْکَ شَیْئًا قَالَ ذَاکَ جِبْرِیْلُ عَرَضَ
لِیْ فِیْ جَانِبِ الْحَرَّۃِ فَقَالَ بَشِّرْ اُمَّتَکَ اَنَّہٗ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ
فَقُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ
قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ ترجمہ ابوذر نے کہا مین نکلا ایک
رات اور دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جاتے ہین کوئی آپ کے ساتھ نہین ہے تو مین سمجہا
کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (ورنہ صحابہ کب آپ کو اکیلا چھوڑتے تھے) تو مین یہ سمجہکر چاندنی کے
سایہ مین چلنے لگا تاکہ حضرت انکو نہ دیکہین تو آپ نے پیر طرف سر کر دیکہا اور فرمایا یہ کون ہے مین نے

عرض کی ابوذر اللہ مجھکو آپ پر سے فدا کرے آپنے فرمایا ابوذر ادہر آ پہر آپکے ساتھ مین چلا تہوڑی دیر اور آپنے فرمایا
جو لوگ دنیا مین بہت مال والے ہین وہ کم درجہ والے ہین قیامت کے دن مگر جسکو اللہ تعالیٰ مال دیوے اور وہ پہونکے
برابر اوسکو داہنے اور بائین اور آگے اور پیچہے اور کرے اس مال سے بہت خوبیان پہر انہون نے کہا پہر
آپکے ساتھ تہوڑی دیر ٹہلتا رہا پہر آپنے فرمایا یہان بیٹہو اور مجہے ایک صاف زمین مین بٹہا دیا گرد اوسکے
کالے پتہر تہے اور مجہسے فرمایا تم یہین بیٹہے رہو جبتک مین لوٹ کر آؤن اور آپ چلے گئے اون پتہرون مین یہانتک
کہ مین آپکو نہ دیکہتا تہا اور وہان بہت دیر تک ٹہیرے رہے پہر مین نے سنا کہ آپ کہتے آتے تہے کہ اگرچہ چوری
کرے اور زنا کرے پہر آئے تو مجہسے صبر نہ ہو سکا اور مین نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالیٰ مجہے آپ پر فدا کرے
سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے اصحاب کے زبان زد رہتا تہا رضی اللہ عنہم آکون تہا اون
کالے پتہرون مین مین نے تو کسی کو نہ دیکہا جو آپ کو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تہے کہ وہ
میرے آگے آئے ان پتہرون مین اور فرمایا بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوس نے اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہوگا وہ جنت مین مینے کہا اے جبرئیل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہون
نے کہا ہان مین نے پہر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پہر تیسری بار
کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہون نے کہا ہان اگرچہ وہ شراب بہی پیے **ف** نووی نے کہا
اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن مین جبرئیل کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت
بڑا گناہ تہا اور چوری اور زنا سے بڑہکر تہا جب اسکو ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعجب دور کرنے
کو **عن** الاحنف بن قیس قال قدمت المدینة فبینا انا فی حلقة فیہا ملا من قریش اذ
جاء رجل اخشن الثیاب اخشن الجسد اخشن الوجہ فقام علیہم فقال بشر الکانزین
برضف یحمی علیہ فی نار جہنم فیوضع علی حلمة ثدی احدہم حتی یخرج من
نغض کتفیہ ویوضع علی نغض کتفیہ حتی یخرج من حلمة ثدییہ یتزلزل
قال فوضع القوم رءوسہم فما رایت احدا منہم رجع الیہ شیئا قال فادبر واتبعتہ
حتی جلس الی ساریة فقلت ما رایت ہؤلاء الا کرہوا ما قلت لہم فقال ان
ہؤلاء لا یعقلون شیئا ان خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم دعانی فاجبتہ
فقال اتری احدا فنظرت ما علی من الشمس وانا اظن انہ یبعثنی فی حاجة لہ فقلت

اَرَاهُ قَالَ مَا يَسُرُّنِي اَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ كُلَّهُ اِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلِاِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيْهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ترجمہ احنف نے کہا مین مدینہ مین آیا اور ایک حلقہ مین بیٹھا تھا کہ اوس مین قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری دو مال جمع کرنے والون کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ مین تپایا جاوے گا اور اوسکی چھاتی کی نوک پر رکھا جاوے گا یہانتک کہ شانے کی ہڈی سے پہوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چھاتیون کی نوک سے پہوٹ نکلیگا وہ پھر ایسا ہی ہلتا ہوا آرپار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگون نے اپنے سر اور مین نے اون مین سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور مین اُن کے پیچھے ہوا کیونکہ وہ بہ طالب حدیث ہین یہانتک کہ ایک کھنبے کے پاس بیٹھ گئے اور مین نے کہا کہ میں تو یہی خیال کرتا ہون کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہون نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہین رکھتے (یعنے دین کی) اور میرے دوست ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا اور مین گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو دیکھتے ہو مین نے اپنے اوپر کی دہوپ کو خیال کیا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھے کسی اپنے کام کو وہان بہیجا چاہتے ہین اور مین نے عرض کی کہ ہان دیکھتا ہون آپ نے فرمایا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو مین خرچ کر دون مگر تین دینار (یعنے جبکا اوپر ذکر ہوا کہ قرض کے لیے رکھو) پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہین اور کچھ نہین سمجھتے پھر مین نے اون سے کہا کہ تمہارا اپنے بہائیون قریش کے ساتھہ کیا حال ہے کہ تم اُن کے پاس کسی حاجت کے لیے نہین جاتے اور نہ اون سے کچھ لیتے ہو انہون نے کہا مجھے قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ مین اون سے دنیا مانگون گا نہ دین مین کچھ پوچھون گا (اس لیے کہ مین ان سے زیادہ جانتا ہون) یہان تک کہ ملون گا مین اللہ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث مین تعلیم ہے زہد اور بے رغبتی کی دنیا سے اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جسکی برائی قرآن مین اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مین آئی ہے اور اسی طرح احادیث مین وہی جس مال کی زکوۃ نہ دیجاوے اور جب زکوۃ دیا ہے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر الزاہدین کا مذہب یہ تہا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی رکھ چھوڑے وہ سب کنز ہے غرض ان کا مذہب مشہور یہی ہے مگر صحیح وہی ہے
جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا **عَنْ** اَحْنَفَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْ ذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ
بِكَيٍّ فِي ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ
قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ
قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ
فِي هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ

ترجمہ احنف بن قیس نے کہا میں چند لوگوں میں قریش کے بیٹھا ہوا تھا اور ابوذر آئے اور فرمانے لگے
بشارت دو کنز جمع کرنے والوں کو ایسے داغ سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جاویں گے اور ان کی کروٹوں
سے نکل جاویں گے اور انکی گدیوں میں لگائے جاویں گے تو انکی پیشانیوں سے نکل آویں گے پھر وہ کنارے
ہو گئے اور میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ ابوذر ہیں اور میں ان کیطرف کھڑا ہوا
اور میں نے کہا یہ کیا تھا جو میں نے سُنا کہ ابھی آپ کہہ رہے تھے اونہوں نے کہا میں وہی کہہ رہا تھا
جو سنا میں نے ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عطا میں (یعنی جو
مال غنیمت سے امرا مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اسمیں مدد خرچ ہے پھر جب
یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جاوے تب چھوڑ دو یعنی دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہیں تب نہ لینا

باب الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيْرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ باب سخاوت کی فضیلت میں **عَنْ** اَبِیْ
هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ يَا ابْنَ آدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ
يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ **ترجمہ** ابوہریرہ
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خرچ کر میں بھی تیرے
اوپر خرچ کروں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے
سے کچھ کم نہیں ہوتا **ف** اسحدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلا کیفیت کہ اللہ پاک کے لیے ثابت
ہے اور اُسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونوں ہاتھ اسکے قران سے ثابت ہیں کہ
فرماتا ہے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرماتا ہے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے
جنمیں دونوں ہاتھ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے

پس تاویل اُن کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ مین جو فقہ اکبر مشہور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ لِیْ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُھَا سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِہٖ قَالَ وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِہِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے مجھہ سے فرمایا کہ تم لوگون پر خرچ کرو مین تمپر خرچ کرون اور فرمایا کہ اللہ کا سیدہا ہاتہہ بھرا ہوا ہے کم نہین ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے بہلا غور تو کرو کہ کیا کچہہ خرچ کیا ہوگا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہین ہوا اوس کے سیدہے ہاتہہ مین ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اوس کے دوسرے ہاتہہ مین موت ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے **ف** اس حدیث مین تصریح ہے کہ اوس تعالی شانہ کے دو ہاتہہ ہین اور تاویل ہاتہہ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین انپر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہانتک کہ گذار دنیا سے تشریف لیجاتے اور اصول مین ثابت ہوچکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہین اور یہ بہی محال ہے کہ صحابہ کے کان مین لفظ ید کا جسکی اردو ہاتہہ ہے پڑتا اور ان کے عقیدون کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مراد کہ جو حقیقت مین اس لفظ سے مباینت رکہتی ہوتی دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچہتے پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور بہ تقلید فلاسفہ مسلمانون مین پہیلی ہے پس مومن کامل کو ضرور ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب و سنت مین وارد ہوئے ہین ایمان رکہے اور کیفیت اسکی خدا کے سپرد کرے یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت مین جو لفظ قبض وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتہہ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنے اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ مین مذکور ہوئے دوسری فا اور یے کے ساتہہ اسکے معنے احسان اور عطا اور رزق واسع کے ہین اور بلندی اور پستی

سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے **باب** فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَاِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ اَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ باب اہل وعیال کے خرچ کے بیان میں **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ يُّعِفُّهُمْ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمْ **ترجمہ** ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اشرفی جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے (اسلیے کہ بعضے انمیں سے ایسے ہیں کہ ان کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسیطرح وہ اشرفی جسکو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ میں (یعنے جہاد میں) اور وہ اشرفی جسکو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اوس سے بڑھکر کسکا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اللہ پاک اوس کے سبب سے اور بے پرواہ کر دے انکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ میں خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات مستحبہ میں جب واجبات سے فاضل ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اشرفی تمنے اللہ کی راہ میں دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے میں دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والوں پر خرچی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچی **عَنْ** خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِذْ جَاءَهٗ قَهْرَمَانٌ لَّهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ **ترجمہ** خیثمہ نے کہا ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہوں نے پوچھا کہ تمنے غلاموں کو خرچ دیدیا اوس نے کہا نہیں انہوں نے کہا دیدو اسلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچ دیتا ہے اوسکا خرچ روک رکھے **باب**

لا ابتداء فی النفقۃ بالنفس ثم اھلہ ثم القرابۃ باب پہلے اپنے ذات پر پہر اپنے گہر والون پر پہر قرابت والون پر خرچ کرنے کا بیان **عن** جابر انہ قال اعتق رجل من بنی عذرۃ عبدا لہ عن دبر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک مال غیرہ قال لا فقال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ العدوی بثمان مائۃ درھم فجاء بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفعھا الیہ ثم قال ابدأ بنفسک فتصدق علیھا فان فضل شیء فلاھلک فان فضل عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فھکذا وھکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص نے ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اسکی خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اوس کے سوا اوس نے کہا نہین تب آپ نے فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجہہ سے تو نعیم نے اوسکو آٹہہ سو درہم کو خرید لیا اور درہم حضرت پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دیے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پہر اگر بچے تو اپنے گہر والون پر پہر بچے تو اپنے ناطے والون پر پہر بچے تو ادہر اودہر اور اشارہ کرتے تہے آپ آگے اور داہنے اور بائین **ف** نووی نے فرمایا اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب دوسرے جب دو خرچ آن پڑین تو اس مین سے جسکی تاکید زیادہ ہو اوسکو مقدم رکہنا تیسرے یہ کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر مین خرچ کرے نہ ایک نوع خاص مین چوتہے یہ معلوم ہوا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور مدبر وہی غلام ہے جس سے میان کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ بیع مدبر روا ہے اور امام مالک اور ان کے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ روا نہین مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف انپر حجت ہے **عن** جابر ان رجلا من الانصار یقال لہ ابو مذکور اعتق غلاما لہ عن دبر یقال لہ یعقوب وساق الحدیث بمعنی حدیث اللیث **ترجمہ** جابر سے دوسری سند مذکور ہے اور اوسنے بہی وہی روایت مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ اوس مالک کا نام ابو مذکور تہا اور غلام کا یعقوب **باب** فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین والزوج والاولاد والوالدین ولو کانوا مشرکین **باب** فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماباپ کے اگرچہ مشرک ہون

عن انس بن مالك يقول كان ابو طلحة اكثر انصاري بالمدينة مالا وكان احب
امواله اليه بيرحاء وكانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها
ويشرب من ماء فيها طيب قال انس فلما نزلت هذه الاية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما
تحبون قام ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله يقول في كتابه
لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وان احب اموالي الي بيرحاء وانها صدقة لله ارجو
برها وذخرها عند الله فضعها يا رسول الله حيث شئت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح قد سمعت ما قلت فيها واني ارى ان تجعلها في
الاقربين فقسمها ابو طلحة في اقاربه وبني عمه **ترجمہ** انس نے کہا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ
عنہ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال اون کا بیرحا ایک باغ تھا مسجد نبوی
کے آگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس میں جاتے تھے اور اسکا میٹھا پانی پیتے تھے انس نے
کہا جب یہ آیت اوتری کہ نہ پہونچوگے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کروگے اپنی محبوب چیز دن کو اللہ
کی راہ میں تو ابو طلحہ نے کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ
تم نیکی کی حد کو نہ پہونچوگے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالوں میں زیادہ محبوب بیرحا
ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اللہ سے اسکے ثواب کا اور اس کے آخرت میں جمع ہوجانے
کا اللہ کے پاس امیدوار ہوں سو اسکو آپ جہاں چاہیں رکھدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے میں نے سنا جو تم نے کہا اور میں مناسب جانتا
ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو پھر اوسکو ابو طلحہ نے اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں
میں بانٹ دیا **ف** نووی نے فرمایا اس سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے اور مطرف بن عبد اللہ بن شخیر کہتے تھے کہ یہ روا نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا
اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہیں غرض یہ حدیث اون پر حجت ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات
اور خیرات میں اہل علم و فضل سے مشورہ لینا جیسے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا۔
اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں قریبوں کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیروں کے جب عزیز محتاج ہوں اور یہی
معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہوں تو قرابت بعیدہ والوں کو دے اس لیے کہ ابو طلحہ نے وہ

اللہ عزوجل

رائح یعنی

بانغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کی ساتوین دادا مین جا کر ملتے ہین چنانچہ آگے آتا ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَرٰى رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِيْ بَيْرُحَاءَ لِلّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ **ترجمہ** انس نے کہا جب آیۃ مذکور اتری ابو طلحہ نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہہ ہے کہ شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ ادنیٰ غلام سے کوئی شئے طلب فرماوے زہی ورنہ ہے قسمت) سو مین گواہ کرتا ہون آپ کو اے رسول اللہ کہ مین نے اپنی زمین جسکا نام بیرحا ہے اللہ کے نذر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت والون کو دیدو سو انہون نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ دیا عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسکا ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اگر تم اوسکو اپنے ماموون کو دے دیتین تو بڑا ثواب ہوتا **ف** اور بخاری مین اسمعیلی کی روایت مین اخواتک وارد ہوا ہے یعنی تم اگر اپنی بہنون کو دیتی تو بہت ثواب ہوتا اور دونون روایتین صحیح ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون بار ایسا ہی فرمایا اور اس مین ماں کے اقارب کے ساتھ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْاَلاَنِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلاَ تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلاَلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** زینب عبداللہ کی بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو انہون نے کہا پھر مین عبداللہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور مین نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دین سو تم جا کر حضرت سے پوچھو کہ اگر مین تم کو دیدون اور صدقہ ادا ہو جاوے تو خیر ورنہ اور کسیکو دون تو عبداللہ نے مجھسے کہا کہ تم ہی جا کر حضرت سے پوچھو پھر مین آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اسکا بھی کام یہی تھا جو میرا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ہیبت تھا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انکو خبر دو کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتے ہین کہ اگر اپنے شوہرون کو صدقہ دین تو ادا ہو جاویگا یا نہین یا ان یتیمون کو دین جنکو وہ پالتے ہین اور حضرت کو یہہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہین زینب نے کہا پھر بلال گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپنے فرمایا وہ کون ہین تو بلال نے عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور زینب ہین آپنے فرمایا کون سی زینب ہین انہون نے کہا عبداللہ کی بی بی تب فرمایا بلال سے آپنے کہ انکو اس مین دو ثواب ہین ایک ثواب تو قرابت والون سے سلوک کرنیکا دوسرا صدقہ کا عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاٰنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ **ترجمہ** زینب سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے اس مین یہ بات زیادہ ہے کہ مین مسجد مین تھی اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور مین سے ہو عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ اَجْرٌ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ **ترجمہ**

زینب ام سلمہ سے روایت کرتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا مجھے ابی سلمہ کے بیٹون پر خرچ کرنے سے ثواب ہے اور مین انکو چھوڑنے والی نہین کہ ادہر ادہر پریشان ہوجاوین آخر کہ وہ میرے بیٹے ہین آپ نے فرمایا بیشک جو تم انپر خرچ کرتی ہو اوسمین ثواب ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ہشام بن عروہ نے دوسرے اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

ف زینب کی ان سب روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تہا (النووی) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گہر والون پر اور اس مین امید ثواب کی رکہتا ہے تو وہ صدقہ ہے اوس کے لیے عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ شعبہ سے دوسری سند سے بہی مروی ہے عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَوْ رَاهِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ اسماء ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری مان آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتون مین آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے) کیا مین اس سے سلوک اور احسان کرون آپ نے فرمایا ہان عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ ترجمہ اسماء نے عرض کی کہ میری مان آئی اور مشرکہ ہے جس زمانہ مین کہ آپ نے قریش کہ سے صلح کی تہی پہر کیا مین اس سے احسان کرون آپ نے فرمایا ہان احسان کرو اپنی مان سے بَابُ وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ میت کو ایصال ثواب کا بیان عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انہون نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان تو ناگہان مر گئی اور وصیت نکرنے پائی اگر بولتے تو صدقہ دیتے تو اگر مین صدقہ دون اونسے ثواب ہے آپ نے فرمایا ہان ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی

م علامہ ابن سعد ۱۲ ۔۔۔

طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اسکو باتفاق علماے اہل سنت کے ثواب پہونچتا ہے اور اسیطرح دعا
کے پہونچنے مین بہی اجماع ہے اور دَین کے ادا مین بہی اور ان سب مین نصوص وارد ہوئے ہین اور ایسے
ہی قرض کا بہی اور ایسے ہی حج تطوع کا بہی اگر اوسنے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے روزون مین جو میت
کے ذمہ ہین اور مذہب ارجح اوسکا جواز ہے اسلیے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے
مذہب مین قرات قرآن کا ثواب میت کو نہین پہونچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بہی پہونچتا
ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتین اسکا ثواب شافعیہ اور جمہور کے
نزدیک نہین پہونچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہونچتا ہے حج کیطرح سے کذا قال النووی
مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہے اور کوئی بدعت اوسکے ساتھ مخلوط نہ
ہو جیسے سوم چہارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخون کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کہانے کے اقسام اپنی جانب
سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک وہی خشکہ ہی پر ہو اور نہ کہانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتین
کہاوین مرد نہ کہاوین دو حقہ نہ کہاوے شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ پینیوالے کہاوین چاہین شراب
پینیوالے کہاوین اور پہر اسمین نیت خالص اللہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری مین نام ہو کہ واہ صاحب باوا
کا سوم کس دہوم سے کیا اور داوے کے چالیسوین مین خوب حصے بانٹے اور مصارف صدقات مین خرچ کیا
جاوے غرض جب یہہ امور موجود ہون گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پہر ایصال کا خیال بہی ہو سکتا
ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہین ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہین تو نماز کا کیا ذکر **عن**
هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَلَمْ تُوْصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ
الْبَاقُوْنَ ترجمہ ہشام نے دوسری اسنادوسے یہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت مین یہ ہے
کہ انہون نے وصیت نہین کی جیسے ابن بشر کی روایت مین ہے اور اور راویون نے اسکا ذکر نہین کیا

باب بَيَانِ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوْفِ ہر نیکی صدقہ ہے

عن حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ترجمہ حذیفہ نے کہا تمہارے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے **ف** یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی مین ثواب ہے اور
کسی نیکی مین بخل نہ کرنا چاہیے **عن** اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ذهب اهل الدثور بالاجور یصلّون کما نصلّی ویصومون کما نصوم ویتصدّقون بفضول اموالهم قال اولیس قد جعل اللہ لکم ما تصدّقون ان بکل تسبیحة صدقة وکل تکبیرة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تهلیلة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهی عن منکر صدقة وفی بضع احدکم صدقة قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شهوته ویکون له فیها اجر قال ارایتم لو وضعها فی حرام اکان علیه فیها وزر فکذلک اذا وضعها فی الحلال کان له اجر ترجمہ ابی الاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابی ذر نے کہا کہ چند اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کہ مال والے سب ثواب لوٹ لے گئے اس لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اپنے زائد مالوں سے آپ نے فرمایا تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنے اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اس میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھو تو اگر اسے حرام میں صرف کرے تو وبال ہو کہ نہیں اسیطرح جب حلال میں صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے

عن عائشة تقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انه خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلاثمائة مفصل فمن کبّر اللہ وحمد اللہ واستغفر اللہ وعزل حجرا عن طریق الناس او شوکة او عظما عن طریق الناس وامر بمعروف او نهی عن منکر عدد تلک الستین والثلاثمائة السلامی فانه یمشی یومئذ وقد زحزح نفسه عن النار قال ابو توبة وربما قالت یمسی ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سو جس نے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑ کی

قال

گنتی کے برابر وہ اوس دن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابو توبہ نے اپنی روایۃ
میں کبھی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال میں **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ کہا یعنے واو
عطف کی جگہہ او کہا کہ وہ اس دن شام کرتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند سے **ف**
اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ نا معلوم یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہیں
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيلَ
أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
ترجمہ سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ دادا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے
کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ نے
فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ
نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکہلاوے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہے
کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے **ف** ان سب صدقات سے صدقہ تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ **عَنْ**
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے شعبہ سے دوسری سند
سے وہی روایت کی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ
كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ
فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کین اونہی مین یہ بہی ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ
پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیون مین انصاف کردینا یہ بہی ایک صدقہ ہے
کسی کی مدد کردینا اتنی ہی کہ اوسی سواری پر چڑہا دیا یا اسکا مال لاد دیا یہ بہی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ
بات یہ بہی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے رکہتا ہے نماز کے لیے یہ بہی ایک صدقہ ہے اور
تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بہی ایک صدقہ ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ
فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن بندے صبح کرتے ہین دو فرشتے اوترتے
ہین اور ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو
تباہ کر ف معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بہی کوستے ہین آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا عَنْ حَارِثَةَ
بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا
فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنِيْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا
وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا ترجمہ حارثہ بن وہب کہتے تہے سنا مین نے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آجاوے گا کہ آدمی اپنا صدقہ
لیکر نکلے گا اور جسکو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو مین لے لیتا مگر آج تو مجہے حاجت نہین ہے
غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کرے ف اس حدیث مین اشارہ ہے کہ صدقہ دینے مین دیر
نکرو جو کچہ دینا ہو آج دے لو کل پر مت رکہو اور وہ زمانہ ہے آخر زمانے کا حال ہے کہ اسوقت مال کی
کثرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل پڑین گے اور برکتون کا مینہ برسے گا اور یہ یاجوج و ماجوج کے
ہلاک کے بعد ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی
خدمت گذاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ
الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً

يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھیگا کہ اوس کے پیچھے چالیس چالیس عورتین لگین ہوگین اور پناہ پکڑینگی اوس کی مردون کے کم ہونے سے اور عورتون کے زیادہ ہونے سے اور ابن براد کی روایت مین یہ ہے کہ دیکھیگا تو **ف** اس حدیث مین خبر ہے بڑی بڑی لڑائیون کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردان مین کام آوین گے عورتین رہ جاوین گی کہ اپنے سوا سلف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ پاوین گی اور یہ حال وہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام رونق افروز دنیا ہونگے اور پروردگار اون کے دیدار فرحت آثار سے الصبا امت مرحومہ کو پرانوار کرے گا اور سونے کی قید اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا تو چاندی تانبے یعنے روپیہ پیسے کو کون پوچھے گا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہ ہوجاوے اور بہ نہ نکلے یہانتک کہ آدمی اپنی زکوۃ لیکر نکلے اور کسیکو نہ پاوے کہ جو اوسکو قبول کرے یہانتک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہرین ہوجاوے **ف** یعنی قلت سے مردون کے زمین مین کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑجاوے کہ جانورون کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نہ رہے اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو۔ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً وَّيُدْعٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اَرَبَ لِيْ فِيْهِ ترجمہ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک مال بہت ہو کر بہ نہ نکلے اور یہانتک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اسکا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہین ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَ يَدِي ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا

ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو قے کر دیگی جیسے بڑے کھنبے ہوتے ہین سونے سے اور چاندی سے اور خونی آوے گا اور کہیگا کہ اسکے لیے مین نے خون کیا تہا اور ناتون کا کاٹنے والا آوے گا اور کہیگا کہ اسی کے لیے مین اپنے ناتے والون کا حق کاٹ لیا اور چور آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتہہ کاٹا گیا پہر سب کو سب اسے چہوڑ دینگے اور کوئی اس مین سے کچہہ نہ لیگا **ف** اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کے قریب مین اپنے خزانے اوگل دے گی اور ہر شخص اوس کی برائی بیان کرے گا اور اسکی آفتون اور بلاؤن کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لیگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهُ حَتّٰى تَكُوْنَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہین کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) پہر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمن اپنے داہنے کے ہاتہہ مین اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کہجور ہی ہو (عرب مین اس سے حقیر کوئی شے نہین) اور وہ رحمن کی ہتہیلی مین بڑہتی رہتی ہے یہانتک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گہوڑے کے بچہیڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتہہ مین اور اس مین چیزون کو لیتا ہے اور پالتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلا کیفیت اوسپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اسکے وہم مین آوے اس سے اس تعالیٰ شانہ کی ذات وصفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے اور سوا اس کے اور جو سکو بیان مقلدان فلاسفہ ملاعنہ کے ہین نعوذ باللہ منہا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللهُ بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلُوصَهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی مضمون روایت کیا

دوسری سندوں مگر اس مین اونٹ کے بچے کی جگہہ جوان اونٹنی مذکور ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ رَوْحٍ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِیْ حَقِّهَا وَفِیْ حَدِیْثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِیْ مَوْضِعِهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اوس مین پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ کو اپنے حق کی جگہہ مین خرچ کرے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی مضمون بسند دیگر مروی ہوا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَی السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالی پاک ہے (یعنے صفات حدوث اور سمات نقص و زوال سے) اور نہیں قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنون کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو کہاؤ پاکیزہ چیزین اور نیک عمل کرو مین تمہارے کامون کو جانتا ہون اور فرمایا ای ایمان والو کہاؤ پاک چیزین جو ہم نے تم کو دین پہر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لنبے لنبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار مین بہرا ہے اور پہر ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتا ہے اور کہتا اے رب اے رب اور حالانکہ کہانا اوس کا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑا اسکا حرام ہے اور غذا اوس کی حرام ہے پہر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو **ف** یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کہانا کپڑا گہر مکان سب حلال کمانا ضرور ہے ورنہ اسکی مقبولیت سے ہاتہہ دہونا چاہیے اور معلوم ہوا کہ حرام خور بہی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہین کہ دعا مین ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتے ہین پہر جو اس کے بہی منکر ہین وہ حرام خورون سے بہی بدتر ہین اور حلال خورون سے بہی کہتر

باب الْحَثِّ عَلَی الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَاَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ ایک کہجور یا ایک کام کی بات بہی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ
ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کر سکے تم مین سے کہ بچے آگ سے
اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو بہی کر گذرے **ف** یعنی اسکو بہی حقیر جانے اور خوشی سے بجا لاوے
کہ وہ بہی اگر مقبول ہو جاوے تو کافی ہے نجات کے لیے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ
فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ
فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ
فِيْهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ قَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ ترجمہ
عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ہر شخص کو اللہ تعالی سے بات کرنی ہوگی
اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بیچ مین کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکھیگا تو
اس کے اگلے پچہلے عمل نظر آوین گے اور بائین دیکھیگا تو وہی نظر آوین گے اور آگے دیکھیگا تو کچہ نہ سوجہے
گا سوا دوزخ کے جو اوس کے موںہہ کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہی ہو اور
دوسری روایت مین یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات ہی کہکر ہو **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ کلمہ طیبہ بہی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے
کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اس مین ترغیب ہے صدقہ کی اور
تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے مین آدمی عار نکرے اور نہ لینے والا اس سے شرماوے عَنْ عَدِيِّ
ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ
قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ كَاَنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا
النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ لَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ كُرَيْبٍ كَاَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ترجمہ عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ
کا اور موںہہ پہیر لیا اور بہت موںہہ پہیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے پہر موںہہ پہیرا اور بہت موںہہ پہیرا یہانتک
کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکہہ رہے ہین پہر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہو
اور یہ بہی نہ پاوے تو اچہی کوئی بات کہکر سہی اور ابو کریب کی روایت مین گویا کا لفظ نہین ہے —

ف سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ صحابیوں کو کمال خوف و خطر دوزخ کا ہو جاوے اور شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کی سامنے دوزخ کر دی ہو یہ بھی کچھ بعید نہیں اس لیے کہ دوزخ اور جنت دونوں موجود ہیں اور جو موجود ہو اسکا دیکھنا محال نہیں ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری میں سیر کی ہے **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر النار فتعوذ منها واشاح بوجهه ثلاث مرات ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرة فان لم تجدوا فبكلمة طيبة **ترجمہ** عدی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اوس سے پناہ مانگی اور تین بار منہ پھیرا اور فرمایا بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کہکر **عن** منذر بن جریر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم في صدر النهار قال فجاءه قوم حفاة عراة مجتابي النمار او العباء متقلدي السيوف عامتهم من مضر بل كلهم من مضر فتمعر وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رأى ما بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فامر بلالا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذن واقام فصلى ثم خطب فقال يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة الى اخر الاية ان الله كان عليكم رقيبا والاية التي في الحشر اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتى قال ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة كادت كفه تعجز عنها بل قد عجزت قال ثم تتابع الناس حتى رايت كومين من طعام وثياب حتى رايت وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يتهلل كانه مذهبة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن في الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها بعده من غير ان ينقص من اجورهم شيء ومن سن في الاسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير ان ينقص من اوزارهم شيء **ترجمہ** منذر بن جریر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے دن کے شروع میں سو کچھ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن گلے میں چمڑے کے کفنیاں ڈالی ہوئی یا چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئی اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کے فقر وفاقہ کو دیکھکر اور آپ اندر گئے پھر باہر آئے (یعنے پریشان ہوگئے) سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا اور یہ آیت پڑہی کہ اے لوگو ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے (یہ اس لیے پڑہی کہ معلوم ہو کہ ساری بنی آدم آپس مین بہن بہائی ہین) اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا تک پہر سورہ حشر کی آیت پڑہی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تمنے اپنی جانون کے لیے کیا بہیج رکہا ہے جو کل کام آوے (پہر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسینے اشرفی کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے ایک گیہون کسینے ایک صاع کہجور دینا شروع کیے یہانتک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا ہی کہجور کا ہو (جب ہی لاؤ) پہر انصار مین سے ایک شخص ایک توڑا لایا کہ اسکا اوٹہانا اوسکا جاتا تہا بلکہ تہک گیا تہا (واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانون کو) پہر تو لوگون نے تار باندہ دیا یہانتک کہ مین نے دو ڈھیر دیکھے کہانے اور کپڑے کے اور یہانتک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو مین دیکہتا تہا کہ چمکنے لگا تہا گویا کہ سونے کا ہو گیا جیسے کندن پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اسلام مین آکر نیک بات (یعنے کتاب وسنت کی بات) جاری کی اوس کے لیے اپنے عمل کا بہی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد عمل کرین (اوسکی دیکھا دیکھی) اون کا بہی ثواب ہے اور بغیر اسکے کہ ان لوگون کا کچہ ثواب گھٹے اور جس نے اسلام مین آکر بری چال ڈالی (یعنے جس سے کتاب وسنت نے روکا ہے) اوس کے اوپر اوس کے عمل کا بہی بار ہے اور اون لوگون کا بہی جو اوس کے بعد عمل کرین بغیر اس کے کہ اون لوگون کا بار کچہ گھٹے ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی لوگون کی ہمدردی دیکھ کر ہوئی اور غریبون کی پرورش اور لوگون کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانون کی شفقت اپنے بہائیون پر دیکھ کر اور ایسے مقام مین ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جنکو مذاق حدیث نہین ہے اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ روایت مخصص ہے کل بدعة ضلالة کی اور مراد اس سے محدثات باطلہ ہین اور بدعہ مذمومہ اور غرض اون کی یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے موافق ہون انکو اس کلیہ سے خارج کر کے جاری رکہین حالانکہ یہ استدلال اور تقریر اون کے محض باطل ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہان حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہین کیا جو یہ حدیث احداث کی

مختص ہوتا ثانیاً یہ کہ صحابہ نے اسوقت کوئی نئی بات نہین کی تھی کہ جسپر آپنے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی
بات مراد لینا محض سیاق و سباق کلام سے مونہہ موڑنا ہے ثالثاً یہ کہ سن اور سنت کے معنی طریقہ مسلوکہ
مین لغت مین نہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث مین یہی طریقہ مسلوکہ کو جاری کر دینا مراد ہے
نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعاً یہ کہ صدہا حدیثون مین احداث اور بدعت کی برائی ہے پہر اس مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حسن کیون فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ سمجھنا چاہیے
کہ جو سنتین اور مستحبات ایسی ہین کہ جن پر لوگون نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اس پر جس نے عمل جاری
کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسیطرح جو مکروہات و محرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ
قول ثانی مین داخل ہوا اس صورت مین کل محدثۃ بدعۃ کی تاویل بھی نہین کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع
مین منافات لازم آتی ہے اب باقی رہی وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوئے
جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا بھی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی ان کو ملحق
بالسنۃ کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون مین پائے گئے
وہ سنت اور جنکا نظیر پایا گیا اور بعینہ نپائے گئے وہ ملحق بالسنۃ کہہ جاوین تو نہ منافات کلام شارع
مین آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیان لازم آتی ہین وذلک تحقیق انیق **عَنْ**
مُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ
ثُمَّ خَطَبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپنے ظہر کی نماز پڑہی
اور خطبہ پڑہا **عَنِ** الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيْهِ فَصَلَّى
الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيْرًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ
اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ **ترجمہ** منذر بن جریر نے وہی روایت
کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپ نے ظہر پڑہی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالی کی حمد و
ثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اوتارا ہے آخر حدیث تک ۔
عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلَى

سینہ عرب مین کہتے مین دودہ والے جانور کو چند روز دینا کہ پہر دودہ پیکر پہیر دین یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پہر نہپہرے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰی فَذَکَرَ خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا **ترجمہ** ابی ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے کئی باتون سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے سینحہ دیا اوس کے لیے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام کا شام کے دودہ پینے سے

باب مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِیْلِ ۔ سخی اور بخیل کے مثال مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَیْهِ جُنَّتَانِ اَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِیِّهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ اَنْ یَّتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَیْهِ اَوْ مُدَّتْ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیْلُ اَنْ یُّنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَیْهِ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰی تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہان راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اوپر دو کرتے ہون یا دو زرہین (راوی کو شک ہے مگر دو زرہین صحیح ہے) اون دونون کی چہاتی سے گلے تک پہر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہوجاوے اور اس کے سارے بدن پہ پہیل جاوے (یعنے اسی طرح صدقہ دینے والی کا دل کشادہ ہوتا ہے اور جی کہول کر خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اوسپر تنگ ہوجاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہہ پر کس جاوے یہانتک کہ ڈہانپ لیوے اوس کے پورون تک کو اور مٹا دیوے اس کے قدمون کی نشان کو جو زمین پر ہون اور ابوہریرہ نے کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہین ہوتا **ف** یہ فقرہ یہانتک کہ ڈہانپ لیوے اور پورون کو اور مٹا دیوے اوسکے نشان قدم کو) یہ سخی کے شان مین ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ ہوجاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان مین ذکر کردیا اور اسکے بعد کا فقرہ کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہین ہوتا یہ بخیل کی شان مین ہے جیسے اگلی روایت مین ہے

مذکور ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ
اَیْدِیْھِمَا اِلٰی ثُدِیِّھِمَا وَتَرَاقِیْھِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ انْبَسَطَتْ
عَنْہُ حَتّٰی تُغَشِّیَ اَنَامِلَہٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَہٗ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا ھَمَّ بِصَدَقَۃٍ قَلَصَتْ وَ
اَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ مَکَانَھَا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
بِاِصْبَعِہٖ فِیْ جَیْبِہٖ فَلَوْ رَاَیْتَہٗ یُوَسِّعُھَا وَلَا تَوَسَّعُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیون
کی سی ہے کہ اون دونون پر دو زرہین ہون لوہے کی کہ اون دونون کے ہاتہ انکی چہاتیون مین بندہے
ہون اور ان کے گلون مین پہر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اوسکی کشادہ
ہوجاوے یہانتک کہ اسکی پورون کو ڈہانپ لے (اور اوس کے ہاتہہ بہی کہل جاوین اسکی کشادہ ہونیسے)
اور اوس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہون اوسکو بہی مٹادے (یعنے سخی کے عیب سخاوت سے
ڈہنپ جاتے ہین یا گناہ معاف ہوجاتے ہین اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اوس کے قدمون
کے نشانون کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اوسکی تنگ
ہوجاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہہ پر ہینس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ مین نے دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان مین ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے (تاکہ سامعین کے ذہن مین
اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکہتے تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے تہے
اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
بخاری نے بہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکہنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی
کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ اِذَا
ھَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَۃٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْہِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَہٗ وَاِذَا ھَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَۃٍ
تَقَلَّصَتْ عَلَیْہِ فَانْضَمَّتْ یَدَاہُ اِلٰی تَرَاقِیْہِ وَانْقَبَضَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ اِلٰی صَاحِبَتِھَا قَالَ
فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَیَجْھَدُ اَنْ یُّوَسِّعَھَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ ترجمہ

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے
جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دیوے زرہ اوسکی کشادہ ہوگئی یہانتک
کہ اوس کے قدمون کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہوگئی اور اسکے ہاتھ
اس کے گلے میں پھنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ میں کس گیا راوی نے کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہیں کشادہ ہوتی

بَابُ ثُبُوتِ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَۃُ فِیْ یَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِہٖ صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہونچے

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَۃَ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ وَعَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا تَسْتَعِفُّ بِھَا عَنْ زِنَاھَا وَلَعَلَّ الْغَنِیَّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ یَسْتَعِفُّ بِھَا عَنْ سَرِقَتِہٖ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں آج کی رات کچھہ صدقہ دونگا سو وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تہا کہ رات کو لیکر نکلا) اور ایک زناکار عورت کے ہاتھہ میں دیدیا پھر صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زناکار کے ہاتھہ صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تیرے کو ہین سب خوبیان کہ میرا صدقہ زناکار کو جا پڑا اور پھر اوس نے کہا کہ آج اور صدقہ دونگا پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبحکو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دیگیا اوس نے کہا کہ اللہ تجہی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ مالدار کے ہاتھہ جا پڑا تیسرے دن پھر اوس نے کہا کہ مین صدقہ دونگا اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھہ مین دیدیا اور صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اوس نے کہا الٰہی تجہی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ زناکار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھہ مین جا پڑا پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی

فرشتہ یا نبی اوس زمانے کے علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے زنا کار عورت کا
تو اس نظر سے کہ شاید وہ اوس دن زنا سے باز رہی ہو اسلیے کہ پیٹ کے لیے زنا کرتی تھی) رہا غنی اسکا اسلیے
قبول ہوا کہ شاید اوسے شرم آوے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں لاؤ میں بھی دون اور
وہ خرچ کرے اللہ تعالے کے دیے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری
نہ کرے اس لیے کہ آج کا خرچ تو ہو گیا) **ف** یہ صدقہ نفل تھا کہ اس میں جسکا کلیجہ تر ہو ثواب ہے مگر
زکوٰۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی **باب** اَجْرِ الْخَازِنِ الْاَمِیْنِ وَالْمَرْاَۃِ اِذَا تَصَدَّقَتْ
مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ بِاِذْنِہِ الصَّرِیْحِ اَوِ الْعُرْفِیِّ " خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ
کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے **عَنْ**
اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یُنْفِذُ وَ
رُبَّمَا قَالَ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ فَیُعْطِیْہِ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی
الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ **ترجمہ** ابو موسے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ جو خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرمایا دیتا ہو جسکا حکم ہوا ہو
اور پوری رقم دیتا ہو (یعنے تحریرانہ رشوت نکالتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے
ساتھ اور جسکو حکم ہوا ہو اوس کو پہونچا دے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ
طَعَامِ بَیْتِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجْرُھَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِھَا اَجْرُہٗ بِمَا کَسَبَ
وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُھُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے اناج سے
خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنے جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جس میں شوہر کی رضا عادۃً
معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اسکو ثواب اوس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی
اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنے ہر ایک کو خداوند تعالی ایک ثواب دے گا
نہ یہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کر دے) **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِھَا
ترجمہ منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے **عَنْ** عَائِشَۃَ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہو کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اوسکا اور واسطے خاوند کے مثل اُس کی بہ سبب کمانے اس شے کے اور واسطے عورت کی بہ سبب خرچ کرنے اس کے۔ اور خزانچی کو بھی مثل اسکی سوا اس بات کے کم کیا جاوے اجر اون کے سے کوئی چیز **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** اعمش سے اسکی مثل مروی ہوا **عَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلَى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ **ترجمہ** عمیر جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے مالکون کے مال سے کچھ صدقہ دون تو آپ نے فرمایا ہان اور ثواب اوس کا تم دونون کو ہی آدہا آدہا **ف** ابی اللحم کے معنے گوشت سے انکار کرنے والا یہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام اون کا عبداللہ تہا یا خلف یا حویرث اور انہون نے ایام جاہلیت مین قبل اسلام کے اون جانورون کا گوشت کہانا چھوڑ دیا تہا جو بتون کے اوپر چڑہائے جاتے تہے اور یہ حنین مین شہید ہوئے **لطیفہ** سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تہا کہ قبل اسلام بہی ایک فطری تقوے رکہتے تہے ایک زمانہ کے مسلمان ہین کہ سیکڑون بکرے شیخ سدو کے مشہور کیے جاتے ہین اور ڈکار تک بہی نہین لیتے **عَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلَى اٰبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِيْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطِيْ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهُ قَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا **ترجمہ** عمیر نے جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے کہا مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکھاؤن اور ایک فقیر آگیا سو مین نے اسے کہانے کے موافق دیدیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا (سبحان اللہ آپ امان تہے یتیمون اور بیوون اور مظلومون کے) آپ نے اسکو بلایا اور فرمایا اسکو کیون مارا انہون نے عرض کی کہ یہ میرا کہانا میرے بغیر حکم کے

دے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا تو ثواب تم دونوں کو ہے **ف** غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک
نے یا شوہر نے کہدیا ہو کہ اس سائل کو یہ دیدو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر
کے دینے سے ناراض نہین ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونون قسم مین سے کسی قسم کا
اذن نہ ہو تو اوس کے مال مین دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہین اور عمیر سے
جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہوا کہ مولی اس سے مانع نہون گے اسی خیال سے دیدیا بعد معلوم ہوا کہ
وہ راضی نتھے اس لیے عمیر کو اجر ہوا کہ انہون نے مولی کی رضامندی کے خیال سے کیا تہا اور ثواب
دونون کو ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ ثواب ہو نہ یہ کہ ایک ہی ثواب مین دونون کا حصہ
ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی اور کئی حدیثین ذکر کین اون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور
شوہر اُسکا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اوس کے گھر مین کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر
ہو مگر اس کے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولی اوس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے
معلوم نہ ہو چکی ہو کسیکو آنے نہ دینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اوس کے حکم
(خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس مین سے بہی اوسکے مرد کو آدہا ثواب ہے (یعنے مرد
کو کمانے کا عورت کو دینے کا) **ف** یعنے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر
نہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنے گھر مین ہو یا شہر مین اور اس کی مرضی بہی معلوم
ہو تو مضائقہ نہین اور روزہ سے جسکا دن معین نہین جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان
کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی ہے یعنے جب تک شوہر اجازت نہ دے تو ایسا
روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے
اور عورت کو ضرور ہے کہ اوس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اسکا خیر
مین خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اوس کے حکم کے جائز نہین سبحان اللہ اس شریعت غرّا اور ملت بیضا

مین ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہے واہ واہ واہ) **باب** فضل من ضم الی الصدقۃ غیرھا من انواع البر صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین من مالہ فی سبیل اللہ نودی فی الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ما علی احد یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فھل یدعی احد من تلک الابواب کلھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وارجو ان تکون منھم **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خرچ کیا ایک جوڑا یعنے دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی اپنے مال سے اللہ کی راہ مین پکارا جاوے گا جنت مین کہ اے بندہ اللہ کے یہاں آ تیرے لیے یہاں خیر و خوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازے سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازے سے اور جو روزہ کا وہ روزہ کے دروازے سے ابو بکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو سب دروازون سے پکارا جاویگا اوسکو کیا کام کہ حاضر ہو کیا کوئی ایسا ہو گا جو سب دروازون سے پکارا جاویگا آپنے فرمایا کہ ہان اور مین (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہون کہ تم انہی مین ہو **ف** یون تو ہر مومن سب قسم کی نیکیان بجا لاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت مین ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسے نیکی والون مین گنا جاوے گا اور اس حدیث نے کمر توڑ دی روافض کی جو طعن کرتے ہین ابو بکر صدیق پر یعنے یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت مین ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہون گے کہ آپ ادہر سے آوین تو ہم کو فخر ہووے پھر جو جنت والون کے باعث افتخار کو برا جانے وہ آفت نار مین پڑ کر خوار ہو اور ریان کے معنے سیر و آسودہ اور خنک کر دینے والا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہین اس لیے وہ دروازہ ان کے لیے خاص ہوا **عن** الزھری باسناد یونس ومعنی حدیثہ **ترجمہ** زہری سے یہی معنے مروی ہوا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب ای فل ھلم

فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذٰلِکَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَیْہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ مین بلاتے ہین اوس کو سب خزانچی جنت کے ہر دروازے کے اور کہتے ہین کہ اے فلانے آ تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص پر تو بہر کوئی خرابی نہین آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچہ مشکل نہین آپ نے فرمایا مین امید رکہتا ہون کہ تم بہی اون مین ہو (یعنے سب دروازون سے جنت کے پکارے جاؤ) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم مین سے آج روزہ دار ہے ابو بکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا ابو بکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کس نے مسکین کو آج کہانا کہلایا ابو بکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تہا ابو بکر نے کہا مین تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص مین جب جمع ہوتے ہین تو وہ ضرور جنت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث مین بعضے جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہین وہ محض بے اصل ہے

بَابُ الْحَثِّ عَلَی الْاِنْفَاقِ وَکَرَاھَۃِ الْاِحْصَاءِ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گنکر رکہنے کی کراہت مین **عَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ اَوِ انْضَحِیْ اَوِ انْفَحِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ **ترجمہ** اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر نہ رکہہ ورنہ اللہ بہی تجہے گن کر دے گا (یعنے کم دے گا)۔ **ف** راوی کو شک ہے کہ انفقی کہا یا اوس کے سوا اور لفظ کہا **عَنْ** اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْفَحِیْ اَوِ انْضَحِیْ اَوْ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ عَلَیْکِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ نہ سینت رکہہ نہین تو اللہ تجہپر سینت رکہے گا (یعنے نہ دیگا) **عَنْ** اَسْمَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہا جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیء الا ما ادخل علی الزبیر فہل علی جناح ان ارضخ مما یدخل علی فقال ارضخی ما استطعت ولا توعی فیوعی اللہ علیک ترجمہ اسماء بی بکر کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت ہین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچہہ ہی نہین مگر جو زبیر میرے کر دیتے ہین تو کیا مجہے گناہ ہوگا اگر ہین اسمین سے کچہہ صدقہ دون آپنے فرمایا جبتک تم دیکر سکو اوتنا دو اور بسنیت نرکہو نہین تو اللہ بھی تمہے ندے کر بسنیت رکہیگا ف زبیر کے دینے کو یہ مراد ہے کہ جوان سے خرچ کو دیتے ہون کہ اسمین انہی اختیار ہے یا اون عرفی اون کا ہو خرچ کہانے اور صدقہ دینے کے لیے صیہم اوپر کہہ آئے ہین باب الحث علی الصدقۃ ولو بالقلیل و لا تمتنع من القلیل لاحتقارہ تہوڑے صدقہ کی فضیلت اور اوس کو حقیر نجاننے کا بیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو فرسن شاۃ ترجمہ ابو ہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی تم مین سے اپنے ہمسایے کو حقیر نجانے اگرچہ ایک بکری کا کہر ہی دے (لشیء نہ لینے والا اوسکو حقیر سمجھکر انکار کرے ندینے والا شرمندہ ہوکر دینے سے باز رہے باب فضل اخفاء الصدقۃ صدقہ چہپا کر دینے کی فضیلت عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل وشاب نشأ بعبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امراۃ ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاہا حتی لا تعلم یمینہ ما تنفق شمالہ ورجل ذکر اللہ تعالیٰ خالیا ففاضت عیناہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین کہ اللہ اُن کو اپنے سایہ مین جگہہ دیگا یعنے عرش کے نیچے جسدن اوس کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا ایک تو حاکم منصف (جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو

اسد کی عبادت کے ساتھہ بڑہا ہو تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد مین لگا رہے
چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کرین آپس مین اسد کے واسطے اوسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہون
پانچوین جو مرد ایسا متقی ہو کہ اوسے کوئی عورت حسب نسب والی مالدار زنا کے لیے بلاوے اور وہ
کہے مین اسد سے ڈرتا ہون (اور زنا سے باز رہے چھٹی جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو خبر نہ
ہو کہ بائین ہاتہہ نے کیا خرچ کیا) اور یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتہہ کو خبر نہ ہو کہ داہنا
کیا خرچ کرتا ہے) ساتوین جو اسد کو اکیلے مین یاد کرے اور اوس کی آنسو ٹپک پڑین (یعنی اسد
کی محبت یا خوف سے) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ
مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور
اوس مین یہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اُس کا مسجد مین لگا ہو جب تک پھر لوٹ کر نجاوے

باب بَیَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِیْحِ الشَّحِیْحِ افضل صدقہ کس کا ہے **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی
وَلَا تُمْھِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا اَلَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے
رسول اسد کے فضل اور ثواب مین بڑا صدقہ کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو
تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہوا امیری کی وہ افضل ہے
اور یہانتک صدقہ دینے مین دیر نہ کرے کہ جب جان حلق مین آجاوے تو کہنے لگے یہ فلانے
کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنے تیرے مرتے ہی وارث لوگ
لے لین گے) **ف** ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان دادی کی فاتحہ مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ
الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَمَا وَاَبِیْکَ لَتُنَبَّاَنَّہٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی
الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْھِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ

لِنَالِاَنِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثوں میں اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کہانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ سے قسم اس کے باپ نکل گئی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہوگئی تعمداً اور قصداً نہیں تھی قصداً ایسی قسم کہانا منع ہے **عَنْ** عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے **بَابُ** بَیَانِ اَنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَ اَنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا ھِیَ الْمُنْفِقَۃُ وَاَنَّ الْیَدَ السُّفْلٰی ھِیَ الْاٰخِذَۃُ اسباب میں یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس بیان میں کہ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ پکڑنے والا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَذْکُرُ الصَّدَقَۃَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا الْمُنْفِقَۃُ وَالسُّفْلٰی السَّائِلَۃُ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے **عَنْ** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَوْ خَیْرُ الصَّدَقَۃِ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے (یعنے یہ نہیں کہ سب لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ اور صدقہ پہلے اوسکو دے جس کا نان نفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی غلام نوکر چاکر) **عَنْ** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِطِیْبِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ

مِنَ الْیَدِ السُّفْلیٰ ترجمہ حکیم نے کہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا مین نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کرکے اوس مین برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کرکے لیا (یعنے سوال کرکے لجاجت کرکے) اوس مین برکت نہین ہوتی اور اسکا حال ایسا ہوتا ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور اوپر کا ہاتہہ عمدہ ہے نیچے کے ہاتہہ سے عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ تَبْذُلُ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَّابْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلیٰ ترجمہ ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سی زیادہ ہو اوس کو خرچ کرتا رہ یہ بہتر ہے تیرے لیے اور اگر اوسکو بہی روک رکہے جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق مین اور تجہپر ملامت نہین ضروری خرچ کے موافق رکہنے مین اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے

بَابُ النَّہْیِ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ سوال کرنے کی برائی

عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ فَاِنَّ عُمَرَ کَانَ یُخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَکٌ لَّہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ مَّسْئَلَۃٍ وَّشَرَہٍ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ ترجمہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سی مگر وہ حدیثین جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین تہین اسلیے کہ حضرت عمر لوگون کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالی جس کی بہلائی چاہتا ہے اوسکو دین کی سمجھ دیتا ہے اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین تو فقط خزانچی ہون پھر جسکو مین دل کی خوشی سے دون (یعنے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اوسمین اسکو برکت ہوتی ہے اور جس کو مین مانگنے سے اور اوسکے ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہاتا ہے اور پیٹ نہین بہرتا **ف** حضرت معاویہ کے زمانہ مین ممالک یہود نصاری کی فتح ہوئی
اور روایات اہل کتاب کی لوگون مین کثرت سی پہیلی اس لیے آپنے یہ حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ
کی روایات کیطرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط وضبط کا تہا اور غیر قومون سے اختلاط نہ تہا اور بعد
اون کے پہر کتب حدیث مدون ہوگئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہوگیا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي
اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا
اَعْطَيْتُهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سوال مین ہٹ نکیا
کرو اسلیے کہ اللہ کی قسم مجہہ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اُس کے سوال کی سبب سے میرے پاس سے چیز
خرچ ہوتی ہے اور مین اوسکو برا جانتا ہون تو اوس مین برکت کیونکر ہوگی **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ عَنْ اَخِيهِ
قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی
اور کہا کہ مین انکے گہر گیا صنعا مین اور مجہے انہون نے اپنے احاطہ کے جوز کہلائے اور ان کے بہائی
نے روایت کی کہ مین نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے یہہ روایت بیان کی مثل اوسکی جو اوپر گذری **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ
يَقُولُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ
وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللّٰهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ خطبہ پڑہتے تہے اور روایت کی کہ سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالی بہلائی چاہتا ہے اسکو دین میں
سمجہ دیتا ہے اور مین تو بانٹنے والا ہون دیتا تو اللہ ہے **ف** اس حدیث مین معلوم ہوا
کہ دین مین سمجہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہین کہ اوس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونون درست
ہوجاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے
سوا کوئی نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی باوجود علو مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے
مین پہر یہ جو شخص کدہر رہے پہر یہ نادان لوگ جو اولیا انبیا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہین اولا

جو روا لمتی ہین محض بے دین اور جاہل ہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْکِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ لَهٗ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ وَلَا یَسْاَلُ النَّاسَ شَیْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین جو گھومتا رہتا ہے اور لوگون کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پھر لوگون نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہین ملتا جو اوس کی ضروریات بشری کو کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اوسے مسکین جانتے ہین کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگون سے کچھ مانگتا ہے **ف** بہت سے اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہین کہ باوجود محنت ومشقت کے اون کے ضروریات کے موافق نہین ملتا اور تنگدست قرضدار رہتے ہین ایسون کو دینا اور ایسون کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولی ہے ہر مالدار کو اُسکا خیال ضرور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِالَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا **ترجمہ** ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لیکر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ لوگون سے مانگتے نہین لپٹ کر عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ **ترجمہ** وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہوئی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِاَحَدِکُمْ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَلَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ **ترجمہ** عبد اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم مین کا آدمی مانگتا رہے گا یہانتک کہ اللہ سے ملیگا اور اُس کے مونہہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا **ف** گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہے گویا بے ابرو ہونے اور کمرو اور ذلیل ہونے سے حشر مین

ہے یعنی سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے عَن اَخِی الزُّھرِیِّ بِھٰذَا الاِسنَادِ مِثلَہٗ وَلَم یَذکُر
مُزعَۃً ترجمہ زہری کے بہائی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اُس مین گوشت کے ٹکڑے کا ذکر
نہین عَن حَمزَۃَ بنِ عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھُمَا یَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسئَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاتِیَ یَومَ القِیٰمَۃِ لَیسَ فِی وَجھِہٖ
مُزعَۃُ لَحمٍ ترجمہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آدمی ہمیشہ لوگون سے سوال کرتا رہتا یہانتک کہ قیامت کے دن آوے گا اور اوس کے مونہہ پر ایک
بوٹی گوشت کی نہ ہوگی عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن سَاَلَ النَّاسَ اَموَالَھُم تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسئَلُ جَمرًا فَلیَستَقِلَّ اَو لِیَستَکثِر ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگون سے مانگتا رہتا ہے
اون کے مال اپنا مال بڑہانے (یعنی نہ ضرورت اور کفاف کر لیے) تو وہ چنگاریان مانگتا ہے پھر چاہے
کم لے چاہے زیادہ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَاَن
یَّغدُوَ اَحَدُکُم فَیَحتَطِبَ عَلٰی ظَھرِہٖ فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ وَیَستَغنِیَ بِہٖ مِنَ النَّاسِ خَیرٌ مِّن
اَن یَّسئَلَ رَجُلًا اَعطَاہُ اَو مَنَعَہٗ ذٰلِکَ فَاِنَّ الیَدَ العُلیَا اَفضَلُ مِنَ الیَدِ السُّفلٰی وَابدَا بِمَن
تَعُولُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر
کوئی صبحکو جا کر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لادے اور اُس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے
کہ لوگون کا محتاج نہ ہو یہ اُس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگون سے مانگتا پھرے کہ وہ دیوین یا نہ
دیوین اور بلا شبہہ اوپر کا ہاتھ افضل ہے نیچے کے ہاتھ سے اور پہلے صدقہ اوسکو دے جو تیرے
سر روٹی کہاتا ہے عَن قَیسِ بنِ اَبِی حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ اَتَینَا اَبَا ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنہُ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَن یَّغدُوَ اَحَدُکُم فَیَحتَطِبَ عَلٰی
ظَھرِہٖ فَیَبِیعَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثلِ حَدِیثِ بَیَانٍ ترجمہ قیس نے کہا ہمارے پاس ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی صبحکو جاوے اور
اپنی پیٹھ پر لکڑیان لادے اور پھر آگے وہی روایت کی جو اوپر گذری عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَاَن یَّحتَزِمَ اَحَدُ

كُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ
أَوْ مَنَعَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی لکڑی
کا گٹھا لادے اپنی پیٹھ پر اور اوسکو بیچے تو یہ اوس کے حق مین بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے
کہ معلوم نہین کہ وہ دیوے یا نہ دیوے عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ
حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ فَحَبِيبٌ إِلَيَّ وَأَمَّا عِنْدِي فَهُوَ أَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ
الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً
أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ
بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيعُوا اللهَ وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا
فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ ترجمہ
ابی ادریس خولانی ابومسلم خولانی سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے مجہسے کہا کہ روایت کی مجہسے ایک
دوست امانت دار نے اور لیکن وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانت دار ہین عوف بن مالک اشجعی
انہون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے نو یا آٹہہ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا
تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلعم سے اور ہم انہین دنون بیعت کر چکے تہے تو ہمنے عرض کی کہ ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہین اے رسول
اللہ تعالی کے پہر آپنے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے عرض کی
کہ ہم آپ سے بیعت کر چکے ہین آپنے پہر فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر
ہمنے اپنے ہاتہہ بڑہائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہین اب کس بات کی بیعت کرین آپ
نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اوسکے ساتہہ کسی کو اور نماز وکی پنجگانہ اور اللہ
کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سی کہی کہ لوگون سے کچہہ نہ مانگو تو مین نے اون مین سے بعضون
کو دیکہا کہ اون کا کوڑا گر پڑتا تہا یعنے اونٹ پر سے تو کسی سے سوال نکرتے کہ وہ اٹہا دیوے ف
یہ کمال ایفاے بیعت تہی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور یہہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابومسلم جو اس حدیث کے راوی ہین وہ بڑے زاہد ہین اور

اور کرامات اون کے مشہور ہین اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسود عنسی مردود جو دعوے نبوت کا کرتا تھا اوس نے اون کو آگ مین ڈالدیا اور وہ نہ جلے پھر لاچار ہو کر اُن کو چھوڑ دیا اور وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے کہ آپ نے وفات فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہ کی اور باتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب مین جو نقل کیا ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے زمانہ مین ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

ترجمہ قبیصہ نے کہا مین قرضدار ہو گیا تھا ایک بڑی رقم کا (یعنے دو قبیلون کی اصلاح وغیرہ کے لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تم ٹھیرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس مین سے کچھ تمکو دین پھر آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہین مگر تین شخصون کو ایک تو وہ جو قرضدار ہو جاوے (یعنے کسی امر خیر مین) تو حلال ہو جاتا ہے اوسکو سوال یہانتک کہ ملجاوے اوسکو اوتنا مال پھر سوال سے باز رہے دوسرے وہ شخص کہ پہونچی ہو آفت اوس کے مال مین کہ ضائع ہو گیا ہو مال اُسکا تو حلال ہو جاتا ہے سوال اُسکو یہانتک کہ ملجاوے اُسکو اتنی رقم کہ درست ہو جاوے اوسکی گذران راوی کو شک ہے کہ قوام فرمایا یا سداد معنی دونون کے ایک مین تیسرا وہ کہ پہونچا ہو اوسکو فاقہ اور تین شخص عقلمند اون مین سے اوسکی قوم کے گواہی دین کہ اُسکو بیشک فاقہ پہونچا ہے اسکو بھی سوال جائز ہے جبتک کہ اپنی

گذران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگوں کے ای قبیصہ سوال حرام ہے اور سوال
کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کہاتا ہے **باب** جَوَازُ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ بے
مانگے جو چیز آجائے اسکا لینا کیا ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي
الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ
مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ
مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے اُنھوں نے
حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے
اور میں کہتا تہا کہ جو مجھسے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اوسکو عنایت کیجیے یہانتک کہ ایک بار مجھے آپ
نے کچھ مال دیا اور میں نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اوسے عنایت فرمائے آپ نے فرمایا
اس کو لے لو اور اس مال میں سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجاوے اوسکو لے لیا کرو
اور جو اس طرح نہ آوے اوسکا خیال بھی نہ کرو **ف** شاید یہ مثل اسی حدیث سے نکلی ہے **مصرع**
چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خداست اور اس حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لالطمعی اور ایثار
حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ جسکو مال آجاوے اوسے قبول کرنا چاہیے
یا نہیں اور اسمیں تین مذہب ہیں اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول
کرنا مستحب ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضوں نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضوں
نے حلال اور صحیح یہ ہے کہ عطایائے سلطانی میں مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو
لینا روا نہیں ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اسکا مستحق نہیں اور
اسمیں مال حرام غالب نہیں تو لینا روا ہے اگر لینے والے میں کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضوں
نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اوس کے غیر سے اور بعضوں نے مستحب کہا ہے سلطان
کے عطیہ کو نہ اور کے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُوْلُ لَهٗ عُمَرُ
اَعْطِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ

أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا
تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَا يَسْأَلُ
أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ ترجمہ سالم بن عبداللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ
عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیے جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک
بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دیدو اور جو ہر
قسم کے مال سے تمہارے پاس آوے اور تم نے اوس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اوسکو لے لیا کرو
اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر
کوئی دیتا تھا تو پھیر نہ دیتے تھے عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ترجمہ یہی روایت اس سند سے مروی ہوئی عَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي
بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ترجمہ ابن ساعدی
سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب مین فارغ
ہوا اور صدقہ کا مال انکو لا کر دیدیا تو مجھے کچھ اجرت دینے کا حکم کیا مین نے کہا مین نے تو اللہ کے
واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین جو دیتا ہون
لے لو ایک بار مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ تحصیلا تھا اور آپ نے
مجھے بھی کچھ اجرت دی اور مین نے بھی ایسا ہی کہا جیسا تم نے کہا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہارے کچھ ملے تو کھاؤ اور صدقہ دو عَنْ بُكَيْرِ
ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ ترجمہ یہی روایت اس

دوسری سند سے مروی ہوئی **باب** كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا حرص دنیا کی مذمت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّیْخِ شَابٌّ عَلٰی حُبِّ اثْنَتَیْنِ حُبِّ الْعَیْشِ وَالْمَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کی جینے اور مال کی حرص جوان ہے **ف** یہ مصرع حدیث کے موافق ہے مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان گردد **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّیْخِ شَابٌّ عَلٰی حُبِّ اثْنَتَیْنِ طُوْلِ الْحَیَاةِ وَحُبِّ الْمَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی اسمین طول کا لفظ زیادہ ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ **ترجمہ** مضمون وہی ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کی دو جنگل ہون مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈھتا ہے اور پیٹ نہین بھرتی آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے (یعنی جو دنیا کی حرص سے باز آوے اوسے گنج قناعت عطا فرماتا ہے) **ف** یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے **شعر** چشم تنگ کور دنیا دار را۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَلَا اَدْرِیْ اَشَیْءٌ اُنْزِلَ اَمْ شَیْءٌ كَانَ یَقُوْلُهٗ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہین کہ یہ آپ پر یہ بات اوتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابو عوانہ کی جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنَّ لَهٗ وَادِیًا اٰخَرَ وَلَنْ یَمْلَاَ

اثْنَتَیْنِ

فَاہٗ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰہُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا اور
ہو اور اُسکا مونھہ نہیں بھرتی مگر مٹی (گور کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اوس کیطرف جو توبہ کرے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْأَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ یَکُوْنَ اِلَیْہِ مِثْلُہٗ وَلَا یَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ
وَاللّٰہُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ ھُوَ
اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَایَۃِ زُھَیْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُمَا ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے کہ اوسی کے برابر اور ہو اور آدمی
کا جی کسی چیز سے نہیں بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا
مین نہیں جانتا کہ یہ قرآن مین سے ہے یا نہیں اور زہیر کی روایت مین یہ ہے کہ مین نہیں جانتا قرآن
مین سے ہے یا نہیں اور ابن عباس کا نام نہیں لیا عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ بَعَثَ اَبُوْمُوْسٰی
الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰی قُرَّاءِ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ فَدَخَلَ اِلَیْہِ ثَلَاثُ مِائَۃِ رَجُلٍ قَدْ
قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِیَارُ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ وَقُرَّاؤُھُمْ فَاتْلُوْہُ وَلَا یَطُوْلَنَّ عَلَیْکُمُ الْاَمَدُ
فَتَقْسُوَ قُلُوْبُکُمْ کَمَا قَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّا کُنَّا نَقْرَأُ سُوْرَۃً کُنَّا نُشَبِّھُھَا
فِی الطُّوْلِ وَالشِّدَّۃِ بِبَرَاءَۃَ فَاُنْسِیْتُھَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْھَا لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ
مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَکُنَّا نَقْرَأُ سُوْرَۃً کُنَّا
نُشَبِّھُھَا بِاِحْدَی الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِیْتُھَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْھَا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ
تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُکْتَبُ شَھَادَۃً فِیْ اَعْنَاقِکُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
ترجمہ ابی الاسود نے کہا ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے قاریون کو بلوا بھیجا اور وہ
سب تین سو قاری اُنکے پاس آئے اور اُنہون نے قرآن پڑھا اور ابوموسی نے اُن سے کہا کہ تم بصرہ
کے سب لوگون سے بہتر ہو اور وہان کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر
جانیکے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاوین جیسے تم سے اگلون کے دل سخت ہو گئے

اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جو طول مین اور سخت وعیدون مین برارت کے برابر تھی پہر مین اسے
بھول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے مال کے تب بہی تیسرا ڈھونڈھتا رہتا
اور آدمی کا پیٹ نہین بہرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑہتے تھے اور اُسکو مسبحات مین کی
ایک سورت کی برابر جانتے تھے مین وہ بہی بھول گیا مگر اُسمین سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو
کیون کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہین اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہین وہ تمھاری گردنون میں
لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اُسکا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن **ف** ان سب حدیثون
مین مذمت دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کو بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے
شعر اہل دنیا کافران مطلق اند ٭ روز و شب در زق زق و در بق بق اند ٭ اور بشارت ہے حضرت
انسان کو کہ بے سرے ان کا پیٹ نہین بھرتا اگرچہ سونے کی اینٹون سے انکا گھر بہر جاوے **باب**
فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا قناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی
غِنَی النَّفْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہین ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** یعنی سامان دنیا
بہت ہے مگر آدمی پر حرص غالب ہے جب بہی امیر نہین اور دل غنی ہے تو بے مال کے بہی بے پرواہ
ہے **باب** التَّحْذِیْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِیْنَةِ الدُّنْیَا وَمَا یَبْسُطُ مِنْهَا دنیا کی زینت پر مغرور نہ
ہونے کے بیان مین **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا یُخْرِجُ اللّٰهُ
لَکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِی اِلَّا بِخَیْرٍ اَوَخَیْرٌ هُوَ اِنَّ کُلَّ مَا
یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا
اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَکَلَتْ فَمَنْ یَاْخُذُ مَالًا
بِحَقِّهٖ یُبَارَکُ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ یَاْخُذُ مَالًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ

ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگون مین وعظ کہا اور فرمایا اللہ کی قسم اے لوگو مین تمہارے لیے اور کسی چیز سے نہین ڈرتا ہون مگر اُس سے جو اللہ نکالتا ہے تمہارے لیے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا (یعنے دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اسکا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تہوڑی دیر پہر فرمایا تمنے کیا کہا پہر اوس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہین بہول نگیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتہہ اوسکی سمجھ مین نہ آوے) اور اسنے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ نہین خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنون مین جو سبزہ اوگتا ہے (اور اوسے تم خیر ہی جانتے ہو) وہ نہین مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہرا چرنے والے کو کہ وہ کہا جاتا ہے یہانتک کہ اوس کی کوکہین پہول جاتی ہین اور سورج کے سامنے ہو کر پتلا اگہنے لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پہر جگالی کرنے لگتا ہے اور پہر چرنے جاتا ہے (یہانتک کہ اسی لوٹ پوٹ مین ایک دن مرجاتا ہے) یہی حال اُس مال کا ہے کہ جو اسکو حق کے ساتھ لیتا ہے اوسکو برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کہاتا جاتا ہے اور پیٹ نہین بہرتا (جیسے اوس ہری چرنے والی کا) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا وَمَا زَھْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ فَاِنَّھَا تَاْکُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ھُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ

ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر مین فرمایا جس نے اسکو (یعنے مال کو) حق کی راہ سے لیا اور راہ حق مین رکہا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے (یعنے درجات عالیہ صدقات وخیرات اور

سرات کی اوسکو عنایت ہوتے ہین) باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ
جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ
بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَسَکَتَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ مَا شَانُکَ تُکَلِّمُ رَسُوْلَ فقیل لہ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُکَلِّمُکَ قَالَ وَرَاَیْنَا اَنَّہٗ یُنْزَلُ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ یَمْسَحُ عَنْہُ
الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ ھٰذَا السَّائِلُ وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ اتی
الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخُضَرِ فَاِنَّھَا اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاھَا
اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ
الْمُسْلِمِ ھُوَ لِمَنْ اَعْطٰی مِنْہُ الْمِسْکِیْنَ وَالْیَتِیْمَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ مَنْ یَّاْخُذُہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ عَلَیْہِ شَھِیْدًا یَّوْمَ
الْقِیٰمَۃِ ترجمہ ابو سعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا تب ایک شخص
نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے آپ چپ ہو رہے لوگون نے اوس شخص سے کہا تو نے کیون
ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نکی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی
ہے اتنے مین آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اوس سائل نے اچھی بات کہی پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے
والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا ہے میٹھا ہے اور بہت اچھا رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین
کو اور یتیم اور مسافر کو دیا اور کچھ فرمایا اخیر مین یہ فرمایا کہ وہ مال اوسپر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا ف اسحدیث مین آپ نے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور
کثرت سے ڈرایا اور ان کو ڈرایا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق مین خرچ ہو ان ملاعین دنیا کا
تو ذکر ہی نہین جو مال حرام اکٹھا کرتے ہین اور اپنے پیٹون مین آگ بھرتے ہین اور سائل نے پوچھا
کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہوسکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہان یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہین بلکہ
اسمین بندون کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمین مشغول ہوکر ہزارون خدا کو بھول جاتے ہین اور
آپسمین بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہین پھر اوسپر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا

سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہی مگر بدپرہیز جانورون کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے **باب**
فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰی کُلِّ ذٰلِکَ صبر وقناعت کی فضیلت **عَنْ**
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ قَالَ مَا
یَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ
اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ **ترجمہ** ابوسعید
نے کہا چند لوگون نے انصار کے کچھہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے انکو دیا انہون نے
پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب تمام ہوگیا جو کچھ آپ کے پاس تہا تو آپنے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے
تو مین تم سے دریغ نہین کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اوسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ
رکہے اللہ اسکو بے پرواہ کردیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالی اللہ اوسپر صبر آسان کردیتا ہے اور
کوئی عطائے الٰہی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہین **ف** اس حدیث مین قناعت اور صبر
اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہی **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ**
زہری سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَّ
قَنَّعَهُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاهُ **ترجمہ** عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا
اور چھٹکارا پایا وہ جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالے نے اسکو اپنی روزی
پر قناعت دی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعون کی روزی موافق ضرورت کے رکھہ
ف یعنی دنیا کی طوم و ترباق اور ساز و براق اور حمل اثقال کے تحمل شاق اور زبردستی کی دھوم
دہام اور ہجوم عوام اور ناحق کے زق زق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھہ اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روٹی ملنا فقر اور غنی دونون سے افضل ہے خیر الامور اوسطہا اور
قوت اہل لغت کی نزدیک سد رمق کو کہتے ہین اور اس سے دنیا کم رکہنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

کرنے کی قوت لاویت پر **بَابُ** اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَۃِ وَمَنْ یُّخَافُ عَلٰی اِیْمَانِہٖ اِنْ لَّمْ یُعْطَ وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِجَفَاءٍ لِجَھْلِہٖ وَبَیَانِ الْخَوَارِجِ وَاَحْکَامِھِمْ باب دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَغَیْرُ ھٰؤُلَاءِ کَانَ اَحَقُّ بِہٖ مِنْھُمْ قَالَ اِنَّھُمْ خَیَّرُوْنِیْ اَنْ یَّسْأَلُوْنِیْ بِالْفُحْشِ اَوْ یُبَخِّلُوْنِیْ فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اوس کے مستحق اور لوگ تھے آپ نے فرمایا اُنہون نے مجھے مجبور کیا دو باتون مین کہ یا تو مجھسے بیحیائی سے مانگین یا مین اُن کے آگے بخیل ٹھیرون سو مین بخل کرنے والا نہین ہون **ف** غرض یہ کہ انہون نے مجھے بہت الحاح سے سوال کیا بہ سبب ضعف ایمان کے اور اگر مین اُنکو نہ دیتا تو بخیل کہتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون اور سخت دل اور ضعیف الایمان لوگون سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے اُنکو مال دینا روا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ رِدَاءٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَۃِ فَاَدْرَکَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدَائِہٖ جَبْذَۃً شَدِیْدَۃً فَنَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَۃِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِھَا حَاشِیَۃُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّۃِ جَبْذَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَکَ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِعَطَاءٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ ایک نجران (شہر کا نام ہے) کے چادر اوڑھی ہوئی تھی جسکا کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤن کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ مین نے دیکھا آپکی گردن کے موڑھے پر چادر کا نشان بن گیا اور اُسکا حاشیہ گڑ گیا اوس کے زور سے کھینچنے کے سبب سے پھر کہا اے محمد حکم کرو میرے لیے اس مال مین سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپکے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کیطرف دیکھا اور ہنسے اور حکم کیا اُسکو کچھ دینے کا **ف** اور اُسکی اس گاؤن وری پر کچھ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور حلم تھا آپکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون کی گستاخیون اور بے ادبیون پر حلم و صبر و درگذر کرنا اور اُن کے سوء ادب کے بدلے مین اُن سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیے جیسے آپ ہنس

دیے اور اُس کو کچھ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسی کا جواز بھی سمجھا گیا عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْ حَدِیْثِ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ مِّنَ الزِّیَادَۃِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَہٗ اِلَیْہِ جَبْذَۃً رَجَعَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ وَفِیْ حَدِیْثِ ھَمَّامٍ فَجَاذَبَہٗ حَتّٰی انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتّٰی بَقِیَتْ حَاشِیَتُہٗ فِیْ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ اسحق سے بذریعہ انس کے وہی روایت مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت مین یہ مضمون زیادہ ہے کہ اُس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت مین یہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اوس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے مین رہ گیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃً وَّلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُہٗ لَہٗ فَخَرَجَ اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِّنْھَا فَقَالَ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَۃُ ترجمہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں اور مخرمہ کو کوئی نہ دی تب مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو مین اُن کے ساتھ گیا اور اُنھوں نے کہا تم گھر مین جاکر اونھیں بلاؤ مین نے حضرت کو بلایا آپ نکلے اور آپ پر اُنھیں کی ایک قبا پڑی ہوئی اور فرمایا کہ یہ مین نے تمھارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر آپ نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃٌ فَقَالَ لِیْ اَبِیْ مَخْرَمَۃُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَیْہِ عَسٰی اَنْ یُّعْطِیَنَا مِنْہُ شَیْئًا قَالَ فَقَامَ اَبِیْ عَلَی الْبَابِ فَتَکَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہٗ فَخَرَجَ مَعَہٗ قَبَاءٌ وَّھُوَ یُرِیْہِ مَحَاسِنَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ ترجمہ مسور نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئین اور مجھ سے میرے باپ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید ہمکو بھی اُس مین سے کچھ دین غرض میرے باپ دروازہ پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ اسکے پھول بوٹون کی

طرف نظر کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ مین نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی یہ مین نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی **ف** اسمین سخاوجود و بذل وعطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنے یارون کا خیال رکھنا اور انکی دلجوئی اور مدارات **عن** سعد رضی اللہ تعالی عنہ انہ اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رھطا وانا جالس فیھم قال فترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم رجلا لم یعطہ وھو اعجبھم الی فقمت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساررتہ فقلت یارسول اللہ مالک عن فلان واللہ انی لاراہ مومنا قال اومسلما فسکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم منہ فقلت یارسول اللہ مالک عن فلان فواللہ انی لاراہ مومنا قال اومسلما فسکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم فیہ فقلت یارسول اللہ مالک عن فلان فواللہ انی لاراہ مومنا قال اومسلما قال انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ ان یکب فی النار علی وجھہ وفی حدیث الحلوانی تکرار القول مرتین **ترجمہ** سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو کچھ مال دیا اور مین بھی اون مین بیٹھا تھا اور آپنے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک اُن سب سے اچھا تھا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اسکو مومن سمجھتا ہون آپ اسکو کیون نہین دیتے مین اُسے اللہ کی قسم مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین تھوڑی دیر چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اسے کیون نہین دیتے اسکو اللہ کی قسم مین مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھ پر غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اللہ کی قسم مین اُسے مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر تیسری بار مین آپنے فرمایا کہ مین اکثر ایک کو دیتا ہون اور دوسرا میرے نزدیک اُس سے اچھا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اگر مین اُسے نہ دونگا تو یہ اوندھے مونہہ دوزخ مین چلا جائیگا اور حلوانی کی روایت مین وہ قول جو تین بار مروی ہوا دوہی بار ہے **ف** اسمین صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگون کو تسلی دیتا ہون کہ وہ تکلیف پاکر ایمان سے پھر نہ جائین اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہین کہ وہ ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھرنیوالے نہین اور انہین کو مولفۃ القلوب کہتے ہین **عن** الزھری رضی اللہ تعالی عنہ بھذا الاسناد علی معنی حدیث صالح عن الزھری **ترجمہ** زہری سے دوسری

فواللہ

سند سے یہی مضمون مروی ہوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ هٰذَا يَعْنِي حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ ترجمہ محمد بن سعد سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی اُس میں اتنی بات زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانہ کے بیچ میں ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہو اے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی یعنی آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ اونکی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ لَهٗ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ أَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا سَنَصْبِرُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند لوگوں انصار کی حنین کے دن کہا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن میں سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو قریش میں سے سو اونٹ دیئے تو انصار کے لگے کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہیں ہمیں چھوڑ کر اور ہماری تلواریں ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہیں انس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور اُن کو ایک چمڑے کے خیمہ میں جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہونچی ہے تب اُن میں سے سمجھ
دار لوگوں نے کہا کہ جو ہم میں فہمیدہ لوگ ہیں یا رسول اللہ اونہوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور بعضے کم سن
لوگ ہم میں کے بولے اللہ بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور
ہماری تلواریں اون کے خون ابھی تک ٹپکا رہی ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعض ایسے
لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے اُن کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہیں ہوتے اس سے کہ لوگ
تو مال لیکر اپنے گھر چلے جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ تم جو
لیکر گھر جاؤ گے وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائیں گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن سارے
دنیا سے بہتر ہے) پھر سب انصار نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہم راضی ہوئے پھر آپ نے فرمایا آگے تم اور لوگ
مقدم کیے جاویں گے (یعنے تمہیں چھوڑ کر اوروں کو دیں گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملاقات کرو تم اللہ
سے اور اُس کے رسول سے کہ میں حوض (کوثر) پر ہوں گا انہوں نے کہا اب ہم صبر کریں گے (بعون اللہ
وقوتہ) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اوسکو خمس میں نہیں
گنا اور باقی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اُنکو خمس میں سے دیا ہے اور اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ
امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جس کو چاہے اُسمیں سے زیادہ دے یا ایک شخص کو
اُس میں سے بہت کچھ دیدے اور اسیطرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین میں خرچ کرے اور
چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچھ دے دے کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت نے انصار سے فرمایا کہ آگے جو حکام
ہونگے وہ تم کو چھوڑ کر اوروں کے تئیں اموال دنیاوی یا کرینگے سو تم کو ضرور ہے کہ نعماء اُخروی پر نظر رکھو اور
مجھسے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ
بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ **ترجمہ** انس بن مالک
سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اوسی روایت کی مثل جو گذری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انس
نے کہا پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اُنَاسٌ مِنَّا میں مِنَّا کا لفظ نہیں کہا باقی مضمون وہی ہے کہا مسلم نے
اور روایت کی ہمسے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب نے اون سے ابن شہاب کے بھتیجے نے اون سے اُن کے چچا نے

اُن سے انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث نقل اُسکی (جو گذری) اور اوس مین یہی ہے کہ انس نے کہا ہم
سے صبر نکر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اوس کے اوپر گذری) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَفِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ
قَالُوا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ
اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَاِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ اَمَا
تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوتِكُمْ لَوْ
سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ ترجمہ حضرت انس رضی اسد تعالی
عنہ نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہہ جمع کیا اور فرمایا تم مین کوئی غیر ہے انہون نے
کہا نہین مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا آپنے فرمایا بہن کا لڑکا قوم مین داخل ہے پہر فرمایا قریش نے ابہی جاہلیت
کو چہوڑا ہے اور ابہی مصیبت سے نجات پائی ہے اور مین چاہتا ہون کہ انکی فریاد رسی کرون اور اون کی دلجوئی
کرون اور کہا تم خوش نہین ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین اور تم اسد کے رسول کو لیکر اپنے گہر جاؤ (باقی
رہی میری محبت اور رفاقت تمہارے ساتھہ وہ تو ایسی ہے) کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لین اور انصار
ایک گہاٹی کی (جو دو پہاڑون کے بیچ مین ہو) تو مین انصار ہی کی گہاٹی مین جاؤن (اور اُن کا ساتہہ
کبہی نہ چہوڑون) ف اس حدیث مین فضیلت انصار کی اور محبت رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی اُن کے
ساتہہ معلوم ہوئی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَسَمَ الْغَنَائِمَ
فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَاِنَّ غَنَائِمَنَا
تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي
عَنْكُمْ قَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْيَا اِلٰى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَ
الْاَنْصَارِ ترجمہ حضرت انس رضی اسد تعالی عنہ نے کہا جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش مین بانٹی گئی اور انصار
نے کہا یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو تلوارین خون بہاوین اور غنیمت یہ لوگ لیجاوین اور یہ خبر حضرت
کو پہنچی سو آپنے انکو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجہے تم سے پہونچی ہے انہون نے عرض کی کہ ہان

وہی بات ہے جو آپ کو پہونچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہین بولتے تھے تب آپ نے فرمایا کیا تمکو خوش نہین آتا
کا اور لوگ دنیا لیکر اپنے گھر جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہی کہ اگر لوگ
ایک میدان کی راہ لین یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گھاٹی کی تو مین انصار کی وادی مین جاؤن یا
اونہی کی گھاٹی مین عن انس بن مالک قال لما کان یوم حنین اقبلت ھوازن وغطفان وغیرھم
بذراریھم ونعمھم ومع رسول اللہ صلعم یومئذ عشرۃ الاف ومعہ الطلقاء فادبروا عنہ حتی
بقی وحدہ قال فنادی یومئذ ندائین لم یخلط بینھما شیئا قال التفت عن یمینہ فقال یا معشر الانصار قالوا
لبیک یا رسول اللہ ابشر نحن معک قال ثم التفت عن یسارہ فقال یا معشر الانصار قالوا لبیک یا رسول اللہ ابشر نحن
معک قال وھو علی بغلۃ بیضاء فنزل فقال انا عبد اللہ ورسولہ فانھزم المشرکون واصاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کثیرۃ فقسم فی المھاجرین والطلقاء ولم یعط الانصار
شیئا فقالت الانصار اذا کانت الشدۃ فنحن ندعی ویعطی الغنائم غیرنا فبلغہ ذلک فجمعھم
فی قبۃ فقال یا معشر الانصار ما حدیث بلغنی عنکم فسکتوا فقال یا معشر الانصار
اما ترضون ان یذھب الناس بالدنیا وتذھبون بمحمد تحوزونہ الی بیوتکم قالوا بلی یا
رسول اللہ رضینا قال فقال لو سلک الناس وادیا وسلکت الانصار شعبا لاخذت شعب
الانصار قال ھشام فقلت یا ابا حمزۃ انت شاھد ذاک قال واین اغیب عنہ ترجمہ
انس نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور اور قبیلون کے لوگ اپنی اولاد اور جانورون کو لیکر
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار غازی تھے اور مکہ کے لوگ بھی جنکو طلقا کہتے ہین پھر یہ سب
ایک بار پیٹھ دے دیے یہانتک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اس دن دو آوازین دین کہ اون کے بیچ مین
کچھ نہین کہا پہلے داہنی طرف آپنے مونھہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا
کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش ہون کہ ہم آپکے ساتھہ ہین پھر آپ نے بائین طرف مونھہ کیا اور
پکارا اے گروہ انصار کے تو اونہون نے پھر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش
ہون کہ ہم آپکے ساتھہ ہین اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے اوس دن اور اُتر پڑے اور فرمایا کہ مین اللہ کا
بندہ ہون اور مقام بندگی سے بڑھکر کوئی فخر کا مقام نہین شیخ اکبر نے اسکی خوب تصریح کی ہے کہ مقام
عبدیت خاص ہے انبیا کے واسطے اور کسیکو اس مقام مین مشارکت نہین سبحان اللہ اللہ کا بندہ ہونا کتنی

النبی

بڑی نعمت ہی کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے بیت داغ غلامیت کرد پاپہ خسر دبلند + صدر دولایت شود بندہ کہ سلطان خریدہ اوسکا رسول اور شکست کہا گئی مشرک لوگ اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت لوٹ کا مال ہاتہہ آیا اور آپ نے اوسکو مہاجرین مین تقسیم کردیا اور مکہ کے لوگون مین اور انصار کو اُس مین سے کچہہ ندیا تب انصار نے کہا کہ کہٹن گہڑی مین توہم بلائے جاتے اور لوٹ کا مال اورون کو دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپنے انکو ایک خیمہ مین اکٹہا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے یہ کیا بات ہی جو مجہکو تم سے پہونچی ہے تب وہ چپ ہو رہی آپنے فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم خوش نہین ہوتے ہو اس پر کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین گے اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیجا کر اپنے گہر مین رکہو چہوڑو گے اُنہون نے کہا کہ بیشک اے رسول اللہ کے ہم راضی ہو گئے پہر آپنے فرمایا اگر لوگ ایک گہاٹی مین چلے اور انصار دوسری مین تو مین انصار کی گہاٹی کی راہ لون ہشام نے کہا مین نے کہا

اے ابو حمزہ تم اُسوقت حاضر تہے اُنہون نے کہا مین آپ کو چہوڑ کر کہان جاتا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا قَالَ فَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاَحْسَنِ صُفُوْفٍ رَاَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ الٰافٍ وَعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلُوْذُ خَلْفَ ظُهُوْرِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ اَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْاَعْرَابُ وَمَنْ نَّعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ ثُمَّ يَا لَلْاَنْصَارِ يَا لَلْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ هٰذَا حَدِيْثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَيْمُ اللّٰهِ مَا اَتَيْنَاهُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ قَتَادَةَ وَاَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے مکہ فتح کیا (یعنوذ تعالی) پہر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفین باندہ کر آئے جو مین نے دیکہیں اور پہلے گہوڑون نے صف باندہی (یعنے سوارون نے) پہر لڑنت لوگون نے پہر عورتون نے اُن کے پیچہے پہر صف باندہی بکریون نے پہر چارپایون نے اور ہم بہت لوگ تہے کہ پہونچ گئے تہے

چھہ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت مین اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت مین گذرا) اور ہماری ایک جانب کی سوار دنپر خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بارگی ہماری گھوڑے پیٹھہ کیطرف جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہانتک کے ننگے ہوے گھوڑے ہماری اور گاؤن کے لوگ بھاگنے لگے اور جن لوگون کو کہ مین جانتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہان ای مہاجرین ہان ای مہاجرین پھر ڈانٹا کہ اے انصاری انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے کہا یہ حدیث میرے چچاؤن کی ہے پھر ہمنے کہا حاضر ہین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور کہا انس نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچے نہین تھے کہ اللہ تعالے نے انکو شکست دیدی اور ہمنے ان کا سب مال لے لیا پھر ہم طائف کیطرف چلے اور انکو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سو اونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابی التیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گذری **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ أَعْطٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطٰی عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ **شعر** أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِئٍ مِنْهُمَا وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً **ترجمہ** حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سوسو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھہ کم دیے تو عباس نے شعر کہین جو اوپر مذکور ہوئین تب آپنے ان کے سو اونٹ پورے کردیے **ف** اور مضمون ان شعرون کا یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑیکا حصہ جسکا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ میں کئے فرماتے ہین حالانکہ عیینہ اور اقرع دونون مرداس سے یعنے مجھسے کسی مجمع مین بڑھ نہین سکتے اور مین اندونون سے کچھہ کم نہین ہون اور آج جس کی بات نیچی ہوگئی وہ پھر اوپر نہوگی **عن** عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطٰی أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ وَأَعْطٰی عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً **ترجمہ**

عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غنائم حنین تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سو اونٹ دیے اور حدیث بیان کی مانند اوسکی اور علقمہ بن علاثہ کو سو دیے

عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ ترجمہ عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور اسمین علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہین نہ شعرون کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَاَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّونَ اَنْ يُصِيبُوا مَا اَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللّٰهُ بِي وَيَقُولُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمَنُّ فَقَالَ اَلَا تُجِيبُونِي فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمَنُّ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ اَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْاَمْرِ كَذَا وَكَذَا لِاَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو اَنْ لَا يَحْفَظُهَا فَقَالَ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْاِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمُ الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عبداللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا اور غنیمت تقسیم کی اور مولفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہین کہ جیسا اور لوگون کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا اے گروہ انصار کے کہ مین نے تم کو گمراہ نہین پایا پہر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا مین نے محتاج نہین پایا تم کو پہر اللہ نے میرے سبب سے تم کو پہیر کیا اور کیا مین نے تم کو متفرق نہین پایا پہر اللہ نے اکٹھا کر دیا تم کو (انصار مین دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج اون مین سو برس سے برابر لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالی نے اوسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اوسکا نہایت امانت دار ہے (یعنے جو آپنے کہا وہی حق ہے اور ہم اوسپر راضی ہین) پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے جواب نہین دیتے انہون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اوسکا بہت امانت دار ہے پہر آپنے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو کئی چیزون کا آپنے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہین مین انکو
بہول گیا (تو یہہ نہین ہوسکتا) پہر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہین ہوتے کہ لوگ بکریان اور اونٹ لیکر اپنے
گہر جاوین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گہر جاؤ پہر فرمایا انصار استر ہین (یعنے بدن سے
ہمارے لگی ہوئے ہین جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہین (یعنی بہ نسبت انصار کے ہمسے
دور ہین جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو مین انصار مین کا ایک آدمی ہوتا اور
اگر لوگ ایک میدان اور گہاٹی مین جاوین تو مین انصار کی وادی اور گہاٹی مین جاؤن اور میرے بعد لوگ
تم کو پیچہے ڈالین گے (یعنے تمکو ندیکر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملنا مجہسے حوض پر عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ
ابْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِّنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ
يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا أُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ
اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُهٗ فَأَخْبَرْتُهٗ
بِمَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَاجَرَمَ
لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے
اور عیینہ کو بھی اتنے ہی اور چند آدمیون کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچھہ دیا اور اور لوگون سے ان کو
مقدم کیا تقسیم مین سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اسمین عدل نہین ہے اور اسمین اللہ
کی رضامندی مقصود نہین تو مین نے اپنے دل مین کہا کہ اللہ کی قسم مین اسکی خبر دون گا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا
ہے پہر آپنے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالی اور رسول اسکا عدل نہ کرے پہر فرمایا آپنے کہ اللہ
تعالی رحم کرے موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہون نے صبر
کیا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ آج سے مین آپ کو کسی بات کی خبر نہ دون گا اسلیے کہ آپ کو اس
مین تکلیف ہوتی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْماً فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَباً شَدِيداً وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہین پھر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر چپکے سے کہدیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ پکا لال ہوگیا اور مین نے آرزو کی کہ کاش اسکا ذکر نکیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپنے فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ ستایا اور انھون نے صبر کیا (حضرت موسیٰ علیہ السلام پردہ مین چھپکر نہاتے تھے جاہلون نے کہا ان کے انثیین بڑے ہین ایک بار پتھر پر کپڑے رکھدیے وہ لے بھاگا آپ اوس کے پیچھے دوڑے لوگون نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہین اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا ان کا جنازہ آسمان پر ملئکہ لے گئے جاہلون نے کہا اونھون نے انکو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور اُنہون نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے مجھے نہین مارا غرض اسطرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیا و علما کو بدنام کرتے چلے آئے ہین خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہین) **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ لَخِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تھے جب حنین سے لوٹی تھی اور بلال کے کپڑے مین کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی سے لے کر بانٹتے تھے اور لوگون کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور اوس نے کہا عدل کرو اے محمد آپ نے فرمایا کون عدل کرے گا اگر مین عدل نہ کرون اور تو تو بڑا بد نصیب بڑا نقصان والا ہوگیا اگر مین عدل نہ کرون (یعنے تب مجھے نبی سمجھکر ایمان لایا اور جب مین ظالم ٹھیرا تو تیرا کہان ٹھکانا لگے گا) اسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایئے کہ مین اس منافق کو

مارنیوالون ای رسول اللہ کے آپنے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی لوگ کہین گے کہ مین اپنے رفیقون کو مارتا ہون
(معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اوس کے یار قرآن کو پڑہین گے اور قرآن اونکی گلون
سے نہ اترے گا (یعنے دل مین اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے
(بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہو جاتا ہے اور اُس مین خون تک نہین بہرتا) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ وہی ہے دوسری سندسے
عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ
بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ
ثُمَّ اَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا
يُعْطِي صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ
لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ
مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
اِنْ عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ
الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهِ يَرَوْنَ اَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ
وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ
لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا حضرت علی نے یمن سے کچہہ سونا بہیجا مٹی مین ملا
(یعنے کہان سے جیسا نکلا تہا ویسا ہی تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے اُسے چار
آدمیون مین بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی کلاب کے
قبیلے کا اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی نبہان سے اوس پر قریش بہت جلی اور کہنے لگے
آپ نجد کے سردارون کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اوس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین اس لیے دیتا ہون کہ ان کے دلون مین اسلام کی محبت پیدا ہو اتنے مین ایک شخص آیا کہ اوسکی
داڑہی گہنی تہی گال پہولی تہی آنکہین گڑہے مین گہسی ہوئین نہین ماتہا اونچا تہا سر منڈا ہوا تہا اور اُس نے

کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیونکر گلے اوترے اور نکل جاوینگے
دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے یعنے تمام اعمال صالحہ خیر و صدقات صلوۃ و زکوۃ حج و صیام سب کچھ
بجا لاتے ہیں مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو اُن کے عقائد و اعمال میں گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہیں
جیسے تیر نکل گیا تو اوس میں خون بھی نہیں بھرتا) راوی نے کہا میں گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ بھی فرمایا
کہ اگر میں انکو پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **ف** آخر حضرت علی نے وہی کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء
آمین اور زید جاہلیت میں زید الخیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلام
میں زید الخیر رکھدیا اسیلیے بعضی نسخون میں زید الخیر آیا ہے اور دونون صحیح ہیں اور ان روایتون سے
معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کافر ہے
اور ان روایتون میں اسکا قتل جو مروی نہیں ہے اسکی وجہ خود حضرت نے فرما دی کہ لوگ کہینگے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے یارون کو قتل کرتے ہیں اور یہ امر لوگون کے بہاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ نے
تمام منافقون کے ساتھہ بھی سلوک کیا تاکہ اورون کو الفت ہو اور شاید انکو بعد چندی ہدایت ہو
ان روایتون میں سے کسی میں اجازت مانگنا حضرت عمر کا مروی ہے کسی میں خالد بن ولید کا اور دونون
صحیح ہیں اسلیے کہ ہو سکتا ہے کہ دونون نے اجازت مانگی ہو اوسکے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ
کا گلے سے نہ اوترنا مراد اس سے یہ ہے کہ سوا لفظون کے تلاوت کر اوس کے معانی سے انکو کچھ حصہ نہیں
اور یہ قول نووی کا بھی موید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہیں کہ مراد اوس سے وہ ہیں جو
قرآن سے نفور ہیں اور ان حدیثون سے اُن لوگون نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہیں
عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے کہا ہے کہ خوارج کی تکفیر میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت
ہے اس لیے کہ داخل کرنا کافر کا ملت میں اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور
باقلانی کے اقوال اس میں مضطرب ہیں اور انہون نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اسلیے کہ قوم نے
کے کفر کی تصریح نہیں کی اور سبب اشکال کا یہ ہے کہ مثلا معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسکے
نہیں اور زندہ ہے مگر اوسکو حیوۃ نہیں اسیلیے اوس کے کفر میں شک پڑ جاتا ہے اس لیے کہ
میں یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہیں ہے یا حی نہیں ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی
معلوم ہو چکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اوسے علم نہ ہو یا حے ہونا اس طرح کہ

نہ ہو محال ہے ابہام اگر یہ کہیں کہ معتزلے نے جب علم الہی کی نفی کی تو اسکے عالم ہونے کی نفی کی اور یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت میں اسکا عالم کہنا مفید نہیں اور اگر یہ کہیں کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اسکے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض یہی مقام اشکال کا ہے یہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جماہیر علمار کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر نہ کیجاوے اور ایسی ہی قدریہ اور معتزلہ ہیں اور تمام اہل اہوار و بدع اور امام شافعی نے کہا ہے کہ میں گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہوں مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہیں رافضیوں میں سے کہ وہ اپنے ہم مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہیں تمام ہوا مضمون نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع اختصار کے اور غنیۃ الطالبین میں جناب مستطاب مولٰنا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ خطابیہ منسوب ہیں ابی الخطاب کیطرف اور اُن کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نبی ناطق ہوتا ہے اور ایک صامت یعنی چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض اُنکی گواہی مقبول نہیں **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ ابْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اگلی روایتوں میں گذرا اور دوسری سند سے مروی ہوا ہے **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدِ الْخَيْرِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** عمارہ سے وہی مضمون مروی ہوا اور اسمیں یہ ذکر نہیں کہ میں اُنکو اگر پاؤں تو ثمود کیطرح قتل کردوں **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَذْكُرُهَا فَقَالَ لَا اَدْرِيْ مَنِ الْحَرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ فَيَقْرَؤُنَ

القرآن لا يجاوز حلوقهم او حناجرهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية فينظر الرامي
الى سهمه الى نصله الى رصافه فيتمارى في الفوقة هل علق بها من الدم شيء **ترجمہ** ابو سلمہ اور
عطا دونوں ابو سعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کے باب میں تم نے کچھ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ ان کا کچھ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون ہیں مگر میں نے آپ سے سنا ہے
کہ فرماتے تھے اس امت میں ایک قوم نکلے گی اور یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسے ہونگے
کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے اور قرآن پڑھیں گے کہ ان کے حلقوں سے یا فرمایا
گلاؤں سے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی
کو اور اوسکی بھال کو اور اوسکی پر کو اور غور کرتا ہے اوسکے کنارہ اخیر کو جو اوسکی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں
اوسکی کسی چیز میں کچھ خون بھرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہیں بھی نہیں بھرا) **عن** ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالی عنہ قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم قسما اتاه
ذو الخويصرة وهو رجل من بني تميم فقال يا رسول الله اعدل فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويلك ومن يعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اعدل فقال عمر
ابن الخطاب رضي الله تعالى عنه يا رسول الله ائذن لي فيه اضرب عنقه قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلوته مع صلوتهم وصيامه مع صيامهم
يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية
ينظر الى نصله فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى
نضيه فلا يوجد فيه شيء وهو القدح ثم ينظر الى قذذه فلا يوجد فيه شيء سبق الفرث
والدم آيتهم رجل اسود احدى عضديه مثل ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر يخرجون
على حين فرقة من الناس قال ابو سعيد فاشهد اني سمعت هذا من رسول الله صلى
الله عليه وسلم واشهد ان علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قاتلهم وانا معه
فامر بذلك الرجل فالتمس فوجد فاتي به حتى نظرت اليه على نعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم الذي نعت **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچھ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اوس نے

کہا کہ اے رسول اللہ کے عدل کرو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب مین عدل
نکرون گا تو کون کرے گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا اگر مین نے عدل نکیا اوسپر حضرت عمر نے
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوس کی گردن مارون آپنے فرمایا جانے دو اسلیے کہ اوسکے
چند یار ہون گے کہ تم حقیر سمجھو گے اپنی نماز کو انکی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے
آگے قرآن پڑہین گے کہ اون کے گلون سے نہ اوتریگا اسلام سے ایسا نکل جائین گے کہ جیسے تیر شکار سے
کہ دیکہتا ہے تیر انداز اوس کے پیکان کو تو اوس مین کچہہ بہرا نہین ہے پہر دیکہتا ہے اوسکی پیکان کی جڑ کو
تو اوسمین بہی کچہ نہین پہر دیکہتا ہے اوسکی لکڑی کو تو نہین بہی کچہ نہین پہر دیکہتا ہے اوسکے پر کو تو اوسمین بہی کچہ نہین اور تیر اوس شکار کی بیٹ اور
خون سے نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہ ہے کہ اون مین ایک کالا آدمی ہو گا کہ ایک شانہ عورت کی
پستان کا سا ہو گا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتھڑا تہلتہلاتا ہوا اور وہ گروہ اوسوقت نکلیگا جب لوگون
مین پہوٹ ہو گی ابوسعید کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اون سے لڑے اور مین آپکے ساتھ تہا اور
آپنے حکم فرمایا اوس کے ڈہونڈہنے کا اور وہ ملا اور حضرت علی کے پاس لایا گیا اور مین نے اوس کو دیکہا
کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی تہا **ف** ان روایتون مین کئی معجزے
کہلے کہلے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکی آپ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا۔
اول یہ کہ آپ نے فرمایا پہوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع
تہی اور دونون تحکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گروہ دس ہزار کا دونون لشکرون سے جدا ہو گیا اور
دونون گروہون کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علی نے بشارت دی کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اُس گروہ سے لڑو گے تو اون مین دس بہی نہ بچین گے اور تم مین کے دس بہی
نہ مارے جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا پہر آگے روایتون مین آپ نے فرمایا کہ انکو قتل وہ فرقہ کرے گا جو
حق سے قریب ہو گا یعنے حضرت علیکا فرقہ اور انہون نے ہی قتل کیا اور ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ حضرت علی حق پر تہے اور جن لوگون نے ان سے خلافت کیا وہ باغی تہے اور یہ روایتین حجت ہین اہل
سنت کی ان روایتون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ امت آپکی آپکے بعد باقی رہے گی اور اُن مین شوکت اور
قوت ہو گی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کرین گی بے موقع کہ جہان تشدد ضرور نہین اور ویسا ہی

ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور اسکا ایسا ہوگا چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی ذی رسا عقیل ہرگز عقل سے نہیں کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے اور جو منکر نبوت اس مین غور کرے گا اور انصاف دیکھیگا تصدیق رسالت کرے گا والحمد عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ قَوْمًا یَکُوْنُوْنَ فِیْ اُمَّتِہٖ یَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ قَالَ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ اَوْمِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ یَقْتُلُھُمْ اَدْنَی الطَّائِفَتَیْنِ اِلَی الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ یَرْمِی الرَّمِیَّۃَ اَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَیَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَیَنْظُرُ فِی النَّضِیِّ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَیَنْظُرُ فِی الْفُوْقِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَاَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْھُمْ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ ترجمہ ابی سعید نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت مین ہوگی اور وہ لوگ نکلین گے جبکہ لوگون مین پھوٹ ہوگی اور نشانی انکی سر مونڈانا ہوگی اور فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق مین قتل کرینگے انکو وہ لوگ دونون گروہون مین سے جو نزدیک ہونگے حق کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور انکی ایک مثال آپنے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی تیر مارتا ہے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے بھال کو تو اُس مین کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی مین تو کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے سوفار مین جو تیر انداز کی چٹکی مین رہتا ہے تو کچھ اثر نہیں پاتا ہے ابو سعید نے کہا کہ اے عراق والون تم ہی نے تو انکو قتل کیا ہے (یعنے حضرت علی کے ساتھ ہوکر) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ عِنْدَ فُرْقَۃٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُھَا اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہوجاویگا جب مسلمانون مین پھوٹ ہوگی اور اوسکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونون گروہون مین حق سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَیْنِھِمَا مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَاھُمْ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین دو گروہ ہوجاوینگے اور اُن دونون مین ایک فرقہ جدا ہووے گا اور انکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ فَیَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ اسکا وہی جو ہوچکا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ تَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ اسکا بہی وہی ہے عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ سوید بن غفلہ نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین تم سے روایت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر مین آسمان سے گر پڑون تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندہون جو آپ نے نہین فرمائی اور جب مین تمہارے اور اپنے بیچ مین کچہ بات کرون تو جان لو کہ لڑائی مین حیلہ اور فریب روا ہے اب سنو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تہے اخیر زمانہ مین ایک قوم نکلے گی کہ اُن کے لوگ کم سن ہون اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہین گے اور قرآن ایسا پڑہین گے کہ اون کے گلون سے نیچے اوترے گا اور دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے پہر جب تم اُن سے ملو تو اُن کو مار و اس لیے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کے دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ اپنے مناقشات مین یہ بات نہ تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندہ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جھوٹ باندہنا بڑا گناہ جانتے تہے اور اپنی ہلاکت کا موجب سمجہتے تھے اسی لیے صحابہ بہایت عدول ہین کہ کوئی اون مین ضعیف نہین ہے نہ قابل جرح عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مذکور ہوئی عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ترجمہ اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اسمین یہ مضمون نہین ہے کہ دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ
مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ
الْكَعْبَةِ ترجمہ حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا خوارج کا فرمایا کہ اون مین ایک شخص
ہوگا جسکا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا کہ اگر تم فخر نکرو تو مین بیان کرون
جسکا وعدہ کیا اللہ تعالی نے اُن کے قتل کرنیوالون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا تم نے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سو اُنہون نے
کہا ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ
لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا ترجمہ
وہی روایت جو مروی ہوئی عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْ كَانُوْا
مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الَّذِيْنَ سَارُوْا اِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَقْرَؤُوْنَ
الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ اِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صِيَامُكُمْ
اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَّقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهٗ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ
تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ
يُصِيْبُوْنَهُمْ مَّا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَاتَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ
رَجُلًا لَّهٗ عَضُدٌ لَيْسَ لَهٗ ذِرَاعٌ عَلٰى رَاْسِ عَضُدِهٖ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ
فَتَذْهَبُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِيْ ذَرَارِيْكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ
وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَاَغَارُوْا فِيْ
سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتّٰى
قَالَ مَرَرْنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ
لَهُمْ اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ كَمَا
نَاشَدُوْكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ فَرَجَعُوْا فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ وَشَجَرَهُمُ
النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَمَا اُصِيْبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا

رجلان فقال علی رضی اللہ تعالی عنہ التمسوا فیہم المخدج فالتمسوا فلم یجدوہ فقام علی
رضی اللہ تعالی عنہ بنفسہ حتی اتی ناسا قد قتل بعضہم علی بعض فقال اخروہم
فوجدوہ مما یلی الارض فکبر ثم قال صدق اللہ وبلغ رسولہ قال فقام الیہ عبیدۃ
السلمانی فقال یا امیر المومنین اللہ الذی لا الہ الا ہو لسمعت ہذا الحدیث من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای واللہ الذی لا الہ الا ہو حتی استحلفہ ثلاثا وہو
یحلف لہ ترجمہ زید سے روایت ہے کہ وہ اوس لشکر مین تہے جو حضرت علی کے ساتہہ خوارج پر گیا تہا انہون
نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑہین گے ایسا کہ تمہارا پڑہنا اون کے آگے کچہہ نہ ہوگا اور
نہ تمہاری نماز اونکی نماز کے آگے کچہہ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ اُن کے روزہ کے آگے کچہہ ہوگا
قرآن پڑہکر سمجہین گے کہ ہمارا اسمین فائدہ ہے اور وہ اُن کا ضرر ہوگا نماز اون کے گلون سے نہ اترے
گی نکل جاوین گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جو اون پر جاویگا جان لے اس بشارت کو جو کہ
بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو بہروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجہ لے کہ اب عمل
کی حاجت نہین اتنا ثواب اون کے قتل مین ہے) اور نشانی انکی یہ ہے کہ اُن مین آدمی ہے کہ اوسکے
نشانہ کے سر پر عورت کی سرپستان کی مثل ہے اوسپر بال ہین سفید رنگ اور حضرت علی نے فرمایا کہ تم
جاتے ہو معاویہ کیطرف اور اہل شام پر اور انکو چہوڑے جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچہے تمہاری اولاد
اور اموال کو ایذا دین اور مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ یہ وہی قوم ہے اسلیئے کہ اُنہون نے
خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مواشی کو لوگون کی سو ان پر چلو اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ
پہر بیان کیا مجہہ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہانتک کہ کہا اونہون نے کہ گذرے ہم ایک پل پر
(اور وہ پل تہا دبرجان کا چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا ہے) پہر جب دونون لشکر ملے
اُسدن خوارج کا سپہسالار عبد اللہ بن وہب راسبی تہا اور اوس نے حکم دیا انکو کہ اپنے نیزے پہینک دو
اور تلوارین میان سے نکال لو اسلیئے کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ لوگ تمپر ویسی بوچہار نہ کرین جیسی حروراء کے
دن کی تہی سو وہ پہرے اور اپنے نیزے پہینکدیئے اور تلوارین میان سے نکال لین اور لوگ
اون سے جا ملے اور انکو اپنے نیزون سے کونچ لیا اور ایک پر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علی کے

لشکر سے صرف دو آدمی کام آے پہر حضرت علی نے فرمایا کہ ڈہونڈو اوس مین مخدج کو اور اوسکو ڈہونڈا
اور نہ پایا پہر حضرت علی خود کہڑے ہوے اور اون مقتولون کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تہے
اور آپنے فرمایا کہ اونکو ہٹاؤ پہر اوسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اللہ اکبر پہر فرمایا کہ سچا ہے
اللہ تعالی اور پیغام پونچایا اوس کے رسول نے کہا راوی نے کہ پہر کہڑے ہوکے عبیدہ سلمانی اور
عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہین کہ آپ نے
سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ ہان قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہین معبود ہے کوئی
سوا اوس کے یہانتک کہ تین بار اوسنے آپ کو قسم دی اور آپ نے قسم کہائی اسپر کہ سنا ہے مین نے
اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا انکا صرف اس لیے تہا کہ لوگون
کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہون اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی
معلوم ہوجاوے اور یہہ بہی معلوم ہو کہ حضرت علی اور اونکے رفیق حقپر ہین اور وہ اس جنگ
مین ثواب ہین اور بر سر صواب **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالُوْا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ اِنَّ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا اِنِّي لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ
بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوْزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهِ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللهِ اِلَيْهِ مِنْهُمْ اَسْوَدُ
اِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ اَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ اُنْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوْا فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ
اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِي خَرِبَةٍ فَاَتَوْا بِهِ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ اَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ
اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ زَادَ يُوْنُسُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهُ
قَالَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْاَسْوَدَ **ترجمہ** عبید اللہ جو مولی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون سے
روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہہ تہے تو حروریون نے کہا
لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنے حکم نہین کسیکا سوا اللہ کے تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ
اون کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تہا ایک لوگون کا کہ مین انکا

حال بخوبی جانتا ہون اور اُنکی نشانیان اُن لوگون مین پائی جاتی ہین اور وہ اپنی زبانون سے حق
کہتے ہین مگر وہ اُس سے تجاوز نہین کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اللہ نے اپنے حلق کیطرف (یعنے حق بات
حلق سے نیچے نہین اُترتی) اور اللہ کی مخلوق مین بڑے دشمن اللہ کے یہی ہین اور ان مین ایک شخص اسود
ہے کہ ایک ہاتھ اُسکا ایسا ہے جیسے چوچے بکری کے یا سر پستان فرمایا پھر جب قتل کیا اُنکو علی بن ابیطالب
نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا اُنہون نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ مین نے جھوٹ
نہین کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنے نبی نے مجھسے جھوٹ نہین فرمایا مین نے تم سے جھوٹ کہا) دو
بار یا تین بار یہی کہا پھر پایا اُسکو ایک کھنڈر مین اور لائے اُسکو یہانتک کہ رکھدیا لاشہ اُسکا حضرت
علی کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ مین حاضر تہا اوس جگہہ جب اُنہون نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے
اُسکے حق مین یہ فرمایا اور یونس کی روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھہ
سے ایک شخص نے ابن حنین سے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے اوس اسود کو **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَیَکُوْنُ
بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا
یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ
فَلَقِیْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قُلْتُ مَا حَدِیْثٌ
سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَذَا وَکَذَا فَذَکَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ وَاَنَا
سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت مین وہ
قوم کہ قرآن پڑہین گے اور اُن کے حلقومون سے نیچے نہ اوترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاوینگے جیسے
کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آوینگے وہ دین مین وہ ساری مخلوق سے بدتر ہین ابن صامت نے
کہا کہ پھر مین ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہین اور مین نے کہا وہ کیا حدیث ہے
جو تم نے سنی ہے ابو ذر سے ایسے ایسے اور ذکر کی مین نے یہ حدیث تو اُنہون نے کہا مین نے سنی ہے
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ

لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ **ترجمہ** سہل نے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تہے آپ خوارج کا اور کہا اونہون نے کہ سنا مین نے آپ کو کہ اشارہ کرتے تہے مشرق کیطرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑہتے ہین اپنی زبانون سے اور اوترتا نہین ہے اونکے گلون سے نکل جاتے ہین وہ دین سے جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور روایت کی ہم سے یہ ابو کامل نے اونہون نے عبد الواحد سے اُنہون نے سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نکلین گے اون سے کئی قومین **عَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِيْهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُسُهُمْ **ترجمہ** سہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک قوم نکلے گی مشرق کیطرف سے سر مونڈائے ہوئے **بَابُ** تَحْرِيْمِ الزَّكٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ **باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ حسن بن علی نے ایک کہجور صدقہ کی اپنے مونہہ مین لیکر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہو تہو پہینکدے اُسکو کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہین کہاتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑون کو بچنا واجب ہے اُس سے چہوٹون کو بہی بچانا واجب ہے اور یہ اُن کے دلیون کو ضرور ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہین یہ مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا اور جو اُنکے موافق ہین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہین اور قاضی نے کہا کہ بعض علماء کے نزدیک سب قریش اس مین داخل ہین اور اصبغ مالکی نے کہا وہ اولاد ہین قصے کی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ایک ہی ہین اور آپنے حصہ ذوی القربے کا انہین مین تقسیم کیا اور یہ حکم زکوۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع مین امام شافعی کے تین قول ہین اصح یہ ہے

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں پر حرام ہے۔
تیسرا یہ ہے کہ دونوں پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کی موالی مین بھی شافعیہ کے دو قول ہین اور
صحیح یہی ہے کہ انپر بھی حرام ہے اسحدیث کی روسے اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور دوسرا
یہ ہے کہ اُن کو حلال ہے اور کوفیون اور ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی
کہتے ہین اور ساداکی اباحت کا بیان کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی
بنی ہاشم مین ہے اور اون کے سوا اوروں کے موالی مین اختلاف نہین یعنے اُنکو حلال ہے بالاجماع اور یہ
بات اُنکی کچھ نہین بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی المطلب دونو کے موالی پر حرام ہے اور
اُن مین کسی طرحکا فرق نہین ہے النووی عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا
الصَّدَقَةُ ترجمہ شعبہ سے بھی روایت آئی ہے اور اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا ہمکو صدقہ حلال نہین عَنْ شُعْبَةَ
فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ترجمہ شعبہ سے اس روایت مین
یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہین کہاتے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ ثُمَّ
اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے گہر جاتا ہون اور اپنے بچھونے پر کہجور
پڑی پاتا ہون اور اُٹھاتا ہون کہ کہاؤن پہر ڈرتا ہون کہ صدقہ کی نہ ہو اور پہینکدیتا ہون۔
فائدہ اب عوام بلکہ خواص مین بھی اوسکے خلاف ہو رہے ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارع نے
طہارت ظاہری مین تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہین بخلاف طہارت
لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگون کا قاعدہ اوسکے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود
یقین کے بھی نہ چہوڑین گے اور طہارت ظاہری مین وہ وساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ
وَفِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور دون کو ملجاتا ہے (تاکہ ہماری نکاح کا خرچ نکل آوے) پہر حضرت چپ ہو رہے بڑی دیر تک یہان تک کہ ہم نے چاہا کہ پہر کچہ کہین اور ام المومنین زینب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تہین کہ اب کچہ نہ کہو پہر آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ آل محمد کے لائق نہین یہ تو لوگون کا میل ہے (شاید یہ مثل یہین سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتہہ کی میل ہے) اگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تہا آپکے خزانچی کا) اور وہ خمس کے اوپر مقرر تہے اور بلالاؤ نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو کہا راوی نے کہ پہر یہ دونو حاضر ہوئے اور آپنے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سے بیاہ دو یعنی مجہہ سے (یعنی عبد المطلب بن ربیعہ سے جو راوی حدیث ہین) الغرض سیر انکاح کر دیا آپنے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونون کا مہر خمس سے ادا کر دو اتنا اتنا زہری نے کہا کہ مجہسے عبد اللہ بن عبد اللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہین فرمائی

ف قرآن مجید مین بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ویسا ہی اس روایت مین بہی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتہہ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے کہ لمع لغت مین اسیکو کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض مین دیا جاوے خواہ یون دیا جاوے غرض آٹہون اسباب جو قبول زکوٰۃ کے ہین اُن سب مین سے کوئی وجہہ ہو اُن کو لینا اوسکا روا نہین اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بہی اسی کی موید ہین اور بعض لوگون نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل مین وہ ضعیف مذہب ہی بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس مین علت اُسکی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اسلیے ہین کہ زکوٰۃ کے نکالنے سے اون کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا لِعَبْدِ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِئْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَقَالَ فَاَلْقٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اَرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا

ابناءکما یجوز ما یعتمانہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال فی الحدیث ثم قال لنا ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس وانھا لا تحل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا لال محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقال ایضا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا لی محمیۃ بن جزء وھو رجل من بنی اسد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعملہ علی الاخماس ترجمہ عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اون کے باپ ربیعہ اور ابن عباس دونون نے عبدالمطلب اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونون جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری اور اس مین یون ہے کہ حضرت علی نے اپنی چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ مین باپ ہون حسن کا اور سید ہون قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اس جگہہ سے نہ جاؤن گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹین تمہاری بات کا جواب لیکر جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل ہین لوگون کی اور یہ محمد اور آل محمد کو جائز نہین اور فرمایا بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے اون کو تحصیلدار کیا تھا خمسون پر

باب اباحۃ الھدیۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولبنی ھاشم ولبنی عبد المطلب وان کان المھدی ملکھا بطریق الصدقۃ وبیان ان الصدقۃ اذا قبضھا المتصدق علیہ زال عنھا وصف الصدقۃ وحلت لکل احد ممن کانت الصدقۃ محرمۃ علیہ

باب ہدیہ حلال ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اُس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو

عن جویریۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا فقال ھل من طعام قالت لا واللہ یا رسول اللہ ما عندنا طعام الا عظم من شاۃ اعطیتہ مولاتی من الصدقۃ فقال قربیہ فقد بلغت محلھا ترجمہ جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو انھون نے عرض کی کہ نہین قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے پاس کچھ کھانا نہین ہے مگر چند ہڈیان بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ مین ملی ہین آپ نے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہہ تک پہونچ گیا **فائدہ** یعنے جب صدقہ جسکو دینا تھا اوس تک پہونچ گیا اور اُس نے

دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو سادات پر تھی باقی نہ رہی اسلیے کہ اب وہ ہدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ
رہا اور اس مین دلیل ہے شافعی اور اونکے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اوسکا
بیچنا اوسکو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اوسکو حلال
ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اوس گوشت کی روا نہین مگر دلیل اون کی معلوم نہین اور ظاہر
اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے (نووی) **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ**
وہی روایت جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِیْرَةُ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَیْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا
صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِیَّةٌ **ترجمہ** انس نے کہا ہدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھہ گوشت کہ اوسکو
کسینے صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا اون کو صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِیْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ
عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِیَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ کچھہ گوشت گائے کا لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسینے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا
ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا اون پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ
نے گائے کا گوشت کہایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی مین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِیْ بَرِیْرَةَ
ثَلَاثُ قَضِیَّاتٍ كَانَ النَّاسُ یَتَصَدَّقُوْنَ عَلَیْهَا وَتُهْدِیْ لَنَا فَذَكَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِیَّةٌ فَكُلُوْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اوس کو
صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا تو آپنے فرمایا وہ
اوسپر صدقہ ہے اور تمکو ہدیہ ہے سو تم کہاؤ **ف** یہان ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولا اوسی کو
ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اوس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے **عَنِ** الْقَاسِمِ
یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ**
قاسم سے وہی روایت مذکور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِیَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے وہی روایت مروی ہے مگر اوس مین یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اُس کیطرف سے ہدیہ ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ بَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ مِّنَ الصَّدَقَۃِ
فَبَعَثْتُ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مِنْہَا بِشَیْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ قَالَ ہَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ
الَّتِیْ بَعَثْتُمْ بِہَا اِلَیْہَا قَالَ اِنَّہَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّہَا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے کہ اُنہون نے کہا بہیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو مین نے
اُس مین سے تہوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بہیجا۔ پہر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچہہ کہانا ہے اُنہون نے عرض کی کہ نہین
مگر نسیبہ نے (یعنے ام عطیہ نے) ہماری پاس کچہہ گوشت بہیجا ہے اوس بکری مین سے جو آپ نے اُن
کے پاس بہیجی تہی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہہ پہونچ گئی **ف** یعنے صدقہ ام عطیہ کے واسطے تہا
انکو پہونچ گیا اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کہاؤ اور ہمین کہلاؤ **وعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ فَاِنْ قِیْلَ ہَدِیَّۃٌ اَکَلَ مِنْہَا
وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ لَمْ یَاْکُلْ مِنْہَا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی
کہ جب کہانا آتا پوچہہ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کہاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کہاتے **ف** یہ پوچہنا آپ
کا ورع کی راہ سے تہا اور جب تک کہ لوگون کو خوب معلوم نہ تہا کہ آپ صدقہ نہین کہاتے اور اس سے
اصل ماکل ومشارب کا دریافت کرنا اہوا **بَاب** الدُّعَاءِ لِمَنْ اَتٰی بِصَدَقَتِہٖ **باب** صدقہ لانے
والے کو دعا دینے کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِہِمْ قَالَ اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِمْ فَاَتَاہُ اَبِیْ اَبُوْ اَوْفٰی بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
مبارک تہی جب کوئی قوم صدقہ لاتی تہی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تہے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر
پہر آئے میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی اوفی کی آل پر **ف**
یہ دعا فرمانا آپ کا موجب اس آیت شریف کے تہا کہ اللہ پاک نے فرمایا وَصَلِّ عَلَیْہِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمْ
اور مذہب مشہور علماء کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہریہ کا قول ہے کہ واجب

ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بہی اسیطرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے نزدیک استحباب
مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بہیجا زکوۃ لینے کو اور انکو دعا کا
حکم نہیں دیا اور جواب اس کا یہ ہے کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تہا اور جمہور نے اس کے
جواب میں کہا ہے کہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باعث انکی تسکین کی بخلاف اوروں کے اور امام شافعی
نے دعا میں کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یون کہے اٰجَرَکَ اللّٰہُ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَجَعَلَکَ طُہُوْرًا وَبَارَکَ لَکَ فِیْمَا اَبْقَیْتَ مگر
جب تک یہ الفاظ کسی روایت سے ثابت نہون مجرد قول کسی کا ثبت استحباب نہیں ہو سکتا اور تحصیلدار کا یہ
کہنا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فُلَانٍ اسکو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور امام مالک
اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اسکو جائز کہا ہے اسی حدیث کے رو سے
اور جنہون نے مکروہ کہا ہے کہ صلوۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیے جائز نہیں مگر انبیا کی ذیل میں اس لیے
کہ صلوۃ لسان سلف میں مخصوص ہا نبیا تہی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کیواسطے اور جیسے یہ نہیں کہتے
کہ محمد عزوجل اگرچہ آپ بہی عزیز وجلیل ہین اسیطرح یہ نہیں کہ سکتے کہ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ
معنی اس کے بہی صحیح ہین اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اسمین کہ یہ نہی تنزیہہ ہے یا تحریم یا مجرد ادب
ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اسلیے کہ یہہ شعار ہے اہل بدع کا اور ان کے شعار
سے ہم منع کیے گئے ہین اور اتفاق ہے اسپر کہ غیر انبیا کے لیے لفظ صلوۃ بشرکت انبیا جائز ہے جیسے آیا
ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اور شیخ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعیہ
سے ہین اونہون نے کہا ہے کہ سلام بہی مثل صلوۃ ہے اور اسکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیا کے
اس لیے کہ اللہ تعالی نے صلوۃ وسلام کو قرین کیا غرض یون نہ کہنا چاہیے کہ فلان علیہ السلام نے
(مثلا کہین کہ عبد الکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی ومیت سے کہنا درست ہے جیسے کہیں السلام علیکم
یا السلام علیک واللہ اعلم (نووی) **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ صَلِّ عَلَیْھِمْ ترجمہ
شعبہ سے بہ سند ثانی یون ہی مروی ہے مگر اسمین یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یا اللہ رحمت کر ان پر **بَابُ**
اِرْضَاءِ السَّاعِیْ مَا لَمْ یَطْلُبْ حَرَامًا **باب** تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکہنے کا جب تک وہ کچہ مال حرام
طلب نہ کرے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ ترجمہ

جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیے کہ راضی جاوے ف مقصود حدیث یہ ہے کہ حاکمون کی اطاعت کرو اُن کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست مین اُنکو رنج نہ دو کہ اس مین صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہہ سب امور جب ہی تک ہین کہ تم سے جبر اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

کتاب الصیام

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت مین مطلق اساک کے معنے مین ہے اور شرع مین اساک مخصوص ہے زمان مخصوص مین شخص مخصوص کا اوسکی شرائط کے ساتھہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کہل جاتے ہین دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور زنجیرون مین کس دیے جاتے ہین شیاطین ف یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور اسیطرف گئی ہین محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر کے اور اس مین کچہ کراہت نہین ہے اور اس مین تین مذہب ہین اول یہہ کہ کسی حال مین صرف رمضان کہنا روا نہین اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگون نے دعوی کیا کہ رمضان نام ہے اللہ تعالی کا پس اُسکا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہین اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا قول یہ ہے کہ یہان ایک قرینہ ہے کہ اوس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہان اللہ پاک مراد نہین اور مہینا مراد ہے پس اسمین کراہت نہین اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہین ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان مین قیام شب کیا یہ مکروہ نہین مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جسطرف بخاری وغیرہ گئے ہین کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونو مذہب فاسد ہین اور کہلنا اور بند ہونا دروازون کا اور قید ہو جانا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہین یہی مذہب حق ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور دروازے دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ مثلہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا

باب وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَاَنَّهُ اِذَا غُمَّ فِیْ اَوَّلِهٖ اَوْ اٰخِرِهٖ اُکْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا **باب** اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھو پھر اگر بدلی ہو جاوے تم پر تو تیس دن پورے کرو یعنے خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِیَدَیْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا ثُمَّ عَقَدَ اِبْهَامَهٗ فِی الثَّالِثَةِ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ثَلَاثِیْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنے دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینہ ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنے انتیس دن کا ہوتا ہے) میں اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن **فائدہ** یعنے انتیس کو شعبان کی مثلاً ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھو اسیطرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بسبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عید فطر کرو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنے کیے ہیں اور احادیث اور روایات بھی اسی کے موید ہیں عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ نَحْوَ حَدِیْثِ

ابی اسامۃ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ الشَّھْرُ ھٰکَذَا
وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَقَالَ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَلَمْ یَقُلْ ثَلَاثِیْنَ ترجمہ عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ
کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اسکا اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا
تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وہی مضمون
ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ
غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ
عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً لَا تَصُوْمُوْا
حَتّٰی تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ اِلَّا اَنْ یُّغَمَّ عَلَیْکُمْ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ
وہی مضمون ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَقَبَضَ اِبْھَامَهٗ فِی الثَّالِثَةِ ترجمہ
ابن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا
تیسری بار میں یعنے انتیس کا بھی ہوتا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے
آپ سے سنا کہ فرماتے تھے مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے ف اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انتیس
کا رمضان ہونے سے اسکا اجر بھی نہیں گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّھْرُ
ھٰکَذَا وَھٰکَذَا عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہی ایسا ہی ایسا ہے یعنی دس اور دس اور نو دن کا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھْرُ کَذَا وَکَذَا وَصَفَّقَ بِیَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ بِکُلِّ اَصَابِعِھِمَا وَنَقَصَ فِی الصَّفْقَۃِ الثَّالِثَۃِ اِبْھَامَ الْیُمْنٰی اَوِ الْیُسْرٰی ترجمہ عبداللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو بار اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری بار میں انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر لیا یعنی بند کر دیا اور اشارہ ہوا اونتیس کا عَنْ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَطَبَّقَ شُعْبَۃُ یَدَیْہِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَکَسَرَ الْاِبْھَامَ فِی الثَّالِثَۃِ قَالَ عُقْبَۃُ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ الشَّھْرُ ثَلَاثُوْنَ وَطَبَّقَ کَفَّیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا اُنتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے کہا کہ مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونو تھیلیوں کو تین بار ملا لیا عَنْ ابْنِ عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَعَقَدَ الْاِبْھَامَ فِی الثَّالِثَۃِ وَالشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا یَعْنِیْ تَمَامَ ثَلٰثِیْنَ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنے تیس دن پورے ہوتے ہیں **ف** قربان اُس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب والے گرد ہیں اور ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے ان کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ محدثین کو کہ اُنہوں نے کیسے آپکی تعلیمات و ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ سے اور اسالیب مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت کو نصیب نہوئی الحمد علے ذلک عَنْ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرِ الشَّھْرَ الثَّانِیَ ثَلَاثِیْنَ ترجمہ اسود سے اس اسناد سے بھی مروی ہوئی مگر اس میں ذکر تیس دن کے

مہینے کا ذکر نہیں عن سعد بن عبیدۃ قال سمع ابن عمر رجلا یقول اللیلۃ النصف فقال
له ما یدریك ان اللیلۃ النصف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہر
ھکذا وھکذا واشار باصابعہ العشر مرتین وھکذا فی الثالثۃ واشار باصابعہ کلھا
وحبس اوخنس ابھامہ ترجمہ سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمر نے ایک آدمی کو کہ کہتا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہو گیا
تو عبد اللہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہوا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا
اور بند کر لیا یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو ف یعنے تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہوا
اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس ہی کا ہوتا ہے پھر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ انتیس کا ہوا
یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا عن ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الھلال فصوموا
واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلثین یوما ترجمہ ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور
جب تم اسکو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روزے پورے رکھ لو (پھر اس کے
بعد عید کرو) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
قال صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا العدد ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند
دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کر دو یعنے تیس کی عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا
لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غمی علیکم الشھر فعدوا ثلثین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الھلال فقال اذا رایتموہ فافطروا فان اغمی علیکم فعدوا ثلثین ترجمہ
وہی جو اوپر گذر چکا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم قال لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین الا رجل کان

يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
رمضان سے پہلے ایک دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی
دن آگیا تو خیر وہ رکھ لے اپنے مقرر دن میں مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ
میں شعبان کے وہی دن آگئے تو وہ رکھ لے عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ یحییٰ سے
اس اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسَمَ اَنْ
لَا يَدْخُلَ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى
عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَاَ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّكَ
دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ترجمہ زہری نے
کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بی بیوں پاس نہ آویں گے ایک ماہ تک زہری نے
کہا پھر خبر دی مجھکو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ انہوں نے فرمایا کہ جب انتیس
روز گذر گئے اور میں گنتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد
کیا اور اس میں کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے ساتھ ثابت ہوئی پھر میں نے عرض
کی یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آویں گے مہینا بھر تک اور آپ انتیسویں ہی
دن تشریف لے آئے اور میں دن گنتی تھی تو آپ نے فرمایا مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا
فَخَرَجَ اِلَيْنَا فِيْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْنَا اِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَقَالَ اِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ
بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ اِصْبَعًا وَّاحِدَةً فِي الْاٰخِرَةِ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ کو پھر نکلے ہمارے طرف انتیسویں دن سو
ہم نے عرض کی کہ آج تو انتیسواں دن ہے تو آپ نے فرمایا مہینا اتنا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ ملائے تین
بار اور بند کر لی ایک انگلی پچھلی بار میں یعنے انتیس کا اشارہ فرمایا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا صَبَاحَ

تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا
مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِّنْهَا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کنارہ
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ انتیسوین کی صبحکو سو
بعضے لوگون نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالےٰ کے آج تو ہماری انتیسوین دن کی صبح ہے تو آپ نے
فرمایا کہ مھینا انتیس کا بھی ہوتا ہے پھر ملائے آپ نے دونو ہاتھ تین بار دو بار تو سب انگلیون کے ساتھ
اور تیسری بار نو انگلیون سے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَلَفَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ اَوْ
رَاحَ فَقِيْلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وہی مضمون ہے جو اوپر گذر چکا۔
عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى فَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا ترجمہ
سعد سے بھی وہی انتیس کا اشارہ مروی ہوا عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا مَّرَّةً ترجمہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مھینا ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایک بار عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ
خَالِدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا ترجمہ اسمعیل سے وہی مضمون مروی ہے باب

بَيَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَاَنَّهُمْ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهٗ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ

باب اس بیان مین کہ ہر شہر مین وہین کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت
وہان کام نہین آتی عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا
بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ
وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللهِ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهٗ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

فَقَالَ لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ الثَّلَاثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِيْ نَكْتَفِيْ اَوْ تَكْتَفِيْ ترجمہ کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف بھیجا شام کو اونہوں نے کہا کہ میں گیا شام کو اور اُن کا کام نکال دیا اور میں نے چاند دیکھا رمضان کا شام میں جمعہ کی شب کو (یعنے پنجشنبہ کی شام کو) پھر مدینہ آیا آخر ماہ میں اور عبداللہ بن عباس نے پوچھا مجھ سے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا میں نے کہا جمعہ کی شب کو انہوں نے کہا تم نے خود دیکھا میں نے کہا ہاں اور اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ اور اور لوگوں نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہمنے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے کریں گے یا چاند دیکھہ لیں گے تو میں نے کہا آپ کافی نہیں جانتے دیکھنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکھنا آپنے فرمایا نہیں ایساہی حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہی کہ نکتفی کہایا تکتفی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنے جس شہر والے دیکھیں وہ روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو اونکی رویت پر اعتماد ضرور نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے کہ جہاں تک قصر نہیں ہوتا ہے نماز میں وہیں تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسروں کو بھی اعتبار ضرور ہے اور بعضوں نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انھوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہی کہ ابن عباس نے اوس ایک شخص کی گواہی قبول نہیں کی مگر ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ اونہوں نے رویت بعیدہ کا اعتبار نہیں کیا (نووی) **بَابُ** بَيَانِ اَنَّهُ لَا اِعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَاِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُوْنَ **باب** اس بیان میں کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کردو **عَنْ** اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قَالَ

فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ اللَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوْهُ ترجمہ ابو البختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہونچے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضوں نے دیکھکر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے یعنی بڑا ہونے کے سبب سے) اور بعضوں نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسینے کہا تین رات کا ہے اور کسینے کہا دو رات کا ہے تب انہوں نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات میں دیکھا تو ہمنے کہا فلان فلان رات میں اونہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو بڑھا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہیں جب دیکھا ہو اسی شب کا ہے خواہ اونتیسوین ہو یا تیسوین عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ترجمہ وہی ہے مگر اس میں اتنا ہے کہ ذات عرق میں چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح نہیں

بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے اسکا بیان عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ ترجمہ ابی بکرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدون کے ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذیحجہ

ف صحیح اور معتبر معنے تو اس کے یہی ہیں کہ اندونون ماہ کا ثواب کسی طرح نہیں گھٹتا خواہ انتیس کے ہون خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہیں ہوتا اور بعضون نے کہا کہ ایک سال میں دونون ماہ اونتیس کے نہیں ہوتے اگر ایک اونتیس کا ہوتا تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون ثواب میں برابر ہیں ایک دوسرے سے کم نہیں یعنے اگر رمضان میں روزے ہیں تو ذیحجہ میں مناسک حج ہیں اور یہ سب قول ضعیف ہیں صحیح وہی ہے جو اول گذرا

**بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُوْلَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُوْلِ

وَقْتِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ وَھُوَ الْفَجْرُ الثَّانِیْ وَیُسَمّٰی الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِیْرَ وَاَنَّہٗ لَا اَثَرَ لِلْفَجْرِ الْاَوَّلِ فِی الْاَحْکَامِ وَھُوَ الْفَجْرُ الْکَاذِبُ الْمُسْتَطِیْلُ بِاللَّامِ کَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَھُوَ الذِّئْبُ

باب اس بیان مین کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہوجاتا ہے اور اس بیان میں کہ کہانا پینا وغیرہ جائز ہے واسطے سحری کہانے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کے بیان مین جس سے احکام تعلق رکھتے ہیں روزہ مین دخول کرنے اور صبح کے وقت کے داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جس کا نام صادق اور مستطیر ہے اور اس بیان مین کہ پہلی فجر کو احکام مین کچھ اثر نہین اور وہ صبح کاذب ہے **عَنْ** عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَہٗ عَدِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِیْ عِقَالَیْنِ عِقَالًا اَبْیَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ اَعْرِفُ اللَّیْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ وِسَادَکَ لَعَرِیْضٌ اِنَّمَا ھُوَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّهَارِ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اوتری حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمْ یعنے کہاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہوجاوے سفید دہاگا کالے دہاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیان رکہتا ہون ایک سفید ایک کالی اوسی سے مین پہچان لیتا ہون رات کو دن سے تب آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ لوٹرا چوڑا ہے (یہہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اوسکے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت مین تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے **ف** غرض یہ ہے کہ دہاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان مین یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لیے اُن کو دہوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے غرض صبح صادق اور رات مین کوئی فاصل نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی قول ہے جماہیر علماء کا ۔ **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ یَاْخُذُ خَیْطًا اَبْیَضَ وَخَیْطًا اَسْوَدَ فَیَاْکُلُ حَتّٰی یَسْتَبِیْنَهُمَا حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَیَّنَ ذٰلِکَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اُتری کُلُوْا وَاشْرَبُوْا الی آخرہ کہاتے تہے آدمی پکڑتے دو تاگے سفید اور سیاہ پہر کہاتے صبح کے روشن ہونے تک یہانتک کہ اوتارا اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ پہر وہ (التباس) ظاہر ہوگیا **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ
قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْاَبْيَضَ
فَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رِئْيُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا
اَنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اوتری کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
تو آدمی جبتک روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو تاگے اپنے پیر مین باندہ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور
کہاتا پیتا رہتا یہانتک کہ اوس کو دیکھنے مین کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے لگتا تب اسد پاک نے
اسکے بعد مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اوتارا تب لوگون کو معلوم ہوا کہ تاگون سے مراد رات اور دن ہے۔
ف ان روایتون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کیطرح عرض مشرق مین مستطیل
ہوتی ہے اور جو عمود کیطرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات مین داخل ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ
بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** عبداسد نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان دیتے ہین تاکہ تہجد پڑہنے والے کہانے کو جاوین اور سحر سے
فارغ ہوجاوین اسو تم کہاتے پیتے رہا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور وہ نابینا تہے
جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا **ترجمہ** عبداسد بن عمر رضی اسد تعالے عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے دو موذن تہے بلال اور ابن ام مکتوم نابینا تو آپ نے فرمایا
بلال رات سے اذان دیتا ہے سو تم کہاتے پیتے رہو یہانتک کہ اذان دیوین ابن ام مکتوم اور کہا
راوی نے کہ دونون کی اذان مین کچہ بیچ مین نہ ہوتی تہی اتنا ہی تہا کہ یہ اوترا وہ چڑہا **فائدہ**
مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تہے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تہے طلوع فجر کا اور وہین ٹہیرے ہوئے

کچھ پڑھتے رہتے پھر جب اُٹھتے اور عبد اللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت وغیرہ کر کے چڑھتے اور اذان دیتے طلوع فجر کے قبل عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی وہی روایت مروی ہوئی ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر مذکور ہوا عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ اَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهِ فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی باز نہ رہے تم میں سے اپنی سحر کھانے سے بلال کی اذان سُنکر اس لیے کہ وہ اس واسطے اذان دیتے ہیں رات سے کہ پھر جاوے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جاوے سونیوالا اور فرمایا کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے ہاتھ کو (یعنے جو روشنی نیزہ کیطرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہیں ہے) جبتک کہ ایسی نہ ہو اور کھولدیا آپ نے انگلیوں کو (یعنے جبتک کناروں میں نہ پھیلے منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَجَمَعَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ سلیمان تیمی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گذری مگر اُس میں ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپ نے سب انگلیوں کو جمع کیا اور انکو زمین کیطرف جھکایا (یعنے جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہیں ہے بلکہ) صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپ نے کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا (یعنے اشارہ کیا کہ آسمان کے کناروں میں پھیلے) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَقَالَ اِسْحٰقُ قَالَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ وَلَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هٰكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيْلِ ترجمہ سلیمان تیمی سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپ نے فرمایا اذان بلال کی اسلیے ہے کہ جگادے تمہارے سوتوں کو اور لوٹے تمہارے تہجد پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا

جرینے کہا اپنی حدیث مین اور صبح وہ نہین جو ایسی ہو یعنے اونچی (ولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو یعنے پہیلی ہوئی) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ ترجمہ سمرہ بیٹے جندب کے کہتے تہے مین نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے دہوکا کہا کر سحری کہانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو منارے کیطرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے جو پہیلی ہو عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ ترجمہ سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا ستون جب تک کہ وہ اسطرح چوڑی نہ ہو جاوے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ ترجمہ اسکا اوپر کی روایتون سے معلوم ہوسکتا ہے مضمون وہی ہے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَاب فَضْلِ السُّحُورِ وَاسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ سحری کی فضیلت اور اوس کی دیر مین کہانے کی فضیلت اور افطار جلدی کرنے کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً ترجمہ فرمایا سحر کہاؤ سحر مین برکت ہی عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ ترجمہ فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ مین سحر کے لقمہ کا فرق ہے عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی روایت موسی سے مروی ہوی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ

خمسین آیۃ ترجمہ زید نے کہا سحری کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز
صبح کو میں نے کہا دونوں میں بیچ میں کتنی دیر ہوئی انہوں نے کہا پچاس آیت کے موافق عن قتادۃ
بھذا الاسناد قتادہ سے بھی یہی روایت آئی ہے عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر ترجمہ سہل سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار جلد کریں گے
عن سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ سہل سے وہی مضمون مروی ہوا
جو اوپر گذرا عن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت
ایھما الذی یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قال قلنا عبد اللہ یعنی ابن مسعود قالت کذلک کان
یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زاد ابو کریب والاخر ابو موسی ترجمہ ابی عطیہ روایت ہے
کہ انہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو شخص ہیں اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک
تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر
کرتے ہیں تو آپ نے پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں
تو ہم نے کہا وہ عبد اللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ہیں اور آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریب نے اپنی روایت میں کہ کہا دوسرے ابو موسی ہیں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا ہی مسنون ہے اور یہی
ہدی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو عن ابی عطیۃ
قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقال لھا مسروق رجلان من
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلاھما لا یالو عن الخیر احدھما یعجل المغرب
والافطار قال عبد اللہ فقالت ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ترجمہ
مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا حضرت اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر
مذکور ہوئی ہے باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النھار باب وقت روزہ

ما دیکھا نہ بالکل یاد رکھنا ان کے ساتھ [illegible]

تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّھَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ نُمَیْرٍ فَقَدْ ترجمہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت میں فَقَدْ کا لفظ نہیں ہے ف یعنے غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار میں جیسے بعضے وسواسی کہتے ہیں کہ ذرا ٹھیرو کیا بیتابی ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہہ نہیں جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب آمد رات کا آنا دن کا جانا تینوں ایک ہی وقت میں ہوتا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضیح کے لیے تینوں کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ غروب آفتاب نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہاں کا اندھیرا وقت افطار بتاتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْکَ نَھَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں رمضان کے مہینے میں پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ نے فرمایا اے فلانے اوترو اور ہمارے لیے ستو گھولو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی آپ پر دن ہے (یعنے اون صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی رہی جب دن جاتا ہے حالانکہ یہہ غلط ہے) آپنے پھر فرمایا کہ اوترو اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اوترے اور ستو گھولے اور آپکے پاس لائے اور آپ نے پیے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈوب جاوے اس طرف کو (یعنے مغرب میں) اور آجاوے رات اسطرف سے (یعنے مشرق سے) پس روزہ کھل چکا صائم کا عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْنَا نَھَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَہٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ترجمہ عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ انہوں نے عرض

ہی کہ اگر آپ شام ہونے دیں تو خوب ہی اور آپ نے آخر میں فرمایا ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہ جب رات
کو دیکھو کہ ادھر آئی تو افطار کر چکا صائم۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ
ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ
وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ هُشَيْمٍ
وَحْدَهُ۔ ترجمہ شیبانی نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبدالواحد
کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور ان میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ وہ مہینا رمضان کا تھا (یعنے اس
میں یہ مذکور نہیں) اور یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہ مذکور صرف ہشیم کی روایت میں ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ۔ باب صوم وصال کی نہی میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ
كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال
سے (یعنے روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال
کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنے
پروردگار کی طرف سے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاصَلَ فِيْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيْلَ لَهُ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ
اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔ ترجمہ مضمون وہی فقط اتنا فرق ہے کہ آپ نے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں
نے بھی پھر آپ نے ان کو منع فرمایا۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ رَمَضَانَ۔ ترجمہ ابن عمر سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں۔
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَيُّكُمْ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ
يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِيْنَ

اَنْ تُوَاصِلُوْا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تب ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کر لیتے ہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مین سے کون ہی برابر میرے مین تو رات کو رہتا ہون کہ کھلاتا ہے مجھے پروردگار میرا اور پلاتا ہے پھر جب لوگ باز نرہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہون نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے انکے ساتھہ وصال کیا ایک روز پھر دوسرے روز پھر چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو مین زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپکا زجر و توبیخ کی راہ سے تہا جب وہ باز نرہے وصال سے ف متفق ہین علما وصال کی نہی پر اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ بیچ مین کچھہ کہاوے یا پیوے اور امام شافعی اور اُن کے اصحاب نے تصریح کی ہے اُس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلف ہین احادیث وصال ہین سو بعضون نے کہا ہے کہ نہی اُس سے بسبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت نے سلف مین وصال فرمایا ہے پھر جو قادر ہو اوسکو مضائقہ نہین اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق نے وصال کا جواز فرمایا سحر تک پھر نقل کی قاضی نے اکثر لوگون سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خصائص مین سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہے امت پر اور جن لوگون نے جواز کا قول لیا ہے اُنہون نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم مین وارد ہوا ہے کہ آپنے لوگون کو منع فرمایا بسبب رحمت کے اور یہ روایت بہی جس کی ذیل مین فائدہ ہے اسکی جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اوسکے مرتکب نہوتے بعد نہی کے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَاکْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو وصال سے تو کسینے عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہین آپنے فرمایا تم میرے برابر نہین ہو مین تو رات کاٹتا ہون اس لطف مین کہ کھلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اوتنے ہی اعمال بجالاؤ جتنی طاقت رکھتے ہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ غَیْرِ

اَنَّهٗ قَالَ فَاكْلَفُوْا مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے اور باقی وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی زرعہ سے روایت کیا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ اَيْضًا حَتّٰى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّا خَلْفَهٗ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهٗ فَصَلّٰى صَلٰوةً لَا يُصَلِّيْهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهٗ حِيْنَ اَصْبَحْنَا اَفَطَنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِيْ حَمَلَنِيْ عَلٰى الَّذِيْ صَنَعْتُ قَالَ فَاَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَاَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُوَاصِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُوْنَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز پڑھتے تھے (یعنی رات کو) سو میں آیا اور آپ کے بازو پر کھڑا ہو گیا اور دوسرا شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنی دس سے کم) پھر جب آپ نے ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑھنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تھی امت پر) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے اور وہاں ایسی نماز پڑھی (یعنی بہت لمبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑھتے تھے پھر ہم نے صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کو ہماری اقتدا کی آپ نے فرمایا کہ ہاں اسی سبب سے تو میں نے کیا جو کچھ کیا (یعنی نماز ہلکی کی) پھر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تھے تو اور لوگ بھی وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ وصال کرتے ہیں تم میری مثل نہیں ہو اللہ کی قسم اگر مہینا زیادہ ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ اَوْ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ

وَيَسْقِيْنِيْ ترجمہ انس نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان میں اور اور لوگوں نے بھی اور آپکو خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینا لنبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حاسد بڑھنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے یعنے ہار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپکے لڑکے ہوتے ہیں اتم تو میرے برابر نہیں ہو یا فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں اس سبب سے کہ پنسبت خاک را با عالم پاک میں سطح رہتا ہوں کہ مجھے سیر اب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَهَى هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّيْ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا منع کیا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے نظر سے اور عرض کی لوگوں نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے — یہاں پر مولف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ دی ہے **ف** سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نو سو برس سے جو مولف کی کتاب میں بیاض چلی آتی ہے تو اوسکو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہ کسی اور کو کہاں نصیب ہے **فائدہ** زاد المعاد میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام کیا ہے کہ زیادہ اوسسے ممکن نہیں جسکو مزید تحقیق درکار ہو اوسے ملاحظہ فرما دے

باب

بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهُ **باب** روزہ کی حالت میں بوسے کے بیان میں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ إِحْدَى نِسَائِهِ ثُمَّ تَضْحَكُ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ لیتے تھے اور آپ روزہ سے ہوتے تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تہیں اور ہنستی تہیں عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سفیان نے کہا کہ میں نے عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ لیتے تھے روزے

مین تو وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہا کہ ہاں عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وھو صائم وایکم یملک اربہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یملک اربہ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا
ہے جیسے آپ روکتے تھے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم ویباشر وھو صائم ولکنہ املککم لاربہ
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بوسہ لیتے تھے اور وہ روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو مین رکھنے والے تھے عن
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صائم وکان املککم لاربہ
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یباشر
وھو صائم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مباشرت (یعنی بوس وکنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے عن الاسود قال انطلقت
انا ومسروق الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقلنا لھا اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یباشر وھو صائم قالت نعم ولکنہ کان املککم لاربہ او من املککم
لاربہ شک ابو عاصم ترجمہ اسود نے کہا مین اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے مین مباشرت کرتے
تھے انہون نے فرمایا کہ ہان مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے عن الاسود و
مسروق انھما دخلا علی ام المومنین لیسألاھا فذکر نحوہ ترجمہ اسود سے وہی مضمون
مروی ہے جو اوپر گذرا عن عروۃ بن الزبیر اخبرہ ان عائشۃ ام المومنین اخبرتہ ان رسول
اللہ صلعم کان یقبلھا وھو صائم ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزہ سے تھے عن
یحییٰ بن ابی کثیر بھذا الاسناد مثلہ یحییٰ بن ابی کثیر سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی
ہوا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی

فی شہر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے
تھے روزے کے مہینے میں عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقبل فی رمضان وھو صائم وہی مضمون ہے عن عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صائم حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عن
حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عن عمر
بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایقبل الصائم فقال
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سل ھذہ لام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا فاخبرتہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک فقال یا رسول اللہ قد غفر اللہ لک ما تقدم
من ذنبک وما تاخر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ انی لاتقاکم
للہ واخشاکم ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لیوے
تو آپ نے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو ام سلمہ نے خبر دی کہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بوسہ لیتے ہیں
تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف
کر دیئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنیوالا ہوں
فائدہ غرض ان روایتوں سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اوس کا امت
کے لیے ثابت ہوا اور ابو داؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اُن کی زبان چوستے تھے
اس میں مصدع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے کہ وہ کج و طریق سے پھرا ہوا ہے اور اسی طرح
محمد بن دینار بھی اوس میں ضعیف ہے کہ یحیی نے اوسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس عورت
و مرد کو کہ روزہ دار تھی اور انہوں نے بوسہ لیا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ اُن کا کھل گیا تو یہ روایت صحیح نہیں
اور اس میں ابی یزید ضبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً
جواز بوسہ کا مذکور ہے کچھ جوان اور بوڑھے کی قید صحیح نہیں ہوئی آپ سے اور اُن کا فرق کسی حدیث
صحیح سے ثابت نہیں اور اصحاب میں جو روایت ابو داؤد نے ذکر کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہ ایک شخص نے پوچھا آپ سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہیں تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے

وہی مضمون ہے عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم

پوچھا تو اوسکو منع فرمایا پھر جس سے رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جسے اجازت نہین دی تھی وہ جوان تھا اس مین اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اوس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہین مگر اسرائیل اور اغر کے بیچ مین ابو العنبس عدوی کوفی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اوس کی حدیث لینے سے محدثین ساکت ہو گئے اور نام اوسکا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہین کذا فی زاد المعاد اور نووی نے فرمایا ہے کہ امام شافعی اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے کہ بوسہ روزہ مین لینا حرام نہین اوس شخص کو جس کی شہوت حرکت مین نہ آوے مگر اوسکا ترک اولی ہے اور مکروہ نہین ہے بوسہ اون کے نزدیک اور جب کہ شہوت حرکت مین آوے اوس کو حرام ہے اور خوف ہو اسکو کہ جماع کر بیٹھیگا اور بعضون نے اوس کے حق مین مکروہ کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اوسکی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ جوان کو مکروہ ہے بوڑھے کو مباح اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک سے اباحت اوس کے صوم نفل مین نہ فرض مین اور اس مین اتفاق ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہین ہوتا مگر جب انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اوس پر اس حدیث سے جو سنن مین مشہور ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہین ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل روزہ کا نہین انتہی

باب صحت صوم من طلع علیہ الفجر وھو جنب یعنی جنب کو اگر صبح ہو جاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول فی قصصہ من ادرکہ الفجر جنبا فلا یصوم قال فذکرت ذلک لعبد الرحمن بن الحارث فذکر ذلک عبد الرحمن لابیہ فانکر ذلک فانطلق عبد الرحمن وانطلقت معہ حتی دخلنا علی عائشۃ وام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہما فسالہما عبد الرحمن عن ذلک قال فکلتاہما قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا من غیر حلم ثم یصوم قال فانطلقنا حتی دخلنا علی مروان فذکر ذلک لہ عبد الرحمن فقال مروان عزمت علیک الا ما ذھبت الی ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرددت علیہ ما یقول قال فجئنا ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ و ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ذلک کلہ قال فذکر لہ عبد الرحمن فقال ابو ھریرۃ

أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ ترجمہ ابوہریرہ اپنی روایتون مین کہتے تھے کہ جسکو فجر ہو جاوے حالت جنابت مین وہ روزہ نرکھے سو مین نے (یہہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبد الرحمن کا) عبد الرحمن سے کہا جو میرے باپ تھے اُنہون نے اسکا انکار کیا اور ہم دونو (یعنے ابوبکر اور عبد الرحمن) حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس گئے اور عبد الرحمن نے اُن سے پوچھا تو دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت مین صبح ہو جاتی تھی اور پھر روزہ رکھتے تھے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تھی (اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا یعنی صحبت سے بیبیون کے جنب ہوتی تھی) کہا ابی بکر نے پھر ہم گئے مروان کے پاس اور عبد الرحمن نے اون سے ذکر کیا سو مروان نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون کہ تم ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور آنکی بات کا جواب دیدو پھر ہم ابوہریرہ کے پاس آئے اور ابوبکر ان سب باتون مین حاضر تھا اور ذکر کیا عبد الرحمن نے ابوہریرہ کی کہا کہ اون دونون بیبیون نے یہ فرمایا تم سے اونہون نے کہا ہان تو ابوہریرہ نے کہا کہ بیشک وہ اور لوگون سے زیادہ جانتی ہین پھر ابوہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کیطرف کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مین نے یہ بات فضل سے سنی تھی تو اوس کو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا غرض ابوہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ مین کہا کرتے تھے پھر مین نے (یہہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبد الملک سے کہا کہ کیا اون دو بیبیون نے رمضان کے روزے کو کہا اُنہون نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیون نے کہ صبح ہوتی تھی آپ کو حالت جنابت مین بغیر احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تھے ف ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس قول کی نسبت فضل کیطرف کی الخ یعنے ابوہریرہ نے فضل سے روایت کی ہے مرفوعا کہ جو جنب ہوا اور صبح ہو جاوے وہ روزہ نرکھے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو ان سے اور ڈھونڈھو جو لکھا اللہ تعالی نے تمہارے لیے اور کہاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دہاگہ فجر کا آخر تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا اب رہا جواب

فضل کی روایت کا اوسکے کئی جواب ہین اول یہ کہ وہ بات فضل ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے
طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تہا مگر افضل فجر کے قبل ہی نہانا ہے دوسرے یہ کہ شاید فضل کی مراد
مین جنب سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اسکا روزہ نہ ہوگا اب ان مین توفیق ہوگئی اور تعارض
بہی نہ رہا اور تیسرے یہ کہ ابو الفضل کی روایت منسوخ ہے اور وہ جب کی بات ہی جب جماع شب کو بہی حرام تہا
پہر جب یہ آیۃ اتری جو ہم اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہوگیا ابن منذر نے کہا ہے یہ جواب بہت اچہا ہی
اور خلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے بہی نہاوے جب بہی روزہ صحیح ہے اسی پر
دال ہی قرآن مجید و حدیث شریف دونو اور یہی مذہب ہی جماہیر صحابہ اور تابعین کا اور رجوع کیا اسی کیطرف
ابو ہریرہ نے اگرچہ پہلے افساد صوم کے قائل تہے اور یہی حکم ہے حائض اور نفسا کا جب خون انکا اسی شب
بند ہو جاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کرین کہ روزہ اون کا صحیح ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ
جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تہی رمضان مین اور آپ جنب ہوتے تہے بغیر احتلام کے یعنی
صحبت سے جنب ہوتے تہے نہ احتلام سے کہ اوس سے انبیا پاک ہین پہر غسل فرماتے تہے اور روزہ رکہتے تہے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ ترجمہ عبد اللہ بن کعب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ ابو بکر بن عبد الرحمن نے اون سے بیان کیا کہ مروان نے اونکو بہیجا ام سلمہ
کیطرف کہ پوچہین کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین آیا وہ روزہ رکہے یا نہین انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنابت مین صبح کرتے تہے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پہر نہ افطار کرتے تہے نہ قضا
کرتے تہے روزہ کو صحیح جانتے تہے ف اس سے رد ہوگیا وہ قول جو حسن بصری اور نخعی کی
طرف منسوب ہی کہ روزہ نفل مین تو یہ امر جائز ہے اور فرض مین روا نہین اور وہ قول بہی جو سالم بن عبد اللہ
اور حسن بصری اور حسن بن صالح کیطرف منسوب ہی کہ روزہ تو رکہ لے مگر قضا بہی کرے غرض اب اختلاف
اس مسئلے مین جاتا رہا اور اتفاق ہوگیا اسپر کہ جو جنب ہو جاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہاوے

روزہ اوسکا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل اور نہ اوسپر قضا ہے نہ اور کوئی بلا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ دونون بیبیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہو کہ دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تہی بغیر احتلام کے رمضان مین اور پہر روزہ رکہتے تہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيْهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِيْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو کہ ایک شخص نے آپ سے پوچہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تہین غرض اوس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجہے نماز صبح کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون کیا مین روزہ رکہون آپنے فرمایا مجہے بہی نماز کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون پہر مین روزہ رکہتا ہون اوسنے عرض کی کہ آپ ہم برابر نہین ہین اے رسول اللہ کے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپکے اگلے پچہلے گناہ بخش دیے مین آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالے کی مین امید رکہتا ہون کہ مین تم سبسے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہون اور تم سب سے زیادہ ہون جاننے والا اُن چیزون کا جس سے بچنا ضرور ہے غرض اُس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپکے ساتہہ خاص ہو مگر آپ نے فرمادیا کہ یہہ حکم مجہکو تمکو سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت مین تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر نہین ہوسکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون یہ کمال عبدیت ہی ورنہ واقع مین حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہان سے اعلم و اتقے ہین عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ سلیمان سے روایت ہو کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اونہون نے پوچہا کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین وہ روزہ رکہے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم صبح کرتے تھے جنابت میں بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے **باب** تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجِمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانِهَا وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ جماع کا رمضان میں دنکو حرام ہونا روزہ دار پر اور بیان کفارہ کا اور اُسکے وجوب کا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں ہلاک ہوگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھکو اوس نے عرض کی کہ میں اپنی بیوی پر جا پڑا رمضان میں (یعنے جماع کر بیٹھا) آپنے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا دو مہینے کے روزہ برابر رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا ساٹھہ مسکینوں کو کھلا سکتا ہے اوس نے کہا نہیں پھر وہ بیٹھا رہا یہانتک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپنے فرمایا جا اوسکو صدقہ دیدے مسکینوں کو اوس نے کہا کہ مجھ سے بڑھکر کوئی مسکین ہے مدینہ کے دونوں کنکریلی کالے پتھروں والے زمینوں کے بیچ میں کہ اُن میں کوئی گھر والا مجھ سے بڑھکر محتاج نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم و فدایت گردم و گرد سرت گردم) یہانتک کہ آپکی کچلیاں کھل گئیں پھر آپنے فرمایا کہ لے اُسکو اور کھلا اپنے گھر والوں کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دن میں جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اوس پر کفارہ واجب ہے اور نووی نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب کافہ علماء کا جب جماع قصداً واقع ہو جان بوجھکر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مومن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو محنت اور خدمت میں خلل انداز ہوتی مثلاً لنگڑا لولا نہو پھر اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ساٹھہ مساکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عربی میں مد

ہوتا ہے پہر اگر یہ تینون کی طاقت اُسوقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہین اوّل یہ کہ اوسپر کچہہ واجب نہین
ہے البتہ اگر اُس کے بعد طاقت بہی ہو جب بہی اوسپر کچہہ واجب نہین اور اوس کی دلیل یہی حدیث ہو
کہ اوس مین جب اوس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ نے یہہ نہین فرمایا کہ
جب تجہکو طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہو کہ وقت استطاعت اوسپر ادا کفارہ
واجب ہے اور اسکو نووی نے صحیح و مختار کہا ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب آپکے پاس ٹوکرا آیا
تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اوسکی عدم استطاعت تینون باتون مین ظاہر ہو
چکی تہی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اوسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ
اوس کے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث مین وارد ہوا ہے وہ فقہا کی نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے جسکے ساٹھ
مد ہوتے ہیں ہر سکین کو ایک مد پہونچا ضرور ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ترجمہ محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے یہی
حدیث روایت کی جیسی ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اوس مین کہ ایک عرق (یعنے ٹوکرا) اور وہ ہی
زنبیل ہے اور اُس مین حضرت کی ہنسی کا ذکر نہین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ
هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ
مِسْكِينًا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹہا رمضان مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اُس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دو مہینے روزے
رکہہ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلا دے **فائدہ** اس حدیث سے
استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان مین کافر غلام آزاد کرنا بہی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ
ظہار مین اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل مین ضرور ہے اسلیے کہ اس مین ایمان کی شرط منصوص قرآنی
ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہو کہ جمیع کفارون مین رقبہ مومنہ ضرور ہے اسلیے کہ جہان مطلق رقبہ مذکور ہے
اوسکو حمل کرتے ہین رقبہ مومنہ پر اوسی قید کے لحاظ سے جو قرآن مین کفارہ قتل مین مذکور ہے اور
قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہین کذا قال النووی فی شرح مسلم۔

عن الزهري بهذا الإسناد أن رجلا أفطر في رمضان فأمره رسول الله صلى الله عليه
وسلم أن يكفر بعتق رقبة ثم ذكر بمثل حديث ابن عيينة ترجمہ زہری سے یہی روایت
مروی ہے اس اسناد سے جیسے ابن عیینہ سے اوپر روایت کی عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه
حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر رجلا أفطر في رمضان أن يعتق رقبة أو
يصوم شهرين أو يطعم ستين مسكينا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اوس نے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان میں کہ آزاد کرے ایک
بردہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلاوے ساٹھہ مسکینوں کو عن الزهري بهذا الإسناد نحو
حديث ابن عيينة زہری سے اس اسناد سے مروی ہوئی عن عائشة رضي الله تعالى عنها
أنها قالت جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احترقت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لم قال وطئت امرأتي في رمضان نهارا قال تصدق تصدق قال ما
عندي شيء فأمره أن يجلس فجاءه عرقان فيهما طعام فأمره أن يتصدق به
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا آپ نے فرمایا کیوں اوس نے عرض کی کہ میں نے جماع کیا رمضان
شریف میں اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ میرے
پاس تو کچھ موجود نہیں ہے اتنے میں آپ کے پاس دو گونیاں آئیں کھانے کی (یعنی غلہ یا کھجور کی) آپ نے
فرمایا لے یہ صدقہ کر دے **فائدہ** صدقہ دے یعنی وہی ساٹھہ مسکینوں کو کھانا کھلا جیسا اوپر
مذکور ہوا دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہ جو اوس نے کہا کہ میں جل گیا اس نے
استعمال مجاز کا روا ہوا عن عائشة رضي الله تعالى عنها تقول أتى رجل إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فذكر الحديث وليس في أول الحديث تصدق تصدق ولا قوله
نهارا حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اس کے اول میں صدقہ
دے صدقہ دے نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم تقول أتى رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد في رمضان فقال يا رسول

اللّٰہِ احترقت احترقت فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شأنه فقال اصبت
اهلي قال تصدق فقال والله يا نبي الله ما لي شيء وما اقدر عليه قال اجلس فبينا
هو كذلك اقبل رجل يسوق حمارا عليه طعام فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اين المحترق آنفا فقام الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدق بهذا
فقال يا رسول الله اغيرنا فوالله انا لجياع ما لنا شيء قال فكلوه ٭ ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد مین رمضان مین اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ مین جل گیا مین جلگیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اوسکا اوس نے عرض کی کہ مین نے
اپنی بی بی سے صحبت کی آپنے فرمایا صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ قسم اللہ تعالی کی اے نبی اللہ کے
میرے پاس کچھ نہین ہے اور نہ مین کچھ دے سکتا ہون آپنے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا اور وہ اسی حال مین
تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدھے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اوس پر کچھ غلہ تھا آپ فرمایا وہ جلنے والا کہان ہے جو ابھی
یہان تھا اور وہ کھڑا ہوا اور آپنے فرمایا لے اوس کو صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ کیا میرے سوا
اوسکا مستحق کوئی اور ہے اللہ کی قسم ہم لوگ بھوکے ہین اور ہمارے پاس کچھ نہین آپ نے فرمایا لو
اسے کھاؤ ٭ باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية اذا كان
سفره مرحلتين فاكثر ٭ مسافر کے صوم اور افطار کا بیان ٭ عن ابن عباس ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم خرج عام الفتح في رمضان فصام حتى بلغ الكديد ثم افطر
قال وكان صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبعون الاحدث فالاحدث من امره ٭ ترجمہ
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان مین اور
آپنے روزہ رکھا یہانتک کہ جب کدید مین پہونچے (نام مقام کا ہے کہ وہان ایک نہر ہے اور مدینہ سے سات
منزل ہے اور وہان سے مکہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل
مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات
جو ہوتی اوسکا اتباع کرتے ٭ ف ٭ علماء کا اختلاف ہے سفر مین روزہ رکھنے مین چنانچہ اہل ظاہر کا
مذہب ہے کہ رمضان مین سفر مین روزہ رکھنا صحیح نہین اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہین ہوتا
اور اوسکی قضا واجب ہے دلیل انکی ظاہر آیت و حدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ نے عصاۃ یعنے نافرمان فرمایا اور جماہیر علماء اور جمیع اہل فتویٰ کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بہی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں پس امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی رضی اللہ عنہم اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اوسکو جسے طاقت ہو اور بے مشقت رکھ سکے اور کچھ ضرر نہ ہو پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ کا مذکور ہے اور اسلیے بہی روزہ افضل ہے کہ اس سے برائت ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہر حال افضل ہے اور بعضوں نے ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور انکی دلیلیں بہی وہی روایات ہیں جو اوپر ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کے لیے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار اور صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيٰى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زہری سے اسی اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحییٰ نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کسکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قول لیا جاتا ہے) یعنے اول قول منسوخ ہوتا ہے۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ زہری نے اس اسناد سے کہا ہے کہ روزہ رکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر ہی بات پر عمل ضرور ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرھویں رمضان کی مکہ میں۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رمضان میں روزہ رکھا یہانتک کہ عسفان میں پہونچے پھر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اُس میں کوئی پینے
کی چیز تھی اور اُس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں پھر افطار کرتے رہے یہانتک کہ مکہ میں پہونچے
ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا سو جسکا جی چاہے
روزہ رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلَى
مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ تم برا نہ کہو اُسکو جو روزہ رکھے (یعنی سفر میں) اور نہ اُسکو
جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا **فائدہ**
ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا ہیں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ
كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ
فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان میں مکہ کیطرف
اور روزہ رکھا یہانتک کہ جب کراع غمیم تک پہونچے (کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل زیادہ
ہے) اور لوگوں نے روزہ رکھا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا اُسکو بلند کیا یہانتک کہ لوگوں نے اُسکیطرف دیکھا پھر آپ نے پی لیا اور لوگوں
نے اُس کے بعد آپ سے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان
ہیں **ف** شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جن کو روزہ ضرر کرتا ہے عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ
فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اوس میں اتنی
بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ لوگوں پر روزہ شاق ہوا اور وہ منتظر ہیں کہ آپ نے کیا کیا
پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تَصُومُوا فِي
السَّفَرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے

کہ ایک شخص پر لوگوں نے بھیڑ کی ہوئی ہے اور اس پر سایہ کیا ہوا ہے آپ نے پوچھا کہ اسے کیا ہوا لوگوں نے عرض
کی کہ ایک روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں **ف** یعنے جب ضرر ہو اور ایسی نوبت
پہونچے تو کیا بات ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ **ترجمہ** جابر سے وہی مروی
ہے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ
اللَّهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی
ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں
اور اس اسناد میں کہ آپ نے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیے دی ہے اور کہا راوی نے پھر
جب میں نے ان سے پوچھا تو ان کو یاد نہیں ۔ **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ
صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ **ترجمہ** ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولھویں رمضان
کو تو ہم میں کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا
افطار کرنے والا روزہ دار پر **عَنْ** قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ
وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ
عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ **ترجمہ** قتادہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر
بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارھویں تاریخ اور سعید کی روایت میں بارھویں اور شعبہ کی روایت
میں سترھویں یا انیسویں مذکور ہے **ف** بارھویں سے شاید انیسویں تک وہ ممتد ہوا ہو پر کسی نے اول
تاریخ بیان کی کسی نے آخر **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ **ترجمہ**
ابوسعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک میں تو نہ
روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا ہے نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس سے مسلک انصاف مقا

کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب اقرب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت
رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا
نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الصَّائِمُ
عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ یَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَّیَرَوْنَ
اَنَّ مَنْ وَّجَدَ ضُعْفًا فَاَفْطَرَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم
جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور
کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جسمیں قوت ہو وہ روزہ
رکھے یہ بھی خوب ہے اور جس میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَیَصُوْمُ الصَّائِمُ وَیُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا یَعِیْبُ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ دونو
نے کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا افطار والا
افطار کرتا تھا اور کوئی کسی پر عیب نہ کرتا تھا عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ رَمَضَانَ
فِی السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ
عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ ترجمہ حمید نے کہا کہ انس سے کسی نے پوچھا صوم رمضان کو سفر
میں تو کہا انہوں نے کہ سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم
نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوْا لِیْ اَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ
اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا
یُسَافِرُوْنَ فَلَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَقِیْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ
فَاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِمِثْلِہٖ ترجمہ حمید نے کہا میں سفر میں نکلا اور میں نے روزہ رکھا
تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنی سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا کہ انس نے مجھے خبر دی
ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم
پر اور پھر ملا میں ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
مثل اسکی عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی

السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ اَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا
مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهٖ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوا الرِّكَابَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ ترجمہ انسؓ نے کہا ہم نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اترے گرمی
کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سایے میں وہ صاحب کے پاس چادر تھی اور کتنے تو یہی تھے کہ ہاتھ ہی سے دہوپ
کی آڑ کیے ہوئے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جا کر پڑ گئے اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور
اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطار کرنیوالے آج بہت سا ثواب لے گئے۔
ف معلوم ہوا کہ سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَّاَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ
وَعَمِلُوْا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذٰلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ
ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ صائم تھے بعض
مفطر پھر کمر خدمت چست باندہی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعضی کاموں سے سو اس
وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے عَنْ قَزَعَةَ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْاَلُكَ عَمَّا
يَسْاَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ سَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ
دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ ثُمَّ
نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مُصَبِّحُوْا عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَفْطِرُوْا وَكَانَتْ عَزْمَةً
فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ
ترجمہ قزعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ابی سعید کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب
بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں
روزے کو پوچھا انہوں نے فرمایا سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے
پھر ایک منزل میں اترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت زیادہ ہوگی

پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر پھر ہم آگے کی منزل مین اترے اور آپنے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑہا دیگا سو تم سب افطار کرو اور یہہ فرمانا آپ کا حکم قطعی تھا پھر ہم سب لوگون نے افطار کیا پھر اوس کے بعد یعنے بعد فراغ مقابلہ غنیم ہمنے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر مین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزہ کو سفر مین آپنے فرمایا چاہو روزہ رکھہ چاہے افطار کر عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بہت پے در پے روزہ رکھتا ہون تو کیا سفر مین بھی کہا کرون آپنے فرمایا چاہو رکھو چاہو نہ رکھو **ف** اس حدیث مین بھی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر مین روزہ رکھے خواہ نہ رکھے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ ترجمہ ہشام سے بھی روایت مروی ہوئی مثل حدیث حماد کی جو اوپر گذری عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُوْمُ أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ ترجمہ ہشام سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی کہ حمزہ نے کہا مین روزے رکہتا ہون کیا سفر مین بھی رکہون آخر تک عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُوْنُ فِي حَدِيْثِهِ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللّٰهِ ترجمہ حمزہ اسلمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے مین قوت پاتا ہون روزہ کی سفر مین تو مجکو روزہ رکہون تو کیا کچہہ گناہ ہے آپنے فرمایا کہ یہہ رخصت ہے اللہ کیطرف سے سو جسنے اوس کو لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اوس پر گناہ نہیں اور ہارون نے اپنی روایت مین اللہ کیطرف سے ذکر نہیں کیا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ

رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ ترجمہ ابی درداء رضی اللہ عنہ نے کہا نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں یہانتک کہ کوئی کوئی ہم میں سے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتا تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ ترجمہ ابی الدرداء نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفات میں حاجی کو افطار مستحب ہونے کے بیان میں عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ ترجمہ ام الفضل حارث کی بیٹی کہتی ہیں کہ لوگوں نے ان کے پاس جھگڑا کیا عرفہ کے دن (عرفات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں کسی نے کہا آپ روزے سے ہیں کسی نے کہا نہیں تب انہوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت شریف میں بھیجا اور آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے پھر آپ نے پی لیا **ف** نووی نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا یہی ہے کہ افطار عرفہ میں مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے بھی حکایت کیا ہے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابن عمر اور ثوری سے اور کہا ہے کہ ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ رکھتے تھے اور عمر بن خطاب اور عثمان بن ابی العاص سے بھی یہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان بھی اسی طرف تھا اور عطا جاڑے میں روزہ رکھتے تھے گرمی میں نہیں اور قتادہ نے روزے میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھا اگر دعا میں ضعیف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار سے اور اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ اس میں آسانی ہے حاجی کو آداب وقوف اور ادائے مناسک میں اور دوسروں نے اور احادیث مطلقہ سے استدلال کیا ہے جن میں مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثوں سے اسکو مراد لیا جو عرفات میں نہ ہو عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ ترجمہ ابی النضر سے اسی اسناد سے بھی یہ روایت

مروی ہوئی مگر اس مین یہ ذکر نہین کہ آپ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند مین یہ ہو کہ روایت
ہے عمیر سے جو مولیٰ ہین ام الفضل کے عَنْ اَبِی النَّضْرِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَقَالَ
عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلیٰ اُمِّ الْفَضْلِ ترجمہ سالم ابی النضر سے اس اسناد سے مانند روایت ابن عیینہ کے مروی ہے
اور اس مین بھی راوی نے کہا کہ روایت ہو عمیر سے جو مولیٰ ہین ام الفضل کے عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلیٰ ابْنِ
عَبَّاسٍ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اُمَّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا تَقُوْلُ شَکَّ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صِیَامِ یَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِھَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِقَعْبٍ فِیْہِ لَبَنٌ وَّھُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَہٗ ترجمہ عمیر ابن عباس کے مولیٰ سے روایت ہے
کہ انہون نے ام الفضل سے سنا لوگون نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دن عرفہ کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین تب انہون نے ایک پیالہ دودھ کا بھیجدیا اور آپ عرفات مین تھے
پھر آپ نے پی لیا عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ شَکُّوْا
فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ مَیْمُوْنَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ
وَھُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْہُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ ترجمہ میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی مسلمانون کی ماں نے فرمایا کہ لوگون نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین عرفہ
کے دن (میدان عرفات مین) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک لوٹا دودھ کا اور آپ وقوف کیے
ہوئے تھے موقف مین اور آپ نے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو **ف** ان روایتون سے کئی امور
ثابت ہوئے اول مستحب ہونا افطار کا عرفات مین دوسرے یہ کہ مستحب ہے وقوف کا سواری پر اور
یہی صحیح ہے مذہب شافعی مین تیسرے جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بھی چوتھے مباح ہونا
قبول ہدیہ کا آپ کیواسطے

باب صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ عاشورے کے روزے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ قُرَیْشٌ تَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِی الْجَاھِلِیَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَصُوْمُہٗ فَلَمَّا ھَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ صَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ فَلَمَّا فُرِضَ شَھْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَاءَ
تَرَکَہٗ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے
ایام جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر جب آپ نے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اُس
دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے

چہوڑدے **ف** نووی نے کہا ہے کہ علما نے اتفاق کیا ہے کہ اب عاشورے کا روزہ سنت ہے واجب نہین
اور اول اسلام مین اسکا کیا حکم تہا اس مین اختلاف ہے یعنے رمضان فرض ہونیسے قبل سو ابو حنیفہ کا قول ہے
کہ واجب تہا اور اصحاب شافعی مین اختلاف ہے مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تہا کبہی واجب نہین ہوا مگر
استحباب اُسکا موکد تہا پہر جب رمضان فرض ہوا مستحب رہ گیا موکد نہ رہا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِي اَوَّلِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ وَقَالَ فِي اٰخِرِ الْحَدِيْثِ
وَتَرَكَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيْرٍ **ترجمہ** ہشام نے اس اسناد سے بہی روایت کی اور اول حدیث مین یہ نہین کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کا روزہ رکہتے تہے اور آخر مین یہ کہا کہ آپ نے عاشورے کا روزہ چہوڑدیا پہر جس
کا جی چاہے روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے چہوڑدے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہین
ٹہیرایا جیسے جریر کی روایت مین تہا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ كَانَ
يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض
نے فرمایا کہ عاشورے کا روزہ جاہلیت مین رکہا جاتا تہا پہر جب اسلام آیا تو اب چاہے کوئی رکہے چاہے چہوڑدے
ف جو چاہے رکہے جو چاہے چہوڑدے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہین واجب ہونے پر اور شافعیہ استدلال
کرتے ہین موکد نہ ہونے پر اور بہرحال اب وہ سنت مستحب ہے غیر موکدہ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ
مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تہے اوسکے روزے کا (یعنی عاشورے کا) جب رمضان فرض نہین
ہوا تہا پہر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جسکا جی چاہئے عاشورے کا روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے نہ
رکہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کو روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بہی حکم فرمایا اوس کے روزے کا یہانتک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا چاہے جو

روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ
كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ
اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَاشُوْرَاءَ
يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے
کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے
سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے
اوس میں روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عبید اللہ نے اس اسناد سے
بھی روایت کی عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُوْمُهُ
اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپ نے فرمایا اوس دن میں اہل جاہلیت
روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جی نہ چاہے، جسکا جی چھوڑ دے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ
يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَهُ
فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهُ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ
صِيَامَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اوس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی
چاہے چھوڑ دے اور عبد اللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جاوے اُن دنوں کے جن میں انکو
عادت تھی روزہ رکھنے کی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر
ہوا عاشورے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ

یفترض

شَاءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَہٗ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَھُوَ یَتَغَدّٰی فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَی الْغَدَاءِ فَقَالَ اَوَلَیْسَ الْیَوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَھَلْ تَدْرِیْ مَا یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَ اِنَّمَا ھُوَ یَوْمٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُہٗ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ شَھْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ تُرِکَ وَقَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ تَرَکَہٗ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید نے کہا اشعث بن قیس عبداللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتا کرتے تھے صبحکو تو کہا اونہوں نے کہ ای ابومحمد آؤ ناشتا کرو تو اونہوں نے کہا کہ آج کیا عاشوری کا دن نہیں ہے تو عبداللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشوری کا دن کیا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیا دن ہے تو عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اوتری تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ اوس کو چھوڑ دیا عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَکَہٗ ترجمہ اعمش سے وہی مضمون مروی ہوا اوس میں یہ ہے کہ جب رمضان کی فرضیت اوتری اوسے چھوڑ دیا عَنْ قَیْسِ بْنِ سَکَنٍ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ دَخَلَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَھُوَ یَاْکُلُ فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ فَکُلْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ کُنَّا نَصُوْمُہٗ ثُمَّ تُرِکَ ترجمہ قیس نے کہا اشعث آئے عبداللہ کے پاس اور وہ کہانا کہا رہے تھے عاشوری کے دن اونہوں نے کہا آؤ ای ابومحمد اور نزدیک آؤ اور کہاؤ تو اونہوں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے کہا ہم روزہ رکھتے تھے اوسمیں پھر چھوڑ دیا گیا عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَھُوَ یَاْکُلُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ الْیَوْمَ عَاشُوْرَاءُ فَقَالَ قَدْ کَانَ یُصَامُ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِکَ فَاِنْ کُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ ترجمہ علقمہ نے کہا اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آئے اور وہ عاشوری کے دن کہانا کہا رہے تھے تو اونہوں نے کہا ای ابوعبدالرحمن آج عاشوری کا دن ہے اونہوں نے کہا اسکا روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم روزے سے نہو تو کہاؤ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَیَحُثُّنَا عَلَیْہِ وَیَتَعَاھَدُنَا عِنْدَہٗ

فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزہ کا اور اسکی ترغیب دیتے تھے اور اسکا خیال رکھتے تھے ہمارے لیے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپ نے اسکا حکم فرمایا نہ اوس سے منع کیا نہ اسکا خیال رکھا آپ نے ہمارے لیے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں یعنی ایک آمد میں جب مدینے آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علماء کہاں ہیں اے اہل مدینہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس دن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ابن شہاب سے یہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ ترجمہ زہری سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک اور یونس کی انہوں نے بیان نہیں کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيهِ مُوسٰى وَبَنِي اِسْرَائِيلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوسی دن اللہ تعالی نے موسی اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہیں اوسکی تعظیم کے لیے (یعنی اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سے ہم تم سے زیادہ دوست ہین اور قریب ہین موسیٰ علیہ السلام کے پہر حکم دیا آپ نے اوس دن کے روزے کا عَنْ
اَبِیْ بِشْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَسَاَلَھُمْ عَنْ ذٰلِکَ ترجمہ بشر سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی
مگر اس مین یون ہے کہ آپ نے پوچہا یہود سے سبب اس روزہ کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ
لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ
اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ وہی مضمون ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بہی
اوس دن شکریہ نجات مین روزہ رکھا عَنْ اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِیْدِ بْنِ
جُبَیْرٍ لَمْ یُسَمِّہٖ ایوب سے یہی مضمون اس اسناد سے مروی ہوا مگر اسکی اسناد مین یہ ہے کہ روایت کی
ابن سعید سے اور اون کا نام نہین لیا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ یَوْمًا یُعَظِّمُہُ
الْیَھُوْدُ وَتَتَّخِذُہٗ عِیْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْہُ اَنْتُمْ ترجمہ ابو موسیٰ نے
کہا عاشورہ کے دن کی تعظیم یہود کرتے تہے اور اسکو عید ٹہیراتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اوس دن روزہ رکھو عَنْ قَیْسٍ فَذَکَرَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ
فَحَدَّثَنِیْ صَدَقَۃُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ
مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَھْلُ خَیْبَرَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَتَّخِذُوْنَہٗ
عِیْدًا وَیُلْبِسُوْنَ نِسَآءَھُمْ فِیْہِ حُلِیَّھُمْ وَشَارَتَھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَصُوْمُوْہُ اَنْتُمْ ترجمہ قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اوس مین یہ مضمون زائد ہے کہ ابو اسامہ نے
کہا روایت کی مجہ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے اونہون نے طارق سے اونہون نے
ابو موسیٰ سے کہ کہا ابو موسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکہتے تہے عاشورے کے دن اور اوس دن عید
ٹہیراتے تہے اور اپنی عورتون کو زیور پہناتے تہے اور انکو سنوارتے تہے اور سنگارتے تہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روزہ رکھو **ف** اوپر کی روایتون سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بہی روزہ رکہتے تہے عاشورہ کا پہر جب مدینہ مین آئے تو یہود کو دیکہا اور رکہتے

لئے شاید جو مین ترک کر دیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اوتری ہو یا یہود مین سے جو مسلمان ہو گئے ہون انکی تصدیق آپ نے کی ہو یا بہ تواتر اُسکا علم آپ کو ہوا یہود سے اور صرف اخبار آحاد سے آپ نے روزہ نہین رکھا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے سوال کیا عاشورے کے روزے کا تو انہون نے فرمایا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور دنون مین اس دن کی بزرگی ڈھونڈھنی کو سوا اس دن کے اور نہ کسی ماہ مین روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی ڈھونڈھنے کو سوا ماہ رمضان کے (یعنے دنون مین عاشورہ مہینون مین رمضان کو بزرگ جانتے تھے)
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وہی روایت اس سند سے بھی مروی ہوئی عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَالَ نَعَمْ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا مین ابن عباس کے پاس پونہچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اپنی چادر پر زمزم کے کنارے سو مین نے کہا خبر دیجیے مجھکو عاشورے کے روزے سے اونہون نے فرمایا جب تم چاند دیکھو محرم کا تو تاریخین گنتے رہو پہر جب نوین تاریخ ہو اوس دن روزہ رکھو مین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے اونہون نے کہا ہان ف ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشورا نوین تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے یہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگون نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود و نصاری کرتے ہین تو آپ نے فرمایا اگر سال آیندہ آوینگا تو ہم انشاء اللہ تعالی نوین تاریخ روزہ رکھین گے پہر آپ کا انتقال ہو گیا غرض انکا مذہب یہی ہے کہ عاشورہ نوین کو ہے اور جماہیر علمائے سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشورا دسوین تاریخ ہے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی مقتضی لفظ ہے اسلیے کہ عاشورا عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہین اور امام شافعی اور انکے اصحاب اور احمد اور اسحاق اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نوین اور دسوین دونون کا روزہ مستحب ہے اس لیے کہ آپ نے دسوین

کا روزہ رکھا تھا اور نویں کی نیت کی تھی کہ آخر میں وفات ہوگئی اور حدیث مسلم میں گذرا ہے کہ افضل صیام
بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علمانے کہا ہے کہ نویں تاریخ کے روزہ ملانے سے غرض یہ تھی کہ
اکیلا دسویں کے روزہ میں یہود کی مشابہت تھی عن الحکم بن الاعرج قال سألت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما وھو متوسد رداءہ عند زمزم عن صوم عاشوراء بمثل حدیث حاجب بن عمر
ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا پوچھا میں نے ابن عباس سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زمزم کے پاس عاشورہ
کے روزہ کو پھر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن عمر کی عن عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما یقول حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر
بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیہود والنصاری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاذا کان العام المقبل ان شاء اللہ صمنا الیوم التاسع قال فلم یأت العام المقبل حتی
توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوری کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ اے
رسول اللہ کہ یہ دن تو ایسا ہے کہ اوسکی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاری تو آپنے فرمایا جب اگلا سال آویگا تو
انشاء اللہ تعالی ہم نویں تاریخ روزہ رکھیں گے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ نے وفات فرمائی عن
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت
الی قابل لاصومن التاسع وفی روایۃ ابی بکر قال یعنی یوم عاشوراء ترجمہ عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ
رکھونگا میں نویں تاریخ کو اور ابوبکر کی روایت میں یہ ہے کہ اونہوں نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے
عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم رجلا من اسلم یوم عاشوراء فامرہ ان یؤذن فی الناس من کان لم یصم فلیصم
ومن کان اکل فلیتم صیامہ الی اللیل ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو پکارے
کہ جس نے نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا امساک پورا کرے رات تک عن الربیع بنت
معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالی عنہا قالت ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ

عاشوراء إلى قرى الأنصار التي حول المدينة من كان أصبح صائما فليتم صومه ومن كان أصبح مفطرا فليتم بقية يومه فكنا بعد ذلك نصومه ونصوم صبياننا الصغار منهم إن شاء الله ونذهب إلى المسجد فنجعل لهم اللعبة من العهن فإذا بكى أحدهم على الطعام أعطيناها إياه عند الإفطار ترجمہ ربیع معوذ کے بیٹی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤں میں مدینہ کے گرد کہ جس نے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنی اب کچھ نہ کھاوے) پھر اوس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اللہ چاہتا تھا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکوں کے لیے گڑیاں بناتے تھے اُون کی پھر جب کوئی رونے لگتا تھا تو اُس کو وہی کھلونے دیدیتے تھے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا ف مراد ان دو روایتوں کی یہ ہے کہ جو روزہ دار ہو روزہ پورا کرے اور جس نے کھا لیا ہو وہ اُس دن کے ادب سے پھر افطار کے وقت تک کچھ نہ کھاوے جیسے یوم الشک میں جو روز کے شروع میں کچھ کھا چکا ہو اور پھر معلوم ہو جاوے کہ یہ دن رمضان کا ہے اوس کو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہیے اور چھوٹے لڑکوں کو اس لیے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں عن خالد بن ذكوان قال سألت الربيع بنت معوذ رضي الله تعالى عنها عن صوم عاشوراء قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم رسله في قرى الأنصار فذكر بمثل حديث بشر غير أنه قال ونصنع لهم اللعبة من العهن فنذهب به معنا فإذا سألونا الطعام أعطيناهم اللعبة تلهيهم حتى يتموا صومهم ترجمہ خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع بنت معوذ بن عفراء سے عاشورہ کے روزے کو تو انہوں نے کہا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گاؤں میں اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس میں اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکوں کے لیے کھلونا اون کا اور اُن کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پھر جب وہ کھانا مانگتے تھے تو ہم وہی کھلونا اُن کو دیدیتے تھے اور وہ اُن کو غافل کر دیتا تھا یہاں تک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تھے

باب تحريم صوم يومي العيدين عیدین میں روزہ حرام ہونے کا بیان

عن أبي عبيد مولى ابن أزهر أنه قال شهدت العيد مع عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فجاء فصلى ثم انصرف فخطب الناس فقال إن هذين يومان نهى رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ **ترجمہ** ابی عبید مولی ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا مین عید مین عمر بن خطاب کی ساتھ اور آپ آئے اور نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑھا لوگون پر اور فرمایا کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین روزہ رکھنے سے اور یہ دن آجکا تمہارے افطار کا ہے بعد روزون کے (یعنی رمضان کے) اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اُس مین اپنی قربانیون کا گوشت کھاتے ہو **ف** روزہ عید فطر اور عید اضحی کا باجماع علما حرام ہے ہر حال مین خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص اونہی کیطرف تعیین کر کے نذر کرے قصداً تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک نذر اوسکی منعقد نہین ہوتی اور نہ اوسکی قضا لازم ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضا اوس کی واجب ہے اور اگر اُسی دن روزہ رکھ لے تو نذر پوری ہوجاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے خلاف ہے (کذا قال النووی) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزون سے ایک عید النحر اور دوسری عید الفطر مین **عَنْ** قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيْثًا فَاَعْجَبَنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ** قزعہ نے ابی سعید سے روایت کی کہ اونہون نے کہا سنا مین نے اون سے ایک حدیث کو کہ مجھے بہت پسند آئی اور مین نے کہا اون سے کہ کیا تمنے سنا ہے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اونہون نے کہا کہ کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہون کہ جو آپ نے نہین فرمائی اور جو مین نے نہین سنی کہا اونہون نے کہ سنا مین نے ان کو کہ فرماتے تھے کہ روزہ درست نہین ان دو دن مین ایک عید اضحی مین اور دوسرے عید الفطر مین رمضان کی **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزون سے عید فطر اور عید اضحی کے **عَنْ** زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فَقَالَ اِنِّی نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمًا فَوَافَقَ یَوْمَ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَمَرَ اللّٰہُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْیَوْمِ ترجمہ زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ مین نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھون اور وہ دن موافق ہوا عید ضحی یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن کو روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہین ف یعنی ابن عمر نے اُس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس مین دلیلین معارض ہین اور جو عید کے دن کی نذر معین کرے اوس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحی کے روزے سے

بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَبَیَانِ اَنَّهَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ

ایام تشریق مین روزہ حرام ہونیکا بیان عَنْ نُبَیْشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ نبیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کے کہانے پینے کے دن ہین عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ نُبَیْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِیْتُ اَبَا الْمَلِیْحِ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ فَذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ وَزَادَ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین یہ ہے کہ یہہ دن کہانے پینے کے ہین اور یاد الٰہی کے عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَاَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَنَادٰی اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ کعب کو اور اوس بن حدثان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق مین بہیجا کہ پکار دین کہ جنت مین کوئی نہ جاویگا سوا مومن کے اور منی کے دن کہانے پینے کے ہین عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَنَادَیَا ابراہیم سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اوس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم دونو پکار دینا

بَابُ کَرَاهَةِ اِفْرَادِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا یُوَافِقُ عَادَتَهٗ

اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ ترجمہ محمد نے کہا پوچھا مین نے جابر سے اور وہ طواف کرتے تھے بیت اللہ کا کہ کیا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی روزے سے انہون نے کہا کہ ہان قسم ہے اس بیت کے رب کی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون دوسری سند سے مروی ہوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے اکیلے جمعہ کا مگر آگے اوس کے بھی رکھے یا اوس کے پیچھے بھی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتون مین جاگنے اور نماز کے ساتھہ اور نہ خاص کرے اوس کے دن کو سب دنون مین روزے کے ساتھہ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ اور اوس مین جمعہ آجاوے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ مین وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اوس دن جمعہ آگیا تو مضائقہ نہین اور اسی طرح مثلا اوس نے نذر کی کہ جسدن بیمار اچھا ہوگا روزہ رکھون گا اور وہ بیمار جمعہ کو اچھا ہوگیا تو حرج نہین یا ایک روزہ اوس کے آگے یا ایک پیچھے ملا لیا تو بھی مکروہ نہین اور امام مالک نے جو موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو یہ حدیثین نہ پہونچی ہون پس وہ معذور ہین اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داودی نے جو امام مالک کے شاگردون مین ہین انہون نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث انکو نہین پہونچی اگر پہونچتی تو وہ اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے اور یہی گمان ہے سب اماموں کے ساتھہ جو مسائل انکے حدیث کے خلاف ہین ورنہ کوئی اون مین جان بوجھہ کر مخالفت حدیث کی نہین کرتا اور امت کو ضرور ہے کہ جب حدیث نبی معصوم ملجاوے پھر کسی کی تقلید نہ کرے یہی سبیل مومنین ہے اور یہی طریق منصفین اگرچہ بڑے برا مانین متعصبین اور حکمت اس نہی مین شاید یہ ہو کہ یہ دن

دعا اور ذکر وعبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جانے کا اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہہ
وظائف بخوبی ادا ہوں اور یہ دن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والوں کے لیے کہ اسدن بہی حاجیوں
کو افطار اولی ہے پس اس میں بہی افطار مستحب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ
روزہ گویا کفارہ ہوگیا اون وظیفوں کا جن میں بسبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اس
حدیث میں تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بہی نہ کرے کہ اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑہے اور اوراد و نوافل
میں نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالی اوسکی احداث کرنیوالے کو برباد
کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سے ریاءً بک ضلالت ہے اور اس میں بہت منکرات
ومحدثات ہیں اور ایک جماعت نے اماموں کی اوسکی مذمت اور قباحت میں تصانیف نفیسہ کیے ہیں اور
اوس کو سراپا فسق وگمراہی اور ضلالت وموجب ویسا ہی لکہا ہے اور اس کے مرتکب کو سراپا ضال اور
اہل ضلال لکہا ہے انتہے مافی النووی بنوع تغیر **مترجم** کہتا ہے یہی حکم ہے اون اوراد و
وظائف کا جو لوگوں نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمۃ سے اوسکی کوئی سند نہیں جیسے دعائے
گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ ان سب
سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم ہے اور اسکو منجملہ وظائف واوراد سمجہنا اور عبادۃً انکی قرارت
کرنا اور اوس پر امیدوار ثواب ہونا گویا گہوڑا کہو کر اضافہ کے فرد گذر انا ہے **باب** بیانِ
نسخِ قولِ اللہِ تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اس آیت کے منسوخ ہونیکا بیان
وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا
سلمہ بن الاکوع نے کہا جب یہ آیت اوتری وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ یعنے جن
لوگونکو طاقت ہے روزے کی وہ فدیہ دیدیں ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کہانا تو جو چاہتا تہا افطار کرتا
تہا یعنے رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تہا اور یہی حکم رہا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اوتری اور
اوس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنے اب روزہ ضرور رکہنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں۔
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ مبارک میں یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ
دیا ایک مسکین کا کھانا یہانتک کہ اوس کے بعد کی آیت اوتری فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو
شخص اس مہینہ کو پاوے ضرور ہے کہ روزہ ہی رکھے **ف** یعنے اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت
منسوخ ہوگئی اور جمہور کا بھی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت میں ہے اور ابن عمر اور جمہور کا یہی قول ہے
کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو بسبب بوڑہاپے کے وہ فدیہ دیدیوے اور ایک جماعت کا سلف کا اور
مالک اور ابو ثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہوگیا خواہ بوڑہا ہو یا جوان اور جو بوڑہا ایسا
ہو کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا اوسپر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہیں اور مالک نے اوس کے لیے کھانا
دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ رخصت بھی بوڑہے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تہا پہر یہ رخصت
منسوخ ہوگئی اور اوسی کے حق میں یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہیں رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے
کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑہے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہیں رکھہ سکتے اور انکو فدیہ دینا چاہیے
اور اس صورت میں گویا لفظ لا یہاں محذوف ہوگا یعنے وَعَلَى الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور
اور اس صورت میں آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی مگر مریض جب اچہا ہو جاوے تو قضا کرے اگر بوڑہا ہو تو قضا
واجب نہیں صرف فدیہ ہی کافی ہے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہیں صرف قضا
اوسپر واجب ہے کہ بعد صحت کے قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور
نازل ہوئی ہے مریض کے حق میں جو افطار کرے اور پہر اچہا ہو جاوے اور قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان
آجاوے پہر دوسرے رمضان کے روزے رکھہ لے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے
اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مد گیہوں ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان
میں روزہ قضا کیا اور بیماری اوسکی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دے صرف قضا ہی روزہ
کی کافی ہے اور ان سب صورتوں میں يُطِيقُونَهُ کی ضمیر صوم کیطرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے
کہا ہے کہ ضمیر اوسکی راجع ہے اطعام کیطرف یعنے جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیویں اور
روزہ کیطرف راجع نہیں اور اون کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ
اطعام ہر روزہ کا ایک مد ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دو مد کہے ہیں اور صاحبین کا بھی

قول یہی ہی اور اشہب مالکی نے کہا ہی کہ ایک مدار اور تلث مدکا ہی اہل مدینہ کو سوا اسکے جمہور علمار کا قول ہی کہ وہ مرض جسمین افطار روا ہی ایسا ہونا ضرور ہی کہ روزہ سے اوس مین مشقت ہو اور بعض نے کہا ہی کہ ہر مریض کو افطار روا ہے کذا قال القاضی عیاض علی مانقله النووی **بَابُ** جَوَازِ تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِئْ رَمَضَانُ آخَرُ لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ ایک رمضان کی قضا مین دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونیکا بیان اوس شخص کے لیے جو کسی عذر سے چھوڑ دے مثل مرض اور سفر اور حیض وغیرہ کے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابی سلمہ نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرماتی تہین کہ مجہہ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تہے تو مین اُن کو قضا کر سکتی تہی مگر شعبان مین اور وجہ اسکی یہ تہی کہ مین مشغول رہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور فرصت نہ پاتی تہی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یحیی سے یہی روایت مذکور ہوئی اسی سند سے مگر اوس مین یہ ہی کہ یہ تاخیر قضا کو رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب سے تہی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ ترجمہ یحیی سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اوسمین یحیی نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ تاخیر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب سے ہوتی ہوگی **عَنْ** يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغْلُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یحیی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور مشغولی کا ذکر نہین **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ ہمسے ایک ایسی تہی کہ افطار کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور قضا نہ کر سکتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ یہانتک کہ شعبان آجاتا تہا **فائدہ** یعنے جناب ام المومنین رضی اللہ عنہن

بتیہ حضرت کی خدمت مین جاگی رہتی تہین اور مترصد استمتاع رہا کرتی تہین ہر وقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بجا لا دین اور یہ معلوم نہ تہا کہ آپ کسوقت اون کا ارادہ فرماتے ہین اور اجازت نہ لی اس لیے لیتی تہین کہ شاید آپ اجازت تو دیدین مگر پہر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اوس سے تکلیف گذری اور یہ کمال ادب تہا آپ کا اور کمال رضاجوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہین جب اوس کا شوہر گھر مین ہو مگر اوسکی اجازت سے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان مین اسلیے فرصت پاتی تہین کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین اکثر روزے رکہتے تہے اور تاخیر قضا کی مدت بہی قریب اختتام پہنچتی تہی اور مذہب امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر سلف و خلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتھ جائز ہے یعنی یہ واجب نہین کہ اول شوال ہی مین اوسے پورا کرے بلکہ پوری سال مین جب چاہے ادا کرلے اور اس فرض کو اپنے ذمہ سے جب چاہے اوتارلے اور ان لوگون کا قول ہے کہ تاخیر اوس کی شعبان سے آگے روا نہین اسلیے کہ اوس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس مین قضا نہین ہو سکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکہنا فرض ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اسپر راضی ہے اون سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے کہ البتہ جلدی کرنا قضا مین مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان مین کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اوسکا مثلاً بیماری یا حیض و نفاس وغیرہ یہانتک باقی رہا کہ وہ مرگیا یا مرگئی تو اوسپر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اوسکی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکہے نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکہے تو مستحب ہے کہ پے درپے رکہے اور اگر الگ الگ بہی رکہا تو عند الجمہور جائز ہے اس لیے کہ روزے کا اطلاق اوسپر بہی ہے

باب قضاء الصوم عن الميت میت کیطرف سے روزے رکہنے کا بیان **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام صام عنه وليه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے رہے ہون اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے **عن** ابن عباس رضي الله عنهما ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ان امي ماتت وعليها صوم شهر فقال ارأيت لو كان عليها دين اكنت تقضينه قالت نعم قال

فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
اس نے عرض کی کہ میری ماں مرگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے تھے آپ نے فرمایا کہ بھلا دیکھو تو اگر اوس پر
کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوس نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا
ضرور ہے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا صَوْمُ شَہْرٍ اَفَاَقْضِیْہِ عَنْہَا فَقَالَ لَوْ کَانَ عَلٰی
اُمِّکَ دَیْنٌ اَکُنْتَ قَاضِیَہٗ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ
سُلَیْمَانُ فَقَالَ الْحَکَمُ وَسَلَمَۃُ بْنُ کُہَیْلٍ جَمِیْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِیْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِھٰذَا
الْحَدِیْثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاھِدًا یَذْکُرُ ھٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ترجمہ
ابن عباس نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری
ماں مرگئی ہے اور اوس پر ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اُس کی قضا رکھوں آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری
ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہیں اوس نے کہا کہ ہاں ادا کرتا آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض
تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے
تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم البطین نے تو اون دونوں نے کہا سنا ہم نے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے
تھے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَمُجَاھِدٍ وَعَطَاءٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ سعید اور مجاہد اور عطا
نے ابن عباس سے یہی روایت بیان فرمائی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ
اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْہَا قَالَ اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیْنٌ فَقَضَیْتِیْہِ
اَکَانَ یُؤَدِّیْ ذٰلِکِ عَنْہَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ فَصُوْمِیْ عَنْ اُمِّکِ سعید بن جبیر نے ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور اوس پر نذر کا روزہ تھا کیا میں اوس کی طرف سے روزہ رکھوں
پھر آپ نے وہی قرض کی مثال فرمائی جو اوپر گذری عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ

إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْهَا **ترجمہ** بریدہ نے کہا ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی اپنی ماں کو اور میری ماں مر گئیں آپ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہو گیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آ گئی بسبب میراث کے اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اوسکی طرف سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا کہ ان روزے رکھو اوسکی طرف سے اوس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا اوسکی طرف سے حج بھی کرو **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ عبداللہ بن بریدہ سے اپنے باپ سے وہی روایت کی مگر اسمیں دو ماہ کے روزے مذکور ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ وہی مضمون ہے مگر اس میں دو ماہ کے روزے مروی ہیں **عَنْ** سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ **سفیان** سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمیں دو ماہ کے روزے مروی ہیں **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ **سلیمان** سے وہی روایت مروی ہوئی اور اوس میں ایک ماہ کے روزے مروی ہیں **ف** امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کو میت کی طرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مسکین کی کچھ ضرورت نہیں اور میت بری الذمہ ہو گیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو اون اصحاب شافعی نے صحیح و محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونوں کے جامع ہیں اور یہی قول موافق ہے ان حدیثوں کے جو صحیح ہیں اور صریح اوس پر دلالت کرتی ہیں اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جو مر جاوے اور اوس پر روزے ہوں تو اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح ہے کہ دونوں امر جائز ہوں اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزہ رکھے اور ولی سے مراد قریب ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث ہو یا اور کوئی ہو اور سوائے اس کے ان روایتوں سے کئی امور معلوم ہوئے **اول**

جواز صوم کا میت کیطرف سے دوسرے اجنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی مین تیسری صحت
قیاس کی اسلیے کہ آپ نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس کیا اور اس سے میت کیطرف سے
ادا ے دین بہی ثابت ہوا اور اوسپر اجماع امت ہے اور ادا ے دین اگر غیر قرابتدار کیطرف سے
ہو جب بہی روا ہے چوتہی یہ بہی معلوم ہوا کہ جب چیز کسی عزیز پر صدقہ کرے اور پہر وہ میراث کی سبب سے
لوٹ آوے تو اسکا لینا روا ہے بلا کراہت بخلاف اس کے کہ اسچیز کو خرید کرے کہ یہ منع ہے پانچوین معلوم
ہوا کہ نیابت میت کی حج مین جائز ہے اور اسیطرح نیابت اوسکی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکہتا ہو

باب ندب للصائم اذا دعی الی طعام ولم یرد الافطار او شوتم او قوتل ان یقول
انی صائم وانه ینزه صومه عن الرفث والجهل ونحوه صائم کو مستحب ہے کہ جب کہانیکو بلایا جاوے
یا کوئی گالی دیوے یا لڑنے آوے تو کہدے کہ مین صائم ہون اور اپنے روزے کو بیہودہ باتون وغیرہ سے
پاک رکہے **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا دعی
احدکم الی طعام وهو صائم فلیقل انی صائم **ابی ہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلاوین کہانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہدے کہ مین روزے
سے ہون **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه روایة اذا اصبح احدکم یوما صائما فلا
یرفث ولا یجهل فان امرؤ شاتمه او قاتله فلیقل انی صائم انی صائم **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اسکو
برا کہے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون مین روزے سے ہون **ف** یعنی اوس کو خبر دیدے
کہ مین گالی گلوج کے لائق نہین اور اگر دعوت مین کوئی بلاوے تو بہی عذر روزے کا بیان کردے پہر اگر وہ
نہ مانے اور بلاوے تو جانا لازم ہے اور کہانا نہ کہاوے اور روزہ اوس کے نہ کہانیکا عذر ہے اور جسکو
روزہ نہ ہو اوسکو کہانے مین کچہ عذر نہین اور اسکو کہانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہی قول ہے
کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام
ہے اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوٰۃ وغیرہ وقت ضرورت کے
جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اوسکا مستحب ہے اور اس مین حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین
اور دلخوشی ہے دوستون کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑنے آوے اس سے بولدے کہ مین روزے سے ہون اس مین

اوسکا باز رکھنا ہے زیادتی سے اور غالباً وہ چپ ہوجاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہر شخص کو بچنا ضرور ہے مگر
روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی **باب** فضل الصیام روزے کی فضیلت
کا بیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول قال اللہ عز وجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام ہو لی وانا اجزی بہ والذی
نفس محمد بیدہ لخلوفۃ فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ ابوہریرہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ
وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں اوس کا بدلا دیتا ہوں اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتھ میں ہے کہ بو روزہ دار کے موہنہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے ف
یعنی بچاتا ہے شہوت وغضب کے فساد سے عن ابی صالح الزیات انہ سمع ابا ہریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم لہ
الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم
فلا یرفث یومئذ ولا یسخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم انی صائم
والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ یوم القیمۃ من
ریح المسک وللصائم فرحتان یفرحہما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ
فرح بصومہ ابو صالح زیات سے روایت ہے کہ اونہوں نے سنا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ یوں تو ہر عمل بنی آدم کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص
میرے لیے ہے اور میں ہی اسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے پھر جب کسیکو روزہ ہو تو اوس دن گالیاں
نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اوسے گالی دے یا لڑنے کو آوے تو کہدے کہ میں روزے
سے ہوں اور قسم ہے اوس پروردگار کی کہ محمد کی جان اوس کے ہاتھ میں ہے کہ بیشک بو صائم کے منہ
کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیاں
ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک اپنے افطار سے دوسرے خوش ہوگا وہ جب ملیگا اپنے پروردگار

ے اٹھارہویں سبب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اسطرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہانتک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ روزہ سو وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اوسکا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشیں اور کہانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اوسکے افطار کی وقت دوسری خوشی ملاقات پروردگار کیوقت اور البتہ بو روزہ دار کے موہنہ کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے بوئے مسک سے **فائدہ** اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنے اُس میں چونکہ ظاہر میں کوئی صورت نہیں صرف ایک امر عدمی ہے اسلیے اُس میں ریا و سمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اسمیں مطلق حظ نہیں اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العالمین کے ساتھ کہ کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزے کی معلوم ہوئی اور بوکو اوسکی مسک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مسک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کے ہاتھہ کی معلوم ہوا کہ اوس تعالیٰ کو ہاتھہ ہیں اور نافی اسکا منکر احادیث ہے اور جہمی اور اُسکا ہاتھہ ویسا ہی ہے جیسی اُسکی ذات ہے یعنے کیفیت اُسکی ذات کی معلوم نہیں اور تاویل اوسکی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسی وصیت کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر میں اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتھہ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں اُن سب کے ظاہر معنے پر ایمان رکہنا اور اُسکی کیفیت خدا کو سونپنا اور بلا تاویل و بلا تعطیل اوس پر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہایا کرتے پہر کسی روایت میں کسی صحابی سے یہ مروی نہیں کہ اونہوں نے پوچھا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتھہ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو بتلائی ہو یا کسی سلف صحابہ و تابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ و تابعین سے ایک حرف بہی اُسکی تاویل میں مروی نہیں

حالانکہ سب ان آیات و احادیث کو عوام و خواص مین بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہین بس جو وہ لوگ
معنے سمجھتے تھے وہی ٹھیک ہین اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرور تھا اگر
کچھ اور مراد ہوتا تو اوسکو بیان فرماتے و من ادعی خلاف هذا فعلیه البیان عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ
الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ
وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ترجمہ
ابوہریرہ اور ابوسعید رضی نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے
ہے اور مین اوسکا بدلا دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیان ہین اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے
جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اوس پروردگار کی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی اوسکے ہاتھ مین ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے
فائدہ افطار کیوقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے ایسی عبادت کو سرانجام
پایا اور نعمائے دنیوی سے فی الحال حلال ہوئے اور لذائذ اخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات
کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر
و ثواب کا وعدہ تہا وہ پورا ہوا عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ وَهُوَ اَبُوْسِنَانٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ
وَقَالَ اِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ ضرار سے بھی یہ روایت مروی ہوئی اور اوس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا
کہ جب ملاقات کریگا اللہ پاک سے اور اللہ تعالی اوسکو بدلا دیگا وہ خوش ہوگا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُقَالُ
لَهُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ یُقَالُ اَیْنَ
الصَّائِمُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ مِنْهُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَا یَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ ترجمہ
سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک دروازہ ہے
اسی ریان کہتے مین (یعنے سیراب کرنے والا) اوسی مین سے جاوینگے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی
ان کے سوا اوس مین سے نجانے پاویگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کہان ہین پہر وہ سب اوسین سے
چلے جاوینگے پہر جب ان مین کا اخیر آدمی بہی داخل ہوجاوے گا وہ بند ہوجاویگا کہ اور کوئی اوس مین

نجاد ہوف بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جب ادن مین کا اول آدمی داخل ہو جاوے گا جب بند ہوگا اور یہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے (نووی) اور اس مین بڑی فضیلت اور کرامت روزہ کی مذکور ہوئی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيْلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَّلَا تَفْوِيْتِ حَقٍّ جہاد مین جو طاقت رکھتا ہو اوسکو روزہ کی فضیلت **عن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ اِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا **ابوسعید** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھے اسکی راہ میں (یعنے جہاد مین) اگر دور کر دیتا ہے اللہ پاک اوس دن کی برکت سے اوس کے مونھ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے **عن** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **سہیل** سے بھی یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی **عن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ابوسعید نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ مین دور کرتا ہے اللہ اوسکے مونھ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ سے **ف** فی سبیل اللہ سے ہر جگہہ جہاد مراد ہے اور روزہ اوسیکا افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو کہ باوجود روزے کے عزوے کے کاروبار مین سست نہو **باب** جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّالْاَوْلٰى اِتْمَامُهُ روزہ نفل کی نیت دن سے درست ہونا قبل زوال کے اور روزہ نفل کا توڑنا جائز ہونا بغیر عذر کے اور پورا کرنا اوسکا اولی ہے اسکا بیان **عن** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَاِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ اَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ اَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيْهِ فَجِئْتُ بِهِ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَّالِهِ فَاِنْ شَاءَ اَمْضَاهَا

ذَاتَ شَأْنٍ آمد گفتا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہین کہ مجھ سے ایک دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کچھ نہین ہے تو آپ نے فرمایا کہ مین روزے سے ہون پھر آپ باہر تشریف لیگئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا ہدیہ کے
طور سے اور آگئے ہمارے پاس کچھ مہمان (کہ اون مین بڑا حصہ اوس ہدیہ کا خرچ ہوگیا) اور کچھ چھوڑ رکھا مین نے آپ
کے لیے جب آپ گھر آئے پھر آپ نے پوچھا کہ وہ کیا ہے مین نے کہا حیس (حیس وہ کھانا ہے کہ کھجور اور گھی
اور اقط یعنی سوکھا دہی ملا کر بناتے ہین) آپ نے فرمایا لاؤ پھر مین لائی اور آپ نے کھایا پھر فرمایا کہ مین روزے
سے تھا صبح کو طلحہ نے کہا مین نے یہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو اونہون نے کہا یہ ایسی بات ہے (یعنی نفل روزہ رکھنا)
دل کا جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اوسکو اختیار ہے چاہے دیدے چاہے پھر رکھ لے عَنْ
عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ ترجمہ حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے
پاس کچھ ہے ہمنے کہا کچھ نہین ہے آپ نے فرمایا مین تو روزے سے ہون پھر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پھر ہمنے
عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ مین تو آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ اور مین صبح کو روزے
سے تھا پھر آپ نے کھایا **فائدہ** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بھی جائز ہے جبتک
زوال شمس نہ ہو اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان مین یہ بھی تصریح ہے کہ نفل روزے کا توڑ ڈالنا بھی اور دن
کو کھا لینا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جیسے اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی
سے تھا ویسے ہی اوسکا تمام کرنا بھی اوسکے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور احمد اور
اسحاق کا اور ان سب لوگون کے نزدیک اوسکا پورا کرنا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اسکا
جائز نہین اور توڑنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضا اوسکی
واجب ہے اوسپر جس نے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اوسپر کہ جس نے عذر کے
سبب سے کھول ڈالا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اوسپر قضا نہین **بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجِمَاعِهِ**
لَا يُفْطِرُ بھولے سے کھا لینے اور پینے اور جماع سے روزہ نہ جانے کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَھُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھول کر کھا لیوے یا پی لیوے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کر لیوے اس لیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلا دیا **ف** یہی ہے مذہب اکثر لوگوں کا کہ روزہ دار جب بھولے سے کھالے یا پی لے یا جماع کرے تو اسکا روزہ نہیں جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور داؤد کا اور ربیعہ اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اس پر قضا ہے کفارہ نہیں اور عطا اور اوزاعی اور لیث نے کہا ہے کہ جماع میں تو قضا ہے اور کھانے میں قضا نہیں اور احمد کا قول ہے کہ جماع میں قضا اور کفارہ دونوں ہیں اور کھانے پینے میں کچھ نہیں (نووی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے

باب صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَیْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ اَنْ لَّا یُخْلِیَ شَھْرًا مِّنْ صَوْمٍ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان سوا رمضان کے اور مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ھَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَھْرًا مَّعْلُوْمًا سِوٰی رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰہِ اِنْ صَامَ شَھْرًا مَّعْلُوْمًا سِوٰی رَمَضَانَ حَتّٰی مَضٰی لِوَجْھِہٖ وَلَا اَفْطَرَہٗ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْہُ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے رمضان مبارک کے سوا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپ نے نہیں رکھے سوا رمضان شریف کے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور نہ کسی پورے مہینے پر افطار کیا تھا یہاں تک کہ کچھ دن روزہ رکھا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَھْرًا کُلَّہٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُہٗ صَامَ شَھْرًا کُلَّہٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَہٗ کُلَّہٗ حَتّٰی یَصُوْمَ مِنْہُ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **عبداللہ** بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دن کا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتی کہ آپ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کوئی ماہ پورے افطار کیا جب تک کہ ایک دو روز روزہ نہ رکھا اور اسی میں یہاں تک کہ آپ گزر دنیا سے تشریف لے گئے سلام اللہ تعالیٰ کا اور رحمت اس پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ
قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن شقیق
نے کہا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو تو آپ نے فرمایا کہ روزہ
رکھتے تھے آپ یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم
کہتے تھے آپ نے بہت دن افطار کیا بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ
رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے وہی
مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں اور یوں ہیں سے۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ
حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ
وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ
کریں گے اور افطار یہاں تک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے پورے مہینے کے روزے
رکھتے ہوئے آپ کو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ دیکھا۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ
حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ
مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ ابی سلمہ سے کہا میں نے پوچھا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کیونکر رکھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اتنے
روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت
افطار کیا اور میں نے اکثر جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپ پورے
شعبان روزے رکھتے تھے پر شعبان کے روزے رکھتے سوا چند روز کے۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ
فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ

اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَی اللّٰہِ مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ وَ اِنْ قَلَّ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اوتنی ہی عبادت کرو جتنی تم کو طاقت ہو کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں تھکیگا اور تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤگے اور فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ پیارا اللہ پاک کے نزدیک وہ عمل ہے جو ہمیشہ جاری رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہْرًا کَامِلًا قَطُّ غَیْرَ رَمَضَانَ وَکَانَ یَصُوْمُ اِذَا صَامَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰہِ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰہِ لَا یَصُوْمُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ کہنے والا کہتا کہ اسکی قسم اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اسکی قسم اب روزہ نرکھینگے ف اس سے بھی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اسکو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت کی مرضی کے خلاف اور یہ قسم کھانا قائل کے بسبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالی فرماتا ہے لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ یعنے اس میں مواخذہ نہیں عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ شَہْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ ترجمہ شعبہ نے ابی بشر سے بھی روایت کی اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ پے درپے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ یَوْمَئِذٍ فِیْ رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ ترجمہ عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا رجب کے روزوں کو اور یہ سوال ماہ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نرکھینگے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ فِیْ ھٰذَا بِمِثْلِہٖ عثمان نے اس اسناد سے بھی یہی مضمون مروی ہوا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی یُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یُقَالَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور یہانتک افطار

کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے خوب افطار کیا خوب افطار کیا ف ان حدیثوں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہہ
کہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ رہے دوسرے یہہ کہ نفل روزہ کا کوئی زمانہ معین نہیں جب چاہے رکھ
سکتا ہے سوائے رمضان وعیدین وایام تشریق کے جن میں منع ہے تیسرے یہہ کہ شعبان میں آپ بہ نسبت اور
ایام کے زیادہ روزے رکھتے چوتھے یہہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے نہیں بھرا نہ ہوتا تھا
کہ کہیں امت کو وجوب کا شبہ ہو جاوے اور مثل رمضان کی فرض ہو جاوے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آوے
اور صوم رجب کے نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص رجب بھی افضل
روزے مستحب ہیں سب اوقات میں پس [illegible] ہے رجب بھی ہے اور سنن ابی داؤد میں اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مستحب ہے میرے نزدیک روزہ حرام کے مہینوں کے اور رجب بھی انہیں میں داخل
ہے کذا قال النووی فی شرح مسلم **باب** النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ اوفوت بہ حقا
او لم یفطر العیدین والتشریق وبیان تفضیل صوم یوم وافطار یوم **ترجمہ** صوم دہر کی نہی اور
صوم داؤدی کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ یقول لاقومن اللیل ولاصومن النھار ما عشت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنت
الذی تقول ذلک فقلت لہ قد قلتہ یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانک لا
تستطیع ذلک فصم وافطر ونم وقم وصم من الشھر ثلثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالھا وذلک
مثل صیام الدھر قال قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال صم یوما وافطر یومین قال
قلت فانی اطیق افضل من ذلک یا رسول اللہ قال صم یوما وافطر یوما وذلک صیام داود وھو اعدل الصیام قال قلت
فانی اطیق افضل من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک قال
عبد اللہ بن عمرو لان اکون قبلت الثلثۃ الایام التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم احب الی من اھلی ومالی **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ میں کہتا
ہوں کہ میں ساری رات جاگا کروں گا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا جب تک جیوں گا سبحان اللہ کیا
شوق تھا عبادت کا اور جوانی میں یہ شوق یہ تاثیر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت وخدمت کی اب
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو نے ایسا کہا میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ میں ایسا ہی کہتا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے اس لیے تم روزے بھی رکھو اور

افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو اسلیے کہ ہر
نیکی دس گنے لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اسلیے کہ تین دہائے تیس ہو گئے) تب مین نے
عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور
دو دن افطار کرو پھر مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا ایک
دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا (یعنے اُن کی عادت یہی
تھی) اور یہ سب روزون سے عمدہ ہے اور معتدل ہین نے پھر عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون
آپ نے فرمایا ان روزون سے افضل کوئی روزہ نہین ہے عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہین کہ اگر مین یہ فرمانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزے ہر ماہ مین رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و متاع
سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہ فرمانا انکا ایام پیری مین تھا کہ جب ضعف محسوس ہوا ۔ عَنْ
يَحْيٰى قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَتّٰى نَاْتِيَ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِ رَسُوْلًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا
وَاِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهٖ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ
اِنْ تَشَاؤُا اَنْ تَدْخُلُوْا وَاِنْ تَشَاؤُا اَنْ تَقْعُدُوْا هٰهُنَا فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ هٰهُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ حَدَّثَنِيْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَاَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ
لَيْلَةٍ قَالَ فَاِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ لِيْ اَلَمْ اُخْبَرْ
اَنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَلَمْ اُرِدْ بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْرَ
قَالَ فَاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ فَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ
صَوْمَ دَاوٗدَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا صَوْمُ
دَاوٗدَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ عِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِيْ عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ
وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ
فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ وَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّكَ يَطُوْلُ

يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ
أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحییٰ سے روایت ہے کہ میں اور عبداللہ بن
یزید دونوں ابو سلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی ان کے پاس بھیجا اور وہ گھر سے نکلے اور ان کے دروازہ پر
ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے اور اونہوں نے کہا کہ چاہو گھر چلو چاہو یہاں بیٹھو ہم نے
کہا یہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان فرمائیں انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے عبداللہ بن عمرو
بن العاص نے اور کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر شب قرآن پڑھتا تھا (یعنے ساری رات) اور کہا
کہ یا تو میرا ذکر آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجھے بلا بھیجا غرض میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
اور آپ نے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہیں لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو میں نے
کہا ہاں یا رسول اللہ اور میں اس سے بھلائی چاہتا ہوں (یعنے ریا و سمعہ مقصود نہیں) تب آپ نے فرمایا تم کو اتنا
کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا
ہوں آپ نے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تم پر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے
تم پر تو اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تھے اللہ تعالیٰ کے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ کی
عبادت کرنیوالے تھے اونہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے داؤد کا روزہ کیا تھا آپ نے
فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ میں ایک بار
ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں اے نبی اللہ تعالیٰ کے تو آپ نے فرمایا کہ بیس
روز میں ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے
فرمایا کہ دس روز میں ختم کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ
نے فرمایا کہ سات روز میں ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو (اس لیے کہ اس سے کم میں تدبر اور تفکر قرآن میں ممکن
نہیں) اس لیے کہ تمہاری بی بی کا حق بھی ہے تم پر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تم پر اور تمہارے بدن کا حق
ہے تم پر اور میں نے تشدد کیا سو مجھ پر تشدد ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے
شاید تمہاری عمر دراز ہو (تو اتنا بار تم پر گراں ہوگا اور امور دین میں خلل آویگا سبحان اللہ یہ آپ کی شفقت اور
انجام بینی تھی اور آخر وہی ہوا) کہا عبداللہ نے کہ پھر میں اسی حال کو پہنچا جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا اور
جب میں بوڑھا ہوا تو آرزو کی میں نے کہ کاش میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا

عن يحيى بن أبي كثير بهذا الإسناد وزاد فيه بعد قوله من كل شهر ثلاثة أيام فإن
بكل حسنة عشر أمثالها فذلك الدهر كله وقال في الحديث قلت وما صوم نبي الله داود
قال نصف الدهر ولم يذكر في الحديث من قراءة القرآن شيئا ولم يقل وإن لزورك عليك
حقا ولكن قال وإن لولدك عليك حقا ترجمہ یحییٰ سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اوس میں تین
دن کے روزوں کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے اور یہ ثواب میں ہمیشہ کا روزہ ہے اور حدیث
میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ نے کہا میں نے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا روزہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا سب دنوں
کا آدھا یعنے وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار اور اس روایت میں قراءت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہیں
اور ملاقاتیوں کے حق کا بھی مذکور نہیں اور یہ ہے کہ تمہارے بچہ کا تم پر حق ہے عن أبي سلمة عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ القرآن في كل شهر
قال قلت إني أجد قوة قال فاقرأه في عشرين ليلة قال قلت إني أجد قوة قال فاقرأه
في سبع ولا تزد على ذلك ترجمہ ابی سلمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ میں ایک بار میں نے کہا مجھ میں قوت اور ہے آپ نے فرمایا بیس دن میں میں
نے کہا اور قوت ہے آپ نے فرمایا ختم کرو سات دن میں اور اس سے زیادہ قراءت نہ کرو **فائدہ** ان روایتوں
سے معلوم ہوا کہ ایک شب ختم جو رمضان شریف میں رائج ہے اور حافظوں کو اوس پر ناز ہے یہ خلاف سنت
اور حقیقت میں بدعت ہے اور اوس پر ناز سراپا حماقت ہے عن أبي سلمة بن عبد الرحمن
عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل ترجمہ ابی سلمہ راوی
ہیں کہ عبداللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہو جاؤ کہ وہ
شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اوس نے اٹھنا چھوڑ دیا یعنے بہت جاگنے سے کہیں دب نہ جاؤ عن
عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يقول بلغ النبي صلى الله عليه وسلم أني أصوم أسرد
وأصلي الليل فإما أرسل إلي وإما لقيته فقال ألم أخبر أنك تصوم ولا تفطر وتصلي الليل
فلا تفعل فإن لعينك حظا ولنفسك حظا ولأهلك حظا فصم وأفطر وصل ونم وصم من
كل عشرة أيام يوما ولك أجر تسعة قال إني أجدني أقوى من ذلك يا نبي الله قال فصم صيام

داود علیہ السلام قال وکیف کان داود یصوم یا نبی اللہ قال کان یصوم یوماً ویفطر
یوماً ولا یفر اذا لاقی قال من لی بھذہ یا نبی اللہ قال عطاء فلا ادری کیف ذکر صیام
الابد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صام من صام الابد **ترجمہ** عبد اللہ کہتے تھے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ مین برابر روزے رکھے جاتا ہون اور ساری رات نماز پڑھتا ہون تو آپ نے کسی
کو میرے پاس بھیجا یا مین آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکھتے ہو اور بیچ مین افطار نہین
کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکھون کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری
ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو
اور ہر دس دن مین ایک دن روزہ رکھ لیا کرو تم کو اس نو دن کا بھی ثواب ملے تو مین نے عرض کی کہ مین اپنے مین
اس سے زیادہ قوت پاتا ہون اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا کہ پھر داود علیہ السلام کا روزہ رکھو مین نے کہا ان
کا روزہ کیا تھا اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے
اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے جہاد سے) تو عبد اللہ نے کہا یہ دشمن سے نہ بھاگنا مجھ کو کہان
نصیب ہو سکتا ہے اے نبی اللہ تعالیٰ کے (یعنے یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے) عطا نے کہا جو راوی
حدیث ہین کہ پھر مین نہین جانتا کہ ہمیشہ روزون کا کیونکر ذکر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس پر فرمایا
کہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے روزہ ہی نہین رکھا (یعنے مطلق ثواب نہ پایا) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس
نے روزہ ہی نہ رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ ہی نہ رکھا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے
ہین کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے اون سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا
کہ ابو العباس شاعر تھے انکو خبر دی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو العباس ابن سائب ابن فروخ اہل مکہ سے
ہین اور ثقہ اور عدل ہین **مترجم** کہتا ہے ابو العباس اوپر کی روایت کے راوی تھے اس لیے مسلم رحمۃ
اللہ علیہ نے انکی توثیق فرمائی **عن** حبیب سمع ابا العباس سمع عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ بن عمرو انک لتصوم
الدھر وتقوم اللیل وانک اذا فعلت ذلک ھجمت لہ العین ونھکت لا صام من صام
الابد صوم ثلثۃ ایام من الشھر صوم الشھر کلہ قلت فانی اطیق اکثر من ذلک
قال فصم صوم داود کان یصوم یوماً ویفطر یوماً ولا یفر اذا لاقی **ترجمہ**

حبیب سے روایت ہی کہ انہون نے ابو العباس سے سنا کہ عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ای عبد اللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کروگے تو آنکھیں پھر آئین گی
اور ضعیف ہو جاینگی اور ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے جسنے تو روزہ ہی نہین رکھا اور ہر ماہ مین تین دن روزہ رکھنا
گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنے ثواب کی راہ سے) تو مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون
تو آپ نے فرمایا اچھا صوم داؤدی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن
افطار کرتے تھے اور پھر جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ رکھتے
تھے جیسے تم نے اختیار کیا ہے) **عَنْ** حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ
ترجمہ حبیب سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہے اور اس مین یہ ہے کہ تمہاری جان تھک جاوے گی
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ
أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ إِنِّي أَفْعَلُ ذَٰلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ
وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ **ترجمہ** عبد اللہ نے
کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہین لگی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ
رکھتے ہو مین نے عرض کی کہ ہان مین ایسا کرتا ہون آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھیں پھر آوینگی
اور جان تھک جاوے گی اور تمہاری آنکھ کا بھی آخر تجھ پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے
گھر والون کا بھی سو تم جاگو بھی سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا
وَيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا کہ مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب قسم کے روزون
سے زیادہ پیارا روزہ اللہ کو داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہی
(یعنے رات کی) کہ وہ سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے (یعنے تہجد پڑھ کر)
چھٹے حصہ مین رات کے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ
صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْقُدُ اٰخِرَهٗ فَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَعَمْرُو
ابْنُ اَوْسٍ كَانَ يَقُوْلُ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ روزوں میں پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھی زمانہ
میں روزہ رکھتے تھے اور سب سے زیادہ پیاری نماز انکی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک پہلے سو جاتے تھے اور
پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے بعد جو تہجد تو ثلث شب تک نماز پڑھتے
(ابن جریج راوی نے کہا) کہ میں نے پوچھا عمرو بن دینار سے (یہ ان کے شیخ ہیں اس روایت میں) کہ
کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پھر جاگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تہائی رات تک آدھی رات کے بعد تو انہوں نے
کہا کہ ہاں **عَنْ** اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ
لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ
لِيْ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ اِحْدٰى عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ
دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ **ترجمہ** ابوقلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابو الملیح نے کہ
میں داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کے پاس اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے میرے روزوں کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ کے لیے
دو تکیے ڈالے کہ وہ چمڑے کے تھے اور اس میں کھجور کا کھوجا بھرا ہوا تھا پھر آپ زمین پر بیٹھ گئے
اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے بیچ ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں میں نے
عرض کیا کہ یارسول اللہ (یعنے میں اس سے زیادہ قوی ہوں) پھر آپ نے فرمایا پانچ سہی میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ پھر آپ نے فرمایا سات میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے
فرمایا گیارہ میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے فرمایا داؤد کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدھے
ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صُمْ يَوْمًا وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ

من ذلك قال صم يومين ولك اجر ما بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم ثلاثة
ايام ولك اجر ما بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم اربعة ايام ولك اجر ما
بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم افضل الصيام عند الله صوم داود كان يصوم
يوما ويفطر يوما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ
رکھو اور تم کو دوسرے دنوں کا بھی ثواب ہے تو عبد اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا
کہ دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے پھر کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں
آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ چار دن روزہ
رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا سب روزوں سے افضل روزہ اور روزہ اللہ
کے نزدیک صوم داود علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عن** عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ تعالی عنہما قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ بن عمرو بلغنی
انك تصوم النهار وتقوم الليل فلا تفعل فان لجسدك عليك حظا ولعينك عليك
حظا وان لزوجك عليك حظا صم وافطر صم من كل شهر ثلاثة ايام فذلك صوم
الدهر قلت يا رسول الله ان بي قوة قال فصم صوم داود عليه السلام صم يوما و
افطر يوما فكان يقول يا ليتني اخذت بالرخصة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے
ہو سو ایسا نہ کرو اسلیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے
تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے یعنے ثواب کی روسے
میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے قوت اس سے زیادہ ہے اور روزہ رکھو تم داود علیہ السلام کا ایک دن
روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو تو عبد اللہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب
ہوتا **ف** ان سب روایتوں سے عبد اللہ بن عمرو کے کئی امور ثابت ہوئے اول رفق اور نرمی اور شفقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت مرحومہ پر اور ارشاد انکی صلاح وخیر کا اور تعلیم وتلقین آپ کی ان
کے آرام و راحت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور
استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے ادا سے حقوق آخر سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے

ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان مین متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ فلان شخص کی مثل نہو کہ وہ رات کو جاگتا
تہا پہر جاگنا چہوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے مذمت کی ہے اون لوگون کی جو عبادات شاقہ کرتے
ہین اور پہر اُس سے بیزار ہو کر چہوڑ دیتے ہین جیسے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا **دوسری** یہ کہ ان
روایتون مین صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہریہ کا مذہب بہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی
روایتون کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ مین یعنے عیدین مین اور ایام تشریق مین روزہ نہ رکہے
تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہی ہے کہ اگر سب دن روزہ رکہے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہین ہے بلکہ
مستحب ہے مگر شرط یہی ہے کہ اور حقوق مین کمی نہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ مین کمی ہو تو مکروہ ہے اور
ان کے دلیل حدیث حمزہ بن عمرو ہے کہ اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین برابر روزہ رکہتا ہون تو کیا سفر
مین بہی رکہون آپ نے فرمایا کہ چاہو تو رکہو اور اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے کہ وہ
برابر روزے رکہتے تہے یعنے عمر خطاب کے صاحبزادے اور ایسے ہی ابو طلحہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی ہے
اور یہ جو حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکہے اوس نے روزہ ہی نہین رکہا اُس کے
بہت جواب دیئے ہین اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنون مین بہی روزہ رکہے اور یہ جواب حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اُس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ مین خلل واقع
ہو دے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بہی آخر عمر مین نادم ہوئے اور ضعف اُنکو بہی لاحق
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تہا کہ اُن کو ضعف ہو جاویگا پس نہی اوسی کے ساتہہ خاص ہے جسکو ضعف
ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہی کہ یہ تم سے نہین ہو سکیگا اس مین اشارہ تہا اون کے عجز
کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑہنا اوس کو نووی نے علی الاطلاق مکروہ لکہا ہے
اور اسکو علماء رضی اللہ عنہم نے مکروہ لکہا ہے اسلیے کہ ساری رات جاگنے مین ضرر یقینی ہے
بخلاف روزے کے اور جو رات بہر جاگیگا تو خواہ دن کو سوویگا اور اس مین اور حقوق کا اتلاف ضرور
ہوگا اور اگر دن کو بہی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث مین تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام
افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی مین سے ہین کہ اُن کے نزدیک دائما روزے سے صوم
داؤدی افضل ہے اور بعضون نے علی الدوام روزے کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونون حدیثین خاص ہین عبد اللہ

بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قلب دل کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے
اور قراءت ختم قرآن میں صحابہ مختلف تہے بعض ایک ماہ میں ختم کرتے بعض بیس روز میں بعض دس روز میں بعض
سات دن میں بعض تین دن میں بعض ایک ایک رات ایک دن میں بعض ہر رات میں بعض ایک ساعت ایک دن میں
تین ختم فرماتے اور ان کے ناموں کی تفصیل نووی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب آداب القراء میں اور مذہب
مختار یہ ہے کہ جسپر دوام ہو سکے وہ اولی ہے اور جس قدر میں نشاط باقی رہے اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اس
کے ساتھ زیادہ قراءت بہی ہو تو نور علی نور ہے اور عبد اللہ بن عمر نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے
معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جسپر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہہ
جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجہپر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہے اگر باپ نہ ہو تو ماں
کو تعلیم دینی ضرور ہے اور انکو اس تعلیم میں اجر ہے **باب** اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ہر ماہ میں تین روزے اور عرفہ کے روزے
اور عاشورے کے روزے اور پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت کا بیان **عَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا
سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي
مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ **ترجمہ** معاذہ عدویہ نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکہتے تہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں پہر پوچہا کن دنوں میں انہوں نے فرمایا
کچہ پرواہ نہ کرتے تہے کبہی دنوں میں بہی رکہہ لیتے تہے **ف** اس سے مستحب ہونا ہر ماہ ہر ماہ میں تین روزے
کا ثابت ہوا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا
أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **عمران** نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور
یہہ سنتے تہے غرض آپ نے فرمایا کہ اے فلانے تم نے اس ماہ کے بیچ میں روزے رکہے انہوں نے کہا نہیں آپ
نے فرمایا پہر جب تم افطار کرو تو دو روز روزہ رکہو **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا
رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ

وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ ترجمہ ابوقتادہ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہین سو آپ غصے ہو گئے (یعنے اس لیے کہ یہ سوال اسکو لازم تھا کہ یون پوچھتا کہ مین روزہ کیونکر رکھون) پھر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکھا تو عرض کرنے لگے مین راضی ہوا اللہ تعالی کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہین ہم اللہ کے غصہ سے اور اسکے رسول کے غصہ سے غرض حضرت عمر بار بار ان کلمات کو کہتے تھے یہانتک کہ غصہ آپکا تھم گیا پھر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اسنے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر کہا جو دو دن روزہ رکھے اور ایکدن افطار کرے وہ کیسا آپنے فرمایا ایسی طاقت کسکو ہے (یعنی اگر طاقت ہو تو خوب ہے) پھر کہا جو ایکدن روزہ رکھے ایکدن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا پھر کہا جو ایکدن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا مین آرزو رکھتا ہون کہ مجھے اتنی طاقت ہو (یعنے یہہ بھی بہت خوب ہے اگر ضعف نہ ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر ماہ مین اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب مین) اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ مین امیدوار ہون اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہون کا کفارہ ہو جاوے ف اس حدیث سے عرفہ اور عاشورے کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ مین تین روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزون کا ثواب ملتا ہے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ

فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ
بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ... رَسُوْلًا وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا
صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيْقُ
ذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ اَخِيْ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ
الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلٰثَةٍ
مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانَ اِلٰى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ
يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ
الْمَاضِيَةَ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ
فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ لِمَا نُرَاهُ وَهْمًا ترجمہ ابوقتادہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ سے کسی نے
آپکے روزون کو پوچھا اور آپ غصہ ہوے پھر حضرت عمر نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس مین اتنا زیادہ
ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپنے فرمایا نہ اس نے روزہ
رکھا نہ افطار کیا پھر سوال ہوا دو روز روزہ اور ایک روز افطار سے تو آپنے فرمایا اسکی طاقت کسی ہے پھر
سوال ہوا ایک دن افطار اور دو دن روزہ سے تو آپ نے فرمایا کاش کہ اللہ تعالی ہم کو ایسی قوت دیوے اور سوال
ہوا ایک دن افطار اور ایک دن روزے سے تو فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سوال ہوا
دوشنبہ کے روزے کا تو فرمایا مین اُسی دن پیدا ہوا ہون اور اُسی دن نبی ہوا ہون یا فرمایا اُسی دن مجھ پر
وحی اتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ مین تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ
کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آگے آنیوالے کا کفارہ ہے اور عاشورہ کے روزے کو پوچھا تو
فرمایا ایک سال گذرے ہوے کا کفارہ ہے مسلم نے فرمایا اسی حدیث مین شعبہ کی روایت مین کہ پوچھا آپ
سے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزے کو تو ہمنے پنجشنبہ کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ اس مین وہم ہے **ف**
اس روایت مین مسلم نے فرمایا کہ ہم نے پنجشنبہ کے ذکر کو وہم سمجھا اس لیے ذکر نہین کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ دو
شنبہ کے سوال مین اگر پنجشنبہ کا بھی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ مین اُسی دن پیدا ہوا اوسی دن نبی ہوا
اسکو ربط نہین رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے اور قاضی عیاض نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ

روایت شعبہ کی صحیح ہوا اور پنجشنبہ کا ذکر بھی اس مین ہو مگر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہو اور کفارہ گناہون کا جو حدیث شریف مین مذکور ہو مراد اس سے گناہان صغیرہ نہین ہین تو کبیرہ مین بھی کچھ تخفیف ہوتی ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونون نہین ہین تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہین اور تین روزے جو مذکور ہوے ہر ماہ مین انکو ایام بیض کہتے ہین اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہو کہ ایام بیض تیرہوین چودہوین پندرہوین ہین کہ انہی مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو ذر ہین اور بعضون نے آخر ماہ کہین ہین اور بعضون نے تین دن اول کے کہین ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بعض اور علما نے اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ مین ہفتہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے مین سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو رکھے غرض اسیطرح اور بہی اقوال ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تہی کہ ان کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تہے جیسا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو چکا ہے

عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ شعبہ سے یہی روایت اس سند سے مروی ہوئی ہے عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيْسَ ترجمہ غیلان نے یہی روایت اس اسناد سے بیان فرمائی مگر اس مین دوشنبہ کے بعد پنجشنبہ کا ذکر نہین ہے عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ ابو قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا دوشنبہ کے روزیکو تو آپ نے فرمایا مین اسیدن پیدا ہوا ہون اور اسیدن مجہہ وحی اتری ہے

بَابُ صَوْمِ سَرَرِ شَعْبَانَ شعبان کے روزون کا بیان

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ اِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ ترجمہ عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول مین کچہ روزے رکہے انہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا جب تم افطار کے دن تمام کر چکو تو دو روز روزہ رکہو **فائدہ** سرر کے معنی اوزاعی اور ابو عبید اور جمہور علما نے آخر ماہ کہین ہین اس لیے کہ وہ استرار سے مشتق ہے اور استرار چھپنا ہے اور ان دنون مین قمر چھپ جاتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا بیچ ہے اور ابو داؤد نے اوزاعی سے نقل کیا کہ مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ مین روزے رکہنے کی وہ

ایام بیض کے معنی مین اختلاف

رمضان کے قبل رکھہ سکتا ہے اور جسکو عادت نہ ہو اسکو ایک دو دن پہلی رمضان سے روزہ منع ہے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر شیئا فقال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یومین مکانہ **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے یعنے شعبان میں) اسنے کہا نہیں آپنے فرمایا جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو تو دو روزے رکھہ لو اس کے عوض میں **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر یعنی شعبان شیئا قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یوما او یومین شعبۃ الذی شک فیہ قال واظنہ قال یومین **ترجمہ** عمران سے وہی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ فرمایا آپ نے کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزے رکھہ لو اور یہ شبہ شعبہ کا ہے **عن** عبد اللہ بن ھانی ابن اخی مطرف فی ھذا الاسناد بمثلہ **ترجمہ** عبد اللہ سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے

باب فضل صوم المحرم محرم کے روزے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزوں میں رمضان کے بعد محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے **ف** اس سے محرم کے روزوں کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کے نفل دن کے نفل سے افضل ہیں اور اسپر اتفاق ہے علماء کا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یرفعہ قال سئل ای الصلوۃ افضل بعد المکتوبۃ وای الصیام افضل بعد شھر رمضان قال افضل الصلوۃ بعد الصلوۃ المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل وافضل الصیام بعد شھر رمضان صیام شھر اللہ المحرم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بعد فرض نماز کے کون سی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے افضل ہیں تو آپنے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے **عن** عبد الملک بن عمیر بھذا الاسناد فی ذکر الصیام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** عبد الملک سے اس اسناد سے وہی ایسا

مروی ہوئی **باب** اِسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ اِتْبَاعًا لِّرَمَضَانَ ستہ شوال کے روزون کی فضلیت **عَنْ** اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ **ابو ایوب** انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے اور اُسکے ساتھ لگا دے چھ روزے شوال کے تو اوسکو ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوگا **عَنْ** اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُهُ بِمِثْلِهِ ابی ایوب سے اسی سند سے بھی حدیث مروی **عَنْ عُمَرَ** بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم بِمِثْلِهِ وہی حدیث ہے **ف** اس روایت سے استحباب ان روزون کا ثابت ہوا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد اور انکے موافقین کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہین اور مالک نے موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ روایتین انپر حجت ہین اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہین سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے **باب** فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ مَحَلِّهَا **فضیلت** شبقدر اور اوسکی تعین کا ذکر **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلایا گیا کہ شب قدر ہفتہ آخر مین (یعنے رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب مین دیکھتا ہون کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخون کے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ انہی راتون مین تلاش کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ **عبد اللہ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تلاش کرو شبقدر کو سات راتون مین اخیر کے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاٰى رَجُلٌ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاطْلُبُوْهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے شبقدر کو ستائیسوین شب کو دیکھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ خواب

تمہارا اخیر دہے میں واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتوں میں اخیر دہے کے تلاش کرو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ اُرُوْا اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَّلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چند لوگوں نے تم میں سے شبقدر کو سات تاریخوں میں اول کے دیکھا ہے یعنی خواب میں اور چند لوگوں نے سات تاریخوں میں آخر کے دیکھا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخوں میں ڈھونڈو عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي ترجمہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو اخیر دہے میں پھر اگر کوئی بوڈا ہو جاوے یا عاجز ہو جاوے تو سات راتوں میں اخیر کے سستی نہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر دس تاریخوں میں ڈھونڈھنا چاہیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو اخیر دہے میں یا فرمایا اخیر ہفتہ میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَقَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيْتُهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی پھر مجھے کسی میرے گھر والے نے جگا دیا سو میں اس کو بھلا دیا گیا اور حرملہ کی روایت میں ہے کہ میں اسکو بھول گیا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنِ تَمْضِيْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ اِنَّهُ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ

فَامَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیْ فَلْيَبِتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّ طِيْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِيْنًا وَّمَاءً

ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے ہر مہینے کے بیچ کے دہے میں (یعنے رمضان کے) پھر جب بیس راتیں گذر جاتی تھیں رمضان کی اور اکیسویں آنیکو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے تھے اور جو آپکے ساتھ معتکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے پھر ایک ماہ میں اسیطرح اعتکاف کیا اور جس رات میں گھر آتے کو تھے خطبہ پڑہا اور لوگوں کو حکم کیا جو منظور الٰہی تھا پھر فرمایا کہ میں اس عشرے میں اعتکاف کرتا تھا پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں اس عشرہ اخیر میں بھی اعتکاف کروں سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی میں رہے (اور گھر نہ جاوے) اور میں نے خواب میں اس شبقدر کو دیکھا مگر پھر بھلا دیا گیا سو اسے اخیر کی دس راتوں میں ڈھونڈھو ہر طاق رات میں اور میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ سجدہ کر رہا ہوں پانی اور کیچڑ میں اپنے اس رات کی آخر میں ایسا ہوگا یہ بات خواب کی آپکو یاد رہی تھی) پھر ابوسعید خدری نے کہا کہ اکیسویں شبکو مینہ برسا اور مسجد حضرت کی مصلی کی جگہہ پر ٹپکی اور میں نے آپ کو دیکھا جب آپنے صبح کی نماز سے سلام پھیرا کہ آپ کے مبارک منہ میں کیچڑ اور پانی بھرا ہوا تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلی کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی نماز کے اندر نہ پونچھے

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْيَثْبُتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ قَالَ وَجَبِيْنُهٗ مُمْتَلِئًا طِيْنًا وَّمَاءً ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف میں اور آخر میں کہا کہ پیشانی میں آپکے کیچڑ اور پانی بھرا ہوا تھا

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ

عَلٰی سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ
النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي
إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَ
أَنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ
السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ
وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ترجمہ

ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول میں رمضان کے پھر
اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط میں ایک ترکی قبہ میں (اس سے کفار کی چیزوں کا استعمال روا ہوا) کہ اوس کے دروازہ
پر ایک حصیر لٹکا ہوا تھا (پردہ کے لیے) تو آپ نے وہ حصیر اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور ایک کونے میں قبہ کے
کردیا پھر اپنا سر نکالا اور لوگوں سے باتیں کیں اور وہ آپ کے نزدیک آگئے تب آپ نے فرمایا کہ میں عشرہ اول کا
اعتکاف کرتا تھا اور اس رات کو ڈھونڈھتا تھا پھر میں نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس کوئی
آیا (یعنے فرشتہ) اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر میں ہے پھر جو چاہے تم میں سے وہ پھر اعتکاف کرے
یعنے عشرہ اخیر میں بھی معتکف رہے پھر لوگ معتکف ہوئے اور فرمایا آپ نے مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق رات
میں ہے اور میں اوسکی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پھر آپ کو صبح ہوئی اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور
اس رات آپ صبح تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور میں نے دیکھا مٹی اور پانی
کو پھر جب صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات
اکیسویں تھی اور عشرہ اخیر کی رات تھی

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا
سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ
فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ
اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ
عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا
أَوْ نَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَإِنِّي أُرِيتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَ
طِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ

قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ قَالَ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهٖ **ابوسلمہ** سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمنے آپسمین ذکر کیا شبقدر کا تو مین ابوسعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تہے اور مین نے اون سے کہا کہ تم ہمارے ساتہہ کہجور کے باغ مین نہین چلتے اور وہ ایک چادر اوڑہے ہوئے نکلے اور مین نے کہا آپ نے کچہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہون شبقدر کا انہون نے کہا کہ ہان ہمنے اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ بیچ کے عشرہ مین رمضان کے اور ہم بیسوین کی صبح کو نکلے (یعنے اعتکاف سے) پہر خطبہ پڑہا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجہے دکہائی دی شبقدر اور مین اسے بہول گیا یا فرمایا بہولا دیا گیا سو تم اسکو اخیر کی دس تاریخون مین طاق راتون میں ڈہونڈہو اور فرمایا کہ مین اپنے تئین دیکہتا ہون کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پہر جس نے اعتکاف کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو وہ پہر جاوے یعنے اپنے معتکف مین اور ہم لوگ پہر معتکف مین آگئے اور ہم آسمان مین کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہین دیکہتے تہے کہ اتنے مین ابر آیا اور ہمپر مینہ برسا یہانتک کہ مسجد کی چہت بہنے لگی اور کہجور کی ڈالیون سے پٹی ہوئی تہی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور مین نے آپ کو دیکہا کہ سجدہ کرتے ہین پانی اور کیچڑ مین (یعنے جو خواب مین دیکہا تہا وہ صحیح ہوا) یہانتک کہ دیکہا مین نے اثر کیچڑ کا آپ کی پیشانی مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرُ الطِّيْنِ **یحیی** سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے یعنی اپنی نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تہا کیچڑ کا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ اَنْ تُبَانَ لَهٗ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ اُبِيْنَتْ لَهٗ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَاُعِيْدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهَا كَانَتْ اُبِيْنَتْ لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

اِلتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالخَامِسَةِ قَالَ قُلتُ يَا اَبَا سَعِيدٍ اِنَّكُم اَعلَمُ بِالعَدَدِ مِنَّا قَالَ اَجَل نَحنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنكُم قَالَ قُلتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَت وَاحِدَةٌ وَّعِشرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا اِثنَتَينِ وَعِشرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَاِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَّعِشرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَاِذَا مَضَى خَمسٌ وَّعِشرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الخَامِسَةُ وَقَالَ ابنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحتَقَّانِ يَختَصِمَانِ ترجمہ ابو سعید خدری سے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے عشرہ مین رمضان کے ڈھونڈتے تھے آپ شبقدر کو قبل اس کے کہ ظاہر ہو شبقدر آپ پر پھر جب عشرہ اوسط کی راتین گذر گئین تو آپ نے فرمایا کہ خیمہ کھول ڈالین پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ مین ہے اور حکم کیا آپ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو مجھے شبقدر معلوم ہوئی تھی اور مین نکلا تھا کہ تم کو خبر دون پھر دو شخص آپس مین جھگڑتے ہوئے آگئے کہ ان کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر مین بھول گیا تو اسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر مین رمضان کے اور ڈھونڈھو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین راتون مین راوی نے کہا کہ مین ابو سعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگون سے تو انہون نے کہا کہ ہان ہم اس کے زیادہ مستحق ہین بہ نسبت تمہاری پھر مین نے پوچھا نوین ساتوین پانچوین سے کیا مراد ہے انہون نے فرمایا کہ جب اکیسوین گذر جاوے تو اوس کے بعد جو آوے یعنی بائیسوین وہی نوین رات مراد ہے نوین سے اور جب تئیسوین گزر جاوین تو اوس کے بعد جو رات آوے یعنے چوبیسوین وہی ساتوین سے مراد ہے اور جب پچیسوین گذر جاوے تو اُس کے بعد جو رات آوے یعنے چھبیسوین وہی مراد ہے پانچوین سے اور خلاد نے یحتقان کی جگہہ یختصمان کہا عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ اُنَيسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيتُ لَيلَةَ القَدرِ ثُمَّ اُنسِيتُهَا وَاَرَانِي صُبحَهَا اَسجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ قَالَ فَمُطِرنَا لَيلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشرِينَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَانصَرَفَ وَاِنَّ اَثَرَ المَاءِ وَالطِّينِ عَلٰى جَبهَتِهِ وَاَنفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ اُنَيسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَّعِشرِينَ ترجمہ عبد اللہ بن انیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھائی گئی شبقدر پھر مین بھول گیا اور مین نے دیکھا کہ اوس کی صبحکو مین پانی اور کیچڑ مین سجدہ کر رہا ہون اور راوی نے کہا کہ مینہ برسا ہماری اوپر تئیسوین شبکو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب پھر آپ نماز پڑھکر (یعنے صبحکی) تو آپ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبد اللہ بن انیس

ستائیسوین رات کو شب قدر کہا کرتے تھے ۔ عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ابن نمير التمسوا وقال وكيع تحروا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شب قدر کو عشرہ
اخیر میں رمضان کے ۔ عن زر بن حبيش يقول سألت ابي بن كعب رضي الله تعالى عنه
فقلت ان اخاك ابن مسعود رضي الله تعالى عنهما يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر
فقال رحمه الله اراد ان لا يتكل الناس اما انه قد علم انها في رمضان وانها في العشر
الاواخر وانها ليلة سبع وعشرين ثم حلف لا يستثني انها ليلة سبع وعشرين فقلت
باي شيء تقول ذلك يا ابا المنذر قال بالعلامة او بالاية التي اخبرنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لا شعاع لها ترجمہ زر بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب
سے پوچھا کہ تمہارے بھائی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو سال بھر برابر جاگے وہ شب قدر پاوے تو انہوں نے
کہا اللہ رحمت کرے ان پر اس کہنے سے انکی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسا کر رہیں بلکہ ہمیشہ عبادت
میں مشغول رہیں) اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور وہ عشرہ اخیر میں ہے اور وہ ستائیسوین
شب ہے پھر وہ قسم کھاتے تھے وران شاء اللہ بھی نہ کہتے تھے (یعنے ایسا اپنی قسم پر یقین تھا) اور
کہتے تھے کہ وہ ستائیسوین شب ہے میں نے ان سے کہا کہ تم اے ابو المنذر کیونکر یہ دعوی کرتے ہو انہوں نے
کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جسکی خبر دی ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ یہ
کہ اوسکی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اسمیں شعاع نہیں ہوتی (مگر افسوس ہے کہ یہ علامت بعد زوال شب
کے ظاہر ہوتی ہے) عن زر بن حبيش عن ابي بن كعب رضي الله تعالى عنه قال قال
ابي في ليلة القدر والله اني لاعلمها قال شعبة واكبر علمي هي الليلة التي امرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بقيامها هي ليلة سبع وعشرين وانما شك شعبة في
هذا الحرف هي الليلة التي امرنا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال و
حدثني بها صاحب لي عنه ترجمہ زر نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ ابی نے کہا شب قدر کے
باب میں قسم ہے اللہ کی میں اسے خوب جانتا ہوں شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتیں مجھ کو ایسی پہونچی ہیں کہ وہ
وہی رات تھی جس میں حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین شب

ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان مین کہ تکلم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا گنے کا اوس شب مین اور کہا کہ یہ عبارت مجھسے ایک معتبر رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو اون کے شیخ ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ تَذَاکَرْنَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ **ابوهریره** رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شبقدر کا تو آپ نے فرمایا کون تم مین سے یاد رکھتا ہے شبقدر اوس رات مین ہے کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شبقدر اس لیے کہتے ہین کہ اس مین اندازے رزقون کے اور اندازے عمرون کے ملائکہ کو لکھدیے جاتے ہین جو سال مین ہونے والے ہین اور فرشتون کو معلوم ہو جاتا ہے جو اس سال مین ہونیوالا ہے اور اجماع ہے معتبر لوگون کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت مین اور اس کے محل مین البتہ اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ وہ ہر سال مین بدلتی رہتی ہے اور اس صورت مین سب حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور حدیث مین جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال مین اوسی تاریخ مین واقعہ ہوئی ہو پس روایتون مین تعارض نرہا اور اسیکی مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحٰق کا اور ابی ثور وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے ادلتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ سال بھر کی راتون مین بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہین ہوتی اور اس کی کئی قول ہین ایک یہ کہ وہ سال بھر مین ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان مین ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیر مین ہے اور چوتھا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیر مین ہے اور پانچوان قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتون کی طاق راتون مین ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتون مین ہے مگر یہ حدیث صحیحہ کے خلاف ہے گو حدیث ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تیئیسوین ہے اور ایک یہ کہ وہ ستائیسوین اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضون نے سترہوین اور بعضون نے اکیسوین اور تیئیسوین مین منحصر کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہے اور بعضون نے تیئیسوین کہا ہے

اور یہ قول ہے اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور ایک قول چوبیسوین کا بہی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ
کیطرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسوین کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا اور بعضون نے سترہوین
کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کیطرف منسوب ہے اور بعضون نے انیسوین کہا ہے کہ وہ ابن مسعود
سے منقول ہے اور حضرت علی سے بہی اور بعضون نے کہا اخیر رات رمضان کی قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قول
شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہین ہے اور یہ قول خطا ہے اور شعاع سے مراد وہ دہاریان نورانی
ہین جو آفتاب سے دیکہنے والے کی آنکہہ ممتد نظر آتی ہین اور وہ آفتاب مین شب قدر کی صبح کو نہین ہوتین
یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالے نے مقرر کر دی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شبقدر کی حقیقۃً
ممکن نہین یہ غلط ہے اسلیے کہ رویت اوس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہین اور معتبر تران
سب اقوال مین فقیر کے نزدیک ستائیسوین رات ہے اور ابن عباس سے ایک نکتہ بہی اس بارہ مین مروی ہے کہ لیلۃ
القدر کا لفظ قرآن شریف مین تین جگہہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا مین اور اس مین نو حرف ہین پہر
ذکر تین بار کہو تو ستائیس ہوتے ہین اسمین اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسوین شب ہے اور ابی بن کعب
اسپر قسم کہاتے تہے چنانچہ روایت انکی اوپر گذر چکی ہے اور اسکی علامت بہی وہ بیان کر چکے ہین اسد علم

كِتَابُ الاعْتِكَافِ

اعتکاف کی کتاب

ف لغت مین اعتکاف کے معنی حبس اور مکث اور لزوم کے ہین اور شرع مین مکث مسلم کا مسجد مین بصفت
اور اعتکاف کو جوار بہی کہتے ہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي
الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ
مین رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تہے **ف** اس حدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اسپر اجماع
ہے مسلمانون کا اور یہ کہ واجب نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے متاکد ہے اور
مذہب امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہین بلکہ افطار کی حالت مین
اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بہی ہو سکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور ان کے نزدیک ضابطہ اسکا یہ ہے
کہ اتنا ٹہیرنا ہو جتنا رکوع مین طمانینت کے لیے ٹہیرنا ہوتا ہے اور اس سے کچہ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے

اعتکاف کا بیان

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد مین آنے والے کو لازم ہے کہ جب آدمی
اور نماز کا منتظر ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب پاوے پھر اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ تجدید
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہین کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہی اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلا سیوے پرووے سلے تو اعتکاف فاسد نہین ہوتا اور مالک اور ابوحنیفہ کا قول ہی کہ اعتکاف
مین روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہین اور ان لوگون نے انہی روایتون سے استدلال کیا
ہے جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے اس حدیث سے استدلال
کیا ہے جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہی
اور اسکو بخاری اور مسلم دونون نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے ایام جاہلیت مین نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور
اسمین روزہ کا ذکر نہین ہے غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہین مگر مسجد
مین ہونا شرط ہے اسلیے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد مین اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس مین حرج
اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی اور احمد اور داود اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے
جائز نہین اور ابوحنیفہ کا قول ہی کہ عورت نے جو جگہہ نماز کی اپنے گھر مین مقرر کرلی ہے اسمین اعتکاف
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر مین اسجگہہ مین روا نہین اور امام شافعی کا ایک قول قدیم یہی ہے پھر اس
مین اختلاف ہی کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہان جمعہ ہوتا ہو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول یہ ہے
کہ ہر مسجد مین جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ اسمین جمعہ ہوتا ہو اور ابوحنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اسمین ہوتی ہون اور زہری اور دوسرے لوگون کا قول ہی کہ جس
مین جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدون کے سوا اعتکاف کہین درست
ہی نہین ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی دوسری مسجد اقصی تیسری مسجد حرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے
اسپر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہین مترجم کہتا ہی کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہی کہ اعتکاف
عبادت ہی اور عبادت خاص ہے حقتعالی کے لیے اور جب مسجد کے سوا کسی جا مین جائز ہونا اسکا مختلف فیہ ہی
حالانکہ وہ خانہ خدا ہے پھر قبر پر مشائخون کے تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہی اس لیے
کہ قبور پر بتعظیم میت کرلیے محض شرک ہے اگرچہ نام اسکا بدل ڈالیں اور یہ یہی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف

کو جوار بہی بولتے ہین تو مجاورت کے معنی معتکف یعنی ایک ہوئے اور مجاور قبر البتہ معتکف قبر سے ہوا اور یہ شرک
ہے معاذ اللہ من ذلک اور اسکو عبادت اور سبب قربت سمجھنے والا اجہل خلق اللہ ہے اور ابعد عباد شرائع
انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے ہے اور یہ اس زمانہ مین ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان
اما بہی اس سے غافل ہین وذلک لجہلہم بالشریعۃ وحقیقۃ العبادۃ عن عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من
رمضان قال نافع وقد ارانی عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من المسجد عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
عشرہ آخر رمضان مین اعتکاف فرماتے نافع نے کہا مجھے مسجد مین وہ جگہہ دکھائی عبد اللہ نے جہان آپ
اعتکاف کرتے تہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہی وہی روایت
کی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر
من رمضان اسکا بہی وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف
ازواجہ من بعدہ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ہمیشہ اخیر عشرہ مین رمضان کے اعتکاف فرماتے تہے یہانتک کہ آپ نے وفات فرمائی پہر آپکے بعد
آپ کی بی بی صاحبون نے اعتکاف فرمایا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ وانہ امر
بخبائہ فضرب اراد الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان فامرت زینب
بخبائہا فضرب وامر غیرہا من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبائہ فضرب فلما
صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر نظر فاذا الاخبیۃ فقال آلبر یردن فامر
بخبائہ فقوض وترک الاعتکاف فی شہر رمضان حتی اعتکف فی العشر الاول من
شوال ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ
کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑہ کر اعتکاف کی جگہہ مین داخل ہو جاتے اور ایک بار آپ نے حکم فرمایا

اپنا خیمہ لگانیکا یعنے مسجد مین او ر وہ لگا دیا گیا اور آپنے عشرہ اخیر مین ارادہ کیا رمضان کے پھر زینب نے اپنا
بہی خیمہ لگا دیا اور اور بیبیون نے کہا اون کے بہی خیمے لگا دیے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر
کی نماز پڑھ چکے تو سب خیمون کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگون نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنے اسمین
بوئے ریا پائی جاتی ہے) اور آپنے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کہول ڈالا جاوے اور اعتکاف ترک کیا رمضان مین
یہانتک کہ پہر عشرہ اول مین شوال کے اعتکاف کیا **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے استدلال
کیا ہے کہ روزہ اعتکاف مین شرط نہین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ
عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحَاقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلِاعْتِكَافِ **ترجمہ** یحیی نے عمرہ سے اونہون نے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور
ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ اور حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تہی
ف اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اس مین شمول نفسانیت کا ہو گیا
اور حقانیت نہ رہی بلکہ ایک کے دیکھا دیکہی دوسرے کرنے لگے اسلیے آپ نے اپنا اعتکاف ہی موقوف
کیا اور ماہ شوال مین اسکا عوض پورا کیا **بَابُ** الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ
عشرہ اخیرہ مین رمضان کے زیادہ عبادت مین کوشش کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ
وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی عادت مبارک تہی کہ جہان عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ نے رات کہر جاگنا اور اپنے گھر والون
کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت مین اور کمر ہمت باندہنا شروع کیا **فائدہ** یعنے اور معمولی
عبادتون سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے اس حدیث سے زیادتی عبادات کی
عشرہ اخیرہ مین ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت وارد ہے مراد اس سے دوام جاگنے
کا ہے نہ خاص اس عشرہ مین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ

نے کہا ہے کہ واجب ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور شافعی کے دو قول ہیں اس بارہ میں اصح یہ ہے کہ واجب ہے
اور اجماع ہے اسپر کہ حج و عمرہ انسان کی عمر میں ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اُس
کی وفا بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ میں داخل ہو یا حرم میں کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہیں
ہوتا تجارت ہو یا زیارت ہو تو وجوب احرام میں حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہے اور صحیح قول امام شافعی کا
یہ ہے کہ مستحب ہے کہ جب داخل ہو احرام باندھ کر جاوے عمرہ کا بشرطیکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا جبکہ نہ جاتا ہو
اور اس میں اختلاف ہے وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک گروہ
کا قول ہے کہ وجوب اسکا مع التراخی ہے مگر جب ایسی حالت پر پہونچ جاوے کہ گمان اوسکی فوت کا ہو جاوے
اگر تاخیر کرے تو اُس وقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہا کا مذہب ہے کہ
علی الفور واجب ہوتا ہے

باب مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ وَمَا لَا يُبَاحُ محرم کو کونسا لباس درست ہے اور کونسا درست نہیں ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑوں کی قسم سے تو آپ نے فرمایا کرتے نہ پہنو
نہ عمامے باندھو نہ پاجامے پہنو نہ باران کوٹ اور نہ موزے پہنو مگر جو نعل نہ پاوے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنوں
کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس میں زعفران لگی ہو اور ورس میں رنگا ہوا ہو

ف اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑوں میں سے کوئی حالت احرام میں پہننے روا نہیں بلکہ حرام ہے اور غرض
یہ ہے کہ جو کپڑا سلا ہوا ہو اور محیط ہو ساری بدن کا یا ایک عضو کا جیسے پاجامہ اور تنبان اور دستانہ یا عمامہ
وغیرہ میں اوسکو منع فرما دیا اور باران کوٹ میں شامل ہو گیا وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ
یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف میں یعنے موزوں میں آگیا وہ کپڑا جو پیر کو ڈھانپے جیسے پائتابہ یہانتک کہ سر
میں پٹی باندھنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہے شاید زخم ہے یا درد سر ہے تو باندھ لے اور فدیہ دیوے
اور یہ سب حکم مردوں کے واسطے ہے بخلاف عورتوں کے کہ انکو کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا

مباح ہی سوا مونہہ کے کہ اسکا ڈھنپنا حرام ہے خواہ کسی ڈھانپنے والی چیز سے ہو اور ہاتھون کے ڈھانپنے مین دستانے
سے اختلاف ہے اور امام شافعی کے بھی اس مین دو قول ہین اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو
منع فرمایا تو اس مین سب خوشبوئین داخل ہو گئی اور ورس ایک گھاس ہے خوشبودار یمن مین ہوتی ہے غرض
خوشبوئین سب قسم کی عورت اور مرد دونو کو منع ہین اور مراد اس سے وہ چیزین ہین جو خاص خوشبو کے لیے
استعمال ہوتی ہین باقی رہی فواکہ اور میوے جیسے ترنج سیب اور پھول اور شگوفہ ہین انکا استعمال حرام نہین اس
لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہین ہوتی اور حکمت ان چیزون کے منع کرنے مین یہ ہے کہ ترفہ اور آرائش اور زینت
اور تزک اور تکلف کی بو جاتی رہی اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آجاوے اور یہ امر جو چیز
ہووے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات اور محظورات سے اور تذکرہ ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث و قیامت
کا کہ اسدن لوگ ننگے سر اور ننگے پیر ننگے بدن ہون گے اور آئی روایت مین مذکور ہوا کہ جب نعلین نپاوے تو موزہ
پہن لے اور کاٹ لے اور ابن عباس کی روایت جو آگے آتی ہے اس مین کاٹنے کا ذکر نہین اور علما نے اسمین
اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین نپاوے تو موزہ کا ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضرور نہین
اس لیے کہ اسمین اضاعت مال کی ہے اور انہون نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جسمین کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے
ابن عباس اور جابر کی روایت سے کہ انمین کاٹنے کا حکم نہین اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور
جماہیر علما کا قول ہے کہ پہننا موزہ کا بغیر کاٹے درست نہین اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے
اور حدیث ابن عمر کی مقید ہے اور حمل مطلق کا مقید پر ضرور ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت
مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب بحکم شارع ہوا تو ثواب اور اسکا واجب ہوا یہ بھی مسئلہ مختلف فیہ ہے
کہ جو موزے پہنے اور نعلین نپاوے تو اوسپر فدیہ ہے یا نہین سوا امام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ اوسپر کچھ
واجب نہین اگر واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے اور ابو حنیفہ اور یاران کے صحابہ
نے کہا ہے کہ اوسپر فدیہ ہے جیسے بضرورت سر منڈانے مین فدیہ ہے اور ورس اور زعفران مین سب
خوشبوئین آگئین کہ باجماع امت حرام ہین اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانیوالی ہے کہ اوسکو حرام کر دیا
مین عورت اور مرد دونون برابر ہین غرض محرمات احرام چھ ہین لباس سیا ہوا جس کی
تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بال اور ناخون کا دور کرنا اور سر مین اور داڑھی مین تیل لگانا اور
عقد نکاح اور جماع اور ہر طرحکا تمتع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور شکار کو تلف کرنا

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَّلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّیْنِ اِلَّا اَنْ لَّا یَجِدَ نَعْلَیْنِ فَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پائجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جسمین ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہوں تو موزے پہنے اور اسکو ٹخنون کے نیچے تک کاٹ دے (کہ جوتی کی طرح ہو جاوے) **فائدہ** سائل نے پوچھا تہا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنو اور سوا اس کے جو چاہے پہنے اس مین امت کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَّقَالَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا جو نعلین نہ پاوے وہ موزے پہن لے ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ السَّرَاوِیْلُ لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ الْاِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ یَعْنِی الْمُحْرِمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پجامہ اوس کیلیے ہے جو تہمت نہ پاوے اور موزہ اوس کے لیے جو نعلین نہ پاوے یعنی جبکہ محرم ہو **ف** یہی روایت سند ہو امام احمد کی کہ موزہ بے کاٹے پہن لے **عَنْ** عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَکَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے اس اسناد سے روایت کی کہ سنا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات مین خطبہ مین یہ بات فرمائی جو اوپر گذری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ یَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَیْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهٗ **ترجمہ** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر سوای شعبہ کے کسی اور نے خطبہ کا ذکر نہین کیا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعلین نہ پاوے

رجب بہت دیر تک گئی ہے عن یعلی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو بالجعرانۃ
وانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مقطعات یعنی جبۃ وھو متضمخ بالخلوق
فقال انی احرمت بالعمرۃ وعلی ھذا وانا متضمخ بالخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک قال انزع عنی ھذہ الثیاب واغسل
عنی ھذا الخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک
فاصنعہ فی عمرتک ترجمہ یعلی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ
جعرانہ مین تھے اور یعلی کہتے ہین کہ مین آپکے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کرتا پہنے ہوئے تھا اور اس
مین خوشبو لگی ہوئی تہی اور اوس نے عرض کی کہ مین احرام باندھا ہے عمرہ کا اور اوسپر بہی مین خوشبو
لگائے ہون تو آپ نے فرمایا جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین بہی کرو (یعنے خوشبو سے بچنا اور
سیئے ہوئے کپڑے نہ پہننا طواف وسعی بجا لانا ہے) تو اس نے پہر عرض کیا کہ مین یہ کپڑے اوتار ڈالون
آپنے پہر فرمایا کہ جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین کرو ف۔ معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے
ارکان سے واقف تھا تو اسکو اتنا ہی فرمادینا کافی ہوا عن صفوان بن یعلی کان یقول لعمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ لیتنی اری نبی اللہ حین ینزل علیہ فلما کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالجعرانۃ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ علیہ معہ
ناس من اصحابہ فیہم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبۃ صوف متضمخ بطیب فقال یا رسول
اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرۃ فی جبۃ بعد ما تضمخ بطیب فنظر الیہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم سکت فجاءہ الوحی فاشار عمر رضی اللہ
تعالی عنہ بیدہ الی یعلی بن امیۃ تعال فجاء یعلی فادخل راسہ فاذا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم محمر الوجہ یغط ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی
عن العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیء بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب
الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات واما الجبۃ فانزعہا ثم اصنع فی عمرتک
ماتصنع فی حجک ترجمہ یعلی حضرت عمر سے کہا کرتے تھے کہ کبھی مین دیکھتا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو جب آپ پر وحی اترتی ہے پھر جب آپ جعرانہ مین تھے اور آپ کے اوپر

ذا الحلیفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرن المنازل ولاهل الیمن یلملم قال فهن لهن و
لمن اتی علیهن من غیر اهلهن ممن اراد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمن
اهله وكذا حتی اهل مكة یهلون منها ترجمہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ میقات مقرر
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے
قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم اور یہ سب میقاتیں ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان ملکوں میں رہتے
ہیں اور انکے سوا بھی ہیں جو اور ملکوں سے وہاں آویں جو حج کا ارادہ رکھتے ہوں یا عمرہ کا پھر جو ان
میقاتوں کے اندر رہنے والے ہوں یعنی مکہ سے قریب تو وہ اہل مکہ سے ہیں اور وہ وہیں سے احرام باندھیں
یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے اہلال پکاریں ف ذو الحلیفہ جو مدینہ والوں کی میقات ہے مکہ سے
بہ نسبت اور میقاتوں کے بہت دور ہے اور یہ میقاتیں حد حرم ہیں کہ ان کے اندر شکار کرنا درختوں کے
پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہیں اور ذو الحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور مدینہ سے چھ میل پر واقع ہے اور جحفہ
اہل شام اور اہل مصر دونوں کی میقات ہے اور اسکو مہیعہ بھی کہتے ہیں اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور
یلملم کو الملم بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑوں میں سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے
کہ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں جب اوسکے مقابل پہونچتے ہیں اور اہل نجد کے میقات قرن منازل اور وہ مکہ
سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتیں [illegible] یکساں ہیں مکہ کیطرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ
آگے آویگی اور علما کا [illegible] اختلاف ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر
اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعی نے ام میں جو انکی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمر کی اور
بخاری میں بھی اسی کی تصریح ہے اور جمہور نے توقیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زعم کیا ہے انکی دلیل
روایت جابر ہے مگر اوس کے مرفوع ہونے میں کلام ہے اور دار قطنی نے اوسکی تضعیف بھی کی ہے اسلیے کہ عراق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فتح نہیں ہوا تھا مگر یہ تعلیل دارقطنی کی معقول نہیں ہے اس
لیے کہ شام بھی آپکے وقت میں فتح نہیں ہوا تھا اور اجماع ہے علما کا کہ یہ مواقیت شرعی ہیں اور مذہب
امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا یہ ہے کہ اگر کوئی اُن سے آگے بڑھ گیا اور آگے
بڑھکر احرام باندھا تو گنہگار ہوا اور اوس پر دم لازم آیا اور حج اوسکا صحیح ہو گیا اور عطا اور نخعی کا قول ہے
کہ اوس پر کچھ واجب نہیں اور سعید بن جبیر نے کہا کہ اوس کا حج صحیح نہیں ہوتا اور غرض مواقیت کی مقرر

کرنے سے پہلے تو جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اوسکو آگے بڑہنا مواقیت سے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر
بڑہا تو دم لازم آویگا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پہر میقات تک لوٹ آوے قبل ہنک حج بجا لانے
تو اس سے دم ساقط ہوجاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ رکہتا ہو اوسپر احرام واجب نہیں دخول
مکہ کے لیے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کے لیے جاوے جو مکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیاں لیجانا
یا گہانس لانا یا ایسی ہو جو مکرر نہ ہو جیسے اور تجارتیں ہیں اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور
ارادہ مکہ جانیکا نہ رکہتا تہا پہر اوسکے دل میں آیا کہ احرام باندہ لے تو وہیں سے احرام باندہ لے جہاں پہنچا
ہے پہر اگر وہاں احرام نہ باندہا اور آگے بڑہ گیا تو آثم ہوا اور اوسپر دم لازم ہوا اور اگر وہیں سے
احرام باندہا جہاں سے ارادہ کیا تہا دخول مکہ کا تو اوسپر دم نہیں ہے اور اوسکو میقات تک لوٹنا بہی
ضرور نہیں یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اوسکو ضرور
ہے کہ میقات تک لوٹ کر جاوے اور وہاں سے احرام باندہ کر آوے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ
لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ اٰتٍ
اَتٰی عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ
حَتّٰی اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ترجمہ عبد اللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ
اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ترجمہ عبد اللہ
نے تین میقاتوں کا بیان کیا ہے اور کہا کہ مجہے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کریں عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ
وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ ترجمہ عمر بن خطاب نے مدینہ اور شام
اور نجد والوں کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لوگوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر میں نے خود اون سے نہیں سنا عن
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل المدینة ان
یهلوا من ذی الحلیفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال عبد اللہ بن
عمر واخبرت انه قال ویهل اهل الیمن من یلملم ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے
احرام باندھیں اور کہا عبد اللہ نے کہ مجھے خبر لگی کہ یمن والے یلملم سے عن جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنهما یسأل عن المهل فقال سمعت ثم انتهى فقال اراه يعني النبي صلى الله
علیه وسلم ترجمہ جابر نے یہی میقاتیں روایت کی ہیں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن
سالم عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال یهل اهل
المدینة من ذی الحلیفة ویهل اهل الشام من الجحفة ویهل اهل نجد من قرن قال
ابن عمر وذکر لی ولم اسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ویهل اهل الیمن
من یلملم ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی
الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلملم سے عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما یسأل عن المهل فقال سمعت احسبه رفع الی النبی
صلی اللہ علیه وسلم فقال مهل اهل المدینة من ذی الحلیفة والطریق الآخر الجحفة
ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد من قرن ومهل اهل الیمن من یلملم
ترجمہ جابر نے وہی موقیتیں مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کہی دوسری دوسری راہ سے جحفہ
کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں **باب** التلبیة وصفتها لبیک کا بیان عن
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما ان تلبیة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لبیک اللهم
لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک قال
وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما یزید فیها لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا لبیک سے لا شریک لک تک یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں
میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں کوئی شریک نہیں تیرا حاضر ہوں میں بیشک سب تعریف اور نعمت
تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں اور عبداللہ بن عمر ان میں یہ کلمات
زیادہ پڑھتے تھے لبیک سے آخر تک یعنی میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور حاضر ہوں تیری خدمت میں
اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں میں تیرے آگے
اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَائِمَۃً
عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ اَھَلَّ فَقَالَ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالُوْا وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا
یَقُوْلُ ھٰذِہٖ تَلْبِیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَزِیْدُ مَعَ
ھٰذَا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ آپ کو لیکر سیدھی
کھڑی ہوگئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپ نے لبیک پکاری پھر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہو چکی اور
عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ یہ لبیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس میں وہی الفاظ بڑھاتے
تھے جو اوپر ہو چکے مگر اس میں لبیک کا لفظ ابتدا میں تین بار ہے اور اس میں دو ہی بار تھا **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِیَۃَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا سیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی حدیث مثل حدیث
انہی لوگوں کی **ف** اس صیغہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہیں اور دو
تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا لیے ہے اور جن لوگوں نے دعوی کیا ہے کہ تثنیہ اس کا تاکید کے لیے
ہے یعنی صیغہ تثنیہ یہ قول ان کا جمیع اہل لغت اور اہل ادب کے خلاف ہے اسلیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکرر لاتے ہیں
یا حروف تاکید بڑھاتے ہیں نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کر دیں غرض ان صفات میں جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق
اور جنب ہے محدثین اور صحابہ اور تابعین اور اسلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ ان پر ایمان لانا
اور انکو ظاہر پر محمول کرنا اور نفی کرنا ان سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کے طرف

عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا يقول لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لا يزيد على هؤلاء الكلمات وإن عبد الله بن عمر كان يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يركع بذي الحليفة ركعتين ثم إذا استوت به الناقة قائمة عند مسجد ذي الحليفة أهل بهؤلاء الكلمات وكان عبد الله بن عمر يقول كان عمر بن الخطاب يهل بإهلال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هؤلاء الكلمات ويقول لبيك اللهم لبيك لبيك وسعديك والخير في يديك لبيك والرغباء إليك والعمل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھے تلبید کیے ہوئے سر میں اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی ذی الحلیفہ میں پھر جب آپکی اونٹنی آپکو لیکر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپنے لبیک پکاری اور عبداللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات لبیک پکارتے تھے اور اس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک سے آخر تک اور معنی ان سب کے اوپر گذر گئے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کیا تو مدینہ میں ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم کیے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم نے کہا ہے کہ پنجشنبہ تھا اور اس میں ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں پھر آپنے کنگھی کی اور تیل ڈالا اور تہمت پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے بیچ میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ میں اتر کر عصر کی دو رکعت پڑھی اور شب کو وہاں رہے اور مغرب اور عشا اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازیں وہاں ادا کیں اور سب بیبیاں آپکے ساتھ تھیں اور اس رات آپنے سب سے صحبت کی پھر اخیر میں ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اسکو نہیں کیا اور اور لوگوں سے بھی سہوا ترک ہوا اور خطمی سے آپنے سر دھویا اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی ذریرہ اور ایک خوشبو ہوتی ہے جسمیں مشک ہوتا ہے یہانتک کہ چمک مشک کی آپکی مانگ میں نظر آتی تھی اور داڑھی میں اور اسکو آپنے رہنے دیا اور دھویا نہیں پھر آپنے ازار پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اپنے مصلی ہی پر اور نہیں سے لبیک

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تہے اس لیے جس نے جہان سے سُنا وہین سے روایت کی مگر ابتدا
یہین سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہین سوا ئ ظہر کی دو رکعتون کے اور احرام سے
پہلے اپنے بدنہ کے گلے مین ہار ڈالدیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہین اور خون اُسکا
بہ چلا اور احرام آپ کا قران کا تہا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے اوپر روایتین اُسپر بصراحت دلالت
کرتی مین (کذا فی زاد المعاد) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُوْلُوْنَ إِلَّا شَرِيْكًا
هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
نے کہا کہ مشرکین مکہ کہتے تہے لبیک لا شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ خرابی ہو
تمہاری یہین تک رہن دو یہین تک رہن دو (یعنی آگے نہ کہو) اور وہ اُسکے آگے کہتے تہے کہ مگر ایک
شریک ہی تیرا کہ یا اللہ تو اُسکا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہین غرض یہی کہتے جاتے تہے اور بیت اللہ کا
طواف کرتے جاتے تہے **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکان مکہ بہی اپنے شریکون کو اللہ کے برابر
نہین جانتے تہے بلکہ اللہ تعالی کو ہر شے کا مالک جانتے تہے اور اُنکو کسی شے کا مالک نہ جانتے تہے تاہم اُن کو
پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالی کی بارگاہ مین اُنکے مشرک کرنے کو اور ابد الآباد دوزخ
مین جہونکنے کو کافی تہا پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھکر بہی کسی کی عبادت کرے
اور اُسکو دور دور سے پکارے تو وہ بہی مشرک ہوجاتا ہے گو اُسکو خدا کے برابر نجانے اور اسیلیے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پر فرماتے تہے کہ یہین تک رہنے دو اور شریک نہ ٹہراؤ مگر وہ ملاعین
کب سنتے تہے اور ان حدیثون سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہی
جیسے تکبیر اولی نماز کے لیے اور اُسکے حکم مین اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور
صحت حج کی شرط نہین اور اگر اسکو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اُسپر دم واجب نہین مگر فضیلت ترک ہو
گئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چہوڑ دے تو دم واجب ہو اور حج صحیح ہوجاتا
ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام بے اُسکے صحیح نہین ہوتا اور امام
مالک نے کہا ہے کہ واجب تو نہین مگر تارک اُسکے دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہوجاتا ہے اور بہرحال
آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور سنت ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ مین کچہ کلام نہ

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہین اور تغیر احوال کیوقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین رمی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارا رہے جن لوگون کے نزدیک حلق بہی نسک مین داخل ہے اور عمرہ مین جبتک طواف شروع نہین کیا اور ہر حالت مین عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث

باب أمر أهل المدينة بالإحرام من عند مسجد ذي الحليفة ذی حلیفہ سے احرام باندہنے کا بیان مدینہ والون کے لیے

عن عبد الله بن عمر يقول بيداؤكم هذا التي تكذبون على رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها ما أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا من عند المسجد يعني ذا الحليفة **ترجمہ**

عبد اللہ کہتے تھے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہان جہوٹ باندہتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپنے لبیک نہین پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ مین اور بیدا اوسکو کہتے ہین جسمین کچھ اثر بنا کا نہ ہوا اور ہر چٹپر زمین کو بیدا کہتے ہین مگر یہان وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہان سے باندہا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس ہی پکاری بلکہ اپنے مصلی مین سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکھہ آئے ہین **عن** سالم قال كان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما إذا قيل له الإحرام من البيداء قال البيداء التي تكذبون فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا من عند الشجرة حين قام به بعيره **ترجمہ** سالم نے کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جہوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے نیچے جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدہا کھڑا ہوا ہے

باب بيان أن الأفضل أن يحرم حين تنبعث به راحلته متوجها إلى مكة لا عقب الركعتين باب بیان احرام باندہنے کا جب اونٹ اوٹھے مکہ کیطرف متوجہ ہو کر **عن** عبيد بن جريج أنه قال لعبد الله بن عمر يا أبا عبد الرحمن رأيتك تصنع أربعا لم أر أحدا من أصحابك يصنعها قال ما هن يا ابن جريج قال رأيتك لا تمس من الأركان إلا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة

ورأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى يكون يوم التروية
فقال عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما أما الأركان فإني لم أر النبي صلى الله عليه
وسلم يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها وأما الصفرة فإني رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها فأنا أحب أن أصبغ بها وأما الإهلال فإني
لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته ترجمہ عبید بن جریج نے
عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ ای ابو عبد الرحمن میں نے تم کو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یاروں میں سے
کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہیں اے بیٹے جریج کے انہوں نے کہا اول تو میں تمکو دیکھتا ہوں
کہ تم کعبے کے کونوں میں سے طواف کیوقت ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو یمن کیطرف ہیں دوسری
تم نعال سبتی پہنتے ہو تیسرے ڈاڑھی رنگتے ہو زردی سے (یعنے زعفران و ورس وغیرہ سے) چوتھی جب
تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھکر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی لبیک
پکارتے ہو پس عبد اللہ نے جواب دیا کہ سنو ارکان کو تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے
ہوں سوا اُن کے جو یمن کیطرف ہیں اور انکو رکن یمانی کہتے ہیں اور نعال سبتی تو میں نے دیکھا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعلیں پہنتے تھے جسمیں بال نہوں اور اُسی میں وضو کرتے تھے (یعنے وضو کرکے
گیلے پیر میں اُسکو پہن لیتے تھے) سو میں بھی درست رکھتا ہوں کہ اوسی کو پہنوں رہی زردی تو میں نے
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اُس سے رنگتے تھے (یعنے بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں دوست رکھتا ہوں
کہ اُس سے رنگوں اور لبیک سو میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لبیک پکاری ہو مگر جب
کہ اونٹنی آپ کو سوار کرکے اوٹھی (یعنے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس) ف امام مالک اور شافعی اور جمہور
کا مذہب یہی ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہوکر مکہ کیطرف اور ابو حنیفہ کا مذہب
ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلے ہی
سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ اوسکی زاد المعاد میں اوپر گذری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی
مراد ہے اور ایک وہ کونا جس میں حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیبا اُن دونوں کو رکن یمانی بولتے ہیں
اور دو رکن اوسکے مقابل کے شام کیجانب ہیں انکو شامیین بولتے ہیں چنانچہ نقشہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہے

ظاہر ہے اور رکنین یمانیین دونون بنائے ابراہیم پر باقی ہین یعنے اوسی نیو پر بنی ہوئے ہین جو ابراہیم
علیہ السلام نے ڈالی تہی بخلاف شامیین کے کہ اودہر سے کعبۂ شریفہ چہوٹا کر دیا گیا ہے اور اسیلیے حضرت
نے اوسکو نہین چہوا اور اب اتفاق ہو گیا ہے فقہا کا رکن شامیین کے نہ چہونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جسکا
چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اوسکے دور کردیے گئے ہون اور ابن عمر زرد رنگ سے اپنی داڑہی دہویا
کرتے تہے اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑہی زعفران اور ورس سے
دہوتے تہے جو ایک زرد رنگ گہانس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر حج
شروع کیا جب احرام باندہا اس لیے عبداللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹہوین تاریخ لوگ منا کو جاتے ہین اسی
دن سے ابتداء حج ہوتی ہے تو ابتداء احرام بہی اوسیدن سے چاہیے نہ اوسکے قبل سے اور امام شافعی اور
اصحاب انکے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ مین ابن عمر کے موافق ہین اور دوسرے لوگون نے کہا ہے
کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور دونو جائز ہے باجماع امت **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكَ اَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا
الْمَعْنٰى اِلَّا فِيْ قِصَّةِ الْاِهْلَالِ فَاِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهٖ
اِيَّاهُ **ترجمہ** عبید نے کہا مین نے عبداللہ بن عمر کا ساتہہ دیا حج مین قریب بارہ حج و عمرے کے اور مین نے اون
اوسی چار باتون کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا مگر اہلال کے بارے مین انہون نے مقبری
کے خلاف روایت کی اور اور مضمون روایت کیا سوا اُس مضمون کے جو اوپر گذرا تہا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ
قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب
مین پیر رکہا اور آپ کی اونٹنی اوٹہی ذی الحلیفہ مین جب لبیک پکارا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ
بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً **ترجمہ** عبداللہ عمر کے بیٹے خبر دیتے تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری جب
آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر کہڑی ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ

ببیدائہ ترجمہ اسکا بھی مضمون یہی ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ مبدأہ وصلی فی مسجدہا **عبد اللہ** نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذو الحلیفہ میں رہے حج کے ابتدا میں اور نماز پڑھی اوسکی مسجد میں **ف** یعنے پانچ نمازیں جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں

باب استحباب الطیب قبیل الاحرام فی البدن واستحبابہ فی المسک وانہ لا باس ببقاء وبیصہ خوشبو لگانا احرام کے قبل بدن میں اور مسک کا استحباب اور اسکی چمک باقی رہنا حالت احرام میں اسکا جواز

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحرمہ حین احرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکے احرام کے لیے جب احرام باندھا اور انکے احلال کے لیے قبل طواف افاضہ کے **ف** اس سے معلوم ہوا مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہوا باقی رہنا اوسکی خوشبو اور اثر کا بعد احرام باندھنے کے اور حرام یہی ہے کہ حالت احرام میں ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور خلائق کثیر کا صحابہ اور تابعین میں سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابوحنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داؤد وغیرہم ہیں اور بعضوں نے اسکا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کی ہیں حضرت عائشہ کی روایت کی وہ قوی نہیں اور یہ جو فرمایا کہ اون کے احلال کے لیے قبل طواف کر اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرۂ عقبہ کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور تمام علما کا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث اون پر حجت ہے

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی لحرمہ حین احرم ولحلہ حین حل قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** اسکا بھی مضمون وہی ہے

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحلہ ولحرمہ **ترجمہ** حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے لیے بھی اور باندھنے کے لیے بھی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریرہ سے (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکھا ہے کہ ہند سے آتی ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے لیے عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تم نے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہوں نے فرمایا سب سے عمدہ خوشبو (یعنی مشک جیسی آگے آتا ہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ملتی تھی قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ بِاَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کریں عمدہ خوشبو جو پائی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ وَذَاكَ طِيْبُ اِحْرَامِهٖ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گویا میں ابھی نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور خلف جو راوی میں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تھی ان کے احرام کی۔ یعنی جو احرام کے قبل لگائی تھی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں گویا نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور آپ

لبیک پکار رہے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ
فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلَبِّي وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وہی مضمون ہے اور اسمیں یہ ہے کہ میں دیکھتی تھی اور وہ محرم تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبِيصَ الدُّهْنِ
فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر میں دیکھتی تھی
چمک تیل کی آپکے سر اور ڈاڑہی میں احرام باندہنے کے بعد عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنھا فرماتی ہیں کہ گویا میں دیکھتی ہوں چمک مشک کی آپکی مانگ میں اور آپ احرام میں ہیں
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ حسن نے اس اسناد سے مثل روایت
سابق کے روایت کی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ ترجمہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور نحر کے
دن (یعنے بعد رمی جمرہ عقبہ کے) قبل اسکے کہ آپ طواف افاضہ کریں بیت اللہ کا اور اس خوشبو
میں مشک ہوتا تہا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا
لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ
أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا ترجمہ محمد منتشر کے بیٹے نے کہا میں نے
عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگا وے اور صبح کو احرام باندھے تو اوس کے لیے کیا حکم ہے تو انہوں
نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں ایسے حال میں کہ خوشبو جہاڑتا ہوں اور اگر میں ڈانبر
اپنے اوپر مل لوں تو مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا کے پاس گیا اور اون سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے احرام کے قریب اور آپنے اپنی سب بیبیوں سے صحبت کی پھر صبح کو
احرام باندہا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ اپنی بیبیوں پر طواف
کرتے تھے (یعنے سب سے صحبت کرتے تھے) پھر صبح کو احرام باندہتے اور خوشبو جہڑتی رہتی عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَاَنْ اُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطْرَانٍ
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ
اَصْبَحَ مُحْرِمًا ترجمہ محمد بن منتشر سے وہی مضمون مروی ہوا جو ابھی اوپر گذرا اور قطران ایک روغن
کالا ہے جو کشتیوں پر پھیرا جاتا ہے اب اوسے ڈانبر بولتے ہیں۔ ف غرض ان سب روایتوں سے
بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اوس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں اور ابتداءً خوشبو نہ لگاوے وذلک
المقصود باب تَحْرِيْمِ الصَّيْدِ الْمَاْكُوْلِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ بِهِمَا صید
ماکول جنگل کی حرمت محرم کے لیے عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَهْدٰى
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ
وَجْهِيْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ ترجمہ صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدہا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ابوا یا ودان میں تھے کہ نام مقام کا ہے) اور
آپنے پھیر دیا جب آپ نے دیکھا انکی چہرے کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا فقط اتنا ہے

کہ ہم لوگ احرام باندہے ہوئے ہیں عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَهْدَيْتُ لَهٗ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا
قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهٗ کا مضمون وہی ہے کچہ لفظوں
کا فرق ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ اَهْدَيْتُ لَهٗ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ ترجمہ
اس روایت میں وحشی گدہے کا گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ
بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ
عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ ترجمہ اس میں بہی وہی مضمون ہے مگر آپنے فرمایا
ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے عَنِ الْحَكَمِ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ
يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارِ
وَحْشٍ فَرَدَّهٗ ترجمہ حکم نے کہا صعب نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحشی
کا اوس میں خون ٹپکتا تہا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحش
کا ہدیہ دیا پہر آپ نے پہیر دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْتَذْكِرُهٗ كَيْفَ
اَخْبَرْتَنِيْ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ
قَالَ اُهْدِيَ لَهٗ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهٗ فَقَالَ اِنَّا لَا نَاْكُلُهٗ اِنَّا حُرُمٌ عبد اللہ
نے کہا زید بن ارقم آئے اور عبد اللہ نے اون کو یاد دلا کر کہا کہ تمنے کیونکر خبر دی تہی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تہا اور آپ احرام باندہے ہوئے تہے انہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے
گوشت کا اور آپنے پہیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندہے ہوئے ہیں ف اتفاق ہے علما کا اسپر
کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بہی حرام
ہے اور اسیطرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم
نے خود شکار کیا ہے یا اوس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اسکی حکم سے شکار
کیا ہو یا بغیر حکم کے پہر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا پہر
محرم کو بہی اوس کے گوشت میں سے ہدیہ دیدیا یا بیچ ڈالا تو اوسکا حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا

اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابوحنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کی محرم کے لیے شکار کیا جاوے وہ حلال
ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسیطرح حلال نہیں برابر ہے کہ اس نے
خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اوس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض بہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول
حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے استدلال کیا ہے اس
آیت کے ظاہر سے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا کہ انہوں نے کہا ہے کہ مراد صید وہ جانور ہے جو بذریعہ
شکار ہاتھ آیا ہے غرض وہ بہرحال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہے کہ آپ نے
اُنکا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان یہ فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ تم نے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے
ہم واپس کرتے ہیں اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت سے جو مسلم
میں آگے آتی ہے اس لیے کہ ابوقتادہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے اور محرمین سب ہی فرمایا کہ کھاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے پوچھا تمہارے
پاس اُس میں کا بچا ہوا کچھ ہے اونہوں نے عرض کی کہ ہاں اُسکا پیر آپ نے اوسے لیا اور کھایا اور سنن
ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تمکو
حلال ہے جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو اور توفیق صعب اور ابوقتادہ کی روایت میں یوں ہے کہ صعب کی
روایت اس پر محمول کیجاوے کہ اوس نے محرموں کے لیے شکار کیا اور ابوقتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت
میں مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتوں میں توفیق بھی ہو گئی اور آیت قرآنی کو حمل کریں خود
شکار کرنے پر اور اسپر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپ کا صعب سے کہ ہم محرم ہیں اس کے
منافی نہیں کہ احتمال ہے کہ انہوں نے آپ کے لیے شکار کیا ہو (النووی) عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى
اَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ
فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَاَسْرَجْتُ فَرَسِي وَاَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ
لِاَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَاوِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللّٰهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ
ثُمَّ رَكِبْتُ فَاَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَاَتَيْتُ
بِهِ اَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَاْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم اما منا فحرکت فرسی فادرکته فقال هو حلال فکلوه ترجمہ ابی محمد غلام ابو قتادہ
کے کہتے ہین کہ مین نے ابو قتادہ سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ جب
پہونچے ہم قاحہ مین (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ
ہم مین سے محرم تہے اور بعض غیر محرم کہ اتنے مین میرے یارون کو مین نے دیکہا کہ وہ کسی چیز کو دیکہہ رہے ہین جب مین نے
نظر کی تو ایک گدہا وحشی تہا اور مین نے اپنے گہوڑے پر زین رکہا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا
گر پڑا اور مین نے اپنے یارون سے کہا اور وہ محرم تہے کہ میرا کوڑا اٹہا دو انہون نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری
کچہہ مدد نہ کرینگے پہر مین نے اوتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدہے تک پہونچا اور وہ پیچہے ٹیلے کے اور وہ
ٹیلے کے پیچہے تہا پہر اسکو نیزہ مارا اور اسکی کونچین کاٹ ڈالی اور اپنے یارون کے پاس لایا اور کسی نے
کہا کہاؤ کسی نے کہا مت کہاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تہے سو مین نے اپنا گہوڑا بڑہایا اور
ان تک پہونچا اور ان سے عرض کی انہون نے فرمایا وہ حلال ہے اسے کہاؤ عن ابی قتادة رضی اللہ تعالی
عنه انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکة تخلف
مع اصحاب له محرمین وهو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسه فسال اصحابه
ان یناولوه سوطه فابوا فسالهم رمحه فابوا علیه فاخذه ثم شد علی الحمار فقتله فاکل
منه بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وابی بعضهم فادرکوا رسول الله صلی الله علیه
وسلم فسالوه عن ذلک فقال انما هی طعمة اطعمکموها الله عز وجل ترجمہ
ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی راہ مین مکہ کے اور وہ چند یارون کے ساتھ
حضرت سے پیچہے رہ گئے اور وہ غیر محرم تہے اور یار انکے محرم پہر ایک وحشی گدہا دیکہا اور اپنے گہوڑے پر چڑہے
اور یارون سے کوڑا مانگا کسی نے نہ دیا نیزہ مانگا کسی نے نہ دیا پہر انہون نے آپ لے لیا اور گہوڑے کو دوڑایا اور
گدہے کو مار لیا اور اصحاب مین سے کسی نے کہایا کسی نے نہین پہر جب حضرت کے پاس پہونچے اور آپ سے پوچہا
آپنے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عز وجل نے تم کو دی عن عطاء بن یسار عن ابی قتادة فی
حمار الوحش مثل حدیث ابی النضر غیر ان فی حدیث زید بن اسلم ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال هل معکم من لحمه شیء ترجمہ عطا نے ابو قتادہ سے جنگلی گدہے کے بارہ مین وہی
مضمون روایت کیا جو ابی النضر سے اوپر گذرا مگر زید بن اسلم کی روایت مین یہ بہی ہے کہ آپ نے پوچہا

کہ اس کے گوشت مین کچھ ہے تمہارے پاس عن عبد اللہ بن ابی قتادہ قال انطلق ابی رضی اللہ
تعالی عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فاحرم اصحابہ ولم یحرم وحدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عدوا بغیقۃ فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فبینما انا مع اصحابہ یضحک بعضھم الی اذ نظرت فاذا انا بحمار وحش فحملت علیہ فطعنتہ
فاثبتہ فاستعنتھم فابوا ان یعینونی فاکلنا من لحمہ وخشینا ان نقتطع فانطلقت
اطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفع فرسی شاوا واسیر شاوا فلقیت رجلا من بنی
غفار فی جوف اللیل فقلت این لقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکتہ بتعھن
وھو قائل السقیا فلحقتہ فقلت یا رسول اللہ ان اصحابک یقرؤن علیک السلام
ورحمۃ اللہ وانھم قد خشوا ان یقتطعوا دونک انتظرھم فانتظرھم فقلت یا رسول
اللہ انی اصطدت ومعی منہ فاضلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للقوم کلوا وھم
محرمون ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حدیبیہ کے
سال اور اصحاب نے احرام باندھا تھا اور اونھون نے نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ دشمن
غیقہ مین ہے اور آپ چلے اور ابو قتادہ نے کہا کہ مین اپنے یارون کے ساتھ تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھکر
ہنسنے لگے اور مین نے جو نظر کی تو میرے سامنے ایک وحشی گدہا تھا اور مین نے اوسپر حملہ کیا اور اسکو نیزہ مار کر روک
دیا اور اپنے لوگون سے مدد چاہی اور کسی نے میری مدد نہ کی بسبب احرام کے پھر ہمنے اسکا گوشت
کہایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ مین حضرت سے چھوٹ نجائین اسلیے مین آپ کو ڈہونڈہتا چلا اور کبھی اپنے
گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم قدم چلاتا کہ ایک آدمی ملا بنی غفار کا اندہیری رات مین اور مین نے اوس سے
پوچہا کہ تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہان ملے اوس نے کہا کہ مین نے اونکو تعھن مین چہوڑا ہے۔
(نام ہے ایک مقام کا اور وہ ایک نہر ہے پانی کی سقیا سے تین میل پر اور سقیا ایک گاؤن ہے مدینہ سے
تین منزل مکہ کی راہ مین) اور وہ سقیا مین دوپہر کو ٹہیرا چاہتے ہین غرض مین آپ سے ملا اور مین نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ آپکے اصحاب آپ پر سلام اور رحمت بھیجتے ہین اور انکو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ سے دور
کر کے کاٹ نڈالے تو آپ انکا انتظار کریے سو آپنے ان کا انتظار کیا پھر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے شکار
کیا ہے اور اس مین سے کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپنے فرمایا لوگون سے کہ کہاؤ اور وہ لوگ سب احرام

باندھے ہوئے تھے عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابيه رضی الله تعالی عنه قال خرج رسول الله صلی الله عليه وسلم حاجا وخرجنا معه قال فصرف من اصحابه فيهم ابو قتادة فقال خذوا ساحل البحر حتى تلقوني قال فاخذوا ساحل البحر فلما انصرفوا قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم احرموا كلهم الا ابا قتادة فانه لم يحرم فبينما هم يسيرون اذ راوا حمر وحش فحمل عليها ابو قتادة فعقر منها اتانا فنزلوا فاكلوا من لحمها قال فقالوا اكلنا لحما ونحن محرمون قال فحملوا ما بقي من لحم الاتان فلما اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انا كنا احرمنا وكان ابو قتادة لم يحرم فراينا حمر وحش فحمل عليها ابو قتادة فعقر منها اتانا فنزلنا فاكلنا من لحمها فقلنا ناكل لحم صيد ونحن محرمون فحملنا ما بقي من لحمها فقال هل منكم احد امره او اشار اليه بشيء قال قالوا لا قال فكلوا ما بقي من لحمها ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے روایت کی اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپ کے ساتھ اور کہا ابی قتادہ نے کہ آپ نے اور راہ لی اور اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہی میں ابو قتادہ بھی تھے یہاں تک کہ ملو مجھ سے اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو ان لوگوں نے احرام باندھ لیا تمام لوگوں نے سوا ابو قتادہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے کہ انہوں نے چند وحشی گدھے ہونکو دیکھا اور ابو قتادہ نے انپر حملہ کیا اور ایک گدھی کی انمیں سے کونچیں کاٹیں اور سب یار اونٹ سے اترے اور اسکا گوشت کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہمنے گوشت کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اسکا ساتھ لے لیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہمنے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہمنے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ نے انپر حملہ کر کے ایک کی کونچیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اسکا گوشت کھایا اور پھر کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں اور باقی گوشت اسکا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اسکا حکم کیا تھا یا کسیطرح اشارہ کیا تھا تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے فرمایا تو کھاؤ جو گوشت اسکا باقی ہے

عن عثمان بن عبد الله بن موهب رضی الله تعالی عنه بهذا الاسناد وفي رواية شيبان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امنكم احد امره ان يحمل عليها او اشار اليها وفي رواية شعبة قال اشرتم او اعنتم او اصدتم قال شعبة لا ادري قال اعنتم او اصدتم ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے

کسینے اُس کے شکار کا حکم کیا کہ اُسپر حملہ کیا جاوے یا اُسکیطرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت مین ہی کہ تم
نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تمنے شکار کیا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ
غَیْرِیْ قَالَ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَأْتُهُ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ
ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے خبر دی اُنہونے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ مین تو اور لوگون نے عمرہ کا احرام باندھ لیا سوا میرے اور مینے ایک حمار
وحشی شکار کیا اور اپنے یارون کو کھلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر ہوا اور انکو خبر دی کہ ہمارے پاس اُسکا گوشت بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کھاؤ اور وہ لوگ
احرام باندھے ہوئے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَ
فِیْهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهُ قَالَ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سب لوگ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اسر
مین یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ اُسمین سے کچھ ہے اُنہون نے کہا
ہمارے ساتھ اُسکا پیر ہے پھر لیا اُسکو آپ نے اور کھایا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ فِیْ نَفَرٍ مُحْرِمِیْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ
وَفِیْهِ هَلْ اَشَارَ اِلَیْهِ اِنْسَانٌ مِنْكُمْ اَوْ اَمَرَهُ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْهُ ترجمہ عبداللہ بن ابی
قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگون مین تھے اور وہ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور حدیث بیان کی اور
اُس مین یہ ہی کہ آپنے فرمایا آیا اشارہ کیا تم مین سے کسینے اُس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا اُنہون نے عرض
کی کہ نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کھاؤ اُسکو ف غرض ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ اگر
کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوس مین حکم و اشارہ و تایید و نصرت نہ ہو تو اُسکا کھانا

ہمارا رسول اللہ

محرم کو بھی روا ہے جب اس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان
کر چکے اور یہی صحیح ہے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التیمی قال کنا مع طلحة بن عبید الله رضی
اللہ تعالیٰ عنہ و نحن حرم فاھدی له طیر و طلحة راقد فمنا من اکل و منا من
تورع فلما استیقظ طلحة وفق من اکله و قال اکلناه مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **عبد الرحمن** نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا انکو
ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ جو سو رہے
تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا انہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے

باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتله من الدواب فی الحل والحرم جن جانوروں کا مارنا حل اور حرم میں مستحب ہے انکا بیان

عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اربع کلھن فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحدأة والغراب والفارة والکلب
العقور قال فقلت للقاسم افرایت الحیة قال تقتل بصغر لها **ترجمہ** حضرت عائشہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے چار چیزیں ہیں شریر کہ قتل کیجاتی ہیں حل و حرم میں چیل اور کوا اور چوہا اور کٹہا کتا راوی نے
کہا کہ میں نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بھلا فرمایئے سانپ کو تو انہوں نے کہا مارا جاوے ذلت سے
ف اور بچھو میں بھی حکم آیا ہے غرض یہ چھ چیزیں منصوص ہیں اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے
انکے قتل پر حل و حرم و احرام میں اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل ہیں معنے میں وہ بھی ان ہی
داخل ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنی کیا ہے امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزیں کھائی نہ جاتی
ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکولات وغیرہ سے تو قتل انکا جائز ہے محرم کو اور اسکو فدیہ دینا ضرور نہیں
اور امام مالک نے کہا وہ معنی موذی ہونا ہے غرض جو موذی ہے اسکا قتل روا ہے اور جو موذی نہ ہو اس
کا قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے یہی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا کہ ہر درندہ
مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں ہر درندے کو کلب عقور کہتے ہیں غرض اوزاعی اور ابو حنیفہ
اور حسن بن صالح نے کہا کہ اس سے یہی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو بھی اسمیں داخل کیا ہے اور

امام زفر نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ مارے جاویں حل و حرم میں سانپ اور چتکبرا کوا اور چوہا اور کٹہا کتا اور چیل عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ حضرت عائشہ سے وہی جانور مروی ہوئے اس مین سانپ کی جگہہ بچھو مذکور ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ہشام سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ترجمہ حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ زہری سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وہی مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ فِي الْحُرُمِ وَالْاِحْرَامِ ترجمہ سالم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں حرم مین خواہ احرام مین عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ترجمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما یقتل المحرم من الدواب فقال اخبرتنی احدی
نسوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر او امر ان یقتل الفارة والعقرب والحدأة
والکلب العقور والغراب ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے ایک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بی بی صاحبہ سے یہی مضمون بیان کیا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما یقتل
الرجل من الدواب وھو محرم قال حدثتنی احدی نسوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
کان یامر بقتل الکلب العقور والفارة والعقرب والحدیا والغراب والحیة قال وفی الصلوٰة
ایضا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون جانور کو قتل کر سکتا ہے عبداللہ نے کہا مجھ سے حضرت کی
ایک بی بی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلعم کٹکھنا کتا اور چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور سانپ کو مارنے کے لیے ارشاد فرماتے
اور کہا کہ نماز میں بھی (مارے جاویں) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح الغراب
والحدأة والعقرب والفارة والکلب العقور عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون روایت
کیا ہے عن نافع قال عبداللہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس من
الدواب لا جناح علی من قتلھن فی قتلھن الغراب والحدأة والعقرب والفارة و
الکلب العقور عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون مرفوعاً روایت کیا ہے عن ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک وابن جریج ولم یقل احد منھم
عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ابن
جریج وحدہ وقد تابع ابن جریج علی ذلک ابن اسحاق ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی
مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کی روایت کیا اور ان راویوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ روایت
ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن
جریج اکیلے اور ابن جریج کی اتباع کی ہے اس بات میں ابن اسحاق نے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس لا جناح فی قتل ما قتل منھن فی
الحرم فذکر بمثلہ ترجمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں پانچ جانوروں کے قتل میں پھر مثل اسی کی بیان

کیا عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من قتلھن وھو حرام فلا جناح علیہ فیھن العقرب والفارۃ والکلب العقور والغراب والحدیا و اللفظ لیحیی بن یحیی ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ پانچ جانور ہین کہ انکو جسنے حالت احرام مین مارا اوسپر کچھ گناہ نہین انکے قتل مین بچھو اور چوہا اور کٹہا کتا اور کوا اور چیل

باب جواز حلق الراس للمحرم اذا کان بہ اذی و وجوب الفدیۃ لحلقہ وبیان قدرھا عذر کے سبب سے سر منڈانے اور فدیہ دینے کا بیان

عن کعب بن عجرۃ قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ وانا اوقد تحت قال القواریری قدر لی وقال ابو الربیع برمۃ لی والقمل یتناثر علی وجھی قال ایوذیک ھوام راسک قال قلت نعم قال فاحلق وصم ثلثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین او انسک نسیکۃ قال ایوب فلا ادری بای ذلک بدأ کعب نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ مین اور مین اپنی ہانڈی کے نیچے آگ پہونک رہا تہا اور جوئین میرے سونہہ پر چلی آتی تہین تو آپ نے فرمایا تمہارے سر کے کیڑون نے بہت ستایا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم سر منڈادو اور تین دن روزے رکھو یا چھ مسکینو کو کھانا کھلاؤ یا ایک قربانی کرو ایوب نے کہا مجھے یاد نہین کہ پہلے کیا چیز فرمائی

عن ایوب فی ھذا الاسناد بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن کعب بن عجرۃ قال فی انزلت ھذہ الایۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک قال فاتیتہ فقال ادنہ فدنوت فقال ادنہ فدنوت فقال ایوذیک ھوامک قال ابن عون واظنہ قال نعم قال فامرنی بفدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک ما تیسر ترجمہ کعب نے کہا یہ آیت فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ میرے ہی حق مین اتری اور مین آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا نزدیک آؤ مین نزدیک آیا پھر فرمایا اور نزدیک آؤ مین نزدیک آیا پھر فرمایا کہ جوئین تمہاری بہت ستاتی ہین ابن عون نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ انہون نے کہا ہان پھر مجھے حکم فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو

ف یہ آیت پارہ سیقول مین ہے معنی یہ ہین کہ جو بیمار ہو تم مین سے یا تکلیف ہو اوسکے سر مین (اور وہ سر منڈالے) تو فدیہ اوسکا روزے ہین یا صدقہ یا قربانی اور آگے تفصیل اوسکی آویگی

عن کعب بن عجرۃ ان رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهٖ أَذًى
مِنْ رَأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ کعب نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر مین جوئین جھڑ رہی تہین اور فرمایا کہ تمکو جوئین ستاتی
ہین مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میری ہی حق مین اتری پھر مجھسے آپ نے فرمایا تین
روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات دو یعنی غلہ بھر کر چھہ مساکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو عَنْ كَعْبِ
بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَ
هُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ
هٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ
آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً ترجمہ کعب نے وہی
مضمون اوپر کا بیان کر کے کہا کہ آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چھہ مسکینون کو بانٹ دو اور
ٹوکرا تین صاع ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوۃ مین گذری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی
کرو ابن نجیح کی روایت مین ہے کہ ایک بکری ذبح کرو عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ
نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ
ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِينَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلٰى كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ كَعْبٌ نَزَلَتْ فِيَّ كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ
إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرٰى
أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرٰى أَتَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ
أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ
قَالَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً ترجمہ گئے پاس عبد اللہ بن معقل رض اور کعب سے جب

تہے اور یہ آیۃ پوچھی ففدیۃ من صیام تو انہون نے کہا یہ میرے لیے اتری ہے پہر سارا قصہ بیان کیا جو گزر گئی
آخر میں حضرت نے فرمایا روزے تین دن کے یا کہانا چہہ مسکینون کا ہر مسکین کو نصف صاع پہر کہا کعب نے یہ
آیت اتری ہے خاص میرے لیے اور باعتبار لفظ کے عام ہے تم سب کے لیے **فائدہ** قربان اُن کے
خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس مسکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے اُن کی طرف التفات
فرمایا اور اُن کے لیے بالای عرش سے فرمان عمیم الاحسان اوتارا غرض اُنکی جوؤن کا سب کے سر پر احسان ہو
عن كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ
فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلٰثَةَ
أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَأْسِهٖ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً **ترجمہ**
وہی ہے **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہے اور سب روایتین مقصود
مین موافق ہین اور وہ مقصود یہی ہے کہ جو سر منڈانے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب سے مثلاً سر مین جوئین
پڑجاوین یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام مین سو وہ سر منڈالے اور فدیہ دیوے یعنی تین روزے رکہے یا تین
صاع طعام چہہ مسکینون کو کہلاوے اور آیت و روایت دونون متفق ہین اس مین کہ ان تینون باتون مین
وہ مختار ہے جو آسان ہو اُسکو بجا لاوے اور علما سب متفق ہین اسکی ظاہر پر عمل کرنے مین مگر ابو حنیفہ
اور سفیان ثوری کہ اُن سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہون مین ہے اور کہجور اور جو وغیرہ مین ایک
صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث اُنپر حجت ہین کہ ان مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے ثلاثۃ آصع من تمر یعنے تین صاع ہین کہجور کے اور حسن
بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہین مگر سب ان احادیث کی رو سے مردود ہین **باب** جواز
الحجامة للمحرم محرم کو پچہنی لگانے کا جواز **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچہنی لگائی مکہ کی راہ مین اور آپ احرام باندہے ہوے تہے
عن ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ

مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسْطَ رَأْسِهِ ترجمہ ابن بحینہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ
کی راہ مین اپنی سر کے بیچ مین اور آپ احرام سے تھے ف ان روایتون کے سبب سے اجماع کیا ہے علماء نے
پچھنی لگانے کی جواز پر خواہ سر مین لگاوے یا اور کہین جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاوین اور بال ٹوٹنے مین
فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھ فدیہ نہین غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اور اگر بالون
کی جگہہ نہین تو بغیر ضرورت کے بھی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اسمین فدیہ نہین اور ابن
عمر اور مالک سے اس صورت مین کراہت منقول ہے اور یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث
مین ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہین بسبب
ضرورت و وقت حاجت اور ان سب مین فدیہ واجب ہے باب جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ محرم
کو آنکھون کا علاج جائز ہونا عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى
أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ
ترجمہ نبیہ وہب کے بیٹے نے کہا ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھ اور جب ملل مین پہونچے (نام ہے ایک موضع
کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ مین) تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھنی لگین پھر جب روحا مین آگئے
بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہون نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کرو اسلیے کہ عثمان نے روایت
کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی کی آنکھین دکھتی تھین اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے تو آپ
نے فرمایا لیپ کر دو انپر ایلوے کا ف اتفاق علما کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا
جس مین خوشبو نہین ہے دوا کے لیے روا ہے اور اس مین فدیہ نہین اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی
کہ لگاوے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور دوسرے فقہا کے نزدیک
اور احمد و اسحاق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اسمین دو قول ہین اور اسمین فدیہ کے
واجب ہونے مین اُن کے دو قول ہین عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ
عَيْنَاهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهُمَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهُمَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ ترجمہ

نبیہ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھین اور سرمہ لگانا چاہا ابان نے منع کیا اور صبر لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **باب** جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ وَبَدَنَهُ محرم کو بدن اور سر دہونا روا ہے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ **ترجمہ** ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ دونو مین تکرار ہوئی ابوا مین ابن عباس نے کہا محرم سر دہووے اور مسور نے کہا نہین تو عبد اللہ نے کہا مجھے بہیجا ابن عباس نے ابو ایوب کے پاس کہ ان سے پوچہون تو مین نے انکو پایا کہ وہ کنوئین کی دو لکڑیون کے بیچ مین نہا رہی تہی اور وہ ایک کپڑے کی آڑ مین تہے اور مین نے ان سے سلام علیک کی اور انہون نے پوچہا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین عبد اللہ بن حنین ہون اور عبد اللہ بن عباس نے مجھے تمہاری طرف بہیجا ہے کہ مین پوچہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام مین کیونکر سر دہوتے تہے پس ابو ایوب نے اپنے دونون ہاتھ سر پر رکھے اور سر جہکایا یہان تک کہ مجہکو نظر آیا اور اس آدمی سے کہا جو انپر پانی ڈالتا تہا کہ ڈالو پہر وہ اپنے سر کو ہلاتے تہے اور اپنے ہاتہہ سے ملتے تہے آگے اور پیچہے پہر کہا مین نے ایسے ہی دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** اس حدیث مین کئی فوائد ہین اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دہونا اسکو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ مین مشہور و معروف تہا چوتہے رجوع کرنا سنت کی طرف جب اختلاف واقع ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و سلف صالحین کی و لو کرہ المقلدون و المتعصبون پانچوین سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف

اور سے جو پاخانہ پھرتا ہو یا پیشاب کرتا ہو جب بھی جائز ہونا استعانت کا وضو و غسل وغیرہ مین ساتوین معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھین تو یہ پوچھین کہ کیا ہی اُس مین حکم خداوند تعالے کا یا کیا ہے سنت رسول الثقلین کی یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ سوال کرین کسی کے قیاس سی اور نہ کسی کی رای سے اور اجتہاد سی کہ یہ طریقہ نہین سلف کا بلکہ شناعت اور ملامت کی ہے اُسپر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور زجر کا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی گئی ہے اُن سی رای اُنکی یا قیاس اُن کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے اسپر کہ محرم کو اپنا سر دہونا اور بدن دہونا واجب ہی جنابت کیوقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و راحت اور تبرید اور استراحت کے لیے اس مین مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلا کراہت اور جائز ہی شافعیہ کے نزدیک سر دہونا بیری کے پتون سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین اور جب تک بال نہ ٹوٹین فدیہ نہین اور مالک اور ابو حنیفہ نے کہا ہی کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہی مگر یہ روایتین اُنپر حجت ہین **عَنْ** زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا زید بن اسلم نے اس اسناد سی یہی روایت کی اور کہا کہ ابو ایوب نے اپنے دونون ہاتھ پھیرے اپنی ساری سر پر آگے اور پیچھے اور مسور نے ابن عباس سے کہا مین آج سے آپ سے تکرار نہ کرون گا

بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

محرم مر جاوی تو کیا کرین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا **عبد اللہ بن عباس** سے روایت ہی کہ ایک آدمی اونٹ پر سی گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اُسی کے اور سر نہ ڈہانپو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن اوٹھاویگا لبیک پکارتا ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّي **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ابو ایوب نے کہا کہ گردن ٹوٹ گئی اوسکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا غسل دو اسکو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن دو اسکو دو کپڑوں میں اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اسکا ایوب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اسکو اٹھاویگا قیامت کے دن لبیک پکارنے والا اور عمرو نے کہا پکارتا ہوا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ **ترجمہ** ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا اٹھا جائیگا قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اُس جگہ کا نام نہیں لیا جہاں وہ گرا تھا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹنی نے اسکی گردن توڑ ڈالی اور آپ نے فرمایا کہ اسکا مونہہ بھی نہ ڈھانپو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا **ترجمہ** وہی مضمون صرف اتنا فرق ہے کہ وہ قیامت کے دن سر میں تلبید کیے ہوئے اوٹھیگا (تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے ہیں اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا

وقصه بعيره وهو محرم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يغسل بماء وسدر ولا يمس طيبا ولا يخمر راسه فانه يبعث يوم القيمة ملبدا اوہی مضمون ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹ نے اوسکی گردن توڑ ڈالی **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يحدث ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم فوقع من ناقته فاقعصته فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يغسل بماء وسدر وان يكفن في ثوبين ولا يمس طيبا خارج راسه قال شعبة ثم حدثني به بعد ذلك خارج راسه ووجهه فانه يبعث يوم القيمة ملبدا **ترجمہ** ابن عباس نے وہی مضمون بیان کیا اور اس مین یہ ہے کہ کفن دو اوسکے تئین دو کپڑون مین کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو نہ لگاؤ اور شعبہ نے کہا پھر مجھ سے شیخ نے یون روایت کی کہ سر اور مونہہ دونون باہر نکلے رہین باقی مضمون وہی ہے **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما وقصت رجلا راحلته وهو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يغسلوه بماء وسدر وان يكشفوا وجهه حسبته قال وراسه فانه يبعث يوم القيمة وهو يهل **ترجمہ** وہی ہے **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال كان مع النبي صلى الله عليه وسلم رجل فوقصته ناقته فمات فقال النبي صلى الله عليه وسلم اغسلوه ولا تقربوه طيبا ولا تغطوا وجهه فانه يبعث يلبي وہی مضمون ہے ۔ **فائدہ** ان سب روایتون سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مر جاوے اسکو سیا کپڑا نہ پہناوین اور نہ سر ڈھانپین نہ خوشبو لگاوین اور مالک اور اوزاعی نے اور ابوحنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہین اور انکی مذہب کے رد ہین اور بیری کے پتون سے غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم وغیر محرم اُس مین دونو برابر ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہا کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگون نے اور یہ روایتین انکی رد ہین

باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه

محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہون گا تو احرام کھول ڈالون اسکا جواز **عن** عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضباعة بنت الزبير فقال لها اردت الحج قالت والله

مَا اَجِدُ نِي اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ وَكَانَتْ تَحْتَ
الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا انہون نے کہا کہ ہان
قسم ہے اسکی اور مین اکثر بیمار ہو جاتی ہون تو آپ نے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یون کہو کہ اے
اللہ احرام کھولنا میرا وہین ہے جہان تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح مین تہین عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ
اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا اسمین ضباعہ نے عرض
کی کہ مین حج کا ارادہ کرتی ہون عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ وہی مضمون جو اوپر گذرا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَتَتْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ ثَقِيْلَةٌ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ اَهِلِّيْ بِالْحَجِّ
وَاشْتَرِطِيْ اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ قَالَ فَاَدْرَكَتْ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی
مضمون روایت کیا آخر مین یہ ہے کہ انہون نے حج پا لیا احرام کھولنے کی ضرورت نہین پڑی عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انکو
کہ اپنے احرام مین شرط کر لین اور انہون نے حضرت کے حکم سے ویسا ہی کیا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ
اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِسْحَاقَ اَمَرَ ضُبَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ترجمہ
ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کسی مرض کا ڈر ہوتا ہو
اور اسکا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار اور امراض ہین اسکو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کر لے
کہ اگر مین بیمار ہون گا تو احرام کھول ڈالون گا پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی اور مسعود کا اور دوسرے صحابہ کا اور ایک جماعت

کا تابعین سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور یہی صحیح روایت ہے شافعی سے اور ثبت ان
سب لوگون کی یہی حدیث ہے ضباعہ کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشتراط روا نہیں
اور انہون نے اس حدیث کو ایک قضیۂ خاصہ مین محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اُن کے لیے خاص تہا اور قاضی
عیاض وغیرہ بعض لوگون نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے مین
کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ سوا اس روایت کو مرفوع نہین کیا سوا زہری
کے معمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور اصیلی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تغلیط پر تصریح کی ہے
اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری مین اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث
مین جنپر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے
اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہین اور جب حدیث صحیح
ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعویٰ تخصیص کا بلا دلیل ہے **باب** اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَ
اسْتِحْبَابِ غُسْلِهَا لِلْاِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضِ **ترجمہ** حائضہ اور نفسا کے احرام کا بیان اور
غسل مستحب ہونا انکو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ
بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **حضرت عائشہ**
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بیٹی عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونیکا ذی الحلیفہ کے
سفر مین سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو کہ اُن سے کہین کہ نہا دین اور لبیک پکارین۔
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفسا اور حائضہ کا صحیح ہے
اور احرام کے لیے انہیں غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک
یہ غسل مستحب ہے اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے اور حائض اور نفسا جمیع افعال حج بجا لادین سوا
طواف اور دو رکعت طواف کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتین احرام کی واجب نہین اور
نہ مروی ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین
ف اور تلبیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل کے سوا غیرہ چیز ہے جب سے

سر دہو یا جاوے جیسے خطمی و غسل وغیرہ اور تلبید بالون کا جما ناہی کسی لیسدار چیز سے کہ پریشان نہ ہون اور اپنے مصلے ہی پر لبیک
پکاری بعد ظہر کے پہر اونٹنی پہ سوار ہوئے اور پہر لبیک پکاری پہر جب بیدا پر پہونچے لبیک پکاری ابن عباس نے کہا
کہ اسکی قسم ہے آپنے واجب کیا حج کو اپنے مصلے مین اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدہی ہوئی
جب بہی اہلال کیا جب بیدا کے ٹیلے پر چڑہے جب بہی اہلال کیا اور کبہی آپ حج اور عمرے کی ساتہہ اہلال
فرماتے اور کبہی صرف حج کے ساتہہ کہ عمرہ اوسکا ایک جز ہے اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ قارن
تہے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ متمتع تہے اور شبہہ ہوا کہ آپ نے افراد کیا تہا اور ابن حزم نے کہا کہ یہہ
قبل ظہر کے تہا اور حالانکہ یہ وہم اور صحیح یہی ہے کہ آپ قارن تہے اور یہ نسبت بعد ظہر ہوا اور آپنے اہلال ظہر
کے بعد کیا اور اسکا کوئی قائل نہین ہے کہ احرام آپکا ظہر کے قبل تہا اور ابن عمر نے کہا کہ شجر کے پاس سے
آپنے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کہڑا ہوا اور انس نے کہا کہ نماز ظہر آپنے پڑہی اور سوار ہوئے
اور دونون حدیثین صحیح بخاری مین ہین اور ان دونون روایتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پہر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے آپ سے سنی اور حکم کیا
ان کو بامر اللہ تعالے کہ اپنی آوازین بلند فرماوین تلبیہ کے ساتہہ اور آپ کی سواری حج مین شتر تہا پالان
کے ساتہہ نہ محمل تہا نہ ہودج نہ عماری اور زنبیل توشہ کی نیچے بندہی تہی اور محرم کے محمل اور ہودج اور
عماری پر سوار ہونے مین اختلاف ہے اور اسکے جواز مین امام احمد کے دو قول ہین ایک کہ جائز ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالک کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے مخیر کیا اپنے اصحاب کو نسک ثلاثہ یعنے افراد و تمتع و قران مین پہر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب
پہونچے کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالین اور عمرہ بجا لا کر احرام کہول لین جن لوگون کے پاس ہدی (قربانی)
نہین ہے پہر مروہ کے قریب اسکا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ مین اسما بنت عمیس زوجہ ابی بکر صدیق
کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا انکو جو اس باب مین گذرا (زاد المعاد) اور ان کے قصہ سے
تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہہ کہ حائض بہی احرام کے لئے غسل کرے ثالث یہہ کہ احرام صحیح ہے
حائض کا پہر حضرت چلے اور لبیک پکارتے تہے اور صحابہ لبیک مین جو چاہتے بڑہاتے گہٹاتے تہے اور حضرت منع
نہین کرتے تہے اور پسند فرماتے تہے پہر جب روحا مین پہونچے وہان ایک گدہا گورخر کا کٹا ہوا ملا آپنے فرمایا اسکو
چہوڑ دو کہ اسکا مارنے والا آویگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ یہہ گدہا آپکے اختیار مین ہے

آپنے ابوبکر کو حکم کیا کہ اسکو بانٹ دو اور اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا کہانا حلال ہے جو اوسکے واسطے نہ مارا
گیا ہو اور صاحب اوسکا جسنے اوسکو شکار کیا تہا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہین گذرا تہی ابو قتادہ غیر محرم
تہے اور حال ونکا اوپر گذر چکا اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ہبہ مین قبضہ کہنا ضرور نہین بلکہ کہ دینی ہی لفظ ہبہ صحیح
ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیون سمیت نذر سے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک
ہو جاتا ہے جب وسکو بہاگنے سے روکدی اور اوسکی ملک ہو جاتا ہے جس نے روکا یا زخمی وغیرہ کرکے نہ اوسکی
جو پاوے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدہی کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم مین واہی اور معلوم ہوا کہ
قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد) **باب** بیان وجوہ الاحرام احرام کی قسمونکا بیان **عن**
عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها انها قالت خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام
حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه
هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا فقدمت مكة و
انا حائض لم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة قالت ففعلت
فلما قضينا الحج ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق
الى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك فطاف الذين اهلوا بالعمرة بالبيت و
بالصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد ان رجعوا من منى لحجهم واما الذين
كانوا جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال مین اور لبیک پکاری ہم
نے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے ساتھ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونون کا لبیک پکارے
اور پہر مین احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون سے فارغ ہو کر حلال ہووے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ پہر جب مین مکہ کو آئی حائض تہی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا مروہ پہری اور اسکی شکایت کی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا تم اپنے سر کے بال کہول ڈالو اور کنگہی کرو اور حج کا احرام باندہ
لو اور عمرہ کو چہوڑ دو فرماتی ہین کہ پہر مین نے ایسا ہی کیا پہر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بہیجا مجہکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کیطرف اور مین نے وہان سے عمرہ کیا اور فرمایا

کہ یہ تمہاری عمرہ کی جا بہہ ہی پہر طواف کیا اُن لوگون نے کہ احلال کیا تہا عمرہ کا بیت اللہ کا پہر صفا
اور مروہ کا پہر احرام کہول ڈالا پہر طواف کیا دوبارہ اسکی بعد کہ لوٹ کر آوین منیٰ سے حج کر کے اور جن لوگون نے
کہ حج و عمرہ کو جمع کیا تہا (یعنے قارن تہے) اُنہون نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ و حج دونون کیطرف سے) ۔
ف یہ احادیث سب جواز تمتع و افراد و قران پر دال ہین اور اجماع ہے سب پر کہ تینون قسمین حج کی روا
ہین اور وہ نہی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اوسکی توضیح آگے آوے گی
افراد یہ ہے کہ احرام باندہے صرف حج کا اور اُس سے فارغ ہو جائے اور **تمتع** یہ ہے کہ احرام
باندہے عمرے کا اشہر حج مین اور اُس سے فارغ ہو کر پہر اُسی سال حج کرے اور **قران** یہ ہے کہ ان دونون کا
احرام ایک ساتہہ ہی باندہے اور اسیطرح اگر ایک شخص نے احرام باندہا عمرے کا اور پہر حج کا احرام باندہ لیا
عمرہ کے طواف سے پہلے تو بہی قارن ہو گیا پہر اگر احرام حج کا باندہا اور پہر احرام عمرے کا باندہا تو اس کے
لیے شافعی کے دو قول ہین اصح قول اُن کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہین اوسکو اور دوسرا قول
ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہو جاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کہولنے کے قبل باندہے اور ایک
قول ہے کہ قبل وقوف عرفات کے باندہے اور ایک قول ہے کہ قبل نفل فرض کے باندہے اور ایک قول ہے کہ قبل
طواف قدوم کے باندہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان تینون مین افضل کون ہے سو شافعی اور
مالک کا اور اکثر لوگون کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پہر تمتع پہر قران اور امام احمد اور دوسرے فقہاء
کا قول ہے کہ افضل تمتع ہے اور ابو حنیفہ اور دوسرون کا قول ہے کہ افضل قران ہے اور یہ دونون مذہب آخر کے دوسرا
قول ہے شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پہر تمتع کی پہر قران کی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حج مین بہی اختلاف ہے علماء کا کہ آپ مفرد تہے یا متمتع یا قارن مترجم کہتا ہے کہ ابن
قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تہے اور قران افضل ہے اور زاد المعاد مین اسکو
خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے انتہے پہر فرمایا نووی نے اور ہر فرقہ اپنی مذہب کیموافق حضرت کے حج کو
ٹہیراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ مفرد تہے پہر احرام عمرہ کا بہی باندہ لیا تہا پہر اسکی اور داخل کیا اوسکو حج
پر اور قارن ہو گئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینون مذہبون کے ذکر کیے ہین اور ترجیح دی ہے قول
شافعی کو کہ افراد افضل ہے پہر اسکی بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حج مین واقع ہوا کہ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اول احرام آپ نے افراد کا کیا اسلیے مفرد کہلائے پہر

اور حکم تمتع کا دیا اسلیے متمتع ہوئے اور اکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئین بھی اسمین منضم کیا اس لیے
قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپکی قران ہی تھی اور اس مین اعتبار ہے اسوقت کا کہ آپنے حکم دیا اپنے یارون
کو کہ عمرہ کر کے احرام کہولڈالین جن کے پاس ہدی نہو اور جن کے پاس ہدی تھی وہ قارن رہے اس معنے سے کہ
انہون نے عمرہ کو حج مین ملالیا اور وہ احرام نکہول سکے اس لیے کہ انکے ساتھہ ہدی تھی اور آپنے اس لیے عمرہ
کو حج مین داخل کردیا کہ اسمین دلجوئی اور تسکین تھی صحابہ کی اور اطمینان کا موجب تہا اونکے واسطے اس لیے
کہ ان کے نزدیک مدت سے اشہر حج مین عمرہ بجالانا بہت برا تہا اور بسبب ساتھہ ہونے ہدی کے آپ یارون
کے ساتھہ احرام نہین کہول سکے اور اس عذر کو بیان فرمادیا غرض آپ آخر حج مین قارن ہو چکے اور متفق ہو
چکے ہین علماء اسپر کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگون نے بطور شذوذ کی اس مین خلاف کیا ہے اور
اس کے مانع ہوئے ہین اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہین ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز
مین نہین ملسکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے مین اور اسکو اصحاب الرائے نے جائز کہا ہے (یعنے دین مین
رای کو دخل دینے والون نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیے) اور یہی قول ہے شافعی کا ان روایتون
کے روسے اور بعض لوگون نے اسکو منع کیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خاص کیا ہے اس لیے
کہ اسوقت عمرہ کی ضرورت تھی اشہر حج مین (مگر نووی نے اس ضرورت کو بیان نہین کیا) اور جن لوگون نے
کہا ہے کہ آپ متمتع تھے مطلب انکا یہ ہے کہ آپنے آخر حج مین عمرہ سے تمتع یعنے برخورداری پائی اور اس
صورت مین تمام حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے تو حج کا احرام
باندہا تہا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اس کے حضرت نے انکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور
یارون کو حکم فرمایا جنہون کے ساتھہ ہدی نہ تھی اسیلیے حضرت عائشہ کے احرام مین رواۃ نے اختلاف کیا
ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس روایت مین تصریح ہے اسکی کہ جب آپ حائضہ ہو گئین تو حضرت نے
فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندہ لو اور اس صورت مین سب روایتون مین تطبیق ہو جاتی ہے
کہ جس نے حج کا احرام کہا اوس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اُس نے باعتبار آخر
حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اس سے یہ مراد نہین ہے کہ اسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی
اُسکے افعال مین دیر کر دو یہانتک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسے
وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے حیض کی حالت مین بھی ہو سکتی ہین بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل

ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ سی کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ مؤید ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی
ہے ابن طاؤس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ انہوں نے احرام
باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کی حائضہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا
کئے اور آپ نے منیٰ سے لوٹنے کے دن ان سے فرمایا کہ تم جو اب طواف و سعی کر دگے اس میں حج و عمرہ دونوں
کے طواف و سعی ادا ہو جاویگی غرض اس کو بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری
روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آپ نے جب انکو عبد الرحمن کے ساتھ بھیجا تنعیم کو تو فرمایا یہ تمہاری عمرے کی جگہ ہے
تو اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ انکا حج سے جدا ہو جاوے جیسے اور امہات المومنین
وغیرہن کا ہوا یا جیسے اور اصحاب کا ہوا جنکے ساتھ ہدی نہ لائے تھے اور انہوں نے حج کو عمرہ کر کے
فسخ کر دیا تھا اور پھر احرام کھولڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا غرض انکا عمرہ الگ ہوا
اور حج الگ ہوا تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ تنعیم سے ایک
عمرہ لیاؤ اور یہ اسی عمرہ کی جگہ ہے جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا الخ اس سے
معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کیطرف سے اور عمرہ اسکا حج میں مندرج
ہو جاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور
احمد اور اسحاق اور داؤد سے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ لازم ہیں اسکو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول
ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے ذکرہ من النووی بالاختصار) عن
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حجۃ الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بالحج حتی قدمنا مکۃ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احرم بعمرۃ ولم یہد فلیحلل ومن احرم بعمرۃ واہدی
فلا یحل حتی ینحر ہدیہ ومن اہل بالحج فلیتم حجہ قالت عائشۃ فحضت فلم ازل حائضا
حتی کان یوم عرفۃ ولم اہلل الا بعمرۃ فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انقض
راسی وامتشط واہل بالحج واترک العمرۃ قالت ففعلت ذلک حتی اذا قضیت حجتی بعث
معی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر وامرنی ان اعتمر من
التنعیم مکان عمرتی التی ادرکنی الحج ولم احلل منہا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا جب مکہ آئے تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھولڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نکھولے جب تک قربانی نحر نہ کرلے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہوگیا اور میں عرفہ کے دن تک حائض رہی اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر مجھے آپ نے فرمایا چوٹی کہولڈالو کنگہی کرو اور حجکا اہلال کرو عمرہ چہوڑدو میں نے ایسا ہی کیا جب حج کرچکی تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بہیجا کہ میں تنعیم سے عمرہ لاؤن وہ عمرہ جسکو میں نے پورا انہیں کیا تہا اور حج کا احرام باندہ لیا تہا اوسکا احرام کہولنے سے قبل **ف** مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گذرگیا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فاہللت بعمرۃ ولم اکن سقت الھدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھلل بالحج مع عمرتہ لا یحل حتی یحل منھما جمیعا قالت فحضت فلما دخلت لیلۃ عرفۃ قلت یا رسول اللہ انی کنت اھللت بعمرۃ فکیف اصنع بحجتی قال انقضی راسک وامتشطی وامسکی عن العمرۃ واھلی بالحج قالت فلما قضیت حجتی امر عبد الرحمن بن ابی بکر فاردفنی فاعمرنی من التنعیم مکان عمرتی التی امسکت عنہا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع میں اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہیں لائی اور آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے اور احرام نہ کہولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہون اور میں حائضہ ہوگئی پہر جب شب عرفہ ہوئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا اہلال کیا تہا تو اب حج کیونکر کرون فرمایا سر کہول ڈالو کنگہی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حجکا اہلال کرو پہر جب میں حج کرچکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا وہ مجھے پیچھے بٹہالے گئے یعنے اونٹ پر اور عمرہ کو لے آئے اس عمرہ کی جگہ جسکی بجاآوری افعال سے میں باز رہی تہی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من اراد منکم ان یھل بحج وعمرۃ فلیفعل ومن اراد ان یھل بحج فلیھل ومن اراد ان یھل بعمرۃ فلیھل قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فاھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحج واھل بہ ناس معہ واھل ناس بالعمرۃ والحج واھل ناس بعمرۃ وکنت فیمن اھل بالعمرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو چاہے حج و عمرہ

دونون کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت نے حج کا اہلال کیا اور آپکے ساتھ اور لوگون نے
بھی اور بعضون نے حج و عمرے دونون کا اور بعضون نے فقط عمرے کا اور مین انھی مین تھی حکن
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
موافین لھلال ذی الحجۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد منکم
ان یھل بعمرۃ فلیھل فلولا انی اھدیت لاھللت بعمرۃ قالت فکان من القوم من
اھل بعمرۃ ومنھم من اھل بالحج قالت فکنت انا ممن اھل بعمرۃ فخرجنا حتی
قدمنا مکۃ فادرکنی یوم عرفۃ وانا حائض لم احل من عمرتی فشکوت ذلک الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعی عمرتک وانقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج
قالت ففعلت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ وقد قضی اللہ حجنا ارسل معی عبد الرحمن بن
ابی بکر فاردفنی وخرج بی الی التنعیم فاھللت بعمرۃ فقضی اللہ حجنا وعمرتنا ولم
یکن فی ذلک ھدی ولا صدقۃ ولا صوم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نکلے ہم
حجۃ الوداع مین ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال
کرے اور اگر مین ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور مین انھی
مین تھی جنھون نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا مین حائضہ ہو گئی اور ابھی اپنے
عمرے سے احرام نہین کھولا تھا پھر حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو پھر مین نے
ایسا ہی کیا پھر جب محصب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپنے عبد الرحمن بن ابی بکر
کو بھیجا اور وہ مجھے تنعیم لے گئے اور مین نے اہلال عمرے کا کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونون
پورے کیے اور نہ اسمین قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ جانور
پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینون قسم مناسک کے روا ہین افراد
و تمتع و قران اور اسپر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب
مین آپنے شب کاٹی اور منے سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نہ اسمین قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارن
اور متمتع دونون پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب

مخطورات کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینی حالت احرام میں یا مونہہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اکھاڑنا
یا ناخن لینا وغیرہ سے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہے نووی
نے اسی پر تصریح کی ہے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرجنا موافين مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم لهلال ذي الحجة لا نرى الا الحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من احب منكم ان يهل بعمرة فليهل بعمرة وساق الحديث بمثل حديث عبدة
وہی مضمون دوسری سند سے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرجنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم موافين لهلال ذي الحجة منا من اهل بعمرة ومنا من اهل
بحجة وعمرة ومنا من اهل بحجة فكنت فيمن اهل بعمرة وساق الحديث بنحو حديثهما
وقال فيه قال عروة في ذلك انه قضى الله حجها وعمرتها قال هشام ولم يكن في ذلك هدي
ولا صيام ولا صدقة **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا **عن**
عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة
الوداع فمنا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج وعمرة ومنا من اهل بالحج واهل رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالحج فاما من اهل بعمرة فحل واما من اهل بحج او جمع بين
الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر **وہی مضمون** ہے آخر میں یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام
باندھا تھا یا حج و عمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر جب نحر کا دن ہوا یعنے دسوین تاریخ ذی الحجہ
کی ۱ **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ولا نرى
الا الحج حتى اذا كنا بسرف او قريبا منها حضت فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم وانا
ابكي فقال انفست يعني الحيضة قالت قلت نعم قال ان هذا شيء كتبه الله
على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تغتسلي قالت وضحى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه بالبقر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا
ہم نکلے آپ کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا اس لیے کہ عمرہ ایام حج میں برا جانتے تھے جاہلیت کے
دنوں میں کہ حضرت نے اس خیال کو مٹایا جب سرف میں آئی میں حائضہ ہو گئی اور رونے لگی حضرت نے آکر
پوچھا کیا تم کو حیض ہوا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے سو اب تم

حج کے کام کر سوا طواف کی کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپنے اپنی بیبیون کیطرف سی قربانی مین گاۓ کی **ف**
اس سی معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفساء کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور سرف
ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سی استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتون پر آتا ہے
بخلاف اسکے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سی شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال
بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے روا ہی اور معلوم ہوا کہ طواف
حائضہ سے صحیح نہین اور یہ بالاتفاق مسلّم ہے مگر اُسکی علت مین اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہے
طہارت کا طواف مین سو امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہی کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے
کہا شرط نہین ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جب نے طہارت کو شرط کہا ہے اوسکے نزدیک عدم طہارت
کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہون نے اُسے شرط نہین کیا انہون نے کہا کہ طواف سی حائضہ اسلیے روکی
گئی کہ اُسے مسجد مین ٹھیرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپنے قربانی کی بیبیون کیطرف سے اس مین احتمال ہے کہ آپ
نے ان سی پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کیطرف سے بے اُسکے پوچھے صحیح نہین ہوتی اور امام مالک نے اس
حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گاۓ کی اونٹ سی افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس
لیے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت مین آوے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس
حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان روایتون سی معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعت
راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہی استطاعت مین داخل ہے یا نہین اس مین اختلاف ہی اور اسپر اجماع
ہے کہ زوج حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہین روک سکتا اور شافعی
کے دو قول ہین ایک جمہور کے موافق اور اصح قول انکا یہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیے کہ حق اُسکا علی الفور زوجہ
پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علی الفور واجب نہین اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب
تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے
لہذا اگر اس کے وجوب پر فتوی دیا جاۓ تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ
حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ
فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَالَكِ

لعلك نفست قلت نعم قال هذا شيء كتبه الله عز وجل على بنات آدم عليه
الصلوة والسلام افعلي ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري قالت فلما قدمنا
مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه اجعلوها عمرة فأحل الناس إلا من كان
معه الهدي قالت فكان الهدي مع النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر وذوي اليسار
ثم أهلوا حين راحوا قالت فلما كان يوم النحر طهرت فأمرني رسول الله صلى الله عليه
وسلم فأفضت قالت فأتينا بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا أهدى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن نسائه البقر فلما كانت ليلة الحصبة قلت يا رسول الله يرجع الناس بحجة و
عمرة وأرجع بحجة قالت فأمر عبد الرحمن بن أبي بكر فأردفني على جمله قالت فإني
لأذكر وأنا جارية حديثة السن أنعس فيصيب وجهي مؤخرة الرحل حتى جئنا إلى
التنعيم فأهللت منها بعمرة جزاء بعمرة الناس التي اعتمروا حضرت عائشہ صدیقہ
ام المومنین مبراة من فوق اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نہین خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پھر جب سرف مین آئی مین حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آئے اور مین رو رہی تھی آپنے سبب پوچھا مینے عرض کی کہ کاش اس سال نہ آتی آپنے فرمایا شاید تمکو حیض
ہوا مینے عرض کی ہان آپنے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیون کے لیے لکھی ہے تو اب تم
وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نکرو بیت کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی ہین کہ پھر جب ہم مکہ مین
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یارون کو کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو سو لوگون نے احرام کھول
ڈالا (یعنے عمرہ کرکے) مگر جس کے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابوبکر
وعمر اور مالدارون کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انہون نے (یعنے جنہون نے کھولڈالا تھا) جب چلے منیٰ
حج کو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب دن ہوا نحر کا تو مین پاک ہوئی اور مجھے آپنے حکم
فرمایا سو مینے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا مین نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے گائے کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی مین نے
عرض کی یارسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کرکے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کرکے تب آپنے حکم فرمایا عبد الرحمن
کو انہون نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرماتی ہین کہ مجھے خوب یاد ہے اور مین اونگھ

کم سن لڑکی تھی اور اونگھ جاتی تھی اور میرے سو کھنے میں کجاوے کے پیچھے کی لکڑی لگ لگ جاتی تھی یہانتک کہ ہم تنعیم پہونچے اور وہان سے مین نے عمرے کا احرام باندھا اوس عمرہ کے بدلے مین جو اور لوگون نے کیا تھا **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے جسکی بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھے عمرے کا اور حائضہ ہو جاوے اور طواف نہ کر سکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے مین ملا دے اور قارن ہو جاوے سو فقہاے کوفہ نے جیسے امام اعظم اور اُنکے اصحاب ہین اُنہون نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہاے حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک ہین اور حج کو عمرے مین ملا دے اور یہی مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے امام احمد اور اُن کے اتباع ہین اور کوفیون نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس مین مذکور ہے کہ حضرت نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور چوٹی کھول ڈالو اور اخیر مین فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے اور یہ روایت مع ترجمہ اوپر گذر چکی غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متمتع نہین اور دلالت کرتی ہے کہ اُنہون نے عمرہ چھوڑ دیا اور احرام حج کا باندھ لیا اور اگر وہ اپنے احرام پر باقی رہتین تو کنگھی کرنا اُنکو روا نہ ہوتا اور اسیلیے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائین تو حضرت نے فرمایا یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے پھر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیون فرماتے کہ یہ اُسکا بدلا ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت مین اور سب لفاظ و عبارات کو جو اس مین بطریق مختلفہ مروی ہوئے ہین اس مین غور کرو تو بخوبی واضح ہو جاوے کہ وہ قارن تہین اور اُنہون نے عمرے کو نہین چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی روایتون مین اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طواف تمہارے حج اور عمرے دونون کو کافی ہے اور اُنہون نے عرض کی کہ میرے دل مین خلجان ہے کہ مین نے جب تک حج نہین کیا طواف نہین کیا اوسپر آپ نے عبد الرحمن سے فرمایا کہ اُنکو تنعیم لے جاؤ اور طاؤس کی روایت مین یہی ہے کہ آپ نے منی سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج اور عمرے دونون کو کافی ہو گا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہین کہ وہ قارن تہین اور حج و عمرہ دونون کو انہون نے ادا کیا چنانچہ اوپر نووی نے بھی اسپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور دال ہین یہ نصوص

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہیں کہ انہوں نے عمرہ ترک نہیں کیا
اور احرام اوسکا باقی ہے مگر اوس کی افعال بجالانے میں دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو
اس میں البتہ اشکال ہے اور اسکی حل میں فقہا کے چار مسالک ہیں **مسلک اول** یہ ہے کہ یہ قول دلیل
ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اُسکی کہ محرم کو اپنی
کنگھی کرنا روا ہے اور کنگھی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہ
قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ
نے بیان کیا ہے اور تمام راویوں کے خلاف کہا ہے اور طاؤس وقاسم واسود وغیرہم نے یہ روایت
بیان کی ہے مگر کسی نے یہ لفظ نہیں کہا کہ آپ نے سر کھولنے اور کنگھی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے
کہ حماد نے زید سے اور اس نے ہشام سے اور اس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجھسے کسی شخص نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو غرض
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کھولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہیں سنی **مسلک رابع**
یہ ہے کہ عمرہ چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اُسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل ترک ہی کردو
اور اوسکی دو دلیلیں بڑی پکی ہیں **اول** یہ فرمانا آپ کا طواف افاضہ کیوقت کہ یہ طواف تمہارا
حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہیں ہوا **دوسرے** یہ فرمانا آپ
کا کافی ہے کُونِی فِی عُمْرَتِکِ یعنی اپنے عمرہ میں رہو اور یہ جو آپ نے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے
عمرے کی جگہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجا لائیں
اور آنحضرت نے انکو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے عمرہ و حج دونوں کو کافی ہو گیا اور عمرہ حج میں داخل ہو
گیا تو انہوں نے اصرار کیا کہ جیسے اور امہات مومنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگوں کا جو ہدی نہ لائے تھے کہ ان
کے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تھا ایسا ہی میرا بھی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتھ ہو
جاوے پھر جب تنعیم سے عمرہ لائیں تو آپ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تھا اور اس میں
بھی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے پہل احرام کسکا باندھا تھا اور اس میں دو
قول ہیں **اول** یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور یہی صواب ہے اسلیے کہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ حضرت
نے صحابہ کو تینوں نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ ہی کا احرام

باندہتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندہو یہ بہی اسی پر دال ہو اور دوسرا قول یہ ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندہا تہا اور مفردہ تہیں چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرہ ان سب لوگون نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ انہون نے احرام حج کا باندہا تہا نہ عمرہ کا پہر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر مین کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اوکہاڑنا منع ہو مگر کنگہی کرنا کسی نے منع کیا ہے اور کنگہی مین نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (زاد المعاد) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْمَاجِشُوْنِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيْثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ **ترجمہ** اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور ابو بکر اور عمر اور مالدارون کے ساتہہ تہی پہر ان لوگون نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہو کہ مین کم سن لڑکی تہی اونگہتی تہی اور میرے مونہہ مین کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تہی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنے ہو سکتے ہین **اول** یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو **دوسرے** یہ کہ عمل مین افراد کیا ہو یعنے حج و عمرہ دونون کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجالائے ہون **تیسرے** یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہین کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنے افراد حج کے وہی دوسرے معنے ہین اور یہان اور ابن عمر کے قول مین وہی معنے مراد ہین کہ افعال دونون کے ایک ہی بار بجا لائے اور اس مین سب روایتون مین توفیق بہی ہو جاتی ہے اور حضرت کی شان کے لائق بہی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بہی فرمایا تہا کہ تمہارا یہ طواف یعنے طواف افاضہ حج و عمرہ دونون کو کافی ہے اور اس صورت مین

اون روایتون کی تاویل نہین کرنی پڑتی جن مین قران وتمتع کی تصریح آئی ہے (زاد المعاد) عن

عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلین بالحج فی اشہر الحج وفی حرم الحج ولیالی الحج حتی نزلنا بسرف فخرج الی اصحابہ فقال من لم یکن معہ منکم ھدی فاحب ان یجعلہا عمرۃ فلیفعل ومن کان معہ ھدی فلا فمنہم الاخذ بہا والتارک لہا ممن لم یکن معہ ھدی فاما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان معہ الھدی ومعہ رجال من اصحابہ لہم قوۃ فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی قال ما یبکیک قلت سمعت کلامک مع اصحابک فسمعت بالعمرۃ قال وما لک قلت لا اصلی قال فلا یضرک فکونی فی حجک فعسی اللہ ان یرزقکیہا وانما انت من بنات ادم کتب اللہ علیک ما کتب علیہن قالت فخرجت فی حجتی حتی نزلنا منی فتطہرت ثم طفنا بالبیت ونزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب فدعا عبد الرحمن ابن ابی بکر فقال اخرج باختک من الحرم فلتہل بعمرۃ ثم لتطف بالبیت فانی انتظرکما ھھنا قالت فخرجنا فاہللت ثم طفت بالبیت وبالصفا والمروۃ فجئنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی منزلہ من جوف اللیل فقال ھل فرغت قلت نعم فاذن فی اصحابہ بالرحیل فخرج فمر بالبیت فطاف بہ قبل صلوۃ الصبح ثم خرج الی المدینۃ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتی حج کی حج کے مہینون مین اوقات ومواضع حج مین (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتی ہوئی) اور حج کی راتون مین (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالی کا الحج اشہر معلومات اور امام شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک صحابہ وتابعین سے اور اسلاف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس تاریخین ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہین نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسوین تاریخ کی صبح تک اور امام مالک سے بھی یہی مروی ہے اور مشہور روایت مالک کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مشہور روایت ان دونون کی وہی ہے جو ہمنے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہانتک کہ سرف مین اترے اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کرلے اور جس کے ساتھ ہدی

ہو وہ نہ کرے سو بعضی لوگون نے اسپر عمل کیا اور بعضون نے نہین (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تہا بلکہ استحباب کے طور پر تہا) حالانکہ اون کے ساتہہ ہدی نہ تہی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہے رہی اور نیت حج ہی کی کی رہی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو ہدی تہی اور اُن لوگون کے ساتہہ بہی جنکو طاقت تہی ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین رو رہی تہی آپنے فرمایا تم کیون روتی ہو مینے عرض کی کہ آپ نے جو یارون سے فرمایا مین نے سُنا کہ آپنے عمرے کا حکم دیا اور مین اُسکی بجا آوری سے بسبب حیض کے مجبور ہون) آپنے فرمایا کیون مینے عرض کی کہ مین نماز نہین پڑہتی (یہان سے معلوم ہوا کہ حیض کو بے نمازی آگی بولنا مستحب ہی کہ اس مین حیا اور تہذیب ہی اور یہ اصطلاح گویا انسی حدیث سے نکلی ہے) آپ نے فرمایا تمہے کیا نقصان ہی تم حج مین مشغول رہو (یعنے ابہی افعال عمرہ مین تاخیر کرو اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اس سے امید ہی کہ تم کو وہ بہی عنایت فرما دے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ تعالے نے تمہارے اوپر بہی وہی لکہا ہے جو اُن سب پر لکہا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص حیض کی اور ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پہر فرماتی ہین کہ ہم حج مین نکلی اور ہم منا مین اوترے اور مین پاک ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین اُترے اور آپنے عبدالرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندہے (اس سے استدلال کیا ہے اُن لوگون نے جو قائل ہین کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل مین یعنے حرم سے باہر اور روا نہین ہے کہ حرم ہی سے احرام باندہ لیوے اور اگر اُسنے حرم ہی مین احرام باندہا اور پہر حل مین گیا طواف سے پہلے تو بہی کافی ہے اور اُسپر دم واجب نہین اور اگر حرم مین احرام باندکر بہی حل میں نہ نکلا اور طواف وسعی اور حلق کیا تو اس مین دو قول ہین ایک یہ کہ عمرہ اُسکا صحیح نہین جب تک کہ حل کیطرف نہ نکلے پہر طواف وسعی کرے اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے (یعنے ایک بکری) اس لیے کہ اوسنے میقات کو ترک کیا اور علما نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کیطرف نکلنا تاکہ نسک اُسکا حل وحرم دونون مین ہو جاوے جیسے حاجی دونون مین جاتا ہے اور عرفات مین وقوف کرتا ہے اور وہ حل مین ہے پہر مکہ داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علما نے کہ واجب ہی نکلنا حل کیطرف عمرہ کے احرام کے لیے جدہر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قول شاذ و مردود ہے اور جماہیر کا وہی قول ہے کہ تمام جوانب حل کے

برابر ہین خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپنے کہ مین تم دونون کا منتظر
ہون یہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہم دونون نکلے اور مین نے لبیک پکاری
اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ
اوسی منزل ہین تھے رات مین پہر آپنے فرمایا کہ تم فارغ ہو گئین مین نے عرض کی کہ ہان آپنے اپنے اصحاب
مین کوچ پکار دی اور نکلے اور بیت اللہ پر سے گذرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے
پہلے پہر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپ اصحاب کیطرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو الخ
زاد المعاد مین ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا نسک ثلاثہ مین پہر جب مکہ کے
قریب پہونچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندہے ہین اور ہدی نہین لائے وہ اسکو فسخ کر دین
عمرہ کے ساتھ یہہ مروہ پر پہونچکر بطریق وجوب کے انکو بہی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے
جا دے الخ زاد المعاد مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرون مین ایک بہی ایسا عمرہ نہین ہے
کہ آپنے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندہا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہین اور آپکے تمام عمرے
وہی تہے جبکہ مین باہر سے آنیوالے کے ہوتے ہین (یعنے اور نہ قیاس کرنا مکہ والون کے عمرے کا جو
ساکنان مکہ ہین اور انکو حکم دینا کہ حل مین جا کر احرام باندہین قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ مین مقیم رہے مگر ہرگز ان سے یہ مروی نہین ہوا کہ آپ نے اس
مدت مین کبہی مکہ سے حل مین جا کر عمرہ کا احرام باندہا اور آپنے جو عمرہ کیا ہے اور اسکو مشروع ٹہیرایا ہے
وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ مین آوے نہ اسکا جو مکہ ہی مین رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندہے اور یہ
آپکے زمانہ مین کسینے بہی نہین کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حالانکہ ہزارون صحابہ آپکے
ساتھ تہے اور وجہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تہی کہ وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حائضہ ہو گئین اور آپ نے
حکم کیا عمرہ پر حج کو ملا لو اور وہ قارنہ ہو گئین اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی
ہو جاوے گا تو اونہی یہ ملال ہوا کہ اور بیبیان تو حج اور عمرہ دونون مستقل (یعنے الگ الگ احرام سے)
ادا کر کے جاتی ہین اس لیے کہ وہ متمتعات تہین اور انکو حیض بہی نہین آیا اور انہون نے قران بہی نہین
کیا اور مین ایسے عمرے کے ساتھ جاتی ہون جو حج کے ضمن مین ہوا ہے اس سے انکو ملال ہوا تو آپنے
انکے بہائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ کہ ان کا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ نہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے وہان سے عمرہ کیا اور سے تجہین نہ اور کسی صحابی سے جو آپکے ساتھہ تھے انتہی غرض اس کلام سے
یہ ہے کہ آجکل جو مکے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا واجب جانتے ہین اور احرام اسکا مکہ کے اندر درست
نہین جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ حضرت عائشہ سے استدلال انکا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہین علی الخصوص
جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہین
سے جہان رہتا ہے لبیک پکارے یہانتک کہ اہل مکہ مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعددہ باب المواقیت
مین مسلم کے اوپر گذر چکا پس مکی کو احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا ضرور نہین و فی کتاب المقصود اور مسک الختام
مین ہے کہ صاحب سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہین خواہ ساکنان مکہ ہون یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور
احرام حج کے لیے باندہا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی
ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بہی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ مین
نہین جانتا کسی کو کہ اُسنے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے خود میقات عمرہ کی بہی مکہ ٹہیرایا ہے اسی حدیث کی روسے (جسکا ٹکڑا ہم مسلم سے ابہی لکہہ چکے ہین) اور
ابن عباس سے جو مروی ہے کہ انہون نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم مین سے چاہے کہ عمرہ بجالاوے تو اوسکو چاہیے
کہ اپنے اور اسکے درمیان مین بطن محسّر کو کر لیوے اور یہ بہی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا وہ تنعیم
کو جاوے اور حرم سے باہر ہو جاوے پس یہہ آثار موقوفہ ہین اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہین ہوسکتے
اسکے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے
پہر کہا اسحدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہین
اور شخص کے لیے جو مکہ مین رہتا ہے اور جب اسمین یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور یہ بہی حدیث مسلم مذکور کے
مقابل اور برابر نہین ہوسکتی اور طاوس نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہین
وہ ثواب پاتے ہین یا عذاب لوگون نے کہا عذاب کیون پانے لگے انہون نے کہا بیت اللہ اور اسکا طواف
چہوڑ کر چار میل جاتے ہین اور اس مدت مین دو سو طواف کر سکتے اور ہر طواف انکا اس آمد و رفت بے
معنے سے افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام انکا تفضیل مین طواف کی ہے عمرہ پر مترجم کہتا ہے کہ تاہم دلالت
کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنے ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہونے پر انتہے افعال المترجم اور

امام احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عمرہ کو مکہ میں طواف سے افضل کہا ہے کہ بعض نے مکہ میں رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ مکے کا جب مکہ سے احرام باندہے تو صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اوس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب نے کہا ہے کہ واجب کہنا دم کو اوسپر بے دلیل ہے انتہے ما قال فی المسلک الختام غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندہنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ حل میں نکلے اور قصہ حضرت عائشہ مثبت وجوب نہیں ہو سکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگوں نے اسکا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من ہولاء **عن** اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانوں کی ماں فرماتی ہے کہ بعض لوگوں نے ہم میں سے اہلال کیا تہا حج مفرد کا اور بعضوں نے قران کیا تہا اور بعضوں نے تمتع **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا حَاجَّةً **ترجمہ** قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندہکر آئیں تہیں **ف** یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر بوجہ حیض کے عمرے کو چہوڑدیا اور حج کا اہلال کیا مکہ سے اور یہہ کہنا صحیح ہو گیا کہ وہ حج کو آئیں تہیں اس لیے کہ اگر حیض نہ ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتیں جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہیں کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے **عن** عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ لَا نُرٰی اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰی اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَکَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ یَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَیْنَا یَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِیْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ یَحْیٰی فَذَکَرْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْکَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ **ترجمہ** عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنا کہ فرماتی تہیں ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب پانچ تاریخیں ذیقعدہ کی باقی رہ گئیں اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تھے یہانتک کہ جب مکے کے پاس آئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہو تو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کہولڈالے (یعنے حج کو عمرہ کر دے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ پہر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنے دسویں تاریخ

گائے کا گوشت آیا مینے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے
ذبح کیا ہے پھر مینے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہہ قول عمرہ کا ہے) انہون نے کہا تم سے خوب اسی
جیسے تہی ویسی ہی روایت کی عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ یحیی نے اس اسناد سے مثل
اسکی روایت کی عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَصْدُرُ النَّاسُ
بِنُسُکَیْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَّاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِیْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِیْ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَهِلِّیْ مِنْهُ
ثُمَّ الْقِیْنَا عِنْدَ کَذَا وَکَذَا قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ غَدًا وَلٰکِنَّهَا عَلٰی قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ قَالَ
نَفَقَتِكِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہی کہ انہونے عرض کی کہ یا رسول اللہ
لوگ مکہ سے لوٹتے ہین دو عبادتون کے ساتھہ (یعنے حج اور عمرہ جدا جدا گانہ کے ساتھہ) اور مین لوٹتی ہون ایک
کے ساتھہ آپنے فرمایا تم ٹہیرو جب تم پاک ہوگی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہمسے فلان فلان مقام
مین ملنا گمان کرتا ہون مین کہ آپنے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہاری اس عمرے کا تمہاری تکلیف اور خرچ
کے موافق ہے ف یعنے حضرت نے فرمایا کہ وہان سے لوٹتے وقت فلان مقام پر ہمسے ملنا اور اس سے
معلوم ہوا کہ عبادت کی ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑھتے رہتے ہین مگر نفقہ سے وہی
نفقہ مراد ہے جو شرع مین منع نہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہونچے عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُکَیْنِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰی اِلَّا اَنَّهُ
الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَیْتِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ سَاقَ الْهَدْیَ
اَنْ یَّحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ یَکُنْ سَاقَ الْهَدْیَ وَنِسَاؤُهٗ لَمْ یَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
یَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ اَوَمَا کُنْتِ طُفْتِ لَیَالِیَ قَدِمْنَا مَکَّةَ قَالَتْ
قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِیْ مَعَ اَخِیْكِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَهِلِّیْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَکَانَ کَذَا وَ
کَذَا قَالَتْ صَفِیَّةُ مَا اُرَانِیْ اِلَّا حَابِسَتَکُمْ قَالَ عَقْرٰی حَلْقٰی اَوَمَا کُنْتِ طُفْتِ یَوْمَ النَّحْرِ
قَالَتْ بَلٰی قَالَ لَا بَاْسَ انْفِرِیْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَلَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّکَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَیْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ

شِنْهَا وَقَالَ اِسْحَاقُ مُتَحَيِّطَةٌ وَمُتَحَيِّظٌ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ ہم
اور سب لوگ نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہ تھا پھر جب سب لوگ
مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام
کھول ڈالے غرض اُن لوگوں نے کھول ڈالا اور آپ کی بیبیاں ہدی نہیں لائیں تھیں سو انہوں نے بھی احرام
کھول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حیض ہوا اور میں نے طواف نہیں
کیا پھر جب شب حصبہ ہوئی تو میں نے عرض کی آپ سے کہ لوگ تو حج و عمرہ کر کے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے
آپ نے فرمایا کیا جن راتوں ہم مکہ میں آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا میں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا اچھا
تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور پھر ہمارے تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے اتنے
میں صفیہ نے کہا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ شاید میں تم سب کو روکوں (یعنے مجھے بھی حیض عارض ہوا اور
طواف وداع کی انتظار میں میرے لیے سب کو ٹھیرنا پڑے) حضرت نے فرمایا نگوڑی سر منڈی کیا تو نے نحر کے
دن طواف نہیں کیا (یعنے طواف افاضہ) انہوں نے عرض کی کیوں نہیں (اور یہ فرمانا آپ کا بطور روز
مرہ عرب کے اور بول چال کے تھا جیسے زبان میں مستعمل ہے نہ بطریق بددعا کے اور نہ اس ارادہ سے کہ معنی اصلی
اُس کے مراد ہوں جیسے تربت یداک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور حسن اختلاط کے تھا اور بی بی صاحبہ
نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کے لیے ہمکو انتظار کرنا پڑے پھر آپ نے فرمادیا کہ طواف وداع حائضہ کو
معاف ہے) آپ نے فرمایا اب کچھ مضائقہ نہیں کوچ کرو جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی
ہیں پھر ملے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر چڑھتے ہوئے مکہ سے اور میں اترتی تھی اور پھر یا میں چڑھتی تھی
اور آپ اترتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں اور نہ
اُسکو انتظار طہر کا اس کے لیے ضروری ہے اور نہ اس پر اُسکی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور تمام علماء کا مگر جو نقل کیا ہے قاضی عیاض نے خلاف بعض سلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے
انتہے زاد المعاد میں ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا
رضی اللہ تعالی عنہا تنعیم سے لائیں ہیں اس میں فقہاء امت کے چار مسلک ہیں **اول** یہ کہ یہ عمرہ
صرف اُن کے دلخوش کرنے کے لیے تھا اور نہیں تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہوگئی
تھی **دوسرے** یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئیں تو آپ نے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دیں اور حج مفرد بجا لائیں پھر حج کی

بعد اوسکی قضا کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضا تہی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابو حنیفہ اور اونکے اتباع کا اور اس
قول کیموافق یہ عمرہ انپر واجب تہا اور قول اول کے رو سے جائز اور جو متمتعہ حائضہ ہوجاوے اوسکا اونہی
دونون قول کیموافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر لاکر قارنہ ہوجاوے یا عمرہ کو چہوڑ کر مفردہ ہوجاوے اور پہر اوسکی
قضا کرے **تیسرے** یہ کہ جب وہ قارنہ ہوگئین تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ
قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہین اور یہ ایک روایت ہے احمد کی دو روایتون مین سے **چوتہے** یہ کہ مفردہ
تہین اور طواف قدوم سے بسبب حیض کے باز رہین اور افراد ہی بجالائین یہانتک کہ پاک ہوئین اور حج پورا کیا
اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تہا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ مین سے اور یہ مسلک مترجم
کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسالک کے تفصیل کی ہے اسکی ضعف پر ابن قیم وغیرہ نے انتہی

ف بہر حال اس عمرے سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بڑے بڑے اصول
مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالی ہماری مان کو اور بلند کرے درجہ اون کا اعلے علیین مین
اول یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونون کے لیے **دوسرے**
یہ کہ طواف قدوم ساقط ہوجاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے بیان کیا وہ اصل الاصیل ہے اس مسئلہ کی **تیسرے** یہ کہ داخل وشامل کرنا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے
جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیون نہو کہ وہ زیادہ تر اسکی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتہی** یہ کہ حائضہ
سب افعال حج بجالاوے سوا طواف کے **پانچوین** یہ کہ تنعیم حل مین ہے **چہٹی** یہ کہ دو عمرون کا ایک سال
مین بلکہ ایک ماہ مین بجالانا روا ہے **ساتوین** یہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکہتا ہو تو اوسکو روا ہے کہ
حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے **آٹہوین** یہ کہ مکے کے عمرے کے لیے یہہ
روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جانتا ہے اوسکے ہاتہہ مین اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہین اس لیے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مکے سے باہر نکلکر عمرہ نہین کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپکے ساتھ تہے سوا جناب
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اور عمرہ مکیہ والیون نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹہیرایا ہے کہ
مکی کو حل مین جانا ضرور ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اسمین کوئی باہر جانیکے وجوب پر ہرگز دلالت نہین اس
لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تہا اوس عمرہ کے عوض مین جو اونہون نے ترک کیا تہا ان لوگون
کے قول کے موافق جو اوسکو واجب کہتے ہین جیسے ہمنے اوپر تصریح کردی ہے یا زیادت محض تہی صرف اون کی

دلجوئی کے لیے اوسکی قول کے موافق جو اونکو قارن نہ کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی اون کے دونون کو کافی ہو
جکی تہی رصرح بذلک کلھا ابن القیم فی زاد المعاد) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّی لَا نَذْکُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ ترجمہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لبیک پکارتے
ہوئے نہ ارادہ خاص حج کا رکہتے تہے نہ خاص عمرے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور
کی جو اوپر گذری **ف** کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد میں کہ
مطلق احرام باندہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا تعیین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی کا اون
کے دو قولون مین سے کہ تصریح کی ہے انہون نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث مین اس کے بعد مفصل قول ثانی
کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب مین جابجا اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے
اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہین کہ آپ کا احرام مطلق تہا بغیر تعیین نسک کے اون کی
اعذار مین سے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جسکی ذیل مین ہم فائدہ لکہہ رہے ہین کہ یہی روایت بخاری مین
بہی مروی ہوئی ہے اور طاوس نے بہی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ اور آپ نہ حج کا نام لیتے تہے نہ عمرہ کا اور حکم الٰہی کے منتظر تھے کہ حکم الٰہی صفا اور مروہ کے بیچ
مین اوترا اور جابر نے بہی روایت کی ہے کہ ہمنے عمل کیا جو آپنے کیا اور آپنے لبیک پکاری توحید کے ساتھ
پہر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگون نے بہی وہی تلبیہ کہا جو آپنے کہا غرض ان روایتون مین کسی نسک
کی تعیین نہین ہے پہر اسکا جواب دیا ہے کہ ان روایتون مین کوئی بات ایسی مروی نہین جو اون روایتون
کے مخالف ہو جنمین تعیین آپ کی نسک کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاوس کی تو مرسل ہے اور وہ مقابل
نہین ہو سکتی اون روایات صحیحہ متصل الاسناد کی جو ثبوت تعیین کے باب مین مروی ہو چکی ہین اور طاوس
کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بہی ہو تو جس حکم الٰہی
کے آپ منتظر تہے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہونچا اور آپکے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کیطرف سے آیا اور
اوسنے کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج مین ملا ہوا غرض یہ حکم الٰہی آپکو قبل
احرام کے پہونچ چکا اور آپ قران کا احرام باندہ چکے اور طاوس اپنی روایت مین کہتے ہین کہ حکم الٰہی آپ
پر صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور یہ حکم اور ہے اور حکم اول کے سوا جو آپکو وادی عقیق مین

اور نہ تہا یعنے قبل احرام ۔ اور یہ حکم جو صفا اور مروہ سیا اور نہ ایہ فسخ حجکا حکم ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم دیا
کہ حج کو عمرہ بجا لاکر فسخ کردین جنکے ساتہہ ہدی نہ ہو اور یہین پر آپنے فرمایا کہ اگر پہلے سے مین جانتا اپنے کام
کو جسکو مینے آخر مین جانا تو ہدی ساتہہ نلاتا یعنے آرزو کی احرام کے کہولڈالنے کی مگر بسبب ہدی لانیکے مجبور
تہے اور یہ آرزو اس لیے تہی کہ اس مین امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور اُن کی موافقت تہی) اور یہان
آپنے فسخ حجکا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے تامل کیا تو آپنے فرمایا وہی کرو جو مین تجہے حکم دیتا
ہون باقی رہا یہ فرمانا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نہ خیال رکہتے تہے ہم حجکا نہ عمرہ کا یہ اگر
محفوظ ہو تو مطلب اُسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تہی اور نہین تو آپکے کلام مین مخالفت ہوگی کہ اور روایات
صحیحہ مین آچکا ہے کہ کچہ لوگون نے ہم مین سے حجکا کچہ لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور آپنے بہی خود احرام
عمرہ کا باندہا تہا اور یہ جو ام المومنین سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تہے نہ حجکا خیال تہا نہ عمرہ کا یہ بہی احرام
سے پہلے تہا اور یہ اون سے کہین مروی نہین کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تہا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے اُنکی روایتین کیونکر رد کی جاوینگی
گی اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بہی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہ ہوگا کہ اُنکو صحابہ کا
لبیک جو میقات پر ہوا یاد نرہا اور مرد بہ نسبت عورتون کے اس سے زیادہ واقف ہین اگرچہ اس کہنے کی ضرورت
نہین اسلیے کہ ہماری ان نے خود تصریح کردی ہے کہ بعض ہم مین سے عمرہ کا احرام باندہے تہے اور بعض
حجکا ۔ اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپنے توحید کا لبیک پکارا تو اس مین نہ الفاظ لبیک کے مروی ہین نہ
عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین مین ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ
مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ
الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا ۔ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتہی یا پانچوین کو آئے اور میرے پاس
تشریف لائے غصہ مین بہرے ہوے مینے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کے رسول اللہ اوس کو

دوزخ مین ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہین جانتی ہو کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اُس مین تردد کر رہے
ہین حکم نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپ نے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہین اور فرمایا کہ اگر مین پہلے سے جانتا
ہوتا اپنے کام کو جو مین نے بعد جانا تو ہدی کو اپنے ساتھہ نہ لاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب
نہین) اور یہان تک کہ مین خرید لیتا اور ان لوگون نے جیسا احرام کہول ڈالا ہے ویسا ہی مین بہی کہول
ڈالتا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تہا کہ آپ کے حکم مین تردد کرنا شیوہ
ایمان نہین اور ایمانداری کی بات یہی ہے کہ جب امر دین مین آپ کا حکم معلوم ہوجاوے کسی بہی امتی
کو تو اوسکو دل سے ماننا اور اُسیکو بہتر وافضل جاننا ضرور ہے اور اسی پر عمل کرنا اولے اور انسب ہے اور یہہ
مضمون ہے اس آیت کا فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہہ
مجتہدون اور مولویون اور درویشون کی باتین ہین جن مین احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول معصوم
مین جنکا دامن احتمال خطا کی آلایشون سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد وتامل جاننا نقص
ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم
مین ذرا بہی تردد کرے اوس کے لیے بددعا کرنا کہ اللہ تعالی اوسے جہنمی کرے دوزخ مین ڈالے روسیاہ
کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اُسکو منع نہین فرمایا یہان
سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور اُن کا حال بدتر کہل گیا (نووی) اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ مین
داخل نہین اور نہ اس حدیث مین جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کہولتا ہے
اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتین فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر
مین ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثون مین اور آیۃ مین مطابقت ہوگئی **عن**
عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ مَضَیْنَ
مِنْ ذِی الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ یَذْکُرِ الشَّکَّ مِنَ الْحَکَمِ فِیْ قَوْلِهٖ یَتَرَدَّدُوْنَ
وہی مضمون ہے مگر اس مین حکم راوی کا شک مذکور نہین تامل کے ذکر مین **ف**
غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ آپ چوتہی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ مین داخل ہوئے اور فرمایا دس دن

پہونچے اور نکلنا آپ کا ہم اوپر ذکر کر گئے ہین فلا الغوده اور ذی طوی مین جسکو آبار الزاہر کہتے ہین اتوار
کی شب کو اترے اور صبح کی نماز وہین ادا کی پہر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن مین اعلای
مکہ سے ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (ثنیہ ٹیلا علیا بلند اوپر کا حجون مین پہلے
حاء حطی ہے پہر جیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمرہ مین مکہ کی نیچے کی جانب سے داخل ہوتے تہے اور حج
مین اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نکلے نیچے کی جانب سے پہر مسجد مین چاشت کے وقت داخل ہوئے اور طبرانی
نے کہا کہ جب آپکی نظر بیت اللہ کیطرف پڑتی تہی دعا کرتے تہے اللہم زد بیتک ہذا التشریفا وتعظیما وتکریما
ومہابۃ پہر جب مسجد مین آئے تحیۃ المسجد نہین پڑہی اسواسطے کہ مسجد الحرام کی تحیت طواف ہے اور جب حجر اسود
کے روبرو آئے اسکی استلام کیا (استلام ہاتہ سے یا لکڑی سے چہونا یا بوسہ دینا یا ہاتہ سے چہو کر ہاتہ کو
یا لکڑی سے چہو کر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کیطرف نہین بلکہ باب کعبہ کیطرف
گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتہ نہین اٹہائے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے
نماز کے لیے کہتے ہین جیسے عوام الناس سنت کے نہ جاننے والے کرتے ہین اور یہ امور سب بدعات ومنکرات
سے ہین (زاد المعاد) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّهَا اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ
مَكَّةَ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتْ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ
لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَاَبَتْ فَبَعَثَ
بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا فرماتی ہین کہ انہون احرام باندہا عمرہ کا اور آئین اور طواف نہین کیا تہا کہ حائضہ ہو گئین
پہر سب مناسک حج کے ادا کیے حج کا احرام باندہکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی سے کوچ
کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہو جاوے گا اونہون نے اسبات سے اپنی خوشی
ظاہر کی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتہ بہیجدیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائین **ف** اس روایت
مین تصریح ہو گئی کہ اونہون نے عمرہ چہوڑا نہین صرف اسکی اعمال مین سبب حیض کے دیر کی اور
معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی عمرہ وحج دونون کے لیے کافی ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ کو حج پر داخل کرنا
جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف انکی دلخوشی کے لیے تہا ورنہ طواف دونو کو کافی تہا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَاضَتْ
بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حیض ہوا سرف
مین اور طہارت کی اونہون نے (یعنے غسل کیا وقوف کر لیے) عرفہ مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے (طواف سے سعی مراد
ہے) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ
فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى
مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین نے عرض کی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ کہ لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہین اور مین ایک لیکر
تو آپ نے حکم دیا عبد الرحمن کو کہ انکو لے جاو تنعیم تک اور وہ مجہے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے
اور مجہے اپنے پیچہے بٹہا لیا اور مین اپنے اوڑہنی سے اپنی گردن کہولدیتی تہی اور عبد الرحمن (اس
خیال سے کہ بے پردگی کیون کرتی ہے) میرے پیر پر مارتے تہے اس سبب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارا
ہئین اور مین ان سے کہتی تہی کہ یہان تم کسیکو دیکہتے بہی ہو (یعنے یہان کوئی نہین ہے اسلیے مین نے
اپنا سر کہولدیا ہے) پہر فرماتی ہین کہ مین نے احرام باندہا عمرے کا اور پہر ہم لوٹکر آئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اور آپ حصبہ مین تہے **ف** ان روایتون مین ایک طرح کا
اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر آنا ایک روایت مین یون
مذکور ہوا کہ جب وہ آئین تو حضرت بلندی پر چڑہتے تہے اور یہ اترتی تہین دوسرے وہ اترتی تہے
اور یہ چڑہتی تہین اور ایک مین یون ہے کہ جب وہ آئین تو آپ اپنی منزل مین تہے محصب مین اور
آپ نے کے اوسکے بعد کوچ کا حکم دیا اور پہر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک مین یہ ہے کہ جب وہ
آئین تو انکو حصبہ مین پایا (یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رجیسے ابہی مذکور ہوا) اور تطبیق
مین یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر راتون مین ایک شب انکو عمرہ کیطرف رخصت
کیا اور فرمادیا کہ ہم یہین ملین گے محصب مین اور بعد انکی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف
افاضہ سے فارغ ہو جائین اور حضرت ام المومنین آپ سے جب ملین کہ آپ فارغ ہو کر محصب مین

اچکی تہین اور یہ جو فرمایا ام المومنین سنے کہ پہر آپ نے کوچ کا حکم دیا اس مین بیان مین تقدیم و تاخیر ہوگئی
ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تہا اور آپ فارغ ہو چکے تہے
طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس مین بہی تصریح ہے کہ حضرت عائشہ کو دل خوش کرنے کو تنعیم
بہیجنا تہا ورنہ طواف اُن کا حج وعمرہ دونون کو کافی تہا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یُّرْدِفَ عَائِشَۃَ لِیُعْمِرَھَا مِنَ التَّنْعِیْمِ **ترجمہ** عبد الرحمن
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُنکو کہ اپنی پیچہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بٹہا کر
لے جاوین اور تنعیم سے عمرہ لے آوین عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ قَالَ اَقْبَلْنَا مُھِلِّیْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ بِحَجٍّ مُّفْرَدٍ وَّاَقْبَلَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بِعُمْرَۃٍ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِسَرِفَ عَرَکَتْ عَائِشَۃُ حَتّٰی
اِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْکَعْبَۃِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحِلَّ
مِنَّا مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ ھَدْیٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ کُلُّہٗ فَوَاقَعْنَا النِّسَآءَ وَتَطَیَّبْنَا
بِالطِّیْبِ وَلَبِسْنَا ثِیَابَنَا وَلَیْسَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَۃَ اِلَّا اَرْبَعُ لَیَالٍ ثُمَّ اَھْلَلْنَا یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ ثُمَّ دَخَلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَۃَ فَوَجَدَھَا تَبْکِیْ فَقَالَ مَا شَاْنُکِ قَالَتْ شَاْنِیْ
اَنِّیْ قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ اَحِلَّ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَالنَّاسُ یَذْھَبُوْنَ اِلَی الْحَجِّ الْاٰنَ
فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا اَمْرٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ اَھِلِّیْ بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَ
وَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰی اِذَا طَھُرَتْ طَافَتْ بِالْکَعْبَۃِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ
حَجِّکِ وَعُمْرَتِکِ جَمِیْعًا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ اَنِّیْ لَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی
حَجَجْتُ قَالَ فَاذْھَبْ بِھَا یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمِرْھَا مِنَ التَّنْعِیْمِ وَذٰلِکَ لَیْلَۃَ الْحَصْبَۃِ **ترجمہ**
جابر نے کہا کہ آئے ہم احرام باندہے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حج مفرد مین (شاید اُن کا اور
بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہوا اور حضرت تو قارن تہے) اور آئین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا عمرہ کے احرام کے ساتہ یہانتک کہ جب سرف مین پہنچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حائضہ ہوگئین پہر
جب ہم مکہ مین آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کہ جن کے ساتہ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کہول ڈالے ہمنے کہا کیسا کہا کہ بالکل کہول ڈالے کہا
راوی نے کہ پہر ہم پڑ گئے عورتون کے پاس (یعنے دشہرے سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی

اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ مین چار شب کا فرق باقی تہا پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ
کی) احرام باندہا یعنے حج کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی
پاس اور اُنکو روتے ہوئے پایا پوچہا کیون کیا حال ہے تمہارا اونہون نے عرض کی کہ مین حائضہ ہو گئی اور
لوگ احرام کہول چکے اور مین نے نہ احرام کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ نے
فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کی سب لڑکیون پہ لکہہ دی ہے سو تم غسل کر دو (یعنے احرام
کے لیے) اور احرام باندہو حج کا اور انہون نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہون مین یہانتک
کہ جب طاہر ہوئین تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مروہ کا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا
ہو گیا حج اور عمرہ دونون کا تو اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے دل مین ایک بات پاتی ہون
کہ مین نے طواف نہین کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن اُن کو تنعیم
مین لے جاکر عمرہ کرا لاؤ اور یہ معاملہ اوس شب ہوا جب محصب مین ٹہیرے تہے **ف** ان سب
روایتون مین یہ تصریح بخوبی ہو چکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف مین تہا مگر یہ نہین آیا کہ طہر کہان
ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات مین پاک ہوئین
اور عروہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پونہچا اور وہ حائضہ تہین اور ابن حزم نے کہا ہے کہ
عرفہ مین پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات مین وقوف کے لیے غسل کیا اور ابہی تک حیض باقی تہا پس ان
دونون روایتون مین تطبیق ہو چکی پہر اور عروہ نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مین حائضہ
تہی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بہی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض تہا
اور عرفات کے وقوف کے لیے غسل کیا اور یوم النحر مین حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے
زاد المعاد مین اور یہی صحیح ہے **قولہ** پہر ترویہ کے دن احرام باندہا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ
مین ہو اور ارادہ حج کا کرے اوسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندہے نہ اوس کے آگے سے **قولہ** سو تم غسل
کر دو الخ یعنے غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک
اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج و عمرہ دونون کا اس سے تین مسئلہ
نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا قارنہ تہین عمرہ کو بالکل چہوڑا نہ تہا دوسرے یہ کہ قارن
کو ایک ہی طواف وسعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ

نے جنکا مسلک محض رای ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچہ باک نہین رکہتی انہون نے اس کا خلاف
کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح
کے بعد چاہیے اور طواف سے پہلے نہین ہو سکتی اسیلیے آپ نے ام المؤمنین کو جیسا طواف سے بسبب
حیض کے روکا ویسا ہی سعی سے بہی روکا اور ابتداے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہفتہ کا
دن تہا سرف مین اور انتہا بہی اوس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر مین اسلیے کہ عرفہ کا دن حجۃ الوداع مین
جمعہ تہا اور تیسری تاریخ ذیحجہ کو ابتداے حیض تہی اور دسوین سال مین ہجرت کی یہ حج ہوا یہی ذکر کیا
ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع مین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِيْ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ
اللَّيْثِ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ جابر سے مثل حدیث
لیث کے مروی ہوا (یعنے جو اوپر گذری) مگر اس روایت مین اتنا ہی مضمون ہے جہان سے حضرت
عائشہ کا رونیکا ذکر ہے اور اوسکی اوپر کا مضمون مذکور نہین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّتْ
بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا اِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَاَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِّنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ اِذَا
حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جابر نے روایت کی کہ جناب
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین احرام عمرہ کا باندہا تہا اور حدیث روایت
کی مانند حدیث لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہے جب اون
سے جناب صدیقہ کچہ فرمایش کرتی تہین تو آپ مان لیتے تہے (یہ کمال اخلاق تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیون کی خاطرداری فرماتے تہے اور اُن کی فرمائشین پوری کر دیتے تہے
جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ
تہی اللہ پاک اون کا درجہ بلند کرے اعلی علیین مین اور اُن سے راضی ہو اور ہم کو اُنکی کفش برداری
مین قبول فرماوے آمین یا رب العالمین) غرض بہیجدیا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہ

اور وہ نعیم سے عمرہ لائین مطرجو راوی ہین انہون نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ انہون نے کہا کہ حضرت عائشہ جب حج کرتی تہین تو ویسا ہی کرتی تہین جیسا حضرت کے ساتھہ حج مین کیا تہا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مهلین بالحج معنا النساء والولدان فلما قدمنا مکة طفنا بالبیت وبالصفا والمروة فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معه هدی فلیحلل قال قلنا أی الحل قال الحل کله قال فأتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب فلما کان یوم الترویة اهللنا بالحج وکفانا الطواف الاول بین الصفا والمروة فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشترک فی الابل والبقر کل سبعة منا فی بدنة **ترجمہ** جابر نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھہ عورتین اور بچے بہی تہے پہر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جسکی ساتھہ ہدی نہو وہ احرام کہولڈالے اور حلال ہوجاوے ہمنے جابر سے کہا کیا حلال ہونا انہون نے کہا پورا پہر ہم عورتون کے پاس آئے (یعنے جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پہر جب آٹھوین تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور کفایت کرگئی ہمکو سعی صفا اور مروہ کی جو پہلے کی تہی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہوجاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چہوٹے نابالغ لڑکے کا بہی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ ان کے بعد ہین سب قائل ہین کہ حج اوسکا صحیح ہے اور وہ بہی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اوسپر جاری ہوتے ہین مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہین ہوتا اور جب بالغ ہو تو اسکو حج پہر فرض ہوتا ہے بشرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اورون پر فرض ہوتا ہے اور ابو حنیفہ نے اس مسئلہ مین صریح جمہور علما کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحة خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہین کہ نہ اوسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اوسمین ثواب ہے اور نہ اوسپر احکام حج مرتب ہوتے ہین اور کہا ہے کہ حج اوسکا صرف اسواسطے ہے کہ اسے مشق ہو اور احکام سیکہے اور اسکی محظورات سے بچے حالانکہ یہ قول انکے اونے بچے تک کے نزدیک بہی صریح نادانی ہے اسلیے کہ ہم کہتے

ہون تو شخ اکتہ روا نہین مگر ان سب ہی مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک علام جواز پر کوئی
دلیل قائم نہ ہو اور برارت اصلیہ اون کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض
نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بھی یہی منقول ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ
اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُحْرِمَ اِذَا تَوَجَّهْنَا اِلٰی مِنًی قَالَ فَاَهْلَلْنَا
مِنَ الْاَبْطَحِ ترجمہ جابر بن عبداللہ نے کہا حکم کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے احرام کھول
ڈالا کہ جب ہم منے کو چلین (یعنے آٹھوین تاریخ) تو لبیک پکاری ہمنے حج کی ابطح سے ف
ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہین اور یہان ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب کے قریب
ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھوین
تاریخ باندہے اور یہی حکم ہے اسکا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول
ذیحجہ سے احرام باندہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهٗ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا زَادَ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ
بْنِ بَکْرٍ طَوَافَهُ الْاَوَّلَ جابر عبداللہ کے بیٹے کہتے تھے کہ طواف نہین کیا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے اور نہ آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت مین
وہی طواف اوّل ف یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی
سعی کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اسکو دو سعیان ضرور ہین اور اسمین صاف صراحت
مذہب شافعی کی کہ جو قارن ہو اسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت
اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طاوس اور عطا اور حسن بصری
اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داود اور ابن منذر کا اور یہی طرف
گئے ہین ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اسپر دال ہین اور ایک گروہ نے
ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہین اور قائل ہین اسکے
شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہین اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور

غرض ہو احسان کی نعمت اپنی بہی آیا انا للہ وانا الیہ راجعون عن عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله
رضی الله عنهما فی ناس معی قال اهللنا اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم بالحج خالصا وحده قال
عطاء قال جابر فقدم النبی صلی الله علیه وسلم صبح رابعة مضت من ذی الحجة فامرنا ان نحل قال عطاء قال حلوا و
اصیبوا النساء قال عطاء ولم یعزم علیهم ولکن احلهن لهم فقلنا لما لم یکن بیننا وبین عرفة
الا خمس امرنا ان نفضی الی نسائنا فناتی عرفة تقطر مذاکیرنا المنی قال یقول جابر
رضی الله عنه بیده کانی انظر الی قوله بیده یحرکها قال فقام النبی صلی الله علیه
وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم لله واصدقکم وابرکم ولولا هدیی لحللت
کما تحلون ولو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الهدی فحلوا فحللنا وسمعنا
واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علی من سعایته فقال بما اهللت فقال بما اهل به
النبی صلی الله علیه وسلم فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم فاهد وامکث حراما
قال واهدی له علی هدیا فقال سراقة بن مالک بن جعشم یا رسول الله العامنا هذا
ام لابد فقال لابد **ترجمہ** عطاء نے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے اور میرے ساتھ کئی شخص
تھے کہ انہوں نے کہا لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کی اور کہا عطاء
نے کہا جابر نے پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذیحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول
ڈالیں عطاء نے کہا کہ پھر احرام کھول ڈالا اور عورتوں سے صحبت کی اور عطا نے کہا کہ یہ حکم ان کو وجوبا
کے طور پر نہیں دیا بلکہ احرام کھولنا انکو جائز کر دیا پھر ہمنے کہا کہ اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں کہ
حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کریں اپنی عورتوں سے اور عرفات میں جاویں اس طرح سے کہ ہماری آلتوں
سے منی ٹپکتی ہو کہا عطاء نے کہ جابر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور میں گویا اب دیکھ رہا ہوں
ان کے ہاتھ کو جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنے صحابہ نے اس عذر کی راہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا)
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم
سب سے زیادہ نیک ہوں (پھر میرے حکم بجا لانے میں کیا تامل ہے) اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی
تو میں بھی احرام کھول ڈالتا جیسے تم کھول رہے ہو اور اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو
معلوم ہوئی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا غرض پھر صحابہ نے احرام کھول ڈالا اور ہم سب نے آپ کی بات دل سے

اور رہان لی عطا نے کہا کہ جابر نے کہا کہ پہر آئے حضرت علی (اموال صدقات کی تحصیل لیکر جس کے لیے
حضرت نے اُنکو بہیجا تہا یمن کیطرف اور حقیقت مین یہ وہان امیر ہو کر گئی تہی نہ صدقات کی تحصیل کے
لیے اور شاید عاملون نے اُن کے سپرد کر دیے ہون کہ حضرت تک پہونچا دین ورنہ اموال صدقات بنی
ہاشم کو لینا روا نہین) پہر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندہا اُنہون نے عرض کی کہ جو
اہلال ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا (یعنے مین نے لبیک مین یہی کہا کہ جو لبیک حضرت کی ہو وہی میری
ہے یہ ویسی بات ہوئی جیسے نیت امام کی وہ میری) اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور
محرم رہو اور حضرت کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یا رسول
اللہ کیا یہہ حکم (یعنے حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ۱۲
فائدہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہہ
ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتہہ کی انگلیان
دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین ڈالین اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج مین دوبار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ
ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ علمار نے اس مین اختلاف کیا ہے اور
اس کے چار معنے کہے ہین اول اور اصح معنے یہ ہین اور جمہور بہی اسیکے قائل ہین کہ معنے اسکے یہ ہین
کہ عمرہ بجا لانا حج کے ایام مین جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت مین ایام حج مین عمرہ کرنے کو
بہت برا جانتے تہے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تہا کہ وہ حج کے مہینون مین
عمرے کو ممنوع جانتے تہے **دوسرے** معنے یہ ہین کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے
کہ داخل ہو گئے افعال عمرے کے افعال حج مین قیامت تک **تیسری** تاویل ہے بعض لوگون کی
کہ اونہون نے کہا کہ عمرہ واجب نہین اور معنے اوس کے یہ ہین کہ عمرہ ساقط ہو گیا اور کہا اونہون نے
کہ داخل ہونا اُسکا حج مین یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہو گیا اور حج کی فرضیت نے اوس کے وجوب کے
ساقط کر دیا اور یہہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے **چوتہی**
یہہ کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کر کے جائز ہو گیا قیامت
تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد مین اسی
قول کو (یعنے چوتہی کو) باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ اون کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

۱۲ اسرار حاصل ہو گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے

اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابیون نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسمار بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری اور براء بن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسیٰ اشعری اور عبد اللہ بن عباس اور سبرہ بن معبد جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں یہ اُن کے روایات صحیحہ وحسن نقل کیے ہین اور سراقہ بن مالک بن جعشم کی روایت جس مین مذکور ہے کہ اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا کہ اس لفظ اخیر مین صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہین کہ یہ خاصہ تہا صحابہ کا اون کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرما دیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازب کی روایت مین یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون پر غصہ بھی فرمایا جو احرام کھولنے مین تامل کرتے تھے اور اسکے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس کا اور اون کے یارون کا اور ابی موسیٰ اشعری اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن عنبری قاضی بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتین اچھی ہین مگر ایک بات اُنہون نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین امام صاحب نے فرمایا کہ اے سلمہ مین تم کو عقل والا جانتا تہا میرے پاس گیارہ حدیثین صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے موجود ہین اس بارہ مین ہین اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکر چھوڑ دون پہر ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین عذر بیان کیے ہین جو لوگ اس مین پیش کرتے **اول** یہ کہ یہ منسوخ ہے **دوسرے** مخصوص بصحابہ ہے **تیسرے** بعض روایتین اس کے معارض ہین پہر اُن تینون کے جوابات تو یہ دیے ہین اور بخوبی معنے چہارم کو یعنے جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق انہی کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح وموافق روایات ہے دمن شاء فلیرجع الیہ فلینظر بعین الانصاف الی زاد المعاد)

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اهللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فلما قدمنا مکۃ امرنا ان نحل ونجعلها عمرۃ فکبر ذلک علینا وضاقت به صدورنا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیه وسلم فما ندری اشیء بلغه من السماء ام شیء من قبل الناس فقال ایها الناس

أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ ۔ ترجمہ

جابر بن عبداللہ نے کہا کہ لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا ہمکو کہ ہم احرام کھول ڈالین اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالین (یعنے حج کو عمرہ کرکے فسخ کر دین) اور یہ بات ہم پر گران گذری اور ہمارے سینے اس سے تنگ ہوگئے اور یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پھر ہم نہین جانتے کہ آیا اُنکو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگون سے پہونچی غرض آپنے فرمایا کہ اے لوگو احرام کھول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی وہی کرتا جو تمنے کیا ہے (یعنے عمرہ کرکے حج کو فسخ کرتا اور احرام کھول ڈالتا) تب تو ہمنے احرام کھول ڈالا یہانتک کہ صحبت کی ہمنے عورتون سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہین (یعنے خوشبو لگائی سیے کپڑے پہنے جماع کیا) پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہمنے پیٹھ موڑی (یعنے منی کو چلے) حج کا لبیک پکارا ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس سال کہ آپکے ساتھ ہدی تھی (یعنے حجۃ الوداع مین جو ایسا حج ہے کہ آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگون نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم احرام کھولڈالو پھر لوگون نے طواف کیا بیت اللہ اور سعی کی صفا مروہ کی اور بال کترائے اور احرام کھول کر رہے پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) تو لبیک پکاری حج کی اور آپنے فرمایا کہ تم جو احرام لیکر آئے ہو اوسکو متعہ کر ڈالو (یعنے اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کرکے کھول دو اور پھر حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جاوے گا) اور لوگون نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کرین حالانکہ ہم نے

نام لیا ہے حج کا آپ نے فرمایا وہی کرو جس کا میں تمکو حکم دیتا ہوں اسلیے کہ میں اگر ہدی کو ساتھہ نہ لاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسے تم کو حکم دیتا ہوں مگر یہ کہ میرا احرام کہل نہیں سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک پہونچ لے (یعنے ذبح نہ ہو لے) پہر لوگوں نے کیا **ف** اس بیان میں مضمون آگے پیچھے ہو گیا ہے اصل یہ ہے کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کہولنے میں اصحاب سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتوں میں آیا ہے اگرچہ اسکو راوی نے یہاں بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا میں ہوئی ہے غرض اس روایت میں تصریح ہے کہ پہلے لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندہا تہا پہر عمرہ کرکے کہول ڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ ہے اور اسکی تفصیل اوپر خوب گذری کہ قیامت تک فسخ روا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم بہی یہی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اس میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ فسخ خاص تہا صحابہ کے ساتھہ اور انکے بعد کسیکو روا نہیں اور انکو بہی اوس سال کے سوا اور برسوں میں روا نہ تہا اور یہ قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر سلف و خلف کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اسکا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندہکر آوے اور ہدی ساتھہ نہ لاوے وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندہ لے اور یہ قول ہے امام احمد بن حنبل اور المحدثین اور ایک گروہ کا اہل ظاہر میں سے اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن قیم نے اور یہی مروی ہے چودہ صحابہ سے کہ آپ نے حکم فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم نے آپ سے پوچھا کہ اسی سال کیلیے یہ حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں قیامت تک کے لیے ہے اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر بسبب سوق ہدی کے لاچار تہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً **جابر** بن عبد اللہ نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور آپ نے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم اسکو عمرہ کر ڈالیں اور احرام کہول ڈالیں اور آپکے ساتھہ قربانی تہی اس لیے آپ اسکو عمرہ نہ کر سکے **عن** أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ

مَنَازِلَهٗ فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوْتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلٰى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهٗ بِالْحِجَارَةِ **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا کہ ابن عباس تو ہم کو حکم کرتے تھے متعہ کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور مینے اسکا ذکر کیا جابر سے تو انہون نے کہا یہ حدیث تو میرے ہاتھ سے لوگون مین پہیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر جب حضرت عمر خلافت پر قائم ہوئے تو اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی اپنے رسول کیواسطے جو چاہتا تہا حلال کر دیتا تہا جس سبب سے کہ چاہتا تہا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہہ مین اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے جیسا تمکو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹہیراؤ ہمیشہ کے لیے نکاح اون عورتون کا یعنے جن سے متعہ کیا گیا ہے یعنے ایک مدت معین کی شرط پر نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آوے گا ایسا کوئی شخص کہ اوس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہوگا ایک مدت معین تک تو مین اسکو ضرور پتھرون سے مارون گا **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهٗ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ **ترجمہ** قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور اس مین یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اسلیے کہ اسمین حج بھی پورا ہوا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوا یعنے ہر ایک کو الگ الگ سفر مین بجا لاؤ) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً **ترجمہ** جابر نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین **ف** نووی نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کیا ہے بعضون نے کہا مراد اوس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کیطرف اور کسی نے کہا اشہر حج مین مطلق عمرہ بجا لانا ہے اور پہر اوس سال مین حج بھی کرنا اور یہہ اسلیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپنے افراد کی کہ وہ افضل ہے اور چونکہ اب امن ہو گیا ہے راہون مین تو اولے ہے کہ لوگ ایک ہی سفر مین دونون نسک نہ بجا لاوین اس نظر سے آپنے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاض کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسی کی اوسپر دال ہے کہ حضرت عمر نے حج کو فسخ کرنا عمرہ کر کے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر اسپر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہین مارتے تھے اھ

اسپر کہ کوئی اشہر حج مین عمرہ بجا لاوے اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اس خیال سے تہا کہ وہ اور تمام صحابہ یہ خیال کرتے تہے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تہا اسی سال کے ساتہہ جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس مین اختلاف نہین کہ جو تمتع اس آیت مین مذکور ہے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرے اور حج کے قبل اور پہر اُس سال حج بہی کرے اور تمتع مین قران بہی داخل ہے اس لیے کہ اس مین بہی ایک قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر مین جو اپنے وطن سے نکلا تو دونو نسک بجا لایا اور تمتع مین یہ بہی داخل ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کرکے کہولڈالے جسکو فسخ حج بعمرہ کہتے ہین ا لیغنے یہ تینون معنی اس آیت مین ہوسکتے ہین) تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا ۔ متعہ سے اوس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج مین اور پہر اُسی سال حج بہی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہین بلکہ نہی اولویت ہے کہ اونہون نے کہا اولی یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ کرو اور غرض ترغیب دینا تہی افراد کی اور اب اجماع ہوگیا ہے علماء کا کہ افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہین اور اختلاف اسکی فضل مین ہے کہ اولی کون ہے اور اوپر اسکی بحث ہوچکی ہے باقی رہا حضرت عمر کا متعہ نکاح کو منع فرمایا جو اسمین مذکور ہے تو وہ ایک مدت معین پہ نکاح کرنا ہے اور وہ ابتداے اسلام مین مباح تہا پہر منسوخ ہوا خیبر کے دن پہر مباح ہوا فتح مکہ مین پہر منسوخ ہوا ایام فتح مین اور اسکی حرمت اب تک چلی جاتی ہے اور قیامت تک چلی جاوے گی اور زمانہ اول مین اس مین کچہ اختلاف تہا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگون کو پونچی تہی پہر وہ اختلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے اوسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح مین آویگی انشاء اللہ تعالے) اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین کہا ہے کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے اونہون نے سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس نے کہا مین دیکہتا ہون کہ اب یہ لوگ ہلاک ہون گے مین تو کہتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ کہتے ہین کہ کہا ابوبکر و عمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہین ہو کہ رخصت دیتے ہو متعہ کی تو ابن عباس نے کہا جا اپنی مان سے پوچہہ اے چہوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابوبکر اور عمر نے

توکبھی متعہ نہین کیا یعنے تمتع حج کا ابن عباس نے فرمایا اینده کی تمہ تحقیق تم لوگون کو دیکھتا ہون کہ تم باز
نہ آؤگے جبتک اللہ تعالی تم کو عذاب نہ کریگا مین تو تم سے حدیث بیان کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر و عمر نے یون کہا تب عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تہے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تہے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے
عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہین عروہ سے کہ ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم
سے زیادہ جانتے تہے اور اسیطرح ابوبکر و عمر کے حال سے بہی تمسے زیادہ واقف تہے اور تم سے بہتر حال
بہتر تہے اور ان تینون کے نزدیک تم سے اول تہے اور یہہ تینون ان سے زیادہ قریب تہے بہ نسبت تمہاری
کہ اس مین کوئی مسلمان ذرا بہی شک نہین کر سکتا اور عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بہی تم سے
زیادہ علم والی تہین اور تم سے زیادہ سچی تہین پہر ثوری کی سند سے حضرت عائشہ کی روایت بیان کی
کہ اونہون نے کہا کون امیر موسم ہوا ہے لوگون نے کہا ابن عباس تو اونہون نے فرمایا کہ وہ سب لوگون
سے زیادہ جاننے والے ہین حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویان نے جو افضل اور
اعلم اور صدق اور اوثق ہین عروہ سے اونہون نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے پہر بزار کے طریق
سے روایت کی ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر و عمر نے اور پہلے جس
نے اوس سے منع کیا وہ معاویہ ہین اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے یہانتک کہ وفات پائی اور حضرت عمر نے اور عثمان رضی اللہ تعالی
عنہما نے بہی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اوس سے منع کیا وہ معاویہ علیہ الرحمۃ ہین ابن قیم نے فرمایا کہ یہ حدیث
ابن عباس کی جو روایت کی جس مین معاویہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے اسکو احمد نے مسند مین اور ترمذی
نے اور حسن کہا ہے اوسکو پہر ذکر کی گئین روایتین حضرت عمر سے جسمین مذکور ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ
اگر مین عمرہ کرتا تو حج کرتا اور تمتع کرتا اور ثابت کیا اونکو باسانید معتبرہ بسند ودہ پہر ذکر کیا جواب ابن قیم
رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا اونہون نے کہ حضرت عمر نے البتہ کبہی منع نہین کیا متعہ سے بلکہ یون فرمایا کہ پورا
حج تمہارا اور پورہ عمرہ یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ بجا لاؤ اور اختیار کیا اونہون نے افضل امور کو اور وہ یہ ہے
کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج مین جدا جدا سفر کے ساتہہ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چل کر مکہ تک آوے اور قران
اور تمتع خاص سے کہ جو ایک ہی سفر مین دونون کی ادائی ہو جاوے یعنے حج اور عمرہ کی افضل ہے

اور تخصیص کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ نے اور اور فقہا نے بھی اور یہ
وہی افراد ہے جو بجا لائے ہین ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تھے لوگون
کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے
تھے اس آیت کی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کہ اتمام اون کا یہ ہے کہ احرام باندھے ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے
اور الگ سفر مین بجا لاوے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو
اور پھر وہان سے احرام باندھکر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینون سے پیشتر ہوا تو یہ دونون نسک پوری
ہوئی یا عمرہ کیا اوسنے قبل شہر حج کے اور مکہ مین ٹھہرا رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج و عمرہ ہوا غرض یہ
مذہب مختار تھا حضرت عمر کا اور اس مین لوگون نے غلطیان کین کہ اونہون نے متعہ سے منع کیا ہے اور
کسی نے سمجھا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہین اور کسی نے جانا کہ ترک اولی کی نظر سے منع کرتے ہین (جیسا نووی کے
قول مین اوپر گذرا) اور یہ کسی نے خیال کیا جسکی نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات
نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونو قسم کے حضرت عمر سے اوپر گذر چکی اور کسی نے سمجھا کہ اس
مسئلہ مین اون کے دو قول ہین جیسے اور مسائل مین اون کے دو قول ہین اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا
اور پھر روایات جواز کو رجوع سمجھا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے اون کے منع کو اون کی رائے خیال
کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ مین اور حضرت عمر وقوف مین تھے عرفات کے کہ انہون نے ایک شخص
کو دیکھا خوب بالون مین کنگھی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے
کہا ہان آپنے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوسکے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے اوس نے
کہا کہ مین متمتع تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور مین نے آج ہی احرام باندھا ہے تو یہین سے
حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی تمتع نکرے الحدیث اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے تھی اونکی ابن حزم
نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کو اپنے سب بیبیون سے جماع کیا اور پھر صبح کو
احرام باندھا اور اس مین کسی کا اختلاف نہین کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر بھی غرض یہ
رائے حضرت عمر کی مخالف تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کذا کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے بمنع
اختصار و زیادة قلیلة **باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم** یہ باب ہے بیان مین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے — عن جعفر بن محمد عن ابیه قال دخلنا علی جابر بن عبد الله
رضی الله تعالی عنهما فسال عن القوم حتی انتهی الی فقلت انا محمد بن علی بن حسین فاهوی
بیده الی راسی فنزع زری الاعلی ثم نزع زری الاسفل ثم وضع کفه بین ثدیی وانا یومئذ
غلام شاب فقال مرحبا بك یا ابن اخی سل عما شئت فسالته وهو اعمی وحضر وقت الصلوة
فقام فی نساجة ملتحفا بها کلما وضعها علی منکبه رجع طرفاها الیه من صغرها ورداؤه
الی جنبه علی المشجب فصلی بنا فقلت اخبرنی عن حجة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بیده
فعقد تسعا فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی
الناس فی العاشرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حاج فقدم المدینة بشر کثیر کلهم
یلتمس ان یاتم برسول الله صلی الله علیه وسلم ویعمل مثل عمله فخرجنا معه حتی اتینا ذا الحلیفة
فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر رضی الله تعالی عنهما فارسلت الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی فصلی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت به ناقته علی
البیداء نظرت الی مد بصری بین یدیه من راکب وماش وعن یمینه مثل ذلك
وعن یساره مثل ذلك ومن خلفه مثل ذلك
ورسول الله صلی الله علیه وسلم بین اظهرنا وعلیه ینزل القرآن وهو یعرف تاویله
وما عمل من شیء عملنا به فاهل بالتوحید لبیك اللهم لبیك لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك
لا شریك لك واهل الناس بهذا الذی یهلون به فلم یرد رسول الله صلی الله علیه وسلم علیهم
شیئا منه ولزم رسول الله صلی الله علیه وسلم تلبیته قال جابر رضی الله تعالی عنه
لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرة حتی اذا اتینا البیت معه استلم الرکن فرمل
ثلاثا ومشی اربعا ثم نفذ الی مقام ابراهیم فقرا واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی فجعل
المقام بینه وبین البیت فکان ابی یقول ولا اعلمه ذکره الا عن النبی صلی الله علیه وسلم
کان یقرا فی الرکعتین قل هو الله احد وقل یا ایها الکافرون ثم رجع الی الرکن فاستلمه
ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنا من الصفا قرا ان الصفا والمروة من شعائر الله ابدا
بما بدا الله به فبدا بالصفا فرقی علیه حتی رای البیت فاستقبل القبلة فوحد الله

وكبره وقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله
الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك فقال
مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الى المروة حتى انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى
اذا صعدنا مشى حتى اتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا حتى اذا كان آخر
طواف على المروة فقال لو اني استقبلت من امري ما استدبرت لم اسق الهدي و
جعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة فقام سراقة
ابن جعشم فقال يا رسول الله العامنا هذا ام لابد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم
اصابعه واحدة في الاخرى وقال دخلت العمرة في الحج مرتين لا بل لابد ابد وقدم علي
من اليمن ببدن النبي صلى الله عليه وسلم فوجد فاطمة ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت
فانكر ذلك عليها فقالت ان ابي امرني بهذا قال فكان علي يقول بالعراق فذهبت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم محرشا على فاطمة للذي صنعت مستفتيا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم فيما ذكرت عنه فاخبرته اني انكرت ذلك عليها فقال صدقت صدقت
ماذا قلت حين فرضت الحج قال قلت اللهم اني اهل بما اهل به رسولك صلى الله عليه
وسلم قال فان معي الهدي فلا تحل قال فكان جماعة الهدي الذي قدم به علي رضي
الله تعالى عنه من اليمن والذي اتى به النبي صلى الله عليه وسلم مائة قال فحل الناس
كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي فلما كان يوم التروية
توجهوا الى منى فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بها الظهر و
العصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة من
شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك قريش الا انه واقف
عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فاجاز رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس
امر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادي فخطب الناس وقال ان دماءكم واموالكم
حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا كل شيء

من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة وإن أول دم أضع من دمائنا
دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا الجاهلية موضوع و
أول ربا أضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله فاتقوا الله في النساء فإنكم
أخذتموهن بأمان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم
أحدا تكرهونه فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصمتم به كتاب
الله وأنتم تسألون عني فما أنتم قائلون قالوا نشهد أنك قد بلغت وأديت ونصحت فقال
بإصبعه السبابة يرفعها إلى السماء وينكتها إلى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات
ثم أذن ثم أقام فصلى الظهر ثم أقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى أتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء إلى الصخرات وجعل
حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة
قليلا حتى غاب القرص وأردف أسامة خلفه ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم و
قد شنق للقصواء الزمام حتى إن رأسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى أيها
الناس السكينة السكينة كلما أتى حبلا من الحبال أرخى لها قليلا حتى تصعد حتى أتى
المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء بأذان واحد وإقامتين ولم يسبح بينهما شيئا
ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح
بأذان وإقامة ثم ركب القصواء حتى أتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه
وكبره وهلله ووحده فلم يزل واقفا حتى أسفر جدا فدفع قبل أن تطلع الشمس
وأردف الفضل بن عباس رضي الله تعالى عنهما وكان رجلا حسن الشعر أبيض وسيما
فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت ظعن يجرين فطفق الفضل ينظر إليهن
فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل فحول الفضل وجهه إلى الشق الآخر
ينظر فحول رسول الله صلى الله عليه وسلم يده من الشق الآخر على وجه الفضل يصرف
وجهه من الشق الآخر ينظر حتى أتى بطن محسر فحرك قليلا ثم سلك الطريق الوسطى

الَّتِیْ تَخْرُجُ عَلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی حَتّٰی اَتَی الْجَمْرَۃَ الَّتِیْ عِنْدَ الشَّجَرَۃِ فَرَمَاھَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ مِّنْھَا مِثْلَ حَصَی الْخَذْفِ رَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّیْنَ بِیَدِہٖ ثُمَّ اَعْطٰی عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَکَہٗ فِیْ ھَدْیِہٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بَدَنَۃٍ بِبَضْعَۃٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَکَلَا مِنْ لَّحْمِھَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِھَا ثُمَّ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَی الْبَیْتِ فَصَلّٰی بِمَکَّۃَ الظُّھْرَ فَاَتٰی بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَسْقُوْنَ عَلٰی زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ یَّغْلِبَکُمُ النَّاسُ عَلٰی سِقَایَتِکُمْ لَنَزَعْتُ مَعَکُمْ فَنَاوَلُوْہُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْہُ **ترجمہ** جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے گہر گئے اور انہون نے سب لوگون کو پوچہا یہان تک کہ جب میری باری آئی تو مینے کہا مین محمد بن علی ہون امام حسین کا پوتا سو انہون نے میری طرف (شفقت سے) ہاتہہ بڑہایا اور میرے سر پر ہاتہہ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کہولی پہر نیچے کی گھنڈی کہولی (یعنے شلوکے وغیرہ کی) اور پہر اپنی تہیلی رکہی میرے سینہ پر دونون چھاتیون کے بیچ مین اور مین اون دنون جوان لڑکا تہا پہر کہا کہ شاباش خوش رہو اے میرے بہتیجے اور پوچہو مجہسے جو چاہو پہر مینے اون سے پوچہا اور وہ نابینا تہے اور اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور وہ کہڑے ہوئے ایک چادر اوڑہکر کہ جب اوسکی دونون کنارون کو دونون کندہون پر رکہتے تہے تو وہ نیچے گرجاتی تہی اوس چادر کے چہوٹے ہونے کے سبب سے اور انکی چادر بڑی تپائی پر رکہی تہی **ف** اس حدیث مین بہت بڑے فائدے ہین اور بہت قواعد اسلام ہین اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثون مین سے ہے کہ بخاری مین نہین ہے اور ابوداؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابوبکر منذر نے ایک کتاب تصنیف کی ہے فقط اوس کے فائدون مین اور اس سے ڈیڑہ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہین اور اگر کوئی غور کرے تو اس سے بہی زیادہ پاوے اور اب اتنے ٹکڑے مین جو فوائد ہین ہم اُن کو ذکر کرتے ہین **اول** یہ کہ جب لوگ ملاقات کو آوین تو ہر ایک کی خاطر کیجاوے اوس کے مرتبہ کے موافق جیسا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگون کے مرتبون کا **دوسرے** تعظیم اور خاطرداری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہین امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے **تیسرے** جابر نے اون سے فرمایا مرحبا خوش رہو اور شاباش اس سے معلوم

ہوا کہ جو آدمی اوسکو دل خوشی کی کچھ بات کہنا چاہتی نرمی و راخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیون کو
اور انکو محبت سی جرأت دینا کہ کچھ پوچھین اور خوف نہ کرین اسی لیے حضرت جابر نے اونکے سینہ پر ہاتھ
رکھا پہر فرمایا کہ پوچھو پانچوین صاحب زادی صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ مین اندنون جوان تہا اس سے
معلوم ہوا کہ وجہ اون سے زیادہ محبت کرنے کے اور دلجوئی کی یہی تہی کہ وہ صغیر السن اور چہوٹے تہے
اور اور بوڑہون کے ساتہہ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکہنا ضرور نہین اور یہ خاطر داری سبب ہوگی اون کو
حدیث کا مطلب یاد رکہنی کا چہٹے معلوم ہوا کہ امامت اندہے کی روا ہے اور اسکی جائز ہونیمین اختلاف
نہین مگر افضل ہونے مین تین قول ہین شافعیہ کے ایک یہ کہ امام ہونا اندہے کا آنکہہ والے سے
افضل ہے اس لیے کہ اوسکی نگاہ کہین نہین پڑتی اور خیال نہین بٹتا دوسرے یہ کہ آنکہہ والا
افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیون سے خوب بچ سکتا ہے تیسری یہ کہ دونون برابر ہین اور یہی قول
صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے ساتوین یہ کہ گہر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا
بہی ہو آٹہوین یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سی گو اور کپڑے بہی موجود ہون جیسے آنکی لنگی چادر دہری
تہی نوین تپائی وغیرہ کا گہر مین رہنا جائز ہے شرح پہر نماز پڑہائی اونہون نے ہم کو (یعنے امامت
کی) اور مین نے کہا کہ خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنے حجۃ الوداع سے) تو
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو
برس تک مدینہ منورہ مین رہے اور حج نہین کیا پہر لوگون مین پکار دیا دسوین سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حج کو جانیوالے ہین پہر جمع ہوگئے مدینہ مین بہت سے لوگ اور سب چاہتے تہے کہ پیروی کرین رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کرین (حج کرنے مین) جیسے آپ کرین ف پکار دیا
تاکہ لوگ تیاری کرین حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکہہ لین اور آپ کی باتین اور وصیتین
خوب یاد کرین اور اور لوگون کو پہونچاوین اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جاوے
دسوین - اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگون کو آگاہ کر دے کہ انکی
سواری کے لیے طیار ہو جاوین گیارہوین معلوم ہوا کہ سب لوگون نے احرام حج کا باندہا اسلیے
جابر نے کہا کہ ہم نے وہی نیت کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پہر جب آپنے جو لوگ ہدی نہین لائے
تہے انکو فسخ حج عمرہ کا حکم فرمایا تو لوگون نے تامل کیا یہانتک کہ آپکو غصہ کرنا پڑا اور آپنے عذر کیا کہ

[illegible]

میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ مین بھی احرام کھولڈالتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابو موسی نے بھی احرام حج ہی کا باندہا تہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تہا انتہے ح غرض ہم لوگ سب آپکے ساتھ نکلے یہان تک کہ ذو الحلیفہ پہنچے اور وہان اسماء بنت عمیس جنین اور محمد ابو بکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کرلو اور لنگوٹ باندہ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندہ لو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی مسجد مین اور سوار ہوئے قصوا اونٹنی پر ف اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ بارہوین بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اور عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی تیرہوین نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندہنا کچھہ کپڑا اندام نہانی پر رکھہ کے اور اس مین اختلاف نہین - چودہوین معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑہی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہی کافہ علماء کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہین وہ کہتے ہین کہ اگر کوئی نہ پڑہے تو اسپر کچھ دم وغیرہ لازم نہین آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہوگئی اور جن وقتون مین نماز منع ہے اگر انہی وقت احرام باندہے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑہ لے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتون کا پڑہنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے نہین تو نہین اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو الحلیفہ مین ظہر کی دو رکعت پڑہی اور لبیک پکاری حج و عمرہ دونون کی اور یہہ نماز ظہر کی فرض تھی اور احرام کی دو رکعتین پڑہنا آپ سے کہین ثابت نہین سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑہی بس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتین ہون اور احرام کی نہون چنانچہ بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپنے مدینہ مین ظہر کی چار رکعتین پڑہین اور ذی الحلیفہ مین دو پس یہہ رکعتین ظہر ہی کی تہین اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہون نے سب روایتون مین غور نہین کیا انہون نے سمجہا کہ یہ احرام کی تہین اور قصوا آپکی اونٹنی کا نام تہا ح یہانتک کہ جب آپ کو لیکر وہ سیدہی ہوئی بیدا پر (وہ ایک مقام ہے متصل میلے کی) تو مین نے دیکہا آگے کیطرف جہانتک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تہے اور بائین داہنی طرف بھی ایسے ہی بہیڑ تہی اور بائین طرف بھی ایسے ہی اور پیچہے بھی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیچ مین تھے

اور آپ پر قرآن شریف اترتا جاتا تھا اور آپ اوس کی حقیقت کو خوب جانتے تھے اور جو کام آپ نے کیا وہی ہم
نے بھی کیا ف قولہ سوار اور پیادہ اس سے پندرہوان مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج مین سوار اور
پیادہ دونون طرح جانا روا ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہی کہ سب کا اسپر اتفاق ہی اور دلائل کتاب و سنت اس
مین موجود ہین چنانچہ اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَأْتُوکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ
اور اختلاف ہی علماء کا اس مین کہ افضل کیا ہے سو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہی کہ سواری
پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس مین پیروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اسلیے بھی کہ اس مین
مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اسلیے بھی کہ اس مین خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اوتنا ہی
ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کی راہ مین ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ
اس مین مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہین اس لیے کہ مشقت مطلوب نہین بلکہ پیروی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہی سولہوان مسئلہ یہ ہی کہ یہ جو کہا کہ اون پر قرآن اوترتا تھا اس سے ثابت
ہو گیا کہ جو عمل اون کیطرف سے روایت ہو اوسی کو اختیار کرنا ضرور ہی اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل
جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہین نہ وہ دین ہو سکتا ہے ح پھر آپ نے توحید کے ساتھ
لبیک پکاری اور کہا لبیک سے لا شریک لک تک اور معنی اس کے اوپر ہو چکے ہین اور لوگون نے بھی یہی
لبیک پکاری جو اب لوگ پکارتے ہین یعنے حضرت کی لبیک مین کچھ لفظ بڑھا کر پکاری اور آپ نے اون کو
رد کیا نہین اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہی اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہین رکھتے
تھے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہین تھے (بلکہ ایام حج مین عمرہ بجالانا ایام جاہلیت سے برا جانتے تھے)
ف یعنی جن صحابہ نے آپکی لبیک پر کچھ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہین کیا اس سے
ستر ہوان مسئلہ معلوم ہو گیا کہ لبیک مین زیادتی آپ نے منظور کی اور یہ جو کہا توحید کے ساتھ
اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتین بڑھاتے تھے اون کو حضرت نے نکال
دیا اور اکثر علماء نے کہا ہی کہ فقط اوتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہی مستحب ہے اور یہی قول ہے
امام مالک اور شافعی کا ح یہانتک کہ جب ہم بیت اللہ مین آئے آپ کے ساتھ آپ نے چھوا رکن
کو (یعنے حجر اسود کو) اور طواف مین تین بار اوچھل اوچھل کر چھوٹے چھوٹے ڈگ رکھ کر شانے اوچھال
اوچھال کر چلے اور چار بار عادت کے موافق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی وَاتَّخِذُوا

مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ مین کیا
پہر میرے باپ کہتے تہے اور مین نہین جانتا کہ اونہون نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر
کیا ہوگا کہ آپ نے پڑہین دو رکعتین اور اون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑہا پہر لوٹ کر
گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اُسکو بوسہ دیا اور نکلے اوس دروازے سے جو صفا کی طرف ہے **فائدہ** اس سے
کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **اٹہارہوان** یہ ہے کہ طواف قدوم مین آپ نے تین بار رمل کیا اور
چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اُسپر ساری امت کا اتفاق ہے
اونیسوان یہ کہ طواف سات پہیرے ہے **بیسوان** یہ کہ رمل تین پہیرون مین اول کے سنت ہے اور
رمل اکڑ کر جہپٹ کر چلنے کو کہتے ہین اور ہر پہیرے کو شوط کہتے ہین اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک
طواف مین خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرے کے جو طواف ہو اُس مین رمل سنت
نہین اور جلدی چلنا بہی ایک ہی مین سنت ہے دوسرے طواف مین نہین اور اسمین شافعی کے دو قول مشہور
ہین اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف مین سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہین اور یہ صورت
طواف قدوم اور طواف افاضہ مین ہو سکتی ہے کہ ان دونون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع
مین نہین ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم مین خواہ اوسکے بعد سعی کا
ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسیطرح طواف عمرہ مین جلدی اسلیے کہ عمرہ مین اوسکے بعد کوئی طواف نہین اور اسی
طرح سنت ہے اضطباع اور یہہ **اکیسوان مسئلہ** ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈالکے
اور دونون سرے ایک آگے سے ایک پیچہے سے لیکر بائین کندہے پر ڈالدے اور بایان کندہا کہلا رہے
کہ اُس مین ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بہی اوسی طواف مین سنت ہے جسمین رمل سنت
ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان
مکہ نے کہا کہ انکو مدینہ کے تپ نے دبلا کر دیا اور یہ سست ہوگئے سو آپ نے یارون کو حکم دیا کہ اس طرح
طواف کرین کہ کافرون پہ رعب ہو جاوے اور یہ بہادری اور قوت مسلمانون کے اونپر ظاہر ہو اور بعد
اس علت دور ہو جانے کے بہی یہ حکم حجۃ الوداع مین باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف
حصہ مولفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اب نہ رہا - **بائیسوان**
مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچہے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس مین اختلاف ہے کہ یہہ واجب ہے یا سنت اور شافعیہ کے اس مین تین قول ہین اول اور سب سے
صحیح اور پکا یہہ ہے کہ یہ سنت ہین دوسرا یہ کہ واجب ہین تیسرا یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ رکعتین بھی واجب
ہین اور اگر طواف سنت ہے تو یہ بھی سنت ہین اور بہرحال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑھا تو طواف اسکا باطل نہین
ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ اُن کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اور اگر وہان جگہہ نہ ملے تو حجر مین یعنے
حطیم مین پڑھے اور نہین تو مسجد مین نہین تو مکہ مین نہین تو حرم مین اور اگر اپنے وطن مین جاکر پڑھے
جب بھی روا ہے اور اگر کئی بار پے در پے طواف یعنی سات سات شوط کرکے پھر ہر طواف کے لیے دو دو
رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولی ہے اور مکروہ نہین اور اسی کے
قائل ہین مسور بن مخرمہ اور عائشہ اور طاؤس اور عطا اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف
اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور
محمد بن حسن اور ابن منذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہاء سے تئیسوان مسئلہ یہ ہے
کہ طواف کی رکعتون مین پہلی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد پڑھنا سنت ہے
چوبیسوان مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہے کہ جب دو رکعتون سے
فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہین اور
اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہین آتا اور یہی قول ہے امام شافعی کا پچیسوان مسئلہ یہ ہے کہ اس روایت
مین قل ہو اللہ پہلی مذکور ہے اور قل یا ایہا الکافرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری مین
قل یا ایہا الکافرون اور اسسے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتین پڑھنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس مین تعجب کرین اور بعضی
روایتون مین اسکے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہمنے تئیسوین مسئلہ مین لکھا ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ
نے زاد المعاد مین فرمایا کہ طواف قدوم مین اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سوار
ہو کر اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل تہا اور جن روایتون مین حجۃ الوداع مین
اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اسسے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کے طواف
مین کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے تو ان کے
غلطی ہے حقیقت مین یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ مین واقع ہوا ہے نہ سعی بین
الصفا و المروہ مین پہر کہا ہے کہ صفا اور مروہ مین ہر بار بطن وادی یعنے بیچ کے نشیب کی جگہہ مین جہان

اب دو سبز کھنبی کھڑے کر دیے مین) مین دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ مین آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ مین نے اپنے
استاذ شیخ ابن تیمیہ قدس اسرار وحہ سے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ یہہ ابن حزم کی بہول ہے اور یہہ بہول ویسی ہی
ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پہرے صفا اور مروہ کے بیچمین اور وہ یہہ سمجہا کہ شاید آنے اور جانے
دونون کو ملا کر ایک سعی کہتے ہین اور ایسی ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہہ صریح غلط ہے اس لیے کہ اگر
ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہان سے شروع ہوئی تہی اور یہہ بخوبی ثابت ہے کہ آپنے سعی مروہ پر ختم
کی اور صفا سے شروع کی ح پہر جب صفا کے قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبے کے دروازے سے
بیس پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑہی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللہِ یعنے صفا اور مروہ دونون اللہ کی نشانیون
مین سے ہین) اور فرمایا آپنے کہ ہم شروع کرتے ہین جس سے شروع کیا اللہ تعالی نے اور آپ صفا
پر چڑہے یہانتک کہ بیت اللہ کو دیکہا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اُسکی بڑائی
کی (یعنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ تک (یعنے کوئی معبود
لائق عبادت کے نہین سوا اللہ تعالی کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اوسنے اپنا وعدہ (یعنے دین کے پہیلانے
کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اوس نے اپنے غلام کی (یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
اور شکست دی اوسنے اکیلے سب لشکرون کو پہر اُسکے بعد دعا کی پہر ایسا ہی کہا پہر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی
کیا پہر اوترے اور مروہ کیطرف چلے یہانتک کہ جب آپکے قدم میدان کے بیچ مین اوترے تو دوڑے یہانتک
کہ جب چڑہ گئے تو پہر آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ مروہ پر پہونچے پہر مروہ پر بہی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر
کیا تہا (یعنے وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کہڑے ہو کر یہانتک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنے
سات شوط ہو چکے) **ف** اس سے بہت مناسک معلوم ہوئے چنانچہ **چھبیسوان** مسئلہ یہہ ہے
کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور کا اور نسائی مین آیا ہے کہ آپ
نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہین سے جہان سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اوسکی صحیح ہے
اور **ستائیسوان** مسئلہ یہہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑہنا چاہیے اور اس چڑہنے مین اختلاف ہے
جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑہنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اوس پر نہ چڑہا تو سعی صحیح ہو
گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور حفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہین ہوئی اور صواب وہی
قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی درزمین ایڑیان لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی درزمین پیر کی

اونگلیان لگا کر تمام کرے کہ سعی ناقص نہ ہو۔ **اٹھائیسواں** یہ ہے کہ مستحب ہے کہ اتنا چڑھے کہ کعبہ دکھائی
دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر۔ **اونتیسواں** یہ ہے کہ مستحب ہے بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی دعیات
پڑھے اور دعا کرے قبلہ رخ ہو کر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار ذکر
اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب
مدینہ پر چڑھ آئے تھے اللہ تعالی نے انکو بھگا دیا اور یہ جنگ جسکو خندق کہتے ہیں جو تھے سال ہجرت
کے یا پانچوین سال میں ماہ شوال میں واقعہ ہوئی۔ **تیسواں** یہ کہ وادی کے بیچ میں دوڑنا مستحب ہے باقی
چلنا حسب عادت اور اس دوڑ نیکو سعی کہتے ہیں اور ہر بار میں جب وادی کے بیچ میں پہونچے دوڑ کر چلے
اور اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور ان کے موافقین کا اور امام
مالک نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اوسپر دوبارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی اون سے
آئی ہے۔ **اکتیسواں** مسئلہ یہ ہے کہ مروہ پر پہنچکر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہہ
متفق علیہ مسئلہ ہے۔ **بتیسواں** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سعی آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو
صفا سے مروہ پر پہنچنا یہہ ایک پھیرا ہوا اور وہان سے پھر صفا پر آنا دوسرا پھیرا ہے ایسے ہی سات
پھیرے چاہییں اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصوں نے غلطی اور خطا سے ہمار اخلاف
کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پھر صفا پر آجانا یہ ایک پھیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پھیرے کہ جمہور
کے حساب سے چودہ پھیرے ہوتے ہیں ضرور ہیں اور یہہ قول اون کا اس حدیث سے مردود ہو گیا اس لیے کہ
اس صورت میں سعی صفا پر تمام ہوتی اور اسمین مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن بنت
شافعی اور ابو بکر صیرفی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور
ابن قیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے زاد المعاد میں اون صاحبوں کے قول کو خطا کہا ہے **ح** تو آپ نے
فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید
لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میں سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے
(یعنے طواف وسعی تو ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اسکو عمرہ کر لے پھر سراقہ ابن مالک بن
جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے
یا ہمیشہ کے لیے ہکی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے اور حضرت علی

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ ان میں ہیں جنہوں نے احرام کھولڈالا
اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگائے ہوئے ہیں تو حضرت علی نے برا مانا تو انہوں نے فرمایا کہ
میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا پھر راوی نے کہا کہ حضرت علی عراق میں فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس احرام کھولنے کے سبب سے جو انہوں نے کیا تھا
پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبات کو جو میں نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی میں نے کہ
میں نے اسکو برا جانا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنے میں ہی نے انکو احرام کھولنے کا
حکم دیا ہے) پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو میں نے عرض کی کہ میں نے کہا یا اللہ میں
اہلال کرتا ہوں اوسکا جسکا اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپ نے فرمایا میرے ساتھہ ہدی ہے (اسلیے میں
نے احرام نہیں کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو کہا جابر نے کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علی یمن سے لائے
تھے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھہ لائے سب ملکر سو اونٹ ہوگئے کہا جابر نے کہ پھر سب لوگوں
نے احرام کھولڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتھہ قربانی تھی (کہ وہ محرم
ہی رہے) **ف** قولہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ انبیا کو علم غیب نہیں
ہوتا جبتک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے جبتک بات معلوم کرلینا اونکا کام
نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپنے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھہ نہوتی تو احرام حج کا عمرہ کرکے فسخ کرڈالتا
کہ اس میں آسانی اور سہولت ہے امت کے لیے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتوں
میں تو اوسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہوگیا قول ان لوگوں کا جو حج
کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کرکے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں اور اس کے
تابعین دو عذر بڑی پیش کرتے ہیں **اول** یہہ کہ جب صحابہ میں اختلاف ہوا اس کے جواز و عدم جواز
میں تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جواب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط واجب ہوتی
ترک فسخ میں کہ سنت رسول الثقلین ہمپر ظاہر نہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہوگئی اور آپ کی
قیامت تک کے لیے فرمادیا سراقہ بن جعشم کے جواب میں تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ ترک
سنت میں اور **دوسرا** عذر یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اسلیے دیا کہ معلوم ہو جاوے
اون لوگوں کو کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اسلیے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عمرہ حج کے مہینوں میں

ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس سے بھی لغو ہے اور اسکا جواب **اول** یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینوں ذی قعدہ کے مہینے مین ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے
مہینوں مین ہے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی جسکو تم منع کرتے ہو کیا ضرورت ہی **دوسری** یہ
کہ صحیحین مین روایات متعددہ مین یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے
عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج وعمرہ دونوں کا پھر اسی سے معلوم ہوگیا کہ عمرہ حج کے مہینوں
مین جائز ہوگیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی **تیسرے** یہ کہ آپ نے بخوبی تصریح کردی اور صاف فرما دیا
کہ جس کے پاس ہدی نہین ہے وہ احرام کھولڈالے اور جس کے ساتھ ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے
یہی آرزو کی کہ اگر مین ہدی نلاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونوں قسم کے محرمون مین آپنے فرق کیا
تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہین بلکہ ہدی کا ساتھ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی
بیان کرتے ہو (یعنے تا صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ ایام حج مین عمرہ درست ہی) یہ ہر محرم مین پائی
جاتی ہے اور ایسی نہین ہے کہ ایک محرم مین پائی جاوے اور دوسرے مین نپائی جائے حالانکہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹھیرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نکرے اور جو نہین لایا ہے وہ
فسخ کردے۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسیطرح کے
گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین دیے ہین (فمن اراد الزیادۃ
فلیرجع الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنے علم غیب نہونا **تینتیسواں** مسئلہ ہے اسحدیث کا اور جواز فسخ
حج **چونتیسوان** اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا **پینتیسوان**
مسئلہ کہ ضرور ہی شوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شرع بات بی بی سے دیکھے تو اوس پر غصہ کرے اور مانع
ہو اگر چہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اوروں کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا
پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہوگئی چپ ہو گئے **چھتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی کی
لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا
احرام ہو تو یہ روا ہے **سینتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جب کہا کہ اونھون نے بال
کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردون کو مگر صحابہ
نے یہان افضل پر اسلیے عمل نکیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نرہتے اسلیے

یہان تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا ح پہر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی)
تو سب لوگ منا کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی سوار ہوئے اور منی میں
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازین) پڑہین پہر تہوڑی دیر ٹہیرے یہان تک کہ آفتاب
نکل آیا اور حکم فرمایا آپنے اوس خیمہ کا جو بالون کا بنا ہوا تہا کہ لگا دیا جاوے نمرہ مین (کہ نام ہے ایک مقام
کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تہے کہ آپ مشعر الحرام مین وقوف کرینگے
گے جیسے سب قریش کے لوگون کی عادت تہی ایام جاہلیت مین اور آپ وہان سی آگے بڑہ گئے یہان
تک کہ عرفات پہنچے اور آپنے خیمہ اپنا نمرہ مین لگا پایا اور اوس مین اوترے یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا
آپنے حکم فرمایا کہ قصوا اونٹنی کسی گئی اور آپ وادی کے بیچ مین پہنچے اور خطبہ پڑہا لوگون پہ اور فرمایا
کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہین جیسے آج کے دن کی حرمت ہی اس مہینے کے اندر
اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونون پیرون کے نیچے رکہدی گئی (یعنے
اون چیزون کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہوگئے اور پہلا وہ خون جو مین اپنے
خونون مین سی معاف کیے دیتا ہون ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین اور اوسکو ہذیل
نے قتل کر ڈالا (غرض مین اوسکا بدلا نہین لیتا) اور اسیطرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چہوڑ دیا
گیا (یعنے کوئی اوسوقت کا چڑہا سود نہ لے نہ دے) اور پہلا جو سود کہ ہم اپنے یہان کے سود مین سی چہوڑ
دیتے ہین (اور طلب نہین کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہی اور اسلیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا
اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سی کہ عورتون پر زیادتی نہ کرو اسلیے کہ اونکو تمنے اللہ پاک کی امان مین لیا ہی
اور حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو اللہ تعالی کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے
بچہونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنے تمہاری گہر مین) جسکا آنا تم کو ناگوار ہو پہر اگر وہ ایسا
کرین تو انکو ایسا مارو جو سخت چوٹ نہ لگے (یعنے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت
مین فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اوجڑ جاوے) اور انکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون
کی اور کپڑا اون کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے درمیان چہوڑے جاتا ہون مین
ایسی چیز کہ اگر تم اوسے مضبوط پکڑے رہو تو کبہی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت
مین) اور میرا حال پوچہا جاوے گا پہر تم کیا کہوگے تو سب نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک

آپ نے اسد پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پہر آپ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی اونگلی) سے کہ آپ اسسے آسمان کیطرف اٹہاتے تہے اور لوگون کیطرف جہکاتے تہے اور فرماتے تہے یا اسد گواہ رہیو یا اسد گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یونہی اشارہ کیا پہر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑہی اور پہر اقامت کہی اور عصر پڑہی اور ان دونون کے بیچ مین کچہ نہین پڑہا (یعنے نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئی چنانچہ مع مسائل سابقہ **اڑتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹہوین تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ مین ہو وہ آٹہوین تاریخ احرام باندہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اون کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کرو سے **اونتالیسوان** یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹہوین تاریخ سے پہلے منا نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانیکو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچہ مضائقہ نہین اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ بہی سوار ہوئے اس سے **چالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہہ مین سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہون مین حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے **اکتالیسوان** یہ کہ منا مین یہ پانچ نمازین پڑہنا مسنون ہے جیسے حضرت نے پڑہین **بیالیسوان** یہ کہ منے مین اس شب یعنے نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچہ رکن نہین نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اسکو چہوڑ دیا تو اوسپر دم جب نہین ہوتا اور اسپر اجماع ہے **تینتالیسوان** یہ کہ یہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہو اور یہہ سنت ہے باتفاق **چوالیسوان** یہ کہ نمرہ مین اوترنا مستحب ہے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات مین داخل نہون جب تک آفتاب ڈہل نہ جاوے پہر جب آفتاب ڈہلجاوے ظہر اور عصر ملاکر پڑہین پہر عرفات مین داخل ہون اس لیے نمرہ مین اوترنا مسنون ہوا پہر جسکا خیمہ ہو لگایا جاوے اور زوال کے قبل غسل کرین وقوف عرفات کے لیے پہر جب زوال ہوجاوے امام لوگون کے ساتہہ مسجد ابراہیم مین جاوے اور وہان دو چہوٹے چہوٹے خطبے پڑہے اور دوسرا خطبہ بہت چہوٹا ہو پہر بعد اسکے ظہر اور عصر دونون کو جمع کرکے ادا کرے پہر نماز سے فارغ ہوکر موقف مین جاوے **پینتالیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ مین یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے **چہیالیسوان** خیمون کا

رکھنا روا ہی بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کے بغل مین اور عرفات مین
داخل نہین قولہ قریش یقین کرتے تہے اسکا مطلب یہ ہو کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تہے کہ عرب لوگ
عرفات مین جاکر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ مین کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالی کے گھر والے ہین ہم
حرم سے باہر نہ جاوینگے اور مزدلفہ حرم مین ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان
قران کے عرفات مین جاکر وقوف کیا جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
یعنے پھر لوٹو وہان سے جہان سے سب لوگ لوٹتے ہین یعنے عرفات سے قولہ یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا
اس سے سینتالیسوان مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات مین داخل ہونا قبل صلوۃ ظہر وعصر کے خلاف
سنت ہی قولہ آپ وادی کے بیچ مین پہنچے الخ یہ وادی وادی عرنہ ہے جسمین عین کو پیش ہے اور کو زبر اس
کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات مین داخل نہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علما کا
یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہین کہ عرفات مین ہے قولہ پھر خطبہ پڑھا الخ اس سے اڑتالیسوان
مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہان مستحب ہو امام کو عرفہ کے دن اور یہ بالاتفاق ثابت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول
ہے اور خلاف کیا ہے اس مین مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج مین چار خطبہ سنت ہین ایک
تو ساتوین تاریخ ذیحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے دوسرے یہی جو مذکور ہوا عرنہ مین عرفات کے
دن تیسرے یوم النحر مین یعنے دسوین تاریخ چوتھے کو حج کے دن منے سے جسکو یوم نفر
اول کہتے ہین اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنے بارہوین تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے
کہا ہے کہ یہ سب جگہہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اوس مین دو ہین اور اسیطرح یہ سب
خطبے بعد نماز ظہر کے ہین مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ مین احکام ضروری حج کے
تعلیم کرنا ضرور ہین قولہ اور تمہارے خون اور اموال الخ اس مین بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب
کو اسدن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تہی ویسے ہی ایک
دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا اسکو آپنے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا اونچاسوان
مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہان مال وجان کی
حرمت کی تشبیہ دی قولہ ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیرون کے نیچے ہے الخ اس کا مقصود یہ
ہے کہ بیع وشرا اور معاملات ایسے کہ جن مین ابہی قبضہ نہین اور خون ایسے جنکا قصاص نہین

لیا گیا اور سود جو وصول نہین کیا گیا اُس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن ربیعہ
کا نام محققون نے لکہا ہے کہ ایاس تہا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضون نے
اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چہوٹا تہا اور گہرون مین گہٹنیان چلتا تہا اور بنی سعد اور بنی لیث
کے بیچ مین لڑائی ہوئی اور اُس کے ایک پتہر لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا اور یہ جو فرمایا ڈرو اللہ
سے عورتون پر الخ اس سے پچاسوان مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتون کے ساتہہ حسن سلوک اور اخلاق اور
محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضرور ہے اور اس بارہ مین بہت احادیث آئی ہین اور بہت ڈرایا ہے آپ
نے اونکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم مین سب سے بہتر وہ ہے جو عورتون کے ساتہہ اچہی طرح رہتا ہے اور
امام نووی کی اس بارہ مین ایک کتاب ہے ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تمنے اون کے
ستر کو الخ یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فامساک بمعروف او تسریح باحسان اس حکم سے خدا تعالیٰ کے
اُن کے فروج تمپر حلال ہوئے ہین تو اسکا خیال رکہو کہ اُنہے تکلیف نہ دو اور اُن کے حقوق تلف نہ کرو
یا مراد اس سے یہ آیت ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء یا مراد کلمہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے
بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچہونے کو الخ اس سے زنا مراد نہین اسلیے کہ اس مین تو رجم ہے یعنے
پتہراو کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتہہ تخلیہ نہ کرین یا کسی کو گہر مین آنے نہ دین جب تک
کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم مین سے ہو غرض بغیر اجازت
شوہر کے کسی کو گہر مین آنے نہ دینا چاہیے پہر خواہ اجازت زبان سے پائی جاوے خواہ عرف و عادت سے
اکاون یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید
نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنے اُس مین ضرر شدید نہ تہا اور اتفاق سے وہ مر گئی
تو اوس پر (یعنے زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اوسکی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ
دے باون قولہ روٹی اونکی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق
زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس مین اختلاف نہین ترپن وصیت کی آپ نے
قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اُسکو پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے اور حد بیان کی ہدایت کی اس کے
تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چہوڑ دیا یعنے اوسکے اوامر پر عمل نکیا نواہی سے نہ بچا قصص سے
عبرت نہ پکڑی خبرون کی تصدیق نہ کی وعدون کی امید نہ کہی وعیدون سے خوف نہ کیا صفات باری پر

یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اوسکا حال ہے جو قرآن بے معانی اور [illegible] پر عمل نہین کرتا ہے
پہر اُسکا حال پوچھتے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنے بھی نہین جانتا اور اُس بد بخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے
جو مردود و ملعون یہ خیال رکہتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہے
کہ بے فقہ کے قرآن پڑہنے سے گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ
ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبے ہین ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالی اُس سے ہر مسلمان کو بچاوے —
چوبیسوان مسئلہ یون پورا ہوئے کہ آپ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہوگا میرے حال سے یہ خبر دی آپ نے
قیامت کو سوال سے کہ ہر اُمت سے ہوگا اور ہر نبی سے اور روبکاری حضرت عیسی علیہ السلام کی قرآن
شریف مین اور روبکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث مین اوسی مطلب سے ہے پچیسوان مسئلہ
یون پوری ہوئے کہ آپ نے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ الی اخرہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک
جل جلالہ و جل شانہ اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور اسیلیے آپنے اشارہ حسی کیا اوسکی طرف اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتاران جہمیت
کا جو قائل ہین کہ خداوند تعالی سب جگہہ ہے یا زعم مین کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر ہے یا
مدعی ہین کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو مہر در
انبیا کا تہا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بہی اوسکے موافق نہوتا تو وہ برق کیطرح چمک کر حضرت
سے سوال کرتا اور آپکے جواب باصواب مین اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کے قول ذیشان کو جان
جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات مین تہا کبہی کاہے کو
ہوا ہی غرض اس حدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور
منکران صفات کو جن کے اقوال شذر و مذر واقع ہوئے ہین ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا غرض جب
ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بہی اُس سے متعجب ہوا اور کسی بدوی نے اوس پر کچہ سوال نہ کیا تو اب جو دنی علم
و دنی فہم اُس کے خلاف عقیدہ رکہے وہ پلے سرے کا گنوار اور حد درجے کا کندہ ناتراش کج فہم و بدتر از
بدعقیدہ و بد معاش ہے چھبیسوان مسئلہ یون پوری ہوئی کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہا اور اُمت کا
اسپر اجماع ہے کہ یہہ جمع یہان جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب مین اختلاف ہے کسی نے کہا سبب
اسکا بجا آوری نسک ہے اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور انہوں کا قول ہے کہ جو وہین رہتا ہو یا کہ کا ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اسکو جمع روا نہین جیسے قصر روا نہین **مستفاد** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ جو شخص جمع کرے دو نماز دن کو تو اسکو لازم ہے کہ ترتیب سے پڑہے یعنی ظہر پہر عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے لیے فقط اقامت کہی اور ان کے بیچمین کچہ نہ پڑہے اور اس مین شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے

ح پہر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ آئے کہڑے ہونے کی جگہہ مین پہر اونٹنی کا پیٹ کر دیا پتہرون کیطرف اور پگ ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کیطرف موہنہ کیا اور کہڑے رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تہوڑی تہوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی اور اسامہ کو اپنے پیچہے بٹہا لیا اور لوٹے اور مہار قصواء کی اسقدر کہینچی ہوئی تہی کہ سر اُس کا کجاوہ کے آگے مورک مین لگ گیا تہا (مورک وہ جگہہ ہے جہان سوار بعضے وقت تہک کر اپنا پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اوس جگہہ رکہتا ہے) اور آپ سیدہے ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے کہ ای لوگو آرسان آرسان چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈہیری پر آجاتے (جہان بہیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈہیلی کر دیتے یہان تک کہ اونٹنی چڑہ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہان مغرب اور عشا پڑہی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیرون سے اور اُن دونون فرضون کے بیچمین نفل کچہ نہین پڑہے (یعنے سنت وغیرہ نہین پڑہی) پہر آپ لیٹ رہے یہانتک کہ صبح برآمد ہوئی پہر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے کیسے خادم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رات دن آپکے سونے بیٹہنے اوٹہنے جاگنے کہانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی یادداشت وحفاظت ہے اللہ تعالی رحمت کرے اُنپر) جب فجر خوب ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے ساتہہ پہر قصواء (اونٹنی پر) سوار ہوئے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور وہان قبلہ کیطرف موہنہ کیا اور اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکی توحید پکاری اور وہان ٹہہرے رہے یہانتک کہ روشنی ہو گئی بخوبی اور لوٹے آپ وہان سے قبل طلوع آفتاب کے اور فضل بن عباس کو اپنے پیچہے بٹہا لیا اور فضل ایک نوجوان اچہے بالون والا گورا اچہا خوب صورت جوان تہا پہر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتون کا ایسا چلا جاتا تہا کہ ایک ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تہی اور سب چلی جاتیں تہی اور فضل اُنکی طرف دیکہنے لگے سو رسول اللہ صلی

الله علیه وسلم نے فضل کے منهه پر هاتهه رکهدیا (اور زبان سے کچه نه فرمایا سبحان الله یه اخلاق کی بات تهی
اور نهی منکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے مونهه اپنا دوسری طرف پهیر لیا اور پهر دیکهنے لگے دریان
کی کمال اطمینان کی وجه تهی رسول الله صلی الله علیه وسلم کے اخلاق پر) تو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
پهر اپنا هاتهه اودهر پهیر کر ان کے مونهه پر رکهه دیا تو فضل نے دوسری طرف مونهه پهیر
کر پهر دیکهنے لگے یهانتک که بطن محسر مین پهنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راه لی جو جمره کبری
پر جا نکلتی هے یهانتک که اس جمره کے پاس آئے جو درخت کے پاس هے (اور اسیکو جمره عقبی کهتے هین)
اور سات کنکریان اسکو مارین هر کنکری پر الله اکبر کهتے ایسی کنکریان جو چٹکی سے ماری جاتی هین (اور
دانه باقلا کے برابر هون) اور وادی کے بیچ سے کهڑے هو کر مارین (که منے اور عرفات اور مزدلفه
داهنی طرف اور مکه بائین طرف رها) پهر نحر کی جگهه آئے اور تریسٹهه اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے
(قربان دست و بازویت شوم) باقی حضرت علی کو دیے که انهون نے نحر کیے اور شریک کیا آپ نے
ان کو اپنی هدی مین پهر حکم فرمایا که هر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا لیوین اور ایک هانڈی مین ڈالا اور
پکایا گیا پهر آپ نے اور حضرت علی رضی الله عنه نے دونو نے اوس مین سے گوشت کهایا اور اس کا شوربا
پیا پهر سوار هوے اور بیت الله کیطرف آئے اور طواف افاضه کیا اور ظهر مکه مین پڑهی اور بنی عبد المطلب
کے پاس آئے که وه لوگ زمزم پر پانی پلا رهے تهے آپ نے فرمایا پانی بهرو اے اولاد عبد المطلب کی
اگر مجهے یه خیال نه هوتا که لوگ بهیڑ کر کے تمهے پانی نه بهرنے دین گے تو مین بهی تمهارا شریک هو کر پانی
بهرتا (یعنے جب آپ بهرتے سنت هو جاتا تو پهر ساری امت بهرنے لگتی اور ان کی سقایت جاتی رهتی)
پهر ان لوگون نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اوس مین سے پیا **ف** اب مسائل سنو قوله پهر
آئے کهڑے هونے کی جگهه اٹهاون مسئله یون پوری هوئے که مستحب هے جب نماز سے فارغ هو تو جلد
موقف مین آجاوے اونسٹهه یون هوئے که وقوف سواری پر افضل هے اور احادیث سے
بهی ثابت هوتا هے اور اس مین شوافع کے تین قول هین که اصح اون مین یهی هے که سواری پر افضل
هے اور دوسرا یه که بے سواری کے افضل هے تیسرا یه که دونو برابر هین مگر سواری پر فضل نهی هے اور
بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل هے پس قول اول بهتر هے ساٹهه یون هوئے که ان
پتهرون کے پاس افضل هے وقوف کرنا اور وه پتهر بچهے هوئے هین جبل رحمت کے دامن مین اور جبل رحمت

زمین عرفات کی بیچمین واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جبل رحمت پر
چڑہنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہین کہ بے اوسکی چڑہے وقوف صحیح نہین وہ بیوقوف
ہین اور جبل رحمت پر چڑہنے کو اولی جاننا صفت کی رحمت ہے بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہے اور
مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اکسٹھہ مسئلے یون پوری ہوئے کہ معلوم ہوا کہ
قبلہ کیطرف موہنہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہے باسٹھہ یون پوری ہوئے کہ وقوف مغرب تک
چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جاوی اور اوسکے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پہر اگر کوئی قبل غروب کے
ہی چلا گیا تو وقوف اور حج تو اوسکا پورا ہو گیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے
طور سے اور اس مین شافعی کے دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے اور دوسرا یہ ہے کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونون کو جمع کرنا واجب ہے یا نہین
تو صحیح تر قول یہی ہے کہ سنت ہے رہا وقت وقوف کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن
کے طلوع فجر تک ہے یعنے یوم النحر کی فجر تک غرض جو اسوقت مین وہان ٹہیر گیا تہوڑی دیر بہی
اوس کا وقوف ہو گیا اور حج اوسکو ملگیا ورنہ فوت ہو گیا یہ مذہب ہے امام شافعی اور جماہیر علمار
کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف دن مین وقوف صحیح نہین بلکہ کچہ رات بہی شامل ہونا ضرور ہے اور
اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہین ہوا اور امام احمد
نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اسپر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل
وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت ہو گیا اور بے اوسکے حج صحیح نہین ہوتا۔ قولہ
اور اسامہ کو پیچہے بٹہا لیا اس سے تریسٹھہ مسئلے پوری ہوئے کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹہنا
درست ہے اگر جانور طاقت رکہتا ہو اور اس باب مین بہت روایتین آئین ہین قولہ سر اوسکا کجاوہ کے
تکے مورک مین لگ گیا مورک وہ جگہہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبہی سوار جب تہک جاتا
ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہین تو اوٹہا کر وہان رکہ لیتا ہے اور وہان ایک چمڑا لگا ہوتا ہے
اور اس سے ثابت ہو گیا ایک مسئلہ کہ پورے ہوئے اس سے چوسٹھہ مسئلے کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیدلون
کے ساتہہ نرمی کرے اور اون کے بیچ مین سواری دوڑاوے نہین کہ اون مین بہاگڑ پڑے اور کہبرا ہوکے
یا الٹ جائین کچلے پہر آپ بہا کہینچی ہے اور پینسٹھہ یون پورے ہوئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سے لوٹے

تو آہستہ آہستہ رسان رسان چلو جلدی چلنے کی حاجت نہین کہ خلاف سنت ہی غرض کہ آخر مزدلفہ پہونچ
گئے اور مزدلفہ مشہور جگہ ہے حد اوسکی مشہور ہے اور عرفات سی تین کوس ہے اور مزدلفہ سی منے تین
کوس ہی اور منی سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم مین داخل ہی اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ —
چہٹا مسئلہ یون ثابت ہوا کہ شب کو آپ وہان رہی اور شب کو وہان رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے
اور امام احمد کے نزدیک بہی اور بعض شافعیہ کا بہی یہی قول ہی اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے —
ساتوان مسئلہ یون ثابت ہوا کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت سے پڑہی جیسی ظہر و
عصر عرفات مین پڑہی تہی اور یہ مذہب ہی شافعی اور زفر کا اور دوسرے اماموں کا اور ابوحنیفہ کے
نزدیک یہ ہی کہ عشا مین اقامت ضرور نہین اسلیے کہ وہ اپنے وقت پر ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ
غیر وقت مین تہی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور آٹھوان مسئلہ یون ثابت ہوئے کہ سنت
یہی ہے کہ عرفات سی جب لوٹے تو مغرب مین دیر کرے اور عشا کے ساتھ ملا کر پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہے
اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہان جمع تاخیر ضرور ہے اور اس مین اختلاف ہی کہ سبب اسکا
کیا ہے ابوحنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ بسبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل
مزدلفہ کو بہی اور اہل منے کو بہی اور اور لوگون کو بہی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر کے ہے اور اسی مسافر
کو روا ہی کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکہتا ہو اور وہ دو منزل ہین اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے
جمع ہر سفر مین گو چہوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم مین اور عالمگیری مین ہے کہ جمع
مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہین بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی المصفی
اور نووی نے کہا ہے کہ اگر کسینے ارض (زمین) عرفات مین یا راہ مین مزدلفہ کے مغرب پڑہ لی اور جمع نہ کی ساتھ
عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہی کہ یہ ثابت نہین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور بہر طور اطاعت انکی واجب ہی امت پر اور یہی مذہب ہی صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف
اور اشہب کا بہی قول یہی ہے اور اصحاب حدیث کا بہی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت مین ادا کی
تو بہی روا ہے اور ابوحنیفہ وغیرہ کوفیون نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ مین جمع کرے اور اس سی پہلے کہین
روا نہین اور امام مالک نے بہی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہین مگر جسکو یا جسکی سواری کو کچھ عذر
ہو جاوے مگر اسکو بہی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور نوان مسئلہ یون

پوری ہوئے کہ اندونون کے بیچ مین ثابت ہوا کہ سنت نزدیک ہے مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ نزدیک رہنا سنت
کا شرط ہی جمع کی یا نہین اصحاب شافعیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہین بلکہ سنت مستحبہ ہو اور بعض
اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے قولہ اسکے بعد جو مذکور ہے کہ پہر آپ لیٹ رہے اور ستاونوان مسئلہ
یون پوری ہوئے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی یا سنت ہی صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو
وہان نرہا تو حج اوسکا صحیح ہو گیا اور گنہگار ہوا مگر اوسپر دم وجب ہی اور دوسرا قول یہ ہے
کہ اوسکی ترک مین گناہ نہین اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہان ٹہیرنا رات کو مستحب ہی اور ایک جماعت
کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اوسکے حج صحیح ہی نہین ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج
صحیح نہین ہوتا اور یہ قول ہی امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود
اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور اٹھاونوان یون ہوئے کہ مزدلفہ مین نماز سویرے پڑہنا چاہیے
صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہین انسٹھوان یون ہوئے کہ صبح کی نماز مین اذان اور
اقامت دونون مسنون ہین اور اسیطرح تمام نمازون مین مسافر کے اور اسمین بہت حدیثین وارد ہوئی
ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین بہی اذان دلوائی جیسے حضر مین دلواتے تہے قولہ پہر چلے
یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور اس سے ساٹھوان مسئلہ یون پورے ہوگے کہ معلوم ہوا کہ یہان وقوف
بہی سواری پر افضل ہے پیدل سے جیسا اوپر بہی گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قزح ہے
اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور اکسٹھوان یون پورے
ہوئے کہ معلوم ہوا یہان بہی وقوف کرنا مناسک حج مین داخل ہے اور اس مین کچہ اختلاف نہین مگر
اختلاف اس مین ہے کہ یہان سے کب چلے سو ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جماہیر
علما کا قول ہے کہ یہان کہڑا دعا کرتے رہے اور ذکر مین مشغول رہے یہانتک کہ صبح روشن ہو جاوے
جیسے اس حدیث مین ہے اور امام مالک نے کہا کہ یہان سے روشنی ہونے کے قبل چلے قولہ فضل کے
مونہہ پر ہاتہہ رکہدیا اس سے پورے ہوئے باسٹھوان مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ اجنبی عورتون سے
آنکہہ بند کرنا چاہیے اور پورے ہوگے تریسٹھوان مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکہے گناہ سے روکنے کی
اپنے ہاتہہ سے تو روکدے اپنے ہاتہہ سے اسلیے آپنے ہاتہہ رکہدیا قولہ بطن محسر مین پہونچے محسر اسکو
اس لیے کہتے ہین کہ فیل اصحاب فیل کا وہان رک گیا تہا اور روکنے کو عربی مین حسر کہتے ہین۔ قولہ تب

اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے ستتّر مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گذرنا
چاہیے اور یہ سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے ٹپہ تک ہے یا ڈھیلا پہنچنے کی مسافت
تک قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پورے ہوئے اٹھہتر مسئلہ کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس سے
منی میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اُس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہی
بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی اور عیدین میں بھی
آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے اور استسقا میں چادر الٹتے غرض یہ سب گویا بطور تفاول کے ہوا
قولہ جمرۂ عقبہ اس سے پورے ہوئے اوناسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ
سے آدمی آوے منے میں پہونچ کر پہلے جمرۂ عقبہ کی رمی کرے اور اس سے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اونکی
منے میں اترنے سے پہلی ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اترے قولہ اور سات کنکریاں الخ اس
سے پوری ہوئے اسّی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ سات کنکریاں ماریں دانہ باقلا کے برابر نہ اس سے بڑی
نہ چھوٹے اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے
نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں اسی لیے ہم جن چیزوں کو حجر
نہیں کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزاء ارض میں سے جو چیز ہو درست ہے اور
پوری ہوئے اس سے اکاسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنے اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ
ایک ایک کنکرے الگ الگ مارے اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن وادی میں کھڑا ہو جیسے ہم اوپر
تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا قبلہ کی طرف مونہہ کرکے کھڑا ہو اور یوم النحر میں یہی رمی جمرۂ
عقبہ مشروع ہے اور کچھ نہیں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے باجماع
مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہیں پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہانتک کہ ایام
رمی کے نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اسپر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالک نے کہا ہے حج فاسد
ہو گیا اور واجب ہیں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چھہ کافی نہیں ہوتیں قولہ پھر نحر
کی جگہہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کی سو اونٹ ہدی ہوتی تھی
اور پورے ہوئے بیاسی مسئلہ یعنے ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت
بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے تراسی مسئلہ یعنے

معلوم ہوا کہ مستحب ہے جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترسٹھ اونٹ جو آپکے ساتھ آئے تھے وہ آپ نے ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی
اللہ عنہ لائے تھے وہ اُن کو ذبح کے لیے دیے جو وہ یمن سے لائے تھے غرض یہ سب پورے سو ہو گئے قولہ
پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے پورے ہوگئے چوراسی مسئلے یعنے معلوم ہوا کہ ہر قربانی
میں سے کچھ کھانا سنت ہے اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپ نے یہ ترکیب کی اور اسکی سنت
ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے ہوگئے پچاسی مسئلے
یعنے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اور اول اسکا شب
نحر کے نصف پچھلے سے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہے اور ذبح ہدی اور حلق کے
پیچھے اور اُس میں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور سارے دن میں نحر کے جب چاہے بجا لاوے بلا کراہت اور
یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا ایام تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اُسکا
جب تک آدمی زندہ رہے مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے
تو ادا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل ہے نہ اضطباع ہے اور اگر کسی نے طواف
وداع کی نیت سے طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکے ذمہ تھا تو یہ طواف افاضہ کی جگہہ ہو گیا اور اس میں نص
ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بارادہ نذر حج بجا لاوے تو وہ حج اسلام کی
جگہہ ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح
نہیں ہوتا اور اس طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور
طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس سے پورے ہوئے چھیاسی مسئلے یعنے معلوم ہوا کہ پانی بھرنا
اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپ نے اُسکی مگر اس خوف سے کہ بنی عبدالمطلب کی خدمت چھین جائے
بجا نہ لائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوئے اس سے
ستاسی مسئلہ کہ ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اسکے بارہ میں آئی ہیں اور
یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سے اڑتیس ہاتھ پر اور وہ مار زمزمہ سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے
ہیں اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم ہے اور سب سے بدتر برہوت تمام ہوئی شرح
اس حدیث کی اور میں نے اختصار کیا اوسکی شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اوسکے و الحمد للہ علی اتمامہ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلٰى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثَمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ ترجمہ جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں جابر کے پاس گیا اور اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور اُنہوں نے بیان کی حدیث جیسے حاتم بن اسمعیل نے بیان کی تھی اور اُسمین اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنے ایام جاہلیت میں) کہ ابوسیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اونکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو نہ جاتا تھا) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑہے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ مشعر الحرام میں ٹھیر ینگے اور وہین آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہان سے بھی آگے بڑہ گئے اور اس سے کچھ تعرض نکیا یہانتک کہ عرفات پہنچے (یعنے قریب عرفات) اور وہان اوترے **ف** یعنے قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ میں وقوف کرینگے جیسے وہ بوقوف ایام جاہلیت میں کرتے تھے حضرت اوس سے بڑہکر عرفات کے قریب اوترے اور بعد زوال عرفات میں وقوف کیا جیسے اوپر گذرا **عَنْ** جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ترجمہ جابر سے اسیحدیث میں یہ زیادہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہان نحر کیا اور منی ساری نحر کی جگہہ ہے تو تم اپنے اپنے اُترنے کی جگہہ میں نحر کرو اور میں نے یہان وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقف کی جگہہ ہے اور میں نے یہان وقوف کیا **ف** یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے ہے کہ فرمادیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کی موقف اور منحر میں وہ بھیڑ بھاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض میں آدمی قربان ہوتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ترجمہ جابر سے اسی میں یہ روی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے حجر اسود کو چوما اور تین پھیرون میں رمل کیا اور چار میں عادت کے موافق چلے

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان
قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب
یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات
فیقف بہا ثم یفیض منہا فذلک قولہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس
ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی چال پر تہے مزدلفہ میں
وقوف کرتے تہے اور اپنی کو حمس نام رکہتے تہے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد
کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیے کہ وہ حمس کہتے تہے اپنے دین میں یعنے تشدد اور سختی رکہتے
تہے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تہے پہر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا
کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرماویں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم افیضوا
یعنے لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں عن ہشام عن ابیہ قال کانت العرب یطوفون
بالبیت عراۃ الا الحمس والحمس قریش وما ولدت کانوا یطوفون عراۃ الا ان
تعطیہم الحمس ثیابا فیعطی الرجال الرجال والنساء النساء وکانت الحمس لا یخرجون
من المزدلفۃ وکان الناس کلہم یبلغون عرفات قال ہشام فحدثنی ابی عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت الحمس ہم الذین انزل اللہ عزوجل فیہم ثم افیضوا من
حیث افاض الناس قالت کان الناس یفیضون من عرفات وکان الحمس یفیضون
من المزدلفۃ یقولون لا نفیض الا من الحرم فلما نزلت افیضوا من حیث افاض
الناس رجعوا الی عرفات ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تہے بیت
اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہیں اور انکی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تہے مگر جبکہ
قریش لوگ ان کو کپڑے دے دیتے تہے سو مرد مردوں اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تہیں اور
حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ
جناب عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابہی گذرا اتنی بات زیادہ ہے
کہ جب آیت مذکور اتری تو سب عرفات جانے لگے عن محمد بن جبیر بن مطعم یحدث عن ابیہ
جبیر بن مطعم قال اضللت بعیرا لی فذہبت اطلبہ یوم عرفۃ فرأیت رسول

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَۃَ فَقُلْتُ وَاللہِ اِنَّ ھٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُہٗ ھٰھُنَا وَکَانَتْ قُرَیْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا میرا ایک اونٹ کھو گیا اور میں اسکی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں عرفات میں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے آدمی ہیں انکو کیا ہوا جو یہاں تک آگئے (یعنے قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش حمس میں شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نجاتے تھے)

باب جَوَازِ تَعْلِیْقِ الْاِحْرَامِ وَھُوَ اَنْ یُّحْرِمَ بِاِحْرَامٍ کَاِحْرَامِ فُلَانٍ ایک شخص نے احرام میں کہے کہ جو فلان شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی اس کے جائز ہونے کا بیان **ف** جیسے حضرت علی نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آپ نے اسے جائز رکھا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُنِیْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِیْ حَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَا اَھْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ بِاِھْلَالٍ کَاِھْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَبِالْمَرْوَۃِ ثُمَّ اَتَیْتُ امْرَاَۃً مِّنْ بَنِیْ قَیْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ ثُمَّ اَھْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَکُنْتُ اُفْتِیْ بِہِ النَّاسَ حَتّٰی کَانَ فِیْ خِلَافَۃِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا مُوْسٰی اَوْ یَا عَبْدَ اللہِ بْنَ قَیْسٍ رُوَیْدَکَ بَعْضَ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدَکَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ کُنَّا اَفْتَیْنَاہُ فُتْیَا فَلْیَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَادِمٌ عَلَیْکُمْ فَبِہٖ فَاْتَمُّوْا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِکِتَابِ اللہِ تَعَالٰی فَاِنَّ کِتَابَ اللہِ یَاْمُرُ بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی بَلَغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحا میں تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تم نے حج کی نیت کی میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیا احرام باندھا ہیں نے عرض کی کہ میں نے کہا لبیک مانند لبیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھولڈالو (اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہیں) پھر میں طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اوس نے میرے

سر کی جوئین دیکہہ دین پہر مین نے حج کی لبیک پکاری اور مین لوگون کو بہی فتوے دیتا تہا کہ جو حج کو آوے (بدنا کے وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہ لے) یہانتک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ایک شخص نے مجہہ سے کہا اے ابو موسی یا کہا اے عبد اللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکہو اسلیے کہ تم کو معلوم نہین کہ امیر المومنین نے کون سی نئی بات نکالی نسک مین تمہارے پیچہے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تہا کہ خلفا کی بات کو بہی احداث جانتے تہے اور نو پیدا خیال کرتے تہے اور سنت مین داخل نہ جانتے تہے اسیوجہ سے حضرت عمر نے بہی جماعت تراویح جس کو آپنے مقرر فرمایا تہا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نِعْمَتِ السُّنَّةُ هٰذِهٖ حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تہی بلکہ اصل جماعت کی بہی ثابت تہی مگر صرف دوام اوسپر حضرت سے نہین کیا تہا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا اتنے سے تغیر کو جو ان کی جانب سے تہا آپ کو پسند نہ آیا کہ اسکو سنت مین داخل کرین سبحان اللہ کیا ادب تہا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی سے معلوم ہوا کہ قول صحابی حجت نہین ورنہ خلفا کے بات کو احداث نہ کہتے) تب ابو موسی نے کہا اے لوگو جن کو مینے فتوی دیا ہے (یعنی احرام کہولڈالنے کا) تو وہ تامل کرین اسلیے کہ امیر المومنین آنے والے ہین سو تم انکی پیروی کرو کہا راوی نے پہر آئے حضرت عمر اور مین نے ان سے ذکر کیا تو اونہون نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلین تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج و عمرہ بجا لانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جب تک قربانی نہ پہنچ لی اپنی جگہہ پر **ف** اور جس کے پاس قربانی ہووے ہی نہین غرض حضرت عمر بن خطاب نے یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ مین حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کہولڈالے اور بعض شارحان حدیث نے اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا اخذ بالاولے کے طریق سے تہا کہ خواہش اونکی یہ تہی کہ لوگ حج کو الگ سفر مین اور عمرہ کو الگ سفر مین بجا لاوین اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تہے گو وہ خیال کیسا ہی ہو کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اس کی **عن** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَاْسِي فَكُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي اِمَارَةِ اَبِي بَكْرٍ وَاِمَارَةِ عُمَرَ فَاِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَاْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَائْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي اَحْدَثْتَ فِي شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اَنْ نَاْخُذَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاَنْ نَاْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ ابی موسی نے کہا میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ مکہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے۔ (یعنے وہاں منزل کی ہوئی تھی) اور آپ نے مجھ سے پوچھا کیا اہلال کیا تم نے میں نے عرض کی جو اہلال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ نے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرکے احرام کھول ڈالو اور میں نے طواف کیا ویسا ہی پھر ایک عورت کے پاس آیا اپنی قوم کے اوس نے میرے سر میں کنگھی کر دی اور میرا سر دھو دیا غرض میں یہی فتویٰ دینے لگا لوگوں کو آگے۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بطور حرمت کے نہیں تھا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہوں یا تمتع کو باطل خیال کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کے روایت میں آتی ہے **عَنْ** اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي اِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا مُوسٰى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ اَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ اِهْلَالًا كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ ابی موسیٰ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بھیجا تھا اور میں اُس سال آیا جس سال آپ نے حج کیا

آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُفْتِیْ بِالْمُتْعَۃِ فَقَالَ
لَہٗ رَجُلٌ رُوَیْدَکَ بِبَعْضِ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدُ
حَتّٰی لَقِیَہٗ بَعْدُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَہٗ وَاَصْحَابُہٗ
وَلٰکِنْ کَرِھْتُ اَنْ یَّظَلُّوْا مُعْرِسِیْنَ بِھِنَّ فِی الْاَرَاکِ ثُمَّ یَرُوْحُوْنَ فِی الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُھُمْ ترجمہ
ابی موسی فتوے دیتے تھے متعہ کا یعنی اور یہ کہ حج کو عمرہ کرکے فسخ کر ڈالنا اور پھر یوم الترویہ میں حج کا
احرام باندھنا تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تمکو معلوم نہیں کہ امیر المومنین
نے کونسی نئی بات نکالی نسک میں پھر وہ ملے حضرت عمر سے اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کیا ہے اور انکے اصحاب نے (ایام حج میں مطلق عمرہ بجا لانے کو اور پھر اسی سال کے
حج کرنے کو بھی عمرہ کہتے ہیں) مگر میں جو منع کرتا ہوں تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتوں
کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختوں میں کریں پھر حج کو جاویں کہ اون کے سر میں سے پانی ٹپکتا ہو اور اسی
حال میں عرفات کو جاویں) ف یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات میں پراگندہ
اور حاجیوں کے گرد آلود ہوں اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع اور خضوع ان میں
ظاہر ہو اور مسکنت کے سامان اونپر نمود ہوں نہ رحمت و آرام کے علامتیں اونپر ظاہر ہوں اور امر ظاہر ہے
کہ یہ علت حدیث مرفوع منصوص کے سامنے کچھ نہیں اسلیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بھی سب طرح کی زینت
حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے غرض قول حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ کا معارض حدیث مرفوع کا نہیں ہو سکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تھا صرف اپنی ایک امر کی بات کہی اور
جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے چاہے نہ کرے باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ تمتع کے جائز ہونے کا بیان
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ کَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَنْھٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ وَکَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ یَاْمُرُ بِھَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ کَلِمَۃً ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنَّا کُنَّا خَائِفِیْنَ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت
عثمان نے منع کیا متعہ سے اور حضرت علی اسکا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمان نے حضرت علی کو کچھ کہا تب حضرت
علی نے کہا آپ جانتے ہو کہ ہم نے متعہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی تمتع حج کا) تو انہوں
نے کہا کہ ہاں مگر ہم اسوقت ڈرتے تھے ف یہ منع کرنا حضرت عثمان کا بھی تنزیہاً تھا نہ تحریماً اور یہ فرمانا

اُن کا کہ ہم ڈرتے تھے مراد اس سے عمرہ قضا ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ مین تھا لہذا
اوس پر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت یحیی بن حارثی نے اون سے
خالد نے یعنے ابن الحارث نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کی عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ
اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ اَوِ الْعُمْرَةِ
فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى اَمْرٍ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَدَعَكَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى عَلِيٌّ ذٰلِكَ
اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا سعید بن المسیب نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونون عسفان مین (کہ نام
ہے ایک مقام کا) جمع ہوئے اور عثمان متعہ سے منع کرتے تھے (یعنے ایام حج مین کہ وہ تمتع ہے) تو حضرت
علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ جو خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے
منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمین چھوڑ دو ہماری حال پر حضرت علی نے فرمایا مین تمہے نہین چھوڑ سکتا
پھر جب حضرت علی نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونو کا لبیک پکارا عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ
فِي الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ابوذر نے کہا تمتع حج کا خاص تھا اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ف یہ اثر معارض نہین ہو سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
سراسر رشاد کے کہ آپ نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ ابوذر نے کہا تمتع حج مین ہمارے
ہی لیے خاص تھا عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي
مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ ترجمہ ابوذر نے کہا دو متعہ ایسی ہین کہ ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنے
متعہ عورتون کا (یعنے ایک وقت نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک) اور متعہ حج کا ف یعنے ایام حج
مین عمرہ بجا لانا یا احرام حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دینا اور پھر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی رائے
ہے مخالف نصوص محمدیہ پس حجت نہین ہو سکتا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ اَتَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ
النَّخَعِيَّ وَاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَهُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ
النَّخَعِيُّ لٰكِنْ اَبُوْكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ
اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُوْنَكُمْ

ترجمہ عبدالرحمن بن ابی الشعثاء نے کہا کہ آیا میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جمع کروں حج اور عمرہ دونوں کو اس سال میں سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تھے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے جریر نے اون سے بیان نے اون سے ابراہیم تیمی نے اون سے اُن کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھہ ربذہ کو گئے اور اُن سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم لوگوں کے واسطے خاص تھا اور تمہارے واسطے نہیں ہے (یعنے صحابہ کے سوا اوروں کو روا نہیں) **ف** اور یہ ابوذر کی رائے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہیں اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چھتیسوین مسئلہ کے ذیل میں بیان کر آئے ہیں عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ **فزاری** نے روایت کی کہ سعید نے کہا روایت کی مجھہ سے مروان نے جو فرزند ہیں معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ اونہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا متعہ کو تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے متعہ کیا ہے اور معاویہ اوس دن کافر تھے مکہ کے گھروں میں **ف** کافر ہونے کے دو معنے ہیں اول یہ کہ عرب کہتا ہے اِكْتَفَرَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص گاؤں میں رہے اس لیے کہ کفور گاؤں کو کہتے ہیں غرض اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ مکہ میں تھے اور ہم نے متعہ کیا دوسرے معنے یہ ہیں کہ وہ ابھی ایمان نہ لائے تھے اور دین جاہلیت پر تھے اور یہی معنے صحیح ہیں کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اوسیکو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتوین سال ہجرت کے ہوا اور حضرت معاویہ آٹھوین سال میں جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہیں اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضا کے ساتوین ہی سال میں ایمان لائے مگر قول اول اُن کے اسلام کے باب میں صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضا کے بعد ہوئے اوس میں تو حضرت معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے (نووی) کہا مسلم نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے یحیےٰ بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور انکی روایت میں ہے یعنے معاویہ اور کہا روایت کی ہم سے عمرو ناقد نے اون سے ابواحمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا

روایت کی ہم سے محمد نے اون سے روح نے اون سے عبادہ نے اون سے شعبہ نے اون سب سے سلیمان نے اسی اسناد سے مثل ان دونون روایتون کی اور سفیان کی روایت مین المتعۃ فی الحج زیادہ ہے یعنی یہہ مذکور حج کے متعہ کا تہا عن مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما انی لاحدثک بالحدیث الیوم ینفعک اللہ بہ بعد الیوم واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعمر طائفۃ من اھلہ فی العشر فلم تنزل آیۃ تنسخ ذلک ولم ینہ عنہ حتی مضی لوجھہ ارتای کل امرئ بعد ما شاء ان یرتای مطرف نے کہا کہ مجہہ سے عمران بن حصین نے کہا کہ مین تجہسے آج ایک حدیث بیان کرون کہ اللہ تعالیٰ تم کو آج سے اسکا نفع دے گا اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گہر والون سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرۂ ذی الحجہ مین اور پہر ایسی کوئی آیت نہ اوتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونون مین عمرہ سے منع فرمایا یہان تک کہ دنیا سے چلے گئے پہر آپ کے بعد جسکا جو جی چاہے اپنی رای سے کہا کرے عن الجریری فی ھذا الاسناد وقال ابن حاتم فی روایتہ ارتای رجل برایہ ما شاء یعنی عمر ترجمہ جریری سے اسی سند سے یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت مین یہہ ہے کہ پہر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہدیا یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے **ف** ان روایتون سے عمران کا مقصود یہہ ہے کہ عمرہ لانا ایام حج مین اور اسیکو تمتع کہتے ہین جائز اور روا ہے اور حضرت عمر پر اونہون نے انکار کیا کہ وہ اپنی رای سے منع کرتے تہے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اسکا جواز معلوم ہوا اس مقام مین غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمر باوجودیکہ خلیفہ خاص ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسند خلافت راشدہ کے زینت بخش ہین مگر اُن کی رائے بہی جب حدیث رسول معصوم کے خلاف ہوئی تو سلف نے اوسپر انکار کیا پہر امامون کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیا وہ نہ قابل انکار و مردود ہوگی اور منع کرنا حضرت عمر کا متعہ سے اس نظر سے نہ تہا کہ متعہ روا ہی نہین بلکہ صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پہر بہی اُنکی رائے پر انکار کیا اور یہان برادران احناف اعدائے الضاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل مین امامون کی حلت و حرمت پیش کی جاتی ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بہی اونہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس عن مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ عنہما احدثک حدیثا

عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّنْفَعَكَ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ یَنْهَ
عَنْهُ حَتّٰی مَاتَ وَلَمْ یَنْزِلْ فِیْهِ قُرْاٰنٌ یُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ یُسَلَّمُ عَلَیَّ حَتَّی اكْتَوَیْتُ فَتُرِكْتُ
ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَیَّ فَعَادَ ترجمہ مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث
بیان کروں شاید اللہ عزوجل اس سے تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پھر اس سے منع نہ فرمایا یہاں تک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس میں کوئی قرآن کی
آیت اتری جس سے انکا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے اوپر سلام فرمایا جاتا تھا جب تک میں نے داغ
نہیں لیا تھا پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہو گیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا مجھ
ف یعنے مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے انپر سلام
کیا کرتے تھے جب تک انہوں نے داغ نہیں لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اٹھاتے تھے اخیر میں جب
داغ لیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے
لگے (نووی شرح مسلم) عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ
بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ ترجمہ حمید سے وہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ
بَعَثَ اِلَیَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ مُحَدِّثَكَ بِاَحَادِیْثَ
لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِیْ فَاِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّیْ وَاِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا اِنْ شِئْتَ
اِنَّهٗ قَدْ سُلِّمَ عَلَیَّ وَاعْلَمْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَیْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ
فِیْهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْهَ عَنْهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِیْهَا بِرَاْیِهٖ مَا شَاءَ ترجمہ
مطرف نے کہا مجھے پیغام بھیجکر عمران بن حصین نے بلا بھیجا اوس بیماری میں جس میں انکی وفات ہوئی تھی
اور کہا کہ میں تمسے کئی حدیثیں بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ میرے بعد تمکو اُن سے نفع دیوے پھر اگر
میں جیتا رہا (یعنے اس مرض سے اچھا ہو کر) تو تم اُسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا
اور اگر میں مر گیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجھپر سلام کیا گیا (یعنے فرشتوں کا) دوسرے
یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا (یعنے ایام حج میں) اور
پھر اسمیں نہ تو قرآن اترا اور نہ آپنے اوس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رای
سے کہدیا (یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ

کہ رایے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہیں ہوسکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتوں کا
غیر نبی بھی سن سکتا ہے عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا
شَاءَ ترجمہ مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے اون سے کہا کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ اور نہ اوترا اوس میں قرآن (یعنے اس سے نہی ہین) پھر فلان شخص نے اپنی راے سے جو
چاہا کہدیا اور کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھسے حجاج بن شاعرہ نے اون سے عبید اللہ
بن عبد المجید نے اون سے اسمعیل بن مسلم نے اون سے محمد بن واسع نے اون سے مطرف بن عبد اللہ بن
شخیر نے اون سے عمران بن حصین نے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہمنے
آپ کے ساتھ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَزَلَتْ آيَةُ
الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ
تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ
بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی مجھسے محمد بن حاتم
نے اون سے یحیی نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو رجا نے اون سے عمران بن حصین نے مثل
اسی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ اونہوں نے کہا کہ کیا ہمنے یہ (یعنے متعہ حج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ اور یہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا (یعنے جیسے اوپر
کی روایت میں حکم کا ذکر تھا ویسا اس میں نہیں) بَابُ وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا
عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ جو تمتع کرے حج میں اوسپر
قربانی واجب ہے نہیں تو تین روزے ایام حج میں اور سات جب گھر جاوے عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ
وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ

كِتَابِ اللهِ

قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین عمرہ کے ساتھہ حج مین ملاکر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع مین آپ نے لبیک پکاری عمرہ کی پہر لبیک پکاری حج کی اور اسیطرح لوگون نے بہی آپکے ساتھہ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھہ اور لوگون مین کسی کے پاس قربانی تہی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لایا تہا اور کسی کے پاس قربانی نہ تہی پہر جب آپ مکہ مین پہونچے لوگون سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز کو حلال نہ ہو جس سے حالت احرام مین دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ مین سعی کرکے اپنے بال کترواڈالے اور احرام کھول ڈالے پہر حج کی لبیک پکارے یعنی آٹھوین تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پہر جسکو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج مین اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پہر تین بار کود کود کر شانہ اوچہال کر طواف کیا (جسے رمل کہتے ہین) اور چار بار چلکر طواف کیا (جیسی عادت کے موافق چلتے ہین) پہر دو رکعت پڑہی جب طواف سے فارغ ہو چکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پہر سلام پہیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوے اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سات بار طواف کیا اور پہر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہین کیا اون چیزون مین سے جنکو بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تہا یہانتک کہ حج سے بالکل فارغ ہوگئے اور قربانی

اپنی ذبحکی یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین اور پہر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پہر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جسکو احرام سے حرام کیا تہا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تہے انہون نے بہی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا **فائدہ** قولہ متتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندہا پہر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت کے رو سے یہ بہی متمتع ہوا اور یہی لوگون کے متعہ سے بہی مراد ہے کہ پہلے انہون نے احرام حجکا باندہا پہر عمرہ کرکے احرام کہولڈالا پہر حج کیا مکہ سے احرام باندہکر یہ بہی لغت کے رو سے متعہ اور تمتع ہوا قولہ اپنے بال کترواکے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا یا منڈانا یہ بہی مناسک حج مین داخل ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اگرچہ حلق یعنے منڈانا بالون کا افضل ہے مگر یہان آپنے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال نہ رہتے اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اسکو وجوب کے شروط کتب فقہ مین مذکور ہین قولہ جسکو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکہے یہ تین روزے اولی ہین کہ عرفہ سے پیشتر رکہہ لے اور حج کا احرام باندہنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور احرام حج کے قبل رکہے تو بہی کافی ہین مذہب صحیح کے رو سے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکہے تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہین اور اصحاب مالک کا قول بہی ایسا ہی ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گذر گئے تو انکی قضا شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہین رکہہ سکتا بلکہ اسکو قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی رہے سات روزے وہ وطن مین جاکر رکہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس مین رمل بہی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی اسحدیث مین اوپر ہو چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتین مقام ابراہیم کے پیچہے ادا کرنا مستحب ہے (نووی شرح مسلم) اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجہہ سے عبد الملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے انکے دادا نے ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے خبر دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے (یعنے باعتبار تمتع لغوی کے کہ حج مین عمرہ ملا کر کیا) اور لوگون کے تمتع سے جیسے خبر دی مجہکو

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے **باب** بَيَانِ اَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ اِلَّا فِي
وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ باب اس بیان میں کہ قارن احرام نہ کھولے مگر جبکہ مفرد احرام کھولے۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّي
لَبَّدْتُ رَاْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے
کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے لوگوں نے اپنا احرام
کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیوں نہیں کھولا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں
کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلوں میں ہار ڈالے ہیں سو میں احرام نہ کھولوں گا
جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے
خالد بن مخلد نے اون سے مالک نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہوں
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کی **عَنْ**
حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ
عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَاْسِي فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ ترجمہ
حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام
نہ کھولوں گا جب تک حج کا احرام نہ کھولوں اور **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ
اون سے ابو اسامہ نے اون سے عبید اللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام نہ
کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِي
حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يَّحْلِلْنَ
عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَحِلَّ فَقَالَ
اِنِّي لَبَّدْتُ رَاْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ هَدْيِي **ترجمہ** عبداللہ حضرت
عمر کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیبیوں
کو کہ احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع کے سال میں تو بی بی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

سے احرام کہولنے سے آپنے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کی گلے مین ہار ڈالا ہے سو مین احرام نہ کہولونگا جبتک اپنی قربانی ذبح نہ کرلون **ف** نووی نے فرمایا کہ ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قارن تہے اور قارن جبتک کہ وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جبتک احرام نہین کہول سکتا اور ان سے یہ بہی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنے بالون کو کسی لسیدار چیز سے جیسے گوند یا السی وغیرہ سے جما لینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا بہی مستحب ہے اور یہ دونون باتفاق مسنون ہین

باب جواز التحلل بالاحصار وجواز القران واقتصار القارن على طواف واحد وسعي واحد

حاجی جو کہین راہ مین معذور ہوجاوے تو اسکو احرام کہولنے کا اور قرآن کے جائز ہونے کا اور قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہونے کے بیان **عن** نافع ان عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما خرج فى الفتنة معتمرا وقال ان صددت عن البيت صنعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فاهل بعمرة وسار حتى اذا ظهر على البيداء التفت الى اصحابه فقال ما امرهما الا واحد اشهدكم انى قد اوجبت الحج مع العمرة فخرج حتى اذا جاء البيت طاف به سبعا وبين الصفا والمروة سبعا لم يزد عليه وراى انه مجزئ عنه واهدى **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نکلے ایام فتنہ مین عمرے کو اور کہا اگر مین روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کرینگے جیسا کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین پہر نکلے عمرہ کا احرام کرکے اور گئے یہانتک کہ بیدا پر پہونچے (جہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تہی حجۃ الوداع مین) اپنے یارون سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونون سے احلال کر سکتے ہین اگر روکے جاوین تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنے اوپر حج بہی عمرہ کے ساتھ واجب کرلیا اور چلے یہانتک کہ بیت اللہ پہونچے اور وہان سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی اور اس سے زیادہ کچہ نہین کیا اور اسیکو کافی سمجہا اور قربانی کی **فائدہ** تو جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا الخ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مین کافرون کی شرارت سے روکے گئے تو آپ نے احرام کہول ڈالا ویسے ہی اگر ہم روکے جائینگے تو راہ مین احرام کہول ڈالینگے اور اسحدیث

سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونو کے لیے کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہیں عن نافع ان عبد اللہ ابن عبد اللہ وسالم بن عبد اللہ کلما عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ حین نزل الحجاج لقتال ابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ قالا لا یضرک ان لا تحج العام فانا نخشی ان یکون بین الناس قتال یحال بینک وبین البیت قال ان حیل بینی وبینہ فعلت کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ حین حالت کفار قریش بینہ وبین البیت اشہدکم انی قد اوجبت عمرۃ فانطلق حتی اتی ذا الحلیفۃ فلبی بالعمرۃ ثم قال ان خلی سبیلی قضیت عمرتی وان حیل بینی وبینہ فعلت کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ ثم تلی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ثم سار حتی اذا کان بظہر البیداء قال ما امرہما الا واحد ان حیل بینی وبین العمرۃ حیل بینی وبین الحج اشہدکم انی قد اوجبت حجۃ مع عمرتی فانطلق حتی ابتاع بقدید ہدیا ثم طاف لہما طوافا واحدا بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم لم یحل منہما حتی احل منہما بحجۃ یوم النحر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ ان دونوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا جن دنوں حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ تک نہ جا سکیں تو اونہوں نے کہا اگر میں نہ جا سکوں تو ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپ کے ساتھ تھا پھر عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو میں نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہاں تک کہ ذی الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجا لاؤں گا اور گر میری اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ یعنے تم کو اچھی پیروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر چلے یہاں تک کہ جب بیدا کی پیٹھ پر پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونو

کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر میں اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤں گا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہانتک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہانتک کہ حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا ترجمہ نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اسکو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونوں سے فارغ ہوکر احرام کھولے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ اشْهَدُوا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے تھے اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور نہ قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا یہانتک کہ نحر کا دن ہوا یعنے دسویں تاریخ ذی حجہ کی ، اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف اول کافی ہو گیا اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے کہا امام مسلم

علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے ابو الربیع زہرانی اور ابو کامل نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے حماد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سے زہیر نے جو فرزند ہین حرب کے انہون نے کہا روایت کی مجہہ سے اسمعیل اور حماد اور اسمعیل ان دونون سے روایت کی ایوب نے ادن سے ابن عمر نے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع مین کیا جب لوگون نے ابن عمر سے کہا تہا کہ کہین لوگ آپ کو روکین نہین تو انہون نے جواب مین کہا کہ اگر روکین تو مین وہی کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے جیسے لیث کی روایت مین اوپر گذر چکا **بَابٌ** فِی الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ افراد اور قران کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِی رِوَایَۃِ یَحْیٰی قَالَ اَہْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِی رِوَایَۃِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا **ترجمہ** عبد اللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہے کہ انہون نے کہا لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن عون کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ جَمِیْعًا قَالَ بَکْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰی بِالْحَجِّ وَحْدَہٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا **ترجمہ** انس نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم سے کہ لبیک پکارتے تہے حج اور عمرہ دونوکی بکر نے کہا کہ مین نے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو انہون نے کہا فقط حج کی لبیک پکاری سو مین انس سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمر تو یون کہتے ہین۔ انس نے کہا کہ تم لوگ ہمکو بچہ جانتے ہو مین نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَہُمَا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَہْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُہٗ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ کَاَنَّمَا کُنَّا صِبْیَانًا مضمون وہی ہے **فائدہ** تطبیق ان سب روایتون مین یہی ہے کہ اول آپ نے احرام حج مفرد کا باندہا تہا پہر عمرہ بہی ملا لیا اور آپ قارن ہو گئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تہے پہر قارن ہوئے اور روایت ابن عمر مین ابتدائے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تہے اور روایت انس مین آخر کا کہ آپ قارن تہے **بَابٌ** اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْیِ بَعْدَہٗ

طواف قدوم اور اسکے بعد سعی کا بیان **عن عروۃ** قال کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فجاءہ رجل فقال ایصلح لی ان اطوف بالبیت قبل ان اتی الموقف فقال
نعم فقال فان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول لا تطف بالبیت حتی تاتی الموقف
فقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقد حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف
بالبیت قبل ان یاتی الموقف فبقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان تاخذ
او بقول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کنت صادقا **ترجمہ** عروہ نے کہا کہ مین ابن
عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات مین جانے کے درست ہے
ابن عمر نے کہا کہ ہان اوسنے کہا ابن عباس تو کہتے ہین کہ جب تک عرفات مین نجالے تب تک طواف
نکرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات
مین جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ**
ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات مین وقوف کرنے کے مشروع
ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا سوا ابن عباس کے اور سب علما نے کہا ہے کہ یہہ طواف قدوم سنت ہی
اور واجب نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ اوسکے وجوب کے قائل ہین کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور
مشہور یہی ہے کہ سنت ہی اور اوس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہین اور وقوف عرفات تک کسی نے
نکیا تو فوت ہوگیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہوا اور قدوم کے معنے آنیکے
ہین حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہین اور جس نے کہ بعد وقوف
عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہوگیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف
افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہوگیا نیت جب بھی لغو ٹہیری اور طواف قدوم کے بہت نام ہین
طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیت اور عمرہ مین طواف قدوم نہین
بلکہ عمرہ مین جو طواف کرے گا وہ اوسکا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے ہی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو
جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو واجب ادا
ہو جاویگا نیت بیکار ہو جاوے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہو یعنے اگر تو ایمان مین سچا ہے
اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکھتا ہے تو رسول اللہ کا قول تسلیم کرتے ہو

کسی کے قول کیطرف التفات بہی نکرا ابن عباس ہون یا اونکے والد عباس کیون نہون اس سے معلوم ہوا کہ
رسول معصوم کا قول ہوتے ہوے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچون
کا کام نہین ہے بلکہ جہوٹے بے ایمانون کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہین
ہے (نووی) عَنْ وَبَرَۃَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ
فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ
فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا قَالَ فَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ
أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا وبرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے
پوچھا کہ مین طواف کرون بیت اللہ کا اور مین حج کا احرام باندہا ہے تو اونہون نے کہا کہ طواف سے
تمکو کون روکتا ہے اونہون نے کہا کہ مین نے فلانے کے فرزند کو دیکہا (یعنے ابن عباس کو) کہ وہ اسکو
مکروہ جانتے ہین اور آپ اُن سے زیادہ ہمارے پیارے ہین اور مین اُنکو دیکہتا ہون کہ دنیا نے اُنکو
غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم مین اور تم مین ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہین کیا پہر کہا
ابن عمر نے کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ اُنہون نے حج کا احرام باندہا اور بیت اللہ کا
طواف کیا اور صفا مروہ مین سعی کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر ہے تابعداری کے لیے فلانے کی
سنت سے اگر تو سچا ایماندار ہے ف ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہین
کیا یہ اُن کا زہد اور تقوی تہا اور قصر نفس کی راہ سے فرمایا باب بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ
لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ
الْقَارِنُ عمرہ والے کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور قارن کا طواف قدوم سے نہین کہلتا
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ
وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا
وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمہ عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے پوچہا
ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ مین نہین پہرا

کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اونہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے اور بیت
اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ میں
سعی کی دو بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے **ف** مراد اس سے یہہ
ہے کہ پھر اس سے احرام آپ کا نہیں کھلا جب تک کہ آپ عمرہ میں سے سعی سے بھی فارغ ہوئے اور تم کو
بھی متابعت انکی ضرور ہے غرض جب تک عمرہ میں صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہیں
کھل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہیں کر سکتا اور جتنی امور احرام میں حرام ہو گئی
ہیں کوئی اوسکو حلال نہیں اور یہ قول جیسا ابن عمر کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاض
نے جو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اسحق بن راہویہ سے کہ ان دونوں نے کہا کہ بعد طواف کے
احرام کھل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ اور
روایت کی ہمسے یحیی بن یحیی نے اور ابو الربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد
بن حمید نے انکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار
سے انکو ابن عمر سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل ابن عیینہ کی روایت کی (یعنے جو اوپر گذری)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِّيْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ يُّهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَيَحِلُّ اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ
لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ اِنَّ رَجُلًا يَّقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا
بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَاَلَنِيْ فَحَدَّثْتُهُ
فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ . . . . . . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَا شَاْنُ اَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ
لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ فَمَا بَالُهُ لَا يَاْتِيْنِيْ بِنَفْسِهٖ يَسْاَلُنِيْ اَظُنُّهُ
عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهُ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ
اَنَّهُ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ
شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ
ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ
رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ
ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا
يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ
أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا
تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا
أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا
الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ محمد سے جو فرزند ہین عبد الرحمن کے روایت
ہے کہ ایک شخص نے عراق والون سے اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہہ پوچھ دو کہ جو شخص
لبیک پکارے حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہین (یعنے احرام اوس کا کھل گیا
یا نہین) پھر اگر وہ تم سے کہین کہ نہین حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا
محمد نے کہا کہ پھر مین نے عروہ سے پوچھا تو اونہون نے فرمایا کہ نہین حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی
پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے مین نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہون نے فرمایا
بہت برا کہتا ہے وہ پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا تو مین نے اُس سے بیان کر دیا (یعنے جواب
عروہ کا) تو اُس نے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پھر اُن دونون نے ایسا کیون کیا محمد نے کہا مین پھر
عروہ کے پاس گیا اور اُن سے اُسکا ذکر کیا تو اُنہون نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے مین نے کہا مین اُسکا حال
نہین جانتا اُنہون نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیون نہین پوچھ لیتا مین اوسکو عراق والا جانتا ہون
مین نے کہا مین نہین جانتا (اسوقت تک شاید اُن کو بھی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہو)
تب عروہ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اسکی خبر دی مجکو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ مکہ مین داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ

کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اسمین اختلاف ہو کہ واجب ہو یا شرط ہے صحت طواف کی سو امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد کا قول ہے کہ شرط ہے یعنے بغیر وضو طواف صحیح نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہین اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہو اور ابن عباس کا قول بھی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہو مگر اللہ تعالی نے اُس مین کلام روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہو اور قول ابن عباس ہی کا ہے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اوسپر انکار نکرے تو حجت ہو علی الخصوص جب فعل نبی بھی اوسپر دال ہو پھر اوسکی حجت ہونے مین کیا مقال ہے) پھر حج کیا حضرت ابوبکر نے اور اُنہون نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوا اس کے (یہان پر جو متن مین لم یکن غیرہ ہو اور آگے بھی کئی جگہ یہی لفظ آیا ہے اُسکو قاضی عیاض نے کہا ہو کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنے پھر ابوبکر نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہین کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیے ہون اور حج کا احرام پھر دوبارہ مکہ سے باندہے ہون جیسا مذہب ہو بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور دلائل اوس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اس سائل کا بھی مذہب یہی تہا اور نووی نے فرمایا ہے کہ غیرہ کا لفظ غلط نہین ہے بلکہ لفظ اور معنے دونون صحیح ہین یعنے لم یکن غَیَّرَہٗ بتشدید یا ہے یعنے پھر طواف کر کے حضرت ابوبکر نے اوسکو بدل نہین ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو) پھر عمر نے بھی اسی کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان نے اور اُنکو بھی مین نے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا اور اوسکو بدلا نہین پھر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بھی پھر حج کیا مین نے اپنے باپ زبیر کے ساتھ سو انہون نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پھر اُسکو بدلا نہین پھر مین نے مہاجرین اور انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا پھر مین نے سب کے اخیر مین جسکو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن عمر ہین کہ انہون نے بھی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہین ڈالا اور ابن عمر تو اُنکے پاس موجود ہین یہ لوگ اُن سے کیون نہین پوچھ لیتے اور اسیطرح جتنی لوگ گذر چکے ہین لوگ جب مکہ مین قدم رکھتے تہے تو پہلے طواف کرتے تہے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہین کھولتے تہے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے احرام نہین کھلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم مین داخل ہو تو پہلے طواف کرے تحیۃ

المسجد پر پہنچے اور یہ سب باتین متفق علیہ ہین) اور مین نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ جب یہ تشریف
لاتین مکہ مین تو اول بیت اللہ کا طواف کرتین اور پہر احرام نہ کہولتین (یعنے جب تک حج اور عمرہ سے
فارغ نہ ہو لیتین) اور میری مان نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آئین اور انکی بہن (یعنے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا) اور زبیر اور فلانے فلانے عمرہ لیکر پہر جب حجر اسود کو چہوا حلال ہو گئین (یعنے
بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اُس عراقی نے جو کہا جہوٹ کہا اس مسئلہ مین) **ف**
یہ جو کہا کہ مجھے میری مان نے خبر دی کہ وہ آئین اور اُن کے بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چہوا اور حلال ہوگئے
اور مراد ان چہونے والون سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہین اس لیے کہ یہ ان دنون حائضہ تہین اور
اُنہون نے طواف تو بعذر [illegible] نکلے کیا ہے حجۃ الوداع مین اور اسی طرح جو قول اسماء کا آگے
کی روایت مین آویگا اس سے بھی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہین اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے
اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان
لوگون کا عمرہ تہا جو حج سے فسخ کر کے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اس لیے نہین کیا کہ قصہ
انکا مشہور تہا اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائین
تہین اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تہا اوس نے خطا کی اسلیے کہ حدیث
مین تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ جب حجر اسود کو چہوا حلال ہو گئین اس سے یہ مراد
نہین ہے کہ قبل سعی کے حلال ہو گئین بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چہوا اور طواف او سعی تمام
کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت مین مقدر ہے اس لیے
کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہین ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے
کہ طواف کے بعد سعی بھی ضرور ہے اور راوی نے اس تفسیر کو بسبب شہرت کے چہوڑ دیا اگرچہ
بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہین اور اسکے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہین ہو سکتی
اس لیے کہ یہ حدیث بالاجماع مؤول ہے (نووی) **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَهٗ
هَدْیٌ فَلْیَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ فَلَمْ یَکُنْ مَعِیَ هَدْیٌ
فَحَلَلْتُ وَکَانَ مَعَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ هَدْیٌ فَلَمْ یَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِیَابِیْ

ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُوْمِي عَنِّي فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ **ترجمہ**

اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہم احرام باندھ کر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے ساتھ نہو وہ احرام کھول ڈالے اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی سو میں نے احرام کھول ڈالا اور زبیر کے ساتھ ہدی تھی (یہ ان کے شوہر تھے) سو انہوں نے احرام نہ کھولا اسماء کہتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور زبیر کے پاس جابیٹھی تو انہوں نے کہا تم میرے پاس سے اوٹھ جاؤ (اسلیے کہ میں احرام میں ہوں اور یہ احتیاط اور تقوے کی بات تھی کہ شاید بی بی کیطرف مائل ہوں اور شہوت سے چھیڑ چھاڑ ہو) تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کود پڑوں گی (یہ انہوں نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو کر عورتوں سے کیا ڈرتے ہو) **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِيْ عَنِّيْ اسْتَرْخِيْ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ **ترجمہ** اسماء سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئیں تو انہوں نے فرمایا تم مجھسے دور ہوجاؤ تم مجھسے دور ہوجاؤ تو انہوں نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمپر کود پڑوں گی **عَنْ** اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُوْنُ فِيْ رِوَايَتِهٖ اَنَّ مَوْلٰى اَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ **ترجمہ** ابی الاسود سے روایت ہے کہ عبداللہ نے جو مولیٰ ہیں اسماء بنت ابی بکر کے ان سے بیان کیا کہ اسماء جب حجون کے اوپر گذرتیں (حجون بفتح حاء و ضم جیم حرم مکہ میں ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرم کے قریب مکہ کی بلندی کیطرف اور جب جانے والا محصب پر چڑھتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اترے تھے اور ہمارے پاس اسدنوں بوجھے کم تھے اور سواریاں تھوڑی تھیں

اور توشہ قلیل تھا (یعنے عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تھی) اور میں نے اور میری بہن جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصوں نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (یعنے طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئے پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا اور ہارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسمار کے مولے نے اور اُن کا نام عبداللہ نہیں لیا

عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا **ترجمہ** مسلم قری نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچھا تو انہوں نے اجازت دی اور ابن زبیر اوس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر کی ماں موجود ہیں کہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ اُن کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہا اونہوں نے کہ پھر ہم اون کے پاس گئے اور انکو دیکھا کہ وہ ایک فربہ عورت ہیں اور نابینا سو اُنہوں نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ **ترجمہ** شعبہ نے اسی سند سے یہی مضمون روایت کیا اور عبدالرحمن کی روایت میں صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہیں اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتوں کا **ف** مگر اوپر کی روایت میں صاف تصریح اسکی ہے کہ ابن عباس سے اُنہوں نے متعہ حج کو پوچھا تھا اور آگے روایت میں بھی متعہ حج کا ہی بیان ہے

عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ **ترجمہ** مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے سنا کہ کہتے تھے

کہ لبیک پکاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپکے یاروں نے حج کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ
کے بعد احرام نہین کہولا اور نہ اون لوگون نے جو قربانی لائے تہے اور باقی لوگون نے عمرہ کر کے احرام
کہولڈالا اور طلحہ بن عبید اللہ اُن مین تہے جو قربانی لائے تہے سو اونہون نے احرام نہین کہولا مسلم
نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے اون سے محمد نے یعنے ابن جعفر نے اون سے
شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوس مین یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اون لوگون مین تہے جو قربانی نہین لائے
تہے اور ایک اور شخص بہی اونہی مین تہے سو ان دونون نے احرام کہول ڈالا **باب جواز العمرۃ
فی اشہر الحج** حج کے مہینون مین عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما قال کانوا یرون ان العمرۃ فی اشہر الحج من افجر الفجور فی الارض ویجعلون
المحرم صفر ویقولون اذا برا الدبر وعفا الاثر وانسلخ صفر حلت العمرۃ لمن اعتمر
قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ صبیحۃ رابعۃ مہلین بالحج فامرہم
ان یجعلوہا عمرۃ فتعاظم ذلک عندہم فقالوا یا رسول اللہ ای الحل قال الحل
کلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ لوگ جاہلیت مین یعنے
اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنون مین عمرہ لانیکو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے
مہینے کو صفر کر دیا کرتے تہے (یعنے اسلیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم
تو وہ گہبرا جاتے اور لوٹ پاٹ نکر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہہ صفر کو رکہہ دیا اور
اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کیطرح اُسکا ادب کیا اور یہی نسی تہی جس
کو قرآن مین اللہ تعالی مشرکون کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹون کی پیٹہین اچہی ہو جاوین (یعنے
جو سفر حج کے سبب لگ گئی ہین اور زخمی ہو گئی ہین) اور رستون سے حاجیون کے اونٹون کے نشان
قدم مٹ جاوین اور صفر کا مہینہ تمام ہو جاوے تب عمرہ جائز ہے۔ عمرہ کرنے والے کو پہر جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار چوتہی ذی حجہ کو حج کا احرام باندہے ہوئے مکہ مین داخل ہوئے تو آپنے
انکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بنا دین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گذر چکا)
سو لوگون کو بڑی انوکہی بات لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہون (یعنے پورے
یا اوہورے کہ بعض چیزے بچتے رہین) تو آپ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنے کسی چیز سے پرہیز

کی ضرورت نہین عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ فصلی الصبح وقال لما صلی الصبح من شاء ان یجعلھا عمرۃ فلیجعلھا عمرۃ عبداللہ عباس کے فرزند فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری تھی حج کی پھر جب چار تاریخین گذرین ذیحجہ کی اور آپنے صبح کی نماز پڑھی پھر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جسکا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے اون سے روح نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہے ابی داؤد مبارکی نے اون سے ابو شہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیی بن کثیر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحیی بن کثیر دونون نے جیسی کہا جیسا کہ نصر نے کہا تھا یعنے اوپر کی روایت مین کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور ابو شہاب کی روایت مین یہ ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور اون سب راویون کی روایت مین یہ مضمون ہے کہ آپ نے نماز صبح کی بطحا مین پڑھی سوا جہضمی کے روایت کے کہ اوس مین اسکا ذکر نہین عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع خلون من العشر وھم یلبون بالحج فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ عبداللہ عباس کے فرزند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے یار چوتھی تاریخ ذیحجہ کی مکہ مین آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپ نے انکو حکم فرمایا کہ اسکو عمرہ کر ڈالو عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بذی طوی وقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ وامر اصحابہ ان یحولوا احرامھم بعمرۃ الا من کان معہ الھدی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ذی طوی مین (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ مین آئے آپ جب تاریخ چوتھی گذر چکی ذیحجہ کی اور اپنے یارون کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالین مگر جسکے پاس قربانی ہو عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ الھدی فلیحل الحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت

فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہمنے نفع لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حجکا احرام عمرہ کرکے کہول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنون میز رد اہو گیا قیامت تک **فائدہ** رد ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنون مین عمرہ کو برا جانتے تہے

عن شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَۃَ الضُّبَعِیَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِیْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِیْ بِهَا ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَی الْبَیْتِ فَنِمْتُ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فِیْ مَنَامِیْ فَقَالَ عُمْرَۃٌ مُتَقَبَّلَۃٌ وَّحَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ رَاَیْتُ فَقَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ شعبہ نے ابو جمرہ ضبعی سے سنا کہ اونہون نے کہا مین نے تمتع کیا اور لوگون نے مجہے منع کیا مین ابن عباس کے پاس آیا اور اُن سے پوچہا سو اُنہون نے مجہے حکمدیا اور مین بیت اللہ کے پاس جاکر سو رہا اور خواب مین دیکہا کہ ایک شخص آیا اور اُس نے کہا کہ عمرہ بہی مقبول ہے اور حج بہی قبول ہے مینے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے خواب بیان کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابی القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی (یعنے پہر کیون نہ قبول ہو)

باب اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِیْدِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ قربانی کی کوہان چیرنی اور اسکو گلے مین ہار ڈالنے کا بیان

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِهَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی ذی الحلیفہ مین اور اپنی اونٹنی کو منگایا یعنے قربانی کی اور اوس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنے ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اوس کے گلے مین دو جوتیون کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید ہوئی) پہر اپنی سواری پر سوار ہوے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدا پر سیدہی کہڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری (یعنے اگرچہ نماز کے بعد بہی لبیک کہہ چکے تہے مگر یہان بہی پکاری) **ف** یہ کو نچا دیدینا قربانی کے جانور کا اس لیے ہے کہ پہچانا جاوے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تا کوئی اسکو

ایذا اندر کا اور لوٹ نے نہین اور یہہ مستحب ہے انہی روایتون کے رو سے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسکو جو بدعت کہا ہے یہہ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید اون کو یہہ احادیث نہین پہنچیں اور اسیکو اشعار کہتے ہین اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اسکو مثلہ کہا ہے وہ قول بھی لغو ہے اس لیے کہ یہہ مثلہ نہین بلکہ مانند فصد و حجامت کی ہے یا مانند ختان اور داغ کے اور اس اشعار کی جگہہ تمام علماء سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کوہان شتر کی اور امام مالک نے کہا ہے کہ بائین جانب ہے اور اس حدیث مین اُن کا رد ہے اور بکریون کے گلے مین ہار ڈالنا مسنون ہے شافعیہ کے اور نزدیک تمام علماء سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اسکے قائل نہین ہین اور شاید انکو یہ احادیث صحیحہ نہین پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ اس بات مین بہت ہین اور وہ حجت ہین اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہین اور سب پر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضرور نہین اسلیے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسیطرح ہار ڈالنا بھی اور دونون چیزون کو جمع کرنا جیسے اونٹ کے لیے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کے لیے بھی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے مین ہار ڈالنا دو جوتیون کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر نا گا چمڑا کچھہ اور ڈالدیا تو بھی روا ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہہ اونٹنی اوسکی سوا تھی جسکو اشعار کیا تھا اور سوار ہونا حج مین افضل ہوا پیدل چلنے سے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن مثنیٰ نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام اُن کے باپ نے اون سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت مین ہے مگر اوس مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ذی الحلیفہ مین آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہین کیا

بَاب قَوْلِهٖ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَّا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ احلال کے بارہ مین ابن عباس کے فتوے کا بیان

قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ

ترجمہ قتادہ نے کہا مین نے ابو حسان اعرج سے سنا کہ ایک شخص نے بنی ہجیم کے قبیلہ مین سے کہا کہ

ابن عباس نے کیا فتوی ہی آپ یہ یہی ہین جس مین لوگ مشغول ہو رہے ہین یا جس مین وہ لوگ گر پڑ کر رہے ہین
کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے حاجیون مین سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) سو وہ حلال
ہوگیا تو انہون نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہاری ناک مین خاک بھر جاوے
(یعنے تمہاری خلاف ہو تو بھی ہوا کرے) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَقَدْ حَلَّ اَلطَّوَافُ
عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے
کہ ابی حسان نے کہا کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ یہ مسئلہ اللہ کیا ہے کہ لوگون
مین بہت پہیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہوگیا اور اوسکو عمرہ کر ڈالے (یعنے اگرچہ
احرام حج کا ہووے) تو اونہون نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ
تمہارے ناک مین خاک بھرے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ
لَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ حَاجٌّ وَلَا غَیْرُ حَاجٍّ اِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ اَیْنَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ قَالَ مِنْ
قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ذٰلِکَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ
قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ کَانَ یَاْخُذُ ذٰلِکَ
مِنْ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ یَّحِلُّوْا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عطاء
نے کہا کہ ابن عباس فتوی دیتے تہے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے پہلے پہل مکہ کے آتے ہی)
وہ حلال ہوگیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنے معتمر ہو) مین نے عطا سے کہا کہ وہ یہ بات کہان سے کہتے
تہے اونہون نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پہر جگہہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ
تلک ہے تو مین نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے اونہون نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل
اوسکا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل
مبارک سے نکالتے تہے کہ آپنے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کہول ڈالین حجۃ الوداع مین ف
نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی بہی جب طواف
کرے بیت اللہ کا تو اوسکو عمرہ کر کے احرام کہولڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کا اور مذہب جمہور کا اس کے خلاف ہے سلف ہون خواہ خلف اسلیے کہ تمام علما کا قول یہ ہے

کہ حاجی مجرد طواف قدوم حلال نہیں ہوتا بلکہ جب تک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہو وہ محرم اور تین چیزوں کے بجا لانے سے دو طرح کا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہو جاوے وہ تینوں یہ ہیں رمی جمرہ عقبہ اور حلق اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق اگر کر چکا ہے اور طواف زیارت نہیں کیا تو سب چیز اسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت میں ابن عباس کے قول کی کچھ دلیل نہیں اسلیے کہ آیت کا مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنے وہاں ذبح کیجاوے یعنی حرم میں اسمین حرم کو پہونچکر ہونیکا مطلق ذکر نہیں اور استدلال انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع میں انہیں یاروں کو کہ احرام کھولڈالیں سو بھی ایسا ہے کہ انکے مذہب پر اسکو دلالت نہیں اسلیے کہ آپنے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کے لیے تھا یہ خلاصہ تقریر ہے نووی کی اور ابن قیم کا مختار یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث میں مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تھی حجۃ الوداع کے سال کیلیے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گذر چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ حکم فسخ جو آپ دیتے ہیں یہ اسی سال کے لیے ہے کہ ہمیشہ کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ابدالآباد کے لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ میں آچکی ہے غرض خاص کرنا فسخ کا اوسی سال کے ساتھ جیسا نووی نے لکھا ہے عجیب بات ہے بس حدیث کے رو سے مذہب ابن عباس کا اور ابن قیم کا قوی معلوم ہوتا ہے گو جمہور کے خلاف ہو اور ابو موسی اشعری کا بھی قول وہی ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ بھی ساری امت کے لیے فسخ حج بعمرہ کو جائز جانتے ہیں اور ابو موسی اشعری فتوی دیتے تھے اس فسخ کا تمام مدت میں خلافت ابوبکر کی اور کچھ ابتدا میں خلافت عمر کے یہانتک کہ حضرت عمر اس سے مانع ہوئے پھر نہیں بدل سکتا حکم رسول معصوم صلعم کا منع سے عمر کے اور زاد المعاد میں ہے کہ رجوع بھی حضرت عمر کا اس منع سے ثابت ہوا ہے بس من شاء زیادۃ الاطلاع فلیرجع الیہ

باب جواز تقصیر المعتمر من شعرہ وانہ لا یجب حلقہ وانہ یستحب کون حلقہ او تقصیرہ عند المروۃ

بال کترنا بھی روا ہے اور حلق واجب نہیں اور مستحب ہے کہ مروہ کے پاس منڈاوے یا کترادے

عن طاؤس قال قال ابن عباس قال لی معاویۃ علمت انی قد قصرت من راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص فقلت له لا اعلم ھذہ الا حجۃ علیک **ترجمہ** طاؤس نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ذکر کیا کہ مجھ سے معاویہ نے کہا کہ میں تو تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہیں مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سے سو میں نے ان کو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اوپر حجت ہے

عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما اخبرہ قال قصرت عن رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْ رَاَيْتُهٗ يُقَصِّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ **ترجمہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ مین نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی بھال سے یا مین نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کتروا رہے ہین تیر کی بھال سے مروہ پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج وعمرہ مین اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع مین افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کتروائے حج کے بعد منڈائے کہ دونون کا حق بخوبی ادا ہوجائے اور یہی معلوم ہوا کہ قصر وحلق مروہ کے پاس ہو عمرہ مین کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق وقصر منی میں کرے اور اگر حرم مین کہین اور بھی ہو تو بھی روا ہے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہون نے حضرت کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ مین ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع مین تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع مین آپ نے منی مین حلق کیا اور ابوطلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ قضا پر بھی محمول نہین ہوسکتی اسلیے کہ عمرہ قضا سن سات مین ہوا ہجرت سے اور اوسوقت تک حضرت معاویہ ایمان نہین لائے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھوین سال ہجرت کے ایمان لائے تھے یہی قول مشہور اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع مین سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی اون لوگون سے کہ حضرت کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ مین اوپر مذکور ہوا کہ آپکے ساتھہ ہدی تھی اسلیے آپنے احرام نہین کھولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ تمتع اور قران کے جائز ہونے کا بیان حج مین

عن اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا اِلٰى مِنًى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** ابوسعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین مگر وہ لوگ جنکے ساتھہ قربانی ہے پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی ذی حجہ کی اور ہم سب منی کو چلے تو پھر لبیک پکاری حج کی (یعنے بیچ مین عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردون کو اور عورتین اس آواز سے کہین کہ آپ سنین اور

مردوں کو پکارنا سب علما کے نزدیک مستحب ہے عن جابر و عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا قدمنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و نحن نصرخ بالحج صراخا ابوسعید اور جابر دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے عن ابی نضرۃ قال کنت عند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ آت فقال ان ابن عباس و ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اختلفا فی المتعتین فقال جابر فعلناھما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نہانا عنہما عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فلم نعد لھما ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ میں جابر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر دونوں متعوں میں اختلاف کر رہے ہیں (یعنے ایک متعہ نسا میں اور ایک متعہ حج میں) تو جابر نے کہا کہ ہم نے دونوں متعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہیں پھر حضرت عمر نے ان دونوں کو منع فرمایا تو پھر نہیں کیا ف منع فرمانا حضرت عمر کا متعہ حج کو اس ارادے سے تھا کہ آپ کی غرض تھی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ سفر میں بجا لاویں تو یہ منع اس نظر سے تھا کہ افضل کو کیوں ترک کرتے ہیں اگرچہ تمتع کو بھی جائز جانتے تھے اور متعہ نسا کا منع فرمانا اس نظر سے تھا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تھے اسلیے آپ نے اوسکی حرمت کو مشہور کر دیا ہے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدم من الیمن فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بم اھللت قال اھللت باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان معی الھدی لاحللت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تمنے کیا احرام باندھا اونہوں نے کہا میں نے یوں لبیک پکاری کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہے آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو میں عمرہ کر کے احرام کھولڈالتا (یعنے اب تم بھی احرام نہ کھولنا جیسے میں نہ کھولوں گا) عن سلیم بن حیان بھذا الاسناد مثلہ غیر ان فی روایۃ بھز لحللت ترجمہ سلیم سے اسی سند سے بھی مضمون مروی ہوا مگر بہز کی روایت میں لحللت کا لفظ ہے لاحللت کی جگہ پر اور دونوں کے ایک ہی معنے ہیں عن یحیی بن ابی اسحاق و عبد العزیز بن صھیب و حمید انھم سمعوا انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا ۔ یحیی وغیرہ نے انس
سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون
کی عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ وَحُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَقَالَ حُمَيْدٌ
قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ
وَحَجٍّ وہی مضمون ہے عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَ
عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ
بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا ترجمہ حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہین انہون نے ابو ہریرہ
سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے
کہ البتہ بلا شک وشبہ عیسی فرزند مریم کے روحا کی گھاٹی مین جو مکہ مدینہ کے بیچ مین ہے لبیک پکارین گے
حج کی یا عمرہ کی یا قران کرین گے اور دونون کی لبیک پکارین گے ایک ہی ساتھ ف یہ قیامت کے
قریب ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرمادین گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہیگا
اور منسوخ نہین ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ضرور نازل ہون گے اور معلوم ہوا کہ
اسی شریعت پر عمل کرین گے اور وہ صاحب وحی ہین نہ متمذہب بمذاہب اہل تقلید جیسا مقلدون کا وہم باطل
ہے کہ اس مین لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر و ذلک باطل عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ وہی مضمون ہے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حرملہ
نے اون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اون سے ابن شہاب نے اون سے حنظلہ بن اسلمی نے
اونھون نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوس
پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ مین ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت مین دونو
راویون نے بیان کیا ہے

باب بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرون کا اور اون کے وقت کا عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي
الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ اَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ

وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنْ جِعِرَّانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ
فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ ترجمہ قتادہ کو انس نے خبردی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چار عمرہ کیے اور سب ذی القعدہ میں مگر وہ جو حج کے ساتھ ہوا اب سنو کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں
دوسرا اوسکے بعد کے سال میں ذی قعدہ میں تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہاں حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذی
قعدہ میں اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا کہ وہ ماہ ذی الحجہ میں ہوا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ
أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَدَّابٍ ترجمہ قتادہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے اونہوں نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت میں گذرا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ
كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ
ابْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهٗ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ
حَجَّةً وَّاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى ابو اسحاق نے کہا کہ میں
نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادوں میں رہے اونہوں نے
کہا سترہ میں اور اونہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت
کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں اور ابو اسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ میں تھے یعنی قبل
ہجرت کے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا
بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ
قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ مَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ
مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهٗ لَمَعَهٗ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ ترجمہ
عطا نے کہا خبردی مجھے عروہ نے کہ میں اور ابن عمر دونوں حضرت عائشہ کے حجرے سے تکیہ لگائے ہوئے

بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسواک کر رہی تہین اور مین اونکے مسواک کی آواز
سن رہا تہا سو مین نے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی) کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب
مین عمرہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہان مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ اے
میری مان آپ سنتی ہین کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہین انہون نے کہا کہ کیا کہتے ہین مین نے کہا وہ
کہتے ہین کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب مین تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ
اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب مین عمرہ نہین کیا اور جب آپ نے عمرہ
کیا تو ابو عبد الرحمن آپکے ساتھ تھے اور ابن عمر یہ بات سنتے اور نہ ہان کہا نہ نا اور چپ ہو رہے عن مجاہد
قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ
الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ عُمَرٍ
اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نُكَذِّبَهٗ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَ
عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ
رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا مین اور عروہ
دونو مسجد نبوی مین گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے
تھے اور لوگ مسجد مین نماز چاشت پڑہ رہے تھے سو مین نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے انہون
نے فرمایا بدعت ہے (یعنی مسجد مین ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوٰۃ مفروضہ کے بدعت ہے)
پہر اون سے کہا عروہ نے کہ ای ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہین
اونہون نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون مین سے رجب مین ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اون کو جھٹلا دین یا
انکو رد کرین اور مین نے مسواک کرنیکی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی
کہ وہ حجرے مین تہین سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہین اے مومنون کی مان جو ابو عبد الرحمن کہہ

رجب مین اونہون نے پوچہا کہ کیا کہتے ہین کہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے
مین ایک اون مین سے رجب مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحمت
کرے ابو عبدالرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہین کیا جو یہ اون کے ساتھہ نہون اور
رجب مین آپنے کوئی عمرہ نہین کیا **ف** حاصل ان روایتون کا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ مین سال حدیبیہ مین چہٹے سال مین ہجرت کے اور اوس عمرے سے
کافرون نے روکا اور سب نے احرام کہولڈالا بغیر اسکے کہ طواف وسعی فرماوین اور یہہ بہی عمرون مین شمار
کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور مین سن سات ہجری مین اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تہا اور تیسرا ماہ مذکور مین
سن آٹھہ ہجری مین اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتہا حجۃ الوداع کے ساتھہ ہوا اور احرام اوسکا ماہ ذی قعدہ
مین ہوا اور اعمال اوسکی ذیحجہ مین ہوئی اور ماہ رجب مین کوئی عمرہ نہین کیا علما نے کہا ہے کہ عبداللہ
بن عمر بہول گئے یا شک ہو گیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکی بات
رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ مین اسلیے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جاے
کہ وہ ایام حج مین عمرہ کو برا جانتے تہے چنانچہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد ہجرت کی تو آپ نے ایک ہی
حج کیا اور قبل ہجرت کے مسلم مین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب مین دو بہی آئے ہین اور زید
بن ارقم کی روایت مین یہان اونیس جہاد مذکور ہین اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کے چبیس ہین اور
بعضون نے ستائیس بہی کہی ہین اور اسکے سوا اور بہی قول ہین کہ وہ کتب مغازی مین مشہور ہین اور
یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا لعمری یعنے قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول
چال ہے اور بعضون نے اسسے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ مکروہ ہے اسلیے
کہ اس مین تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہے اللہ تعالے سے اوسکے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوۃ
ضحے کو اس نظر سے تہا کہ اوسکے لیے اجتماع کرنا اور مساجد مین مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا
بدعت ہے اگرچہ اصل اوس کی سنت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بہی ثابت ہو وہ بہی ہیئت
شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت مین فرض کا سا اہتمام اور مستحب مین واجب کا سا
انتظام اور مکروہات سے حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو بدعات مین داخل
کردیتا ہے **باب** فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ رمضان شریف مین عمرہ کی فضیلت **عن**

عطاءٍ قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدثنا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ من الانصار سماھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فنسیت اسمھا ما منعک ان تحجی معنا قالت لم یکن لنا الا ناضحان فحج ابو ولدھا وابنھا علی ناضح وترک لنا ناضحا ننضح علیہ قال فاذا جاء رمضان فاعتمری فان عمرۃ فیہ تعدل حجۃ

ترجمہ عطا نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام بہی لیا مگر مین بہول گیا کہ کیون تم ہمارے ساتہہ حج کو نہین جاتین تو اونہون نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے دو ہی اونٹ تہے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چہوڑ گیا کہ اوس پر ہم پانی لاتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ اچہا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اوسکا بہی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اُسکا حج کے برابر ہے مگر یہ نہین کہ حج فرض اوسکے ذمہ سے اوتر جاوے اور اُس عورت پر حج فرض نہ تہا کہ اُسکے پاس سواری نہ تہی **عن** عطاءٍ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لامرأۃ من الانصار یقال لھا ام سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ما منعک ان تکونی حججت معنا قالت ناضحان کانا لابی فلان زوجھا حج ھو وابنہ علی احدھما وکان الاخر یسقی علیہ غلامنا قال فعمرۃ فی رمضان تقضی حجۃ او حجۃ معی **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین ہے کہ اوس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تہے ایک پر وہ اور اُنکا لڑکا حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا چہوکرا پانی لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان مین حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتہہ حج کرنے کے برابر ہے

باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا والخروج من الثنیۃ السفلی

مکہ مین داخل ہونے اور نکلنے کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج من طریق الشجرۃ ویدخل من طریق المعرس واذا دخل مکۃ دخل من الثنیۃ العلیا ویخرج من الثنیۃ السفلی **عبداللہ بن عمر** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چہہ میل پر) اور جب مکہ مین داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی مستحب ہے

مکہ کے جانے والے کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے ہر شہر سے نکلنے والے کو **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ **ترجمہ** عبید اللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحا میں ہے (اور وہ ایک مقام کا نام ہے محصب کہ بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابر مکہ میں اوتر جاتے ہیں) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا **ترجمہ** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو داخل ہوئے اوپر کی طرف سے اور نکلے تو نیچے کی طرف سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ اَبِيْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَبِيْ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا کدا کی طرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کی طرف ہے (کداء ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلا ہے مکہ کی بلندی کی طرف اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلا ہے مکہ کے نیچے کی طرف) ہشام نے کہا کہ میرے والد ان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کدا کی طرف سے داخل ہوتے تھے

باب اِسْتِحْبَابِ الْمَبِيْتِ بِذِيْ طُوًى عِنْدَ اِرَادَةِ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِهَا وَدُخُوْلِهَا نَهَارًا

ذی طویٰ میں رات کو رہنا مستحب ہے اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيْدٍ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيٰى اَوْ قَالَ حَتّٰى اَصْبَحَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذی طویٰ میں رہے (ذی طویٰ ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ میں داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طویٰ میں آپ نے صبح کی نماز پڑھی **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَعَلَهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں نہ جاتے جب

تک ذی طوی مین رات کو رہتی پھر جب وہان صبح ہو جاتی نہاتے پھر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے عن نافع ان عبد اللہ حدثہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزل بذی طوی ویبیت بہ حتی یصلی الصبح حین
یقدم مکۃ ومصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ
لیس فی المسجد الذی بنی ثم ولکن اسفل من ذلک علی اکمۃ غلیظۃ ترجمہ
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے ذی طوی
مین اور شب کو وہان رہتے یہانتک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد مین نہین ہے جو وہان
بنی ہے مگر اس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلہ پر عن نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استقبل فرضتی الجبل الذی بینہ وبین الجبل الطویل نحو
الکعبۃ یجعل المسجد الذی بنی ثم یسار المسجد الذی بطرف الاکمۃ ومصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفل منہ علی الاکمۃ السوداء یدع من الاکمۃ
عشر اذرع او نحوها ثم یصلی مستقبل الفرضتین من الجبل الطویل الذی بینک
وبین الکعبۃ صلی اللہ علیہ وسلم نافع کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے موطہ کیا طرف دونون ٹیلون کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ مین تھا اور اس مسجد
کو جو وہان بنی ہے بائین طرف کر دیتے تھے اوس مسجد کے جو کنارے پر ہے ٹیلے کے اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوس کالے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ
کر یا اس کے کم و بیش پھر نماز پڑھتے تھے موطہ کیے ہوئے دونون ٹیلون کیطرف اس لنبے پہاڑ کے جو
تیرے اور کعبہ کے بیچ مین ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے انپر **ف** ان سب روایتون سے معلوم
ہوا کہ مکہ مین داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوے مین رہنا جسکی راہ مین پڑے
ورنہ اوس کے بعد کا اندازہ کر لے اور شافعیہ کے نزدیک یہ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو تیمم
کرے اور شب کو ذی طوے مین رہنا بھی مستحب ہے اور مکہ کو دن مین داخل ہونا بھی مستحب ہے اور
بعضون نے کہا رات دن دونو برابر ہے اور بعضون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے عمرہ

مین رات کو داخل ہوئے اور بعضون نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے **باب**
اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْاَوَّلِ فِي الْحَجِّ رمل کا مستحب ہونا طواف
اول مین حج کے اور طواف عمرہ مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى اَرْبَعًا وَ
كَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ **نافع** نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف
کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق
چلتے اور بہتیا کے آنے کی جگہہ مین دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ مین اور ابن عمر بھی ایسا ہی
کرتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهُ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِيْ
اَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **ابن عمر** سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج مین یا عمرہ مین پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے
اور دو رکعت نماز پڑہتے پھر سعی کرتے صفا اور مروہ کی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ
اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چھوتے اور پہلے پہل طواف کرتے
تو تین بار دوڑتے سات پھیرون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى اَرْبَعًا **ترجمہ**
وہی مضمون ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ
وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **نافع** نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود
تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى
انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ **جابر** عبد اللہ کے بیٹے سے ویسا ہی رمل آپ کا مروی ہوا **عَنْ**

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل الثلاثۃ اطواف من الحجر الی الحجر وہی مضمون ہے عن ابی الطفیل قال قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارأیت ہذا الرمل بالبیت ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ اطواف اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال فقال صدقوا وکذبوا قال قلت ماقولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ فقال المشرکون ان محمدا واصحابہ لا یستطیعون ان یطوفوا بالبیت من الہزل قال وکانوا یحسدونہ فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثا ویمشوا اربعا قال قلت لہ اخبرنی عن الطواف بین الصفا والمروۃ راکبا اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال صدقوا وکذبوا قال قلت وما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثر علیہ الناس یقولون ہذا محمد ہذا محمد حتی خرج العواتق من البیوت قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یضرب الناس بین یدیہ فلما کثر علیہ رکب والمشی والسعی افضل **ترجمہ** ابوالطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھے بیت اللہ کے طواف کی اور اس مین تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہی اس لیے کہ تمہاری لوگ کہتے ہین کہ وہ سنت ہی تو انہون نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہین سچے بھی مین نے کہا اسکا کیا مطلب انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو مشرکون نے کہا کہ محمد اور اُن کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہین کر سکتے ضعف اور لاغری کے سبب اور آپ سے حسد رکھتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کرین اور چار بار عادت کے موافق چلین (غرض یہ ہے کہ انہون نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا یہ ان کا جھوٹ تھا باقی بات سچ تھی) پھر مین نے کہا ہمکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ مین سعی کرنے کے سوار ہو کر کہ وہ سنت ہی کہ آپ کے لوگ اوسے سنت کہتے ہین انہون نے فرمایا وہ سچے بھی ہین جھوٹے بھی مین نے کہا اسکا مطلب انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو لوگون کی بہیڑ بھاڑ ایسی ہوئی کہ کواری عورتین تک باہر نکل آئین اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہین یہ محمد ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے

(یعنے شوبجو بغل ہو چلو چلو جیسے امرائے دنیا کے ساتھ ہوتی ہے آپ کے لیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگون کے بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیادہ سعی کرنا افضل ہے (یعنے اسا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوگئی تھی اوسکو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے یزید نے اون سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند مگر اس مین یون ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہین کہا کہ وہ آپ سے حسد رکھتے تھے

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَکَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَھِیَ سُنَّۃٌ قَالَ صَدَقُوْا وَکَذَبُوْا ترجمہ وہی مضمون ہے باختصار عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اُرَانِیْ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْہُ لِیْ قَالَ قُلْتُ رَاَیْتُہٗ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ عَلٰی نَاقَۃٍ وَقَدْ کَثُرَ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ذَاکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْہُ وَلَا یُکْھَرُوْنَ ترجمہ ابی الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا مین خیال کرتا ہون کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا مین نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور لوگون کا اوپر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ ہان وہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگون کو آپکے پاس سے ہانکتے نہ تھے اور نہ ہٹاتے تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ مَکَّۃَ وَقَدْ وَھَنَتْھُمْ حُمّٰی یَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّہٗ یَقْدَمُ عَلَیْکُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَھَنَتْھُمُ الْحُمّٰی وَلَقُوْا مِنْھَا شِدَّۃً فَجَلَسُوْا مِمَّا یَلِی الْحِجْرَ وَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْمُلُوْا ثَلَاثَۃَ اَشْوَاطٍ وَّیَمْشُوْا مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ لِیَرَی الْمُشْرِکُوْنَ جَلَدَھُمْ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰی قَدْ وَھَنَتْھُمْ ھٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ کَذَا وَکَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَلَمْ یَمْنَعْہُ اَنْ یَّاْمُرَھُمْ اَنْ یَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَیْھِمْ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے یار مکہ مین آئے اور ان کو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کے بخار نے

اور مشرکون نے کہا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آوین گے کہ انکو بخار نے ضعیف و ناتوان کر رکھا ہے
اور بڑی ناتوانی ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون کو حکم دیا کہ
تین شوط مین رمل کرین اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلین کہ مشرکون کو
انکی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکون نے کہا کہ تم نے تو کہا تہا کہ انکو بخار نے ناتوان کر دیا ہے
یہ تو ایسے طاقتور ہین کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپ نے جو انکو ساتون پہیرون مین رمل کا حکم نہین دیا
تو اس لیے کہ یہ تہک جاوین گے **ف** ان حدیثون سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہو گیا اور معنی رمل کے
یہی ہین کہ جلدی جلدی چہوٹے چہوٹے قدم رکہکر چلنا اور کودنا ضرور نہین کہ اس مین شجاعت اور
جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہ عمرہ کے طواف مین اور حج کے بہی ایک طواف مین مسنون ہے
اور صحیح قول شافعی کا یہہ ہے کہ رمل حج کے اس طواف مین ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اس پر اتفاق
ہے کہ رمل عورتون کو مسنون نہین جیسے صفا اور مروہ مین انکو دوڑنا ضرور نہین صرف عادت کے
موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چہوٹ گئی اور کچھ جرمانہ اوس پر نہین اور
بعض اصحاب ہمارے نزدیک اوس پر ایک قربانی ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور یہیا کی جگہہ مین دوڑ کر
چلنا ضرور ہی وہان دو سبز کہنبے لگا دیے ہین اون کے بیچ مین دوڑ کر چلے اور جب تین پہیرے طواف
کے پوری ہو جاوین تو چار باقی چکرون مین عادت کے موافق چلے اور یہہ جو اخیر کی روایت ابن عباس
کی ہے جس مین مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کی عادت کے موافق چلین یہ ساتوین سال
عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع مین آپ نے پورے تین شوط مین رمل کیا پس اب
یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط مین رمل
ہے اور حضرت ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول خدا
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب تہا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانون کی ظاہر
نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نرہا مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ
سنت ہی تین شوط مین اور ہر پہیرے کو طواف کے شوط کہتے ہین اور عبد اللہ بن زبیر کا مذہب
ہے کہ ساتون شوط مین رمل سنت ہی اور حسن بصری اور ثوری اور عبد الملک بن ماجشون کے نزدیک اگر
رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام مالک کا بہی پہلے یہی قول تہا پہر اس سے رجوع کیا انتہی ما قال النووی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ
بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اسلیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپکی قوت دیکھیں (یعنے اب ضرور
نہیں نہ مسنون ہے اور یہ اُنہی کا مذہب ہے) **باب** اِسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي
الطَّوَافِ **صرف** دونوں رکن یمانی کا بوسہ دینا مستحب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ
الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے انہی دونوں کیطرف
کے کونوں کو بوسہ دیتے دیکھا **ف** کعبہ مربع یعنے چار کونوں کا اور مستطیل یعنے لنبا مکان ہے اور دو
کونے اوسکے یمن کیطرف منسوب ہیں انکو رکنین یمانیین کہتے ہیں اور دو کونے شام کیطرف منسوب
ہیں انکو شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کیطرف حطیم واقعہ ہے اُن دونوں شامی کونوں کو نہ بوسہ
لیتے ہیں نہ چھوتے ہیں بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں کہ حطیم کی جگہہ بھی طواف
میں داخل ہو جاوے اس لیے کہ یہ جگہہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے
بخلاف دونوں کونوں یمانی کے کہ انکو بوسہ دیتے ہیں ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے
کو رکن یمانی کہتے ہیں کہ یہ دونوں کونے بنائے حضرت ابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق ہیں بخلاف
شامیوں کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ مندرجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہو سکتی ہے **عَنْ** سَالِمٍ
عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ
الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ **سالم** نے اپنے باپ
سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کونوں میں سے
رکن اسود (وہی جسے ہم رکن یمانی اوپر لکھہ چکے ہیں) اور اسکے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانوں
کیطرف ہے استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنے چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونوں
چاہیے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی اور باقی دو کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابرہیم پر
نہیں واقعہ ہیں یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے انکا چھونا بھی مستحب کہا ہے چنانچہ امام
حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور . . . . .

جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابو الشعثا کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور قاضی ابو الطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ وہی کونوں کو چھوئے (نووی) **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یستلم الا الحجر والرکن الیمانی **عبداللہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال ما ترکت استلام ھذین الرکنین الیمانی والحجر منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمھما فی شدۃ ولا رخاء **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا سختی میں نہ آرام میں (یعنے کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا) **عن** نافع رضی اللہ تعالی عنہ قال رأیت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما استلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا **عن** ابی الطفیل البکری حدثہ انہ سمع ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلم غیر الرکنین الیمانیین **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے

باب استحباب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف حجر اسود کے بوسہ کا بیان

عن سالم ان اباہ رضی اللہ تعالی عنہ حدثہ قال قبل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ الحجر ثم قال اما واللہ لقد علمت انک حجر ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک زاد ھارون فی روایتہ قال عمرو وحدثنی بمثلھا زید بن اسلم عن ابیہ اسلم **ترجمہ** سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کا اور کہا کہ اللہ تعالی کی

قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا
ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہارون نے اپنی روایت میں یہ کہا کہ اسی کی شکل مجھ سے روایت
کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قبل الحجر وقال انی لاقبلک وانی لاعلم انک حجر ولکنی رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک وہی مضمون ہے **عن** عبد اللہ بن سرجس
قال رأیت الاصلع یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل الحجر ویقول واللہ انی لاقبلک
وانی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قبلک ما قبلتک وفی روایۃ المقدمی وابی کامل رأیت الاصیلع ترجمہ عبد اللہ بن سرجس نے
کہا کہ میں اصلع کو (یعنے جس کے سر پر بال نہ ہوں) انکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں
اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور جاوے اور وہ اُس سے برا نہ مانے تو اس سے یاد کرنا درست ہے
اگرچہ دوسرا شخص برا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تجھ کو بوسہ
لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت
پرستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی ناک مر گئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ
ہماری مراد دینگے اسلیے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اُسکا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزوں کا بوسہ
کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا) اور آگے وہی مضمون ہے
جو اوپر گذرا) **عن** عابس بن ربیعۃ قال رأیت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل الحجر
ویقول انی اقبلک واعلم انک حجر ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقبلک لم اقبلک وہی مضمون ہے **عن** سوید بن غفلۃ قال رأیت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قبل الحجر والتزمہ وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بک
حفیا ترجمہ سوید نے کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے
اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھ کو چاہتے تھے **عن**
سفیان بهذا الاسناد قال ولکنی رأیت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بک حفیا ولم یقل

وَالْتَزَمَهُ ترجمہ سفیان سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین لبٹنے کا ذکر نہین ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا حجر اسود پر مستحب ہے باب جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيْرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ اونٹ پر طواف روا ہونا اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھونے کا بیان عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے ف محجن اوس چھڑی کو کہتے ہین کہ اسکا ایک سرا موڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اوس سے گری پڑی چیز زمین سے اوٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت رکن کو اگر چھو نہ سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اسکو بوسہ دے لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہے اور جو لوگ اسکو منع کرتے ہین وہ غلطی پر ہین عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لِاَنْ يَّرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ جابر نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع مین اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تاکہ لوگ آپ کو دیکھین اور آپ اونچے ہو جاوین اور آپ سے مسائل پوچھین اس لیے کہ لوگون نے آپ کو بہت گھیر ا تھا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُوْلُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَقَطْ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن خشرم کی روایت مین ولیسالوہ نہین ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيْرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اسلیے سوار ہوئے کہ لوگون کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے عَنْ

ابن الطفیل یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن معہ ویقبل المحجن ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے عن ام سلمۃ انھا قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ قالت فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جنب البیت وھو یقرأ بالطور وکتاب مسطور ام سلمہ نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا کہ سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو سو انہوں نے کہا کہ میں طواف کرتی تھی اور آپ سورہ والطور پڑھ رہے تھے نماز میں بیت اللہ کے ایک بازو پر ف آپ نے انکو لوگوں کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردوں سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگوں کو اون کے جانور سے ایذا نہ پہنچے ان سب روایتوں سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندھا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر باب بیان ان السعی بین الصفا والمروۃ رکن لا یصح الحج الا بہ سعی صفا اور مروہ کی رکن ہے کہ بے اوسکے حج نہیں ہوتا عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قال قلت لھا انی لاظن رجلا لو لم یطف بین الصفا والمروۃ ما ضرہ ذلک قالت لم قلت لان اللہ یقول ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الی اخر الایۃ فقالت ما اتم اللہ حج امرئ ولا عمرتہ لم یطف بین الصفا والمروۃ ولو کان کما تقول لکان فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما وھل تدری فیما کان ذلک انما کان ذلک ان الانصار کانوا یھلون فی الجاھلیۃ لصنمین علی شط البحر یقال لھما اساف ونائلۃ ثم یجیئون فیطوفون بین الصفا والمروۃ ثم یحلقون فلما جاء الاسلام کرھوا ان یطوفوا بینھما للذی کانوا یصنعون فی الجاھلیۃ قالت فانزل اللہ عز وجل ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الی اخرھا قالت فطافوا ترجمہ عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں انہوں نے فرمایا کیوں میں نے کہا کہ اللہ

تعالی فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیون سے ہین سو کچہ گناہ نہین اون مین
طواف کرنے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہین بلکہ یون ہے کہ حج پورا نہین ہوتا کسی کا اور نہ
عمرہ جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنے سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تمنے جانا
ہے تو اللہ تعالی یون فرماتا کہ کچہ گناہ نہین اون مین طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت
کیونکر اور کس حال مین اوتری ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت مین دو
بُت تہے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی
کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پہر قسم کہاتے تہے پہر جب اسلام آیا تو مسلمانون نے اون مین سعی
کرنے کو برا جانا (یعنے مشرکون کی چال سمجہی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اسی لیے یون
فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہین اور ان مین طواف کرنا گناہ نہین پہر لوگ سعی کرنے
لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہی اور ترک اُسکا روا نہین) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا أَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَّا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ
لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ
كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هٰذَا فِي أُنَاسٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَّطَّوَّفُوا
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ذَكَرُوا ذٰلِكَ
لَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا و
مروہ مین تو مین جانتا ہون کچہ حرج نہین اونہون نے فرمایا کیون کہا اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے صفا
اور مروہ اللہ کی نشانیون سے ہین پہر گناہ نہین کوئی اگر ادس مین طواف کرے تو اونہون نے فرمایا
اگر یہ بات ہوتی تو یون فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچہ گناہ نہین اور یہ آیت تو انصار
کے لوگون مین اوتری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تہے مناۃ کے نام سی
ایام جاہلیت مین اور کہتے تھے کہ ہمکو صفا اور مروہ مین سعی کرنا درست نہین پہر جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالے نے یہ آیۃ اُتاری

سو اب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اُسکا جو سعی نہ کرے صفا مروہ کی **ف** اس حدیث سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری ماں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ خوب سمجھا اُنہوں نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور سبب نزول سے اوس کے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے جب اس مین عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض ایک شی واجب ہوتی ہے مگر آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اُس سے کہتے ہین کہ اس مین کچھ عیب نہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اوس کے خیال کو رد کرین اور وجوب اُس کا جیسا ہو ویسا ہی رہتا ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑہا اور غروب آفتاب قریب ہو گیا اور وہ یہ خیال کرے کہ غروب کیوقت نماز روا نہین تو اس سے کہین گے کہ اسوقت نماز پڑہنے مین کچھ گناہ نہین تو اسکا مطلب یہ نہین کہ نماز واجب اور فرض نہ ہی اور یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہوا کہ اساف ونائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ دوسری روایتون مین وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ مناۃ طاغیہ جو مشلل مین تھا اوسکی لبیک پکارتے تہے اور یہی مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت تھا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مشلل مین قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا ہے اس روایت مین موطا کی اور ازد اور غسان اوسی کے نام کی لبیک پکارتے تہے حج مین اور ابن کلبی نے کہا کہ مناۃ ایک پتھر تھا کہ ہذیل اُسے پوجتے تہے قدید مین اور اساف اور نائلہ یہ کبھی دریا کے کنارے نہین تہے بلکہ اُنکی حقیقت یون مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تہے اساف بیٹا تھا بقار کا اور نائلہ بیٹی تھی ذہب کی اور اُسکو بنت سہل بہی کہتے تہے اور یہ دونو قبیلہ جرہم سے تہے اور اُنہون نے کعبہ کے اندر زنا کیا تہا سو اللہ تعالےٰ نے اُنکو مسخ کر کے پتھر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گیے یا صفا مروہ پر کہ لوگ انکو دیکھکر عبرت پکڑین اور بعضون نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُنکو پھر وہان سے بدل دیا اور ایک کو کعبہ سی ملا کے رکھہ دیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعضون نے کہا دونون کو زمزم پر رکھدیا اور ان کے پاس قربانی کی اور اُنکی عبادت کا حکمدیا پھر جب مکہ فتح ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہمنے طولدیا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنے جیسا حال اساف ونائلہ کا ہوا کہ غرض انکے لوگون کی اوسکے رکہنے سے یہ تہی کہ لوگ اللہ تعالےٰ سے ڈرین اور خانہ کعبہ کا

ادب کرین شیطان نے چند روز مین یہ غرض بہلا کر اپنا مطلب نکالا کہ انکی عبادت کروائی اور خلق کو شرک مین ڈالدیا پہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکون کی اہانت ظاہر ہو جاوے یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور چلون کا کہ جب لوگ انکی زیارات موافق سنت کی چھوڑ دین اور انکے قبور کو دیکھکر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑ دین بلکہ اُن کو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چڑھانے لگین اور معبود برحق کیطرح ان کی عبادت کرنے لگین تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اون گنبذون کو توڑ ڈالین اور اُن قبرون کو زمین کے برابر کر دین اون چلون کو منہدم اور خاک کرین اگرچہ ہزارون مشرک بڑے چلا یا کرین اور لاکہون گور پرست غل مچا یا کرین عن عروۃ بن الزبیر قال قلت لعائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اری علی احد لم یطف بین الصفا و المروۃ شیئا و ما ابالی ان لا اطوف بینھما قالت بئس ما قلت یا ابن اختی طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و طاف المسلمون فکانت سنۃ و انما کان من اھل لمناۃ الطاغیۃ التی بالمشلل لا یطوفون بین الصفا و المروۃ فلما کان الاسلام سالنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ عز وجل ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما ولو کانت کما تقول لکانت فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما قال الزھری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمن ابن الحارث بن ھشام فاعجبہ ذلک وقال ان ھذا العلم ولقد سمعت رجالا من اھل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا و المروۃ من العرب یقولون ان طوافنا بین ھذین الحجرین من امر الجاھلیۃ وقال اخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بین الصفا و المروۃ فانزل اللہ عز وجل ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ قال ابو بکر بن عبد الرحمن فاراھا قد نزلت فی ھؤلاء وھؤلاء ترجمہ عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ مین اوسپر کچہ گناہ نہین اور مین تو پرواہ نہین رکہتا اگر نہ سعی کرون اُن مین تو اُنہون نے فرمایا کہ برا کہا تو نے ای میرے بہانجے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے سب نے سعی کی ہے اور یہہ سنت ہو (یہان سنت سو مراد واجب ہو) اور
حقیقت اسکی یہہ ہے کہ عرب مین دستور تہا کہ جو مناۃ بدبخت کا جو مشلل مین تہا لبیک پکارتا تہا وہ سعی
نہ کرتا تہا صفا مروہ مین پہر جب اسلام ہُوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا ہم لوگون نے
تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے ہین پہر جو حج کرے یا عمرہ لا دے
اوسپر گناہ نہین کہ اون مین سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تمنے کہی تو یون فرماتے کہ گناہ نہین
اوسپر جو سعی نہ کرے اون ہین زہری سے کہا کہ مین نے یہ روایت ابی بکر بن عبد الرحمٰن سے بیان
کی تو انہون نے بہت پسند کی اور انہون نے کہا کہ علم اسیکا نام ہے (یعنے جو عائشہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہا نے اس آیت سے سمجہا) اور کہا ابو بکر نے کہ مین نے سنا ہے بہت لوگون سے جو علم رکہتے تہے
وہ کہتے تہے کہ یہ طواف نہ کرنے والے صفا اور مروہ مین عرب کے لوگ تہے کہ وہ کہتے تہے کہ اون
دو پتہرون کے بیچ مین طواف کرنا جاہلیت کا کام تہا اور دوسرے لوگون کا قول تہا کہ ہم کو طواف
بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین پہرنے کا حکم نہین ہوا جب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت
اوتاری کہ صفا اور مروہ دونون اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے ہین آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ مین
بہی یہی خیال کرتا ہون کہ انہی دو گروہن کے واسطے یہ آیۃ اوتری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا
سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ
اَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ
يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا ترجمہ عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہُوا اور اسمین یہہ ہے
کہ جب لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہان طواف
کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ پہر سنت ٹہیرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے اب کسی کو اسکا ترک کرنا روا نہین عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا

أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے اونکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تہا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کے لیے لبیک پکارتے تہے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنا برا جانتے تہے اور یہی طریقہ تہا اون کے باپ دادون کا کہ جس نے احرام باندہا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ مین سعی نہ کرتا تہا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوے تو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اوسکو گناہ نہین ہے کہ سعی کرے ان دونون مین اور جس نے خوشی سے ایک نیکی کی اللہ تعالے اوسکا قدردان اور جاننے والا ہے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى نَزَلَتْ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اوتری ان الصفا والمروۃ

باب بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

سعی دوبارہ نہین ہوتی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا ترجمہ جابر کہتے تہے کہ سعی نہین کی رسول اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے یارون نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے اونکو خبر دی محمد بن بکر نے اونکو ابن جریج نے اسی سند سے مثل روایت مذکور کے اور اس مین یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا یعنے صفا اور مروہ کا جو پہلے بار کیا تہا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج و عمرہ مین سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا نہ چاہیے اس لیے کہ بدعت ہے اور اِس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے اس لیے

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہو گیا اون دعاؤن
اور وظیفون اور اشغال کا جو مشائخین مین مروج ہین اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہین کہ وہ سب بدعت
ہین اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہی اور اسکی تکرار بدعت ہوئی تو جس کے سرے سے اصل بھی ثابت
نہین وہ تو بدرجہ اولی بدعت ہوئی اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور اذکار کی جو تعداد مقرر کر دی
ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بسبب اس زیادت محدثہ کے بدعت مین شمار کیا جا
ہے اور یہہ بڑے کام کی بات ہی اور اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** اِسْتِحْبَابِ اِدَامَةِ
الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِيْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ حاجی لبیک پکارتی جاوے
جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ شروع کرے **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ
الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ
فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ **ترجمہ** اسامہ نے کہا کہ مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ بائین گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ
کو بٹھایا پیشاب کیا اور آئے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر مین نے عرض
کی کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز تمہاری آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے
اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبداللہ
بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنی جمرہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا
مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصون کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگون کے
پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہین اور مین نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو مین دوسرے شخص سے کبھی

مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ کی عادت نہ تھی اور اسامہ نے جو کہا نماز کا وقت آگیا مراد
اس سے نماز مغرب ہے کہ اونہوں نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز مین دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا
کہ نماز تمہاری آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ مین پڑھنا مشروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ
اپنا بڑا بوڑھا اگر معلوم ہو کہ کچھ بھول گیا تو یاد دلاوے جیسے اسامہ نے خیال کیا تھا کہ حضرت نماز بھول
گئے اور یاد دلائی اور آپ نے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشا مین جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ مین جمع
کرنا ان دونون نمازون کا باجماع مسلمین سنت ہے اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے
راہ مین مغرب پڑھ لی تو اعادہ اسکا واجب ہے اور باقی کا قول ہے کہ اگر راہ مین پڑھ لے تو روا ہے مگر خلاف
سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی
کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور جماہیر
علماء صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و قرّی کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح
تک لبیک کہے پھر جب صبح کی نماز پڑھ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام
مالک اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف
عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی
جمرہ عقبہ سے فارغ نہو کہے جاوے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جسکا ابھی ترجمہ ہوا
اور آگے روایات بھی اس کے موید ہین عَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا فضل کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا خبر دی
مجھکو ابن عباس رضی اللہ تعالے نے کہ خبر دی انکو فضل نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی **ف** احمد اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اسکا
جواب دیتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنَّهٗ قَالَ فِیْ عَشِیَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَھُوَ کَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا وَھُوَ مِنْ مِّنًی قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ تُرْمٰی بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَةَ وَحَدَّثَنِیْهِ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَةَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس جو ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھے یہانتک کہ محسر میں داخل ہوئے اور محسر منیٰ میں ہے تو وہاں آپ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے کنکریاں اُٹھالو کہ اون سے جمرہ کو مارا جاوے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہمسے یہی حدیث زہیر بن حرب نے اون سے یحییٰ نے اون سے ابن جریج نے اون سے ابوالزبیر نے اسی سند سے مگر اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری اور یہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے (یعنے جب کنکرے اُٹھانے کا حکم دیا تھا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑکر آدمی کنکرے پھینکتا ہے (یعنے ایسے کنکرے اوٹھانا) **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ **ترجمہ** عبدالرحمن رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ عبداللہ ہم سے مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے اونکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام میں لبیک پکارتے تھے **ف** یہی مذہب ہے جمہور کا جیسے کہ آگے گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ بقر اور سورہ کنسا کہنا درست ہے اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول عبداللہ بن مسعود کا جو اس حدیث میں مذکور ہوا کہ اُنہوں نے کہا میں نے سنا ہے اُنکو جنپر سورہ بقر اوتری ہے اس میں سورۂ بقر کی تخصیص اسلئے کی کہ اوس میں اکثر مناسک حج کے مذکور ہیں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبّٰی حِیْنَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِیْلَ اَعْرَابِیٌّ ھٰذَا فَقَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِيَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے تو لوگون نے کہا کہ شاید یہہ کوئی گاؤن کا آدمی ہے (یعنے جو آپ لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بھول گئے (یعنے سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہوگئے مین نے خود سنا ہے اُنکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تھے مسلم نے کہا کہ یہی روایت بیان کی ہم سے حسن حلوانی نے اونہون نے روایت کی یحیے بن آدم سے اونہون نے سفیان سے اونہون نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھسے یوسف بن حماد نے ان سے زیاد یعنے بکائی نے اون سے حصین نے اون سے کثیر بن مدرک نے اون سے عبدالرحمن بن یزید نے اور اسود بن یزید نے دونون نے کہا سنا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تھے مزدلفہ مین کہ سنا مین نے اون کو جنپر سورہ بقر اُتری ہے کہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تھے پھر انہون نے لبیک پکاری اور ہم لوگون نے بھی اون کے ساتھہ لبیک پکاری

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مِّنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب ہم صبح کو چلے منے سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ کے ساتھہ تو کوئی ہم مین سے لبیک پکارتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تہا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِّنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهٗ مَاذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفہ کے صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تہا اور کوئی لا الٰہ الا اللہ اور ہم ان مین سے تھے جو اللہ اکبر کہتے تھے مین نے اُن سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اون سے یہہ کیون نہ پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمنے کیا کرتے دیکھا (سبحان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے ہین کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیون نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تھے)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

الثقفی انه سال انس بن مالک رضی الله تعالی عنه وهما غادیان من منی الی عرفة
کیف کنتم تصنعون فی هذا الیوم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال کان
یهل المهل منا فلا ینکر علیه ویکبر المکبر منا فلا ینکر علیه **ترجمہ** محمد بن
ابی بکر ثقفی نے انس بن مالک سے پوچھا کہ وہ دونون منے سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے
تھے آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین کیا کرتے تھے سو انس رضی اللہ
تعالے عنہ نے کہا کہ کوئی ہم مین سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا سو اوسکو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی
ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اوسکو منع نہ کرتا تھا **عن** محمد بن ابی بکر قال قلت لانس
بن مالک غداة عرفة ما تقول فی التلبیة هذا الیوم قال سرت هذا المسیر مع
النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه فمنا المکبر ومنا المهل ولا یعیب احدنا علی
صاحبه **ترجمہ** مضمون اسکا وہی ہے **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونون
مستحب ہین جب آدمی منے سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونو سے افضل ہے اور ان
روایتون سے اُن کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہین کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے
دن

باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة واستحباب صلوتی المغرب والعشاء جمعا بالمزدلفة فی هذه اللیلة

عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان اور اس رات مغرب و عشا
جمع کر کے پڑھنے کا **عن** کریب مولی ابن عباس عن اسامة بن زید رضی الله تعالی
عنه انه سمعه یقول دفع رسول الله صلی الله علیه وسلم من عرفة حتی اذا
کان بالشعب نزل فبال ثم توضأ ولم یسبغ الوضوء فقلت له الصلوة قال الصلوة
امامک فرکب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوة
فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیره فی منزله ثم اقیمت العشاء فصلاها
ولم یصل بینهما شیئا **ترجمہ** کریب جو ابن عباس کے غلام ازاد ہین انہون نے اسامہ سے روایت
کی کہ اونہون نے کہا لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے یہانتک کہ جب گھاٹی کے پاس
آئے اوترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہیں مین نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے
آپ نے فرمایا نماز تمہاری آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ مین آئے اور اترے اور وضو

کیا پوری طرح سے پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہاں کا تہاں بٹھا دیا پھر تکبیر ہوئی اور عشا پڑھی اور ان کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنے سنت نہ پڑھی) عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي قَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ **ترجمہ** کریب نے کہا کہ اسامہ بن زید نے کہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی گھاٹیوں میں اترے حاجت کیواسطے اور میں نے آپ پہ پانی ڈالا یعنے وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑھینگے تو فرمایا کہ نماز کی جگہہ آگے تمہارے ہے (یعنے مزدلفہ) اور باقی تفصیل اس حدیث اسامہ کی اوپر ہو چکی ہے عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ أَرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلَوٰةَ قَالَ الصَّلَوٰةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ **ترجمہ** کریب نے وہی مضمون اسامہ سے روایت کیا اور اس میں اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہیں ہے اور یہہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ مزدلفہ میں پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلَوٰةَ فَقَالَ الصَّلَوٰةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلُّوا قُلْتُ فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ **ترجمہ** کریب نے اسامہ بن زید کے فرزند سے پوچھا کہ تم جب سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو انھوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے

جہان لوگ اونٹون کو بٹھاتے ہین نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو
بٹھایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہین کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور
ہلکا سا وضو کیا پورا نہین (یعنے ایک ایک بار اعضا دھوئے) اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ
نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب
کی تکبیر ہوئی اور لوگون نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہین یہانتک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آپ نے
نماز عشا بھی پڑھی پھر اونٹ کھولدیے مین نے کہا کہ پھر تمنے صبح کو کیا کیا انہون نے کہا کہ پھر فضل بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور مین قریش کے راہ سے پیدل چلا
عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى
النَّقْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ
وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ **ترجمہ** وہی مضمون
ہے جو اوپر کئی بار گذرا اس مین یہ ہے کہ اس گھاٹی مین آپ اوترے جہان امرا اوترتے ہین ۔
عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْغَائِطِ
فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اسمین ہے کہ آپ پاخانے تشریف لیگئے اور
اسامہ نے چھاگل سے پانی ڈالا تب آپ نے وضو فرمایا عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَاُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
رِدْفُهُ قَالَ اُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْئَتِهِ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا **ترجمہ** ابن عباس نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور
اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ مین پہنچے عَنْ هِشَامٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا شَاهِدٌ اَوْ
قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ

مِن عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ اون کے سامنے کسی نے اسامہ سے پوچھا یا اونہون نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تہا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر چلتے تھے یعنے اونٹنی کو کس چال
لیے جاتے تھے تو اونہون نے کہا سیدہی چال چلاتے تھے پہر جب ذرا کہلی جگہہ پاتے یعنے جہان بہیڑ
کم ہوتی تو اوس جگہہ ذرہ تیز کر دیتے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ
حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ ہشام بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا
مگر حمید کی روایت مین یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال سے وہ عنق سے تیز ہے عَنْ
اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ابو ایوب سے روایت ہے کہ اونہون نے نماز پڑہی حجۃ
الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشا ملا کر مزدلفہ مین عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ اَمِيرًا عَلَى
الْكُوفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ یحیے سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور ابن رمح کی روایت
مین یہہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی جو راوی ہین وہ امیر تھے کوفہ کے ابن زبیر کے زمانہ مین عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز
جمع کر کے مزدلفہ مین پڑہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ جَمَعَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ
ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ اللّٰهَ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا ملا کر
پڑہی مزدلفہ مین اور ان کے بیچ مین ایک رکعت بہی نہین پڑہی اور مغرب کی تین رکعت اور عشا کی دو
پڑہین اور عبد اللہ بہی آخر عمر تک مزدلفہ مین اسیطرح پڑہتے رہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ
بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذٰلِكَ
وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑھی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا
اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی کہ دونوں نمازیں ایک تکبیر سے
پڑھیں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ
صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ **وہی** مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا
عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَ
الْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ **سعید** نے کہا کہ ہم لوٹے ... عبداللہ بن عمر کے ساتھ اور آئے مزدلفہ
میں اور وہاں مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑھی اور کہا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی تھی **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ مغرب میں قصر نہیں بلکہ
وہ ہمیشہ تین پڑھی جاتی ہیں اور سنت یہی ہے کہ جہاں جمع ہوں دو نمازیں وہاں بیچ میں سنت
نہ پڑھی جاوے

باب اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيْسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ میں عید کی صبح کو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھا تو نماز وقتوں ہی پر پڑھتے دیکھا مگر دو نمازیں ایک مغرب دوسرے عشا
کہ مزدلفہ میں آپ نے ملا کر پڑھیں اور اس کی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھی (یعنی معمولی
وقت سے کہ جس وقت روز پڑھا کرتے تھے) **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ اعمش سے اسی اسناد سے
یہی روایت اور اس میں یہ ہے کہ صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑھی اندھیرے میں **ف** غرض یہ مراد نہیں ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھی
بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنوں سے پہلے پڑھی چنانچہ بخاری میں عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے
کہ انہوں نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبح
کی نماز اسی گھڑی میں پڑھی تھی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام میں نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے
اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ میں اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حاجی کو آج بہت کام ہو

بڑے بڑے کام ہین اور یہی وجہ ہے آج کی دن بہت سویرے اداکرنیکی **باب** استحباب تقدیم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة الى منى في اواخر الليل قبل زحمة الناس ضعیفون کو اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت استاذنت سودة رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة تدفع قبله وقبل حطمة الناس وكانت امراة ثبطة يقول القاسم والثبطة الثقيلة قال فاذن لها فخرجت قبل دفعه وحبسنا حتى اصبحنا فدفعنا بدفعه ولان اكون استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استاذنته سودة فاكون ادفع باذنه احب الي من مفروح به **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سودہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے پہلے منٰی کو لوٹ جاوین اور لوگون کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جاوین اور وہ ذرا فربہ بی بی تھین راوی نے کہا کہ پھر آپ نے انکو اجازت دی اور وہ روانہ ہوگئی قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب ٹھہر رہے یہانتک کہ صبح کی ہمنے اور حضرت کے ساتھ لوٹے اور اگر مین بھی اجازت لیتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تھی اور آپکی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تھا اور اس سے بہتر تھا جسکے سبب مین خوش ہو رہی تھی **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كانت سودة امراة ضخمة ثبطة فاستاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تفيض من جمع بليل فاذن لها فقالت عائشة رضي الله تعالى عنها فليتني كنت استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استاذنته سودة وكانت عائشة رضي الله تعالى عنها لا تفيض الا مع الامام **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ سودہ بہت بھاری بھرکم بی بی تھین سو اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے راتہی رات روانہ ہوجاوین (یعنے منی کو) سو آپنے اُن کو اجازت دیدی سو حضرت عائشہ فرماتی تھین کہ کاشکے مین بھی آپ سے اجازت لیتی جیسے سودہ نے لے لی تھی مگر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عادت تھی کہ آپ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تھین **عن** عائشة قالت وددت اني كنت استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استاذنته سودة فاصلي

الصُّبْحَ بِمِنًى فَارْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ اَنْ يَّاتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَانَتْ
سَوْدَةُ اسْتَاذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ اِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین نے
آرزو کی کہ مین بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور نماز
صبح کی منے مین پڑہتی اور لوگون کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کرلیتی توکسینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تہی اونہون نے کہا وہ فربہ عورت تھین سو جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے دیدی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ عبد الرحمن بن قاسم سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى
اَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِيْ اَسْمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ
قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ ارْحَلْ
بِيْ فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا
قَالَتْ كَلَّا اَيْ بُنَيَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ ترجمہ عبد اللہ جو غلام آزاد
ہین اسماء کے اونھون نے کہا کہ مجھسے جناب بی بی اسماء نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس ٹہیری ہوئی
تہین کہ کیا چاند غروب ہوگیا مین نے کہا نہین اونہون نے نماز پڑہ لی اسیوقت پہر مجھسے فرمایا کہ ای
میری بچے چاند ڈوب گیا مینے کہا ہان اونہون نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہانتک
کہ اونہون نے جمرہ کو کنکریان مارلین پہر نماز پڑہی اپنے فرودگاہ مین سو مین نے کہا ای بی بی ہم بہت
سویرے روانہ ہوئے انہون نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین ای میرے بیٹے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے عورتون کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی ف ان حدیثون کے روسے لوگون نے اختلاف
کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ مین پس امام شافعی کا قول ہے کہ وہان رہنا رات کو واجب ہے
کہ اگر کوئی ترک کرے تو اوسپر قربانی واجب ہے مگر حج اوسکا صحیح ہے اور یہی قول ہے فقہا کے کوفہ اور
ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہے کہ اگر کسینے چھوڑدیا تو فضیلت سے اوسکی محروم
رہا باقی نہ اوسپر گناہ ہے نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور ایک جماعت اسطرف گئی ہے
اور ایک گروہ نے کہا کہ اوسکا حج ہی صحیح نہین اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب

بہی اسیطرف گئی اور وہ ابو عبد الرحمن تواسے ہین شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطا اور اوزاعی
سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مزدلفہ مین رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب بلکہ
وہ ایک منزل ہی جیسی اور منزلین ہین چاہے وہان ٹہیرے چاہے نہ ٹہیرے اور یہ قول محض باطل ہے
اور اس مین بہی اختلاف ہی کہ کتنی دیر ٹہیرنا واجب ہی سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت
رات کی نصف ثانی تک اور ایک قول انکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اوس رات کے
بالعبد اوسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول انکا یہ ہے کہ بڑا اکثر رات کا وہان کاٹے اور امام مالک
علیہ الرحمۃ سے تین روایتین ہین ایک تو یہ کہ ساری رات رہی دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ
کہ تہوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سی خوش خلقی حضرت اسماکی اور اوس زمانہ کی عورتون کی معلوم
ہوتی ہے کہ انہون نے اپنی غلامون کو فرزند کے برابر رکہا بات چیت مین نہ یہ کہ ان کے ساتھ
حقارت کی باتین کرین اور لونڈا چوکرا بولین گھرا مسلم نے اور روایت کی مجہسی بہی حدیث علی
بن خشرم نے اون سی عیسی نے اون سی ابن جریج نے اسی سند سی اور ان کی روایت مین یہ ہے کہ
اسما نے فرمایا ای میرے چہوٹے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تہی اپنی بی بی صاحبہ کو۔
عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاَخْبَرَتْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عطا کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام
حبیبہ کے پاس گئے تو اونہون نے کہا کہ مجہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا
عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًی وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ ترجمہ سالم بن
شوال سی مروی ہے کہ ام حبیبہ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
مین کہ اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے منی کو اور ایک روایت مین جو ناقد سے مروی ہی یون ہی
کہ ہم اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِي
الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عبید اللہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے سنا کہ فرماتے تہے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتہہ روانہ کر دیا یا یون

مہاں ضعیفوں کے ہمراہ روانہ کر دیا مزدلفہ سے رات کو عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول
انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ ابن عباس نے کہا کہ میں
ان میں تہا جنکو آگے روانہ کر دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں کی ضعیفوں میں سے۔
عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال کنت فیمن قدم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ وہی مضمون ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما قال بعث بی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسحر من جمع فی ثقل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قلت ابلغک ان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال بعث بی بلیل
طویل قال لا الا کذلک بسحر قلت لہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
رمینا الجمرۃ قبل الفجر واین صلی الفجر قال لا الا کذلک ترجمہ ابن عباس نے کہا
کہ مجکو بہیجدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب ہی مزدلفہ سے سامان کے ساتہہ میں نے کہا
کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ اونہوں نے یوں کہا کہ مجہکو روانہ کیا بہت رات سے تو اوس نے کہا کہ نہیں
یوں ہی کہا کہ سحر کو یعنے آخر شب کو روانہ کیا پہر میں نے اُن سے پوچہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
یہ بہی کہا کہ کنکر مارے ہمنے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہاں پڑہی اُنہوں نے کہا نہیں یہ کچہ نہیں
کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا عن سالم بن عبد اللہ اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما کان یقدم ضعفۃ اھلہ فیقفون عند المشعر الحرام
بالمزدلفۃ بلیل فیذکرون اللہ ما بدا لھم ثم یدفعون قبل ان یقف الامام
وقبل ان یدفع فمنھم من یقدم منی لصلوۃ الفجر ومنھم من یقدم بعد ذلک
فاذا قدموا رموا الجمرۃ وکان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول ارخص فی
اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ
بن عمر اپنے ساتہہ کے ضعیف لوگوں کو آگے بہیجدیتے تہے کہ وہ مشعر الحرام میں جو مزدلفہ میں ہے
وقوف کریں رات کو اور اللہ تعالے کو یاد کرتے رہیں جب تک چاہیں پہر لوٹ جاویں امام کے وقوف
کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے کے سے پیشتر سو اُن میں سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منی
پہونچ جاتا تہا اور کوئی اوس کے بعد پہنچتا تہا اور جب پہونچتے تہے اُسیوقت جمرہ کو کنکریاں مار لیتے

تھے اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفون کو اوسکی اجازت دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ مین اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ عورتون اور لڑکون کو اگر رات سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیون کے بچکر پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہو جاوین روا ہے

باب رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُوْنُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنیکا بیان

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اُنَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰذَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے پچھلی جمرہ کو کنکریان نالے کے اندر سے مارین اور سات کنکریان مارین اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو اُن سے کسی نے کہا کہ لوگ تو اوپر سے اُنکو کنکریان مارتے ہین تو عبد اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ یہ مقام یعنے جہان سے مین نے مارین ہین اوس کا ہے جسپر سورہ بقر اتری ہے یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا

عن الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِيْلُ السُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِهٖ فَسَبَّهٗ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج بن یوسف کو سُنا کہ وہ خطبہ مین کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبرئیل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورہ ہو جس مین بقر کا ذکر ہے پھر وہ جس مین نسا کا ذکر ہے پھر وہ جس مین آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پھر مین ابراہیم سے ملا اور اُنکو اسبات کی خبر دی تو انھون نے اسکو برا

کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھسے عبدالرحمن بن یزید نے کہ وہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھہ تھے اور
جمرہ عقبہ پر آئے اور نالہ کے بیچ مین کھڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اسکو سات کنکریان ماریں نالہ
کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر مین نے اون سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن
(یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہوکر کنکریان مارتے ہین تو انہون نے کہا کہ یہ
جگہہ اوس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ اوسکی ہے جسپر سورۂ بقر اوتری ہے ۔
ف حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتون
کی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توقیفی ہے یعنے شارع کیطرف سے ہے کہ اس مین کسی
کی رای کو دخل نہین اور اسپر اجماع ہے سب مسلمانون کا اور اگر ترتیب سورتون کی مراد ہے تو یہ
ترتیب اماموں اور قاریون کی راے سے ہوئی ہے اور شارع کیطرف سے نہین اور قاضی عیاض نے
کہا ہے کہ یہان جو حجاج نے سورۂ نسا کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اسکی کہ اون کو ترتیب
آیات مقصود تھی کہ آیتون کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کیطرف سے ہے اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات
بیان کی تو انکی غرض یہ تھی کہ سورۂ بقر یا سورۂ نسا بقول حجاج کہنا درست نہین اسپر انہون نے
رد کیا اور یون روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقر تو یہ کہنا روا ہوا ہے اور
اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرۂ عقبہ کی رمی اسطرح مستحب ہے کہ نالہ کے بیچ مین کھڑا ہو جمرہ کے نیچے اور
مکہ کو بائین طرف رکھے اور منی کو داہنی طرف اور جمرۂ عقبہ کیطرف موہنہ کرے اور سات کنکریان مارے
اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے
اون جاہلون کی بے وقوفی بھی معلوم ہوگئی جو نماز مین ترتیب سور کو واجب جانتے ہین اور اگر کسی نے
اول رکعت مین پچھلی سورت پڑھ دی اور دوسری رکعت مین اگلی پڑھی تو اعتراض کرتے
کہ یہ نہین جانتے کہ ترتیب سورتون کی شارع کیطرف سے نہین نہ اس ترتیب سے سورتین نازل ہوئی
ہین جس ترتیب سے مصحف عثمانی مین موجود ہین اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور
ہر ایک کی قرأت جدا پھر اون مین ترتیب چہ معنی دارد ۔ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ
لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ۔ ترجمہ اعمش نے کہا کہ مین
نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ یون نہ کہو سورۂ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنے

وہی روایت جو اوپر گذری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ فَرَمَی الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًی عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

ترجمہ عبد الرحمن نے حج کیا عبد اللہ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منی کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہ اسکی ہے جس پر سورہ بقر اوتری

عن شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا اَتَی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

ترجمہ شعبہ سے اسی اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یوں ہے کہ جمرہ عقبہ پر آکر باقی مضمون وہی ہے

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ رَمَاهَا الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

مضمون وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا

باب اِسْتِحْبَابِ رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَاْخُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِكَكُمْ

مستحب ہونا جمرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہو کر اور مناسک کے سیکھنے کا حکم

عن اَبِی الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ هٰذِهٖ

ابو الزبیر نے جابر سے سنا کہ اونہوں نے کہا میں نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سیکھ لو مجھ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں

ف یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوار ہو کر منی میں پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریاں مارے اور اگر اوتر کر ماریں تو بھی روا ہے اور جو منی میں پیدل آوے اوسکو پیدل ہی مارنا چاہیے یہ حکم ہے یوم النحر کا اور بعد اوسکے دو دن میں ایام تشریق یعنے گیارہویں بارہویں سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہو کر مارے اور ویسا ہی سوار مکہ کو چلا جاوے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک وغیرہما کا اور احمد اور اسحق کے نزدیک یوم النحر میں مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور سب کا اجماع ہے کہ جس طرح مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے

عن

عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُهُ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَّاُسَامَةُ اَحَدُهُمَا يَقُوْدُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا

ترجمہ یحیےٰ نے اپنی دادی ام الحصین سے سُنا کہ وہ فرماتی تھین کہ حج کیا مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو مین نے آپ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپ کے ساتھ بلال اور اسامہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کھینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تھا دھوپ کے سبب سے سو ام حصین نے کہا کہ آپ نے بہت باتین فرمایئن پھر مین نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہار ہو اور ایک غلام کن کٹا حاکم کیا جاوے مین خیال کرتا ہون کہ ام حصین نے یہی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بھی اسکی بات سنو اور اسکا کہنا مانو

عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ...... قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ ام الحصین سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابی عبد الرحیم کا خالد بن ابی زید ہے اور وہ ماموں ہین محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے ان سے وکیع اور حجاج اعور نے

بَابٌ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ کنکری کا بیان کہ مٹر کی برابر ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ جابر کہتے تھے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جمرہ کو وہ کنکریان مارین جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہین ف نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریان دانہ باقلا کے برابر ہون اور اگر اس سے بڑی ماری تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے

باب بَیَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْیِ ۔ اوسوقت کا بیان جس مین رمی مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَاَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** جابر رضی اسد تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرہ کو نحر کے دن پچھر دن چڑھے اور بعد کے دنوں مین جب آفتاب ڈہل گیا **ف** نووی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسوین تاریخ کو پہر دن چڑھے رمی کرے اور ایام تشریق مین سے دودن یعنے گیارہوین بارہوین کو بعد زوال کے اور تیرہوین کو بہی ایسا ہی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا یہ ہے کہ ان تینون دنون مین تشریق کے قبل زوال رمی روا نہین اور سند ان کی یہی حدیث ہے اور طاؤس اور عطا کا قول ہے کہ ان تینون دنون مین بہی قبل زوال روا ہے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے کون البتہ قبل زوال روا ہے اور دلیل شافعیہ کی یہی روایت ہے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ مناسک حج کے مجہہ سے سیکھ لو پس جسوقت آپنے کی ہے وہی اولے ہے اور جمرے تین ہین اور مستحب ہے کہ جب جمرہ اولے رمی کرچکے تو تہوڑی دیر ٹھیر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہوکر اور اسی طرح دوسری جمرہ کی رمی کے بعد بہی اور تیسری کے بعد پھر نہ ٹھیرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت مین ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری مین اور اس دعا مین رفع یدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسینے اس وقوف اور دعا کو چھوڑ دیا تو اوسپر کچھ گناہ نہین مگر ثوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہانا کہلا دے یا ایک قربانی کرے کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسی نے خبر دی انکو ابن جریج نے خبر دی انکو ابو الزبیر نے کہ اونہون نے سنا جابر بن عبد اسد سے کہ فرماتے تھے مثل حدیث مذکور کے **باب** بَیَانِ اَنَّ حَصَی الْجِمَارِ سَبْعٌ کنکریون کے عدد کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ **ترجمہ** جابر رضی اسد تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے طاق ہین اور کنکریاں جمرہ کی طاق ہین اور

سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہیں) اور استنجا ضروری ہو کہ جو ڈہیلا لیوے استنجے کو تو طاق لیوے (یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جاوے)
ف یعنے اگر طہارت چار میں ہو جاوے تو بہی ایک اور لے کہ طاق ہو جاویں اور بعضے بیوقوف سفہا نام کے فقہا نے جو یہ لکہا ہے کہ ڈہیلے کے تئیں طہارت کیوقت تین بار ٹہونک لے کر استنجے باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈہیلوں کا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہو **باب** تفضیل الحلق علی التقصیر وجواز التقصیر تقصیر کا بالتفضیل جائز ہونا اور حلق کی فضیلت **عن** نافع ان عبد اللہ قال حلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحلق طائفۃ من اصحابہ وقصر بعضہم قال عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین مرۃ او مرتین ثم قال والمقصرین نافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپکے سر منڈایا اور بعضوں نے فقط بال کترائے عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایکبار دعا کی یا دو بار پہر فرمایا کترانے والوں پر بہی **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانیوالوں پر لوگوں نے عرض کی کہ کترانیوالوں پر ای رسول اللہ کے تو پہر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والوں پر لوگوں نے پہر عرض کی کہ کترانے والوں پر بہی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کترانے والوں پر بہی **فائدہ** اس حدیث سی سر منڈانے کی فضیلت حج میں ثابت ہوئی کہ اون کے لیے آپ نے دو بار دعا کی اور کترانا بہی جائز ہوا کہ اون کے لیے بہی ایک بار دعا کی خبر دی ہمکو ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم ہے وہ فرزند ہیں محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن حجاج سے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال رحم اللہ المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وہی مضمون ہو مگر
اس مین سر منڈانے والون کو تین بار دعا دی اور کترانے والون کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنی نے اون سے عبد الوہاب نے اون سے عبید اللہ نے اسی سند سے اور اس
حدیث مین یہی جب چوتھی بار ہوا تو آپ نے فرمایا اور کترانے والون پر بہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سر منڈانے والون کی لوگون
نے عرض کی کہ کترانے والون کی پہر فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پہر عرض کی کہ یا رسول
اللہ کترانے والون کی بہی آپ نے فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پہر لوگون نے عرض کی
کہ کترانے والون کی آپ نے فرمایا اور کترانے والون کی بہی کہا مسلم نے اور روایت کی مجہسے امیہ
ابن بسطام نے
اون سے یزید نے اون سے روح نے اون سے علا نے اون سے اُن کے باپ نے اون سے ابی ہریرہ نے
اونہون نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابو زرعہ نے ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر روایت کیا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ أَنَّهَا سَمِعَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ
مَرَّةً وَّاحِدَةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ یحیی نے اپنے دادی سے روایت کی اُنہون
نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈانے والون کے لیے تین بار دعا
کی اور کترانے والون کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت مین حجۃ الوداع کا لفظ نہین ہے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهٗ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع مین ف
نووی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کتروانا روا ہے مگر جو ابن منذر
نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے کہا کہ پہلے حج مین منڈانا ضرور ہے اور کترانا روا نہین
اور اگر یہ قول اُن کا ثابت بہی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے

اور ہمارا مذہب یہی کہ حلق اور تقصیر دونون مناسک حج وعمرہ سے ہین اور ایک رکن ہی انکوا رکان ہین سے
اور یہی قول ہی کافہ علمار کا اور ادنی درجہ کفایت کا حلق وتقصیر مین شافعی کے نزدیک تین بال ہین
اور ابو حنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابو یوسف کی نزدیک آدھا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک اکثر
سر اور امام مالک سے ایک روایت مین سارا سر بھی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہین
یا سارے سر کے کتراتا ہو اور عورتون کے حق مین کترانا ہی ہے منڈانا نہین ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا
لیا تو بھی نسک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اسپر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد
کنکریان مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اُسکے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو
برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نہ کرے جبتک طواف وسعی سے
فارغ نہ ہو یعنے طواف افاضہ سے یہ قول باطل و مردود ہے اور حضرت سے طواف افاضہ کے قبل ہی
حلق ثابت ہوا ہے **فصل** نودی نے کہا ہے کہ ہمنے مقدمہ شرح مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم
بن سفیان جو شاگرد ہین مسلم علیہ الرحمۃ کے اُنکو اس کتاب کے سننے مین تین مقام باقی رہ گئے ہین
کہ اول مقام اون ہین سے یہی کتاب الحج ہین اور یہ جگہہ وہی ہے (یعنے جہان ترجمہ ہین ابراہیم کا
ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہین) اور آگے اسمقام کے اول وآخر پر تنبیہ ہو چکی ہے
غرض اول اس مقام کا وہی جہان سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالے سر منڈانے والون پر **باب** بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ
يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَّرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالْاِبْتِدَاءُ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مِنْ رَّاْسِ
الْمَحْلُوْقِ **باب** اس بیان مین کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر نحر پھر حلق اور حلق داہنی طرف
سے شروع کرے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَ
اَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ **ترجمہ** انس بن مالک نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منی مین آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریان مارین پھر
اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے منی مین اور قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف اپنے
سر کے اور پھر بائین پھر لوگون کو دینے شروع کیے یعنے موئے مبارک اپنے **حدثنا** ابو بکر بن ابی

شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعْرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابوکریب نے تینون نے کہا کہ روایت کی ہمسے حفص بن غیاث نے اونہون نے ہشام سے اسی اسناد سے اب سنو کہ ابوبکر نے اپنی روایت مین کہا کہ حضرتؐ نے اشارہ فرمایا حجام سے اپنے ہاتھہ سے داہنی طرف اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اون لوگون کو جو قریب تھے آپ سے کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا حجام کو بائین طرف کے سر کا اور اُس کے بالون کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابوکریب کی روایت مین ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگون کو پھر بائین طرف اشارہ کیا اور اون کو بھی ایسا ہی کیا یعنے منڈایا پھر فرمایا کہ یہان ابوطلحہ ہین سو انکو دے دیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَاْسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا آپ نے اشارہ فرمایا سو داہنی طرف کا سر منڈایا اور اون بالون کو تقسیم کیا اون لوگون مین جو آپ کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب مونڈو۔ سو فرمایا کہ ابوطلحہ کہان ہین وہ بال انکو عنایت فرمائے عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ ترجمہ وہی ہے ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اعمال حج مین

سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹ کر منے مین آوین تو چار عمل ضرور ہین پہلے رمی جمرۂ عقبہ پہر قربانی کا
ذبح پہر سر منڈانا یا کترانا پہر مکہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد
نہین کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گذر گیا اور
ان چار دن عملون کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے پہر اگر کسی نے کچہ اولٹ پلٹ کیا تو بہی روا ہو گیا ان صحیح
حدیثون کے رو سے جو مسلم مین بعد اس کے آوینگی اور یہ بہی مستحب ہے کہ جب منی مین اترے تو پہلے
کہین نہ جاوے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کر کے پہر اپنی منزل مین اترے اور اسی طرح
مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منی مین ہو اگرچہ حرم مین کہین بہی ہو تو روا ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب
ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہین کہ منڈانے والا بائین طرف
سے پہلے منڈائے اور قول انکا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے موئے مبارک متبرک ہین اور انکو رکہنا جائز ہے مگر بسند متصل معلوم
ہون کہ یہ آپ ہی کے بال ہین اور یہ جو لوگ اس زمانہ مین موئے مبارک ہونے کا دعوی کرتے ہین انکا
دعوی صحیح نہین اس لیے کہ انکی سند متصل تو کیا منقطع بہی بلکہ مفصل بہی نہین قوی تو کیا ضعیف بہی پہر
غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان
خرد مین تول لینا ہے وَمَا هٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيْدٌ اور اس مین اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تہا اور اس
کا نام کیا تہا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع مین تو صحیح اور مشہور
تو یہ ہے کہ یہ معمر بن عبداللہ عدوی ہین اور بخاری مین یہی ہے کہ لوگون نے کہا ہے کہ وہ معمر بن
عبداللہ ہین اور بعضون نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہین بضم کاف کہ منسوب ہین کلیب
بن حبشیہ کیطرف (نووی) **باب** جَوَازِ تَقْدِيْمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ
وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا رمی سے پہلے ذبح ... اور ذبح اور رمی
سے پہلے حلق اور ان سب سے پہلے طواف کرنے کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ

يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرگئے بیچ منی کے حجۃ الوداع مین کہ لوگ آپ سے مسئلہ پوچھین سوایک شخص آیا اور اُس نے عرض کی کہ یارسول اللہ مین نے نجانا اور سر منڈا لیا قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی ذبح کرلو اور کچھ حرج نہین پھر دوسرا آیا اوس نے عرض کی کہ یارسول اللہ مین نے نجانا اور قربانی ذبح کرلی رمی جمرہ کے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ مضائقہ نہین غرض اُن سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہین اب کرلو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا ذٰلِكَ وَلَا حَرَجَ

ترجمہ عبداللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر ٹھہرے رہے اور لوگ آپ سے مسئلہ پوچھنے لگے سوایک نے کہا کہ یارسول اللہ مین نے نجانا کہ رمی نحر کے قبل ضرور ہے اور مین نے نحر کرلیا رمی سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کرلو اور کچھ مضائقہ نہین اور دوسرے نے کہا کہ مین نے نجانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کرلیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب نحر کرلو اور کچھ حرج نہین ہے راوی نے کہا کہ مین نے یہی سنا کہ جب نے اوسدن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جسکو انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کرلیتا ہے اور اسکی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو اور کچھ حرج نہین کہا امام مسلم علیہ الرحمتہ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے اون کو یعقوب نے اون سے اون کے باپ نے اون سے صالح نے اون سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی

جو زہری سے مروی ہو چکی آخر تک عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں میں کئی بار گذرا کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے اون سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ اُموی نے اون سے اُن کے باپ نے اور سب نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابو بکر کی روایت مثل روایت عیسیٰ کی ہے مگر قول اُن کا کہ یہ تین چیزیں (یعنے رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہیں اور یحییٰ کی روایت میں یوں ہے کہ ایک نے کہا حلق کیا میں نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسیکی مانند عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وہی مضمون ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مضمون اسکا وہی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور جمرہ کے پاس آپ کھڑے ہوئے تھے سو اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے سر منڈا لیا کنکریاں مارنے سے پہلے آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرا آیا اور

عرض کی کہ مین نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہین اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ مین نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہین کا اور نے کہا کہ اوسدن حضرت سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کر لو اور کچھ حرج نہین۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لَہٗ فِی الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْیِ وَالتَّقْدِیْمِ وَالتَّاخِیْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ وہی مضمون ہے

ف نحر کے دن چار کام ہین اول رمی جمرۂ عقبہ کی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ یہ چارون کام اسی ترتیب سے بجا لاوے اور یہی مذہب ہے ساعت کا اور شافعیہ کا اور دلیل اُنکی یہی روایات ہین اور اُن کا قول ہے کہ اگر کسی نے اُن مین آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اللہ اوسپر فدیہ نہین نہ قربانی ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ کا قول ہے کہ اوسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شاذ ابن عباس کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہین اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہے قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ یہان بیان کرتے اور تاخیر بیان کی اوسکے وقت سے روا نہین ہے اور اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کر لیا تو اوسپر کچھ نہین اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عامد اور بھول لینے والا اس مین برابر ہے پھر جنکے نزدیک قربانی واجب ہے دونو پر واجب ہے اور جن کے نزدیک نہین تو دونون پر نہین اور اتنا فرق ہے کہ قصدًا کرنے والا خلاف سنت سے گنہگار ہوتا ہے اور بھول لینے والا نہین ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اونٹنی سوار ہو کر کھڑے رہے جیسا عبد اللہ کی روایت مین اوپر مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ کہین جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپنے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہین اول مکہ مین کعبہ کے نزدیک ساتوین تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا نمرہ مین عرفہ کے دن تیسرا منے مین نحر کے دن چوتھا پھر منے مین ایام تشریق کے دوسرے دن مین اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ مین اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ مین ہے کہ وہ دو خطبہ ہین اور قبل صلوٰۃ ظہر کے ہین اور بعد زوال کے اور دلائل اُن کے مین نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب مین بیان کیے ہین ایسا ہی کہا نووی

نے ترجیح مسلم میں **باب** اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور ظہر منٰے میں پڑھی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر ظہر پڑھتے تھے منٰے میں اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے **باب** اسْتِحْبَابِ نُزُولِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ محصب میں اترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرُّفَيْعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ **ترجمہ** عبد العزیز رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن (یعنے آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑھی اونہوں نے کہا منی میں پھر میں نے کہا کہ نماز عصر کہاں پڑھی کوچ کے دن کہا ابطح میں پھر کہا کرو تم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ **عبد اللہ** رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر ابطح میں اترا کرتے تھے **ف** ابطح وہی ہے جسے محصب کہتے ہیں **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ محصب میں اترنے کو سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں پڑھتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد اوترے ہیں خلیفہ آپ کے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِاَنَّهٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محصب مین اترنا کچھ واجب نہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اسلیے وہان اترے ہین کہ وہان سے نکلنا آسان تہا جب مکہ سے آپ نکلے عَنْ ہِشَامٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ ہشام سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ کَانُوْا یَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّہْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا لَمْ تَکُنْ تَفْعَلُ ذٰلِکَ وَقَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ مَنْزِلًا اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ سالم نے کہا کہ ابوبکر وعمر ابطح مین اُترتے تہے زہری نے کہا کہ مجہے عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ وہ نہین وہان اُترتی تہین اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہان اوترتے تہے تو اس لیے کہ وہان سے روانہ ہوجانا مکہ سے آسان تہا عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ اِنَّمَا ہُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عطا نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ محصب مین اُترنا کچہ سنت واجب نہین وہ تو ایک منزل ہے کہ وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوترے ہین عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ لَمْ یَاْمُرْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِیْنَ خَرَجَ مِنْ مِّنًی وَلٰکِنِّیْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِیْہِ قُبَّۃً فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِوَایَۃِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ وَّفِیْ رِوَایَۃِ قُتَیْبَۃَ قَالَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَکَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم نہین کیا تہا کہ مین اوترون ابطح مین جب آپ منیٰ سے نکلے مگر مین آیا اور مین نے وہان قبہ لگا دیا پہر آپ آئے اور وہان اوتر پڑے ابوبکر کی روایت مین صالح سے یون ہے کہ انہون نے کہا سنا مین نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت مین ہے کہ ابو رافع نے کہا اور ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تہے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے گا
تو خیف بنی کنانہ مین اوترینگے جہان کافرون نے کفر پر قسم کہائی تہی آپس مین **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًی نَحْنُ نَازِلُوْنَ
غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ وَذٰلِکَ اَنَّ قُرَیْشًا وَبَنِیْ کِنَانَةَ حَالَفَتْ
عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا یُنَاکِحُوْهُمْ وَلَا یُبَایِعُوْهُمْ حَتّٰی یُسْلِمُوْا اِلَیْهِمْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَعْنِیْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا منے مین کہ کل ہم خیف بنی کنانہ مین اوترنے والے ہین جہان کافرون نے کفر پر قسم
کہائی تہی اور کیفیت اوسکی یہ تہی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کہائی تہی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
سے یعنے ان کے قبیلون سے نہ نکاح کرین نہ خرید و فروخت کرین جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کردین اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے تفصیل اوسکی آگے آویگی انشاء اللہ
تعالی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَیْفُ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری
خیف ہے جہان قسم کہائی اونہون نے یعنے کافرون نے کفر پر **ف** غرض یہ کہ محصب مین اترنا
اس مین اختلاف تہا صحابہ کوئی اسکو منزل اتفاقی کہتے تہے اور یہان اترنا مسنون نہ جانتے تہے اور
کوئی اسی اقتداء رسول جانکر مستحب ٹہیراتے تہے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب
ہے بنظر اقتداء رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و پیروی خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر
اسپر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اسکو ترک کیا تو اوسپر کچہ الزام نہین اور مستحب ہے کہ وہان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشاء پڑہے اور کچہہ رات تک ٹہیرے یا ساری رات بنظر اقتداء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہین اور اصل مین
خیف اوس زمین کو کہتے ہین کہ نشیب مین واقع ہو پہاڑ کے دامن مین اور وہان سے مدینہ منورہ کا
سیدہا راستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہان سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انشاء اللہ تعالے ہم وہان اوترینگے اسلیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ

ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنے نہ کہنا کسی کو کہ کل مین اُسکو کرونگا مگر یون کہنا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ مین تھے آپس مین قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکالدین اسی خیف بنی کنانہ کی گہاٹی مین لدر آپس مین ایک اقرار نامہ لکہا اور طرح طرح کے لغویات اوس مین تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پہ کمر باندہی اور اس اقرار نامہ کو کعبہ مین لٹکا دیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کہا گئی صرف اللہ اور رسول کا نام اُسمین رہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ کو خبر دی اور آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو خبر دی اور وہ اُن کافرون کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پہر اونہون نے وہ کاغذ نکال کر دیکہا اور ویسا ہی پایا چنانچہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ وہان اترنا آپ کا شکر الہی کے ارادہ سے تہا کہ اس نعمت کا شکر بجا لاوین کہ اللہ تعالے نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب اور کافرون کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی نے **باب** وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِي اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهٖ لِاَهْلِ السِّقَايَةِ **شب** کو رہنا منی مین ایام تشریق مین واجب ہی اور جو لوگ مکہ مین زمزم پلاتے ہون اُنکو رخصت ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کو منی کی راتون مین مکہ مین رہین اسلیے کہ اون کو زمزم پلانے کی خدمت تہی **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عبید اللہ** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے **ف** اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتون مین رات کو منی ہی مین رہنا ضرور ہے اور اسپر اتفاق ہے علماء کا مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ واجب ہی کہ سنت ہی امام شافعی کے اس مین دو قول مین صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہی اور مالک اور احمد کا بھی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہی کہ سنت ہی اور اسی کے قائل ہین ابن عباس اور حسن اور ابو حنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اوس نے کہا ہے کہ اوسکے تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور کس قدر وہان رہنا واجب ہی اس مین بہی اختلاف ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول مین صحیح یہ

یہی ہے کہ اکثر رات مین رہنا ضروری ہے دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات مین دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہین اُن کو شب کو منی مین رہنا ضرور نہین بلکہ انکو ضرور ہے کہ مکہ مین جاوین اور رات کو پلاوین اور حوضون مین نہ بھرین کہ پینے والے فراغت سے پئین اور امام شافعی کے نزدیک یہہ اولاد عباس رضی اسد تعالی عنہ کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اوسکو رخصت ہے کہ منے مین نرہے اور اسیطرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اوسکو بھی رخصت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ حضرت خاص آل عباس کو ہے بعضون نے کہا خاص عباس کو تہی اور بعضون نے کہا بنی عباس مین سے بنی ہاشم کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہین اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان مین پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص حق ہے آل عباس کا اسلیے کہ ایام جاہلیت مین یہ خدمت خاص تہی عباس کو اور آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے اونہی کے لیے قرار دی اور ہمیشہ اونہی کے واسطے ہے نووی نے ایسا ہی کہا ہے **بَاب** فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا ج مین پانی پلانے کی فضیلت

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِي اَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَاَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ اَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ اَوْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا حَاجَةٌ وَلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ اُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ اُسَامَةَ وَقَالَ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا اَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** بکر بن عبداسد مزنی نے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کعبہ کے نزدیک کہ ایک گاؤن کا آدمی آیا اور اُس نے کہا کیا سبب ہے کہ مین تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہون کہ وہ شربت اور دودھ پلاتے ہین اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اسد تعالے عنہما نے فرمایا کہ الحمد لله نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل وجہ اسکی یہ ہے کہ نبی صلے اسد علیہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور اون کے پیچھے اسامہ تہے اور آپنے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کھجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اس مین سے جو بچا وہ اسامہ کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اوسکو بدلنا نہین چاہتے جسکا

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی چکے ہیں **ف** اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والوں کی تعریف نکلی اور آخر میں جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہیں چاہتے الخ اس سے ثابت ہوا اصل مذہب صحابہ کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تغیر کریں کسی امر میں خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی جماعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات میں تغیر کریں یا کسی عبادت کے کاموں میں کوئی صفت یا عدد اپنی طرف سے بڑھا دیں یا گھٹا دیں کہ یہ سب منجملہ احداث ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعۃ اصحاب کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ و ذلک المقصود **باب فی**

الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُوْدِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازُ الْاِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا قربانیوں کے گوشت اور کھالیں اور جھولیں صدقہ کر دینے کا بیان اور قصاب کو اس میں کچھ نہ دینے کا ذکر اور اس کے نائب کر دینے کا جواز **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلُحُوْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا **حضرت علی** نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کا گوشت اور کھالیں اور جھولیں خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اوس میں سے نہ دوں اور حضرت علی نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دینگے **عَنْ** عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وہی مضمون اس سند سے آیا ہے **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَجْرُ الْجَازِرِ **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں قصاب کی مزدوری کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ بُدْنَهٗ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِيْنِ وَلَا يُعْطِيَ فِيْ جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا **حضرت علی** بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ کھڑے ہوں وہ آپ کے قربانی کے اونٹوں پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولیں انکی خیرات کر دیں مسکینوں کو اور قصاب کی مزدوری اوس میں سے کچھ نہ دیں **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون

ف بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ میں اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گاؤ اور بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کا نے جانا مستحب ہے دوسرے اوس کے ذبح اور نحر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے چوتھی گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچویں اجرت قصاب کی اوس میں سے نہ دینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہیں نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گھر میں نفع لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سے راوی ہیں کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ کھال اوسکی بیچ ڈالیں اور اُسکی قیمت خیرات کر دیں اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی نے بھی کہا ہے کہ اوس کے عوض میں کچھ مضائقہ نہیں اگر چھلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ خرید لیں اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار میں کھال دینا روا ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا اونٹ پر بہ اور سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کوہان چیرنے کے جھول ڈالی جاوے کہ خون نہ بھرے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنے جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اوس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے مثل مشہور ہے شتر بمقدار علم **باب** جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ قربانی میں شریک ہونے کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کی طرف سے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ **جابر** نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندہ کر نکلا اور آپنے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی ہم مین کے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اشترکنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحج والعمرۃ کل سبعۃ فی بدنۃ فقال رجل لجابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایشترک فی البدنۃ ما یشترک فی الجزور قال ما ہی الا من البدن وحضر جابر حدیبیۃ قال نحرنا یومئذ سبعین بدنۃ اشترکنا کل سبعۃ فی بدنۃ جابر نے کہا شریک ہوے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ مین سات سات آدمی ایک بدنہ مین ایک شخص نے جابر سے کہا کہ کیا بدنہ مین بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہین جتنے جزور مین ہوتے ہین تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنے دو تو اونٹ کو کہتے ہین) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ مین تو اونہون نے کہا کہ نحر کیا ہمنے ستر اونٹ اور ہر اونٹ مین سات آدمی شریک تھے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدث عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فامرنا اذا احللنا ان نہدی ویجتمع النفر منا فی الہدیۃ وذلک حین امرہم ان یحلوا من حجہم فی ہذا الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپنے کہ جب ہم احرام کہول ڈالین تو قربانی کرلین اور چند آدمی ہم مین سے ایک ایک قربانی مین شریک ہو جاوین اور یہ جب ہوا کہ آپنے حجۃ الوداع مین جب احرام حج کا عمرہ کر واکے کہلوا دیا تھا **ف** ان حدیثون سے شراکت قربانی مین ثابت ہوئی اور اس مین علماء کا اختلاف ہے مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکون پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کہانے کا ارادہ رکھتے ہون غرض سب کی شراکت درست ہو اور دلیل اون کی یہی حدیثین ہین اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول ہے کہ شراکت ہدی تطوع مین روا ہے نہ واجب مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہین مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہٰذا مسموع نہین اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہین تو نہین (یعنے کوئی گوشت کہانے کی نیت اوسمین نہ رکہتا ہو) اور شراکت بکری مین جائز نہین ہے اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک

ہوسکتی ہین اور ہر ایک جانور ان مین سے گویا سات بکریون کے برابر ہے یہانتک کہ اگر کسی پر سات قربانیان ہون تو ایک اونٹ کرنا اسکو سب کو کافی ہوجاوے گا اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر بھی قربانی واجب ہے اور واجب قربانی مین بھی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد ظاہری وغیرہ کا رد ہوگیا اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کر ڈالے اور قبل احرام حج کے اور اس مین اختلاف بھی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال کنا نتمتع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ فنذبح البقرۃ عن سبعۃ نشترک فیھا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ہم تمتع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک گائے مین سات آدمی شریک ہوجاتے تھے **عن** جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بقرۃ یوم النحر **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کیطرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ وفی حدیث ابن بکر عن عائشۃ بقرۃ فی حجتہ **ترجمہ** جابر سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ نے اپنی سب بیبیون کیطرف سے اور ابن بکر کی روایت مین ہے حضرت عائشہ کیطرف سے ایک گائے ذبح کی اپنے حج مین

باب استحباب نحر الابل قیاما معقولۃ اونٹ کو کھڑے رکھ کر نحر کرنے کا بیان

عن زیاد بن جبیر ان ابن عمر اتی علی رجل وھو ینحر بدنتہ بارکۃ فقال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اوسکو اٹھالو اور پیر باندہ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایان پیر اوس کے آگے کا باندہ کر کھڑا کرکے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیرون پر کھڑا ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور تینون پیر گائے کے بھی باندہ دینا چاہیے اور ایک داہنا کھلا رہے اور یہی مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا کہ اونٹ کو کھڑے کرکے نحر کرین اور مالک اور احمد اور جمہور کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دونو برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہذا مردود

باب استحباب بعث الهدی الی الحرم لمن لا یرید الذهاب بنفسه واستحباب تقلیده وفتل القلائد وان باعثه لا یصیر محرما ولا یحرم علیه شیء بسبب ذلک
قربانی کے حرم میں بھیجنے کا بیان عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یهدی من المدینة فافتل قلائد هدیه ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کردیتے تھے اور میں ان کے گلوں کے ہار بٹ دیا کرتی تھی۔ پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله ترجمہ ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کانی انظر الی افتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحوه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن عائشة رضی الله تعالی عنها تقول کنت افتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی هاتین ثم لا یعتزل شیئا ولا یترکه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے عن عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی ثم اشعرها وقلدها ثم بعث بها الی البیت واقام بالمدینة فما حرم علیه شیء کان له حلا ترجمہ وہی مضمون ہے عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یبعث بالهدی افتل قلائدها بیدی ثم لا یمسک عن شیء لا یمسک عنه الحلال ترجمہ وہی مضمون ہے عن ام المؤمنین رضی الله تعالی عنها قالت انا فتلت تلک القلائد من عهن کان عندنا فاصبح فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم حلالا یاتی ما یاتی الحلال من اهله ویاتی ما یاتی الرجل من اهله ترجمہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ میں نے ہار بٹے ہیں اون سے جو رنگی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال

پہر یعنے قربانی بہیجکر اور اپنی بی بیون سے صحبت کرتے تہے جیسے حلال لوگ کرتے ہین (یعنے جنکو احرام نہو
ہوتا) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے کو دیکہہ چکی ہون کہ بٹتی تہی ہار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قربانی کی بکریون کے لیے اور آپ اونکو بہیجکر پہر حلال رہتے تہے (یعنے محرم نہ ہوتے تہے)
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا
يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا جناب عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریان بہیجین بیت اللہ کو اور
اون کے گلے مین ہار ڈالا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ
بِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ اوپر کی روایتون
سے معلوم ہوگا عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى
هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي
إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ
قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ عمرہ عبد الرحمن
کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکہا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہین کہ جس نے قربانی بہیجی
اوسپر حرام ہو چکین وہ چیزین جو حاجی پر حرام ہوتی ہین جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور مین نے قربانی
روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجہے لکہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا
ویسا نہین ہے مین نے خود بٹے ہین ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے اور آپ نے اونکے

گلے مین ڈالکر میرے باپ کے ساتھ قربانی روانہ کردی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اوسکے ذبح تک جو اللہ تعالی نے آپ پر حلال کی تہی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُوْلُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ

ترجمہ مسروق نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سُنا کہ وہ پردہ کی آڑ مین دستک دیتی تہین اور فرماتی تہین کہ مین بٹا کرتی تہی ہار قربانی کے اپنے ہاتہون سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو روانہ کردیتے تہے اور پہر اوس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نکرتے تہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون اسی سند سے بہی مروی ہوا **ف** ان سب روایتون سے کئی مسائل معلوم ہوگئے ایک قربانی بہیجنا حرم مین مستحب ہے دوسرے جو خود نہ جا سکے دوسرے کے ہاتہ روانہ کردے تیسرے قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا کوہان چیرنا مستحب ہے چوتہے ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب مین مستحب ہے پانچوین ہار بٹنا مستحب ہے چہٹے جو قربانی روانہ کرے محرم نہین ہوتا کافہ علماء کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اُسکا قول ایسا ہے جیسا مخالف حدیث کے مسموع نہین ساتوین مالک اور ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے مین مستحب ہے اور یہ تخصیص بہی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس مین بکری بہی مذکور ہے آٹہوین اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ مین ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زمانہ نہین پایا (نووی)

بَاب جَوَازِ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ اِلَيْهَا قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ قربانی کا اونٹ کہینچ رہا ہے آپ نے فرمایا اُسپر سوار ہوجا اوسنے عرض کی قربانی

کہ ہے پہر فرمایا اوس نے پہر وہی عرض کی آپ نے تیسری یا دوسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہو جا۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اوسپر سوار ہونا روا ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت
روا نہین اور اس طرح سوار ہووے کہ اوسکو تکلیف نہ ہو یعنے جانور کو اور یہی منقول ہے مالک اور ایک
جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد اور اسحق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے اور
اہل ظاہر کا مذہب بھی یہی ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے
وقت روا ہے عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً
مُقَلَّدَةً ابی الزناد کی روایت مین بھی وہی مضمون ہے اور اس مین ہے کہ اس اونٹ کے گلے
مین ہار بھی تہا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا
وَيْلَكَ ارْكَبْهَا ترجمہ ابو ہریرہ نے کئی حدیثین روایت کین اون مین یہ بھی تہی کہ ایک شخص ایک
اونٹ کو کہینچ رہا تہا جو اونٹ مقلد تہا یعنے اوسکے گلے مین ہار پڑا ہوا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اسپر سوار ہو لے خرابی ہے تیری اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانی کا
ہے آپ نے پہر فرمایا سوار ہو لے خرابی ہے تیری لطیفہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانوروں
کا کام ہے اور حضرت نے اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانوروں کو بنایا اور وہ حاملان حدیث کی سواری
مین بس دائے ہے اون لوگون پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بننا چاہتے ہین عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ
ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وہی مضمون ہے عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ
بِمِثْلِهِ مضمون مثل روایت سابق ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا
بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کسی نے
قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکو پوچہا تو اونہون نے کہا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ اوسپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہیں ضرورت ہو اور اور سواری نہ ملے عَنْ
اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رُکُوْبِ الْھَدْیِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ارْکَبْھَا بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰی تَجِدَ ظَھْرًا وہی مضمون
ہے بَابُ مَا یَفْعَلُ بِالْھَدْیِ اِذَا عَطِبَ فِی الطَّرِیْقِ جب قربانی کا جانور راہ میں چل
نہ سکے تو کیا کرے عَنْ مُوْسَی بْنِ سَلَمَۃَ الْھُذَلِیِّ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَۃَ
مُعْتَمِرَیْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَہٗ بِبَدَنَۃٍ یَسُوْقُھَا فَاَزْحَفَتْ عَلَیْہِ بِالطَّرِیْقِ فَعَیِیَ
بِشَانِھَا اِنْ ھِیَ اُبْدِعَتْ کَیْفَ یَاْتِیْ بِھَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِیَنَّ
عَنْ ذٰلِکَ قَالَ فَاَضْحَیْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ انْطَلِقْ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا نَتَحَدَّثُ اِلَیْہِ قَالَ فَذَکَرَ لَہٗ شَاْنَ بَدَنَتِہٖ فَقَالَ عَلَی الْخَبِیْرِ سَقَطْتَ
بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَۃَ بَدَنَۃً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَہٗ فِیْھَا قَالَ
فَمَضٰی ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْھَا قَالَ انْحَرْھَا
ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَیْھَا فِیْ دَمِھَا ثُمَّ اجْعَلْہُ عَلٰی صَفْحَتِھَا وَلَا تَاْکُلْ مِنْھَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ
مِّنْ اَھْلِ رُفْقَتِکَ ترجمہ موسی بن سلمہ نے کہا میں اور سنان دونوں عمرے کو چلے اور سنان کے
ساتھ ایک قربانی کا اونٹ تہا کہ اوسے کہینچتے تہے اور وہ راہ میں تہک گیا اور یہ اوسکا حال دیکھہ
کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اوسے کیونکر لاؤنگا اور کہنے لگے کہ اگر میں بلدہ پہونچا تو اسکا حکم
بخوبی دریافت کرونگا پہر اتنے میں پہر دن چڑہا اور ہم بطحا میں اترے اور سنان نے مجہسے کہا
کہ ہمارے ساتہہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر یں غرض ان سے جاکر ذکر کیا
اونہوں نے کہا تمنے خبردار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص
کے ساتہہ روانہ کیے اور وہ چلا پہر لوٹ آیا اور پوچہا کہ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی تہک جاوے
تو کیا کروں آپ نے فرمایا کہ اوسے نحر کر دو اور اسکی گلے کی جوتیاں (جو ہار میں لٹکاتے ہیں تاکہ معلوم ہو
کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اوسکے خون میں رنگ کر اوس کی کوہان میں چہاپا مار دو اور اوس میں نہ تم کہاؤ
نہ تمہارا کوئی رفیق عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشَرَۃَ بَدَنَۃً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَکَرَہٗ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ

ذکر کیا کہ اول الحدیث ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے روانہ کرنے کا مضمون ہے مگر اس مین اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان وغیرہ کا اس مین نہین ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ ذُؤَیْبًا اَبَا قَبِیْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَبْعَثُ مَعَهٗ بِالْبُدْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَیْءٌ فَخَشِیْتَ عَلَیْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ذویب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ قربانی کی اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان مین سے تہک جاوی اور مرنیکا ڈر ہو تو اسکو نحر کرنا اور اوسکی جوتیان خون مین ڈبو کر اوسکی کوہان مین چہاپا مار دینا اور نہ تم کہانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق **ف** جب قربانی راہ مین تہک جاوے تو حکم اسکا یہی ہے جو مذکور ہوا اور اسکا کہانا صاحب قربانی اور اوسکے ساتھ والون کو حرام ہے خواہ وہ اوسکے شامل ہون کہانے مین یا جدا ہون اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کہانا کہلانا اور بیچنا وغیرہ اسکا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اوسکو ذبح کرنا اور چہوڑ دینا اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اسکا بدل واجب ہے اور گوشت اسکا امراکو روا نہین مطلقاً سوا مساکین کے اور مساکین بہی وہ جو اس قربانی والے قافلہ مین نہ ہو جمہور کا قول یہی ہے اور اسکے ضائع ہونیکا خوف اس وجہ سے نہین کہ قافلہ پے درپے لگتے ہین دوسرا قافلہ آویگا اوسی کہاے گا

بَاب وُجُوْبِ الطَّوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوْطِهٖ عَنِ الْحَائِضِ طواف وداع کا بیان اور حائضہ سے اوسکے ساقط ہونیکا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّاسُ یَنْصَرِفُوْنَ فِیْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ قَالَ زُهَیْرٌ یَنْصَرِفُوْنَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ یَقُلْ فِیْ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ لوگ اودہر اودہر چل پہر رہے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک چلتی وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت مین فی کا لفظ نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ یَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَیْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ

المرأة الحائض ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ اخیر ہیں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جاویں
(یعنے طواف کرکے) اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی (یعنے طواف وداع معاف ہے) ف اس سے معلوم
ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا
اور اکثر علماء کا اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور
اسحاق اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اوسکی ترک سے کچھ لازم
نہیں آتا اور مجاہد سے دونوں روایتیں آئی ہیں اور حائضہ عورت کو معاف ہے عن طاؤس
قال کنت مع ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اذ قال زید بن ثابت رضی اللہ
تعالی عنہ تفتی ان تصدر الحائض قبل ان یکون اخر عہدہا بالبیت فقال لہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اما لا فسل فلانۃ الانصاریۃ ہل امرہا بذلک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرجع زید بن ثابت الی ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما یضحک وہو یقول ما اراک الا قد صدقت طاؤس نے کہا کہ میں ابن عباس
کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتوی دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف
رخصت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلانی انصار کی
بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی اسکا حکم دیا ہے یا نہیں سو زید بن ثابت
ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ ہی سچ کہتے تھے ف
غرض یہ کہ ضرور نہیں کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ
حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے عن ابی سلمۃ و
عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت حاضت صفیۃ بنت حیی رضی اللہ
تعالی عنہا بعد ما افاضت قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فذکرت حیضتہا
لرسول اللہ صلعم فقال رسول اللہ صلعم احابستنا ہی قالت فقلت یا رسول اللہ انہا قد
کانت افاضت وطافت بالبیت ثم حاضت بعد الافاضۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلتنفر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آ گیا
اور میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

میں نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب حائضہ ہوئی ہیں آپ نے فرمایا تو کوچ کریں۔

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ مضمون وہی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی مضمون ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذًا وہی مضمون جو اوپر گزر چکا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ ترجمہ وہی مضمون ہے صفیہ کا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ حائض ہیں آپ نے فرمایا تو ہم کو روکا چاہتی ہیں عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کریں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نے کوچ کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اور اداس تھیں آپ نے فرمایا بانجھیں سر منڈیاں کیا ہم کو روکتی ہیں پھر ان سے فرمایا کیا تم نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہوں نے

عرض کی جی ہان آپ نے فرمایا چلو یعنے طواف وداع معاف ہے **عن** الاسود عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث الحکم غیر انہما لا یذکران کئیبۃ حزینۃ مضمون وہی ہے مگر اس مین غمگین اوداس کا لفظ نہین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اوس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہین ہوسکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرمہ رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ ہے مگر اون کی کوئی دلیل معتبر نہین۔

باب استحباب دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ وبلال وعثمان بن طلحۃ الحجبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاغلقہا علیہ ثم مکث فیہا قال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل عمودین عن یسارہ وعمودا عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوکے کعبہ مین اور دروازہ بند کرلیا اور آپ ٹھیرے پھر ابن عمر نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہون نے کہا کہ تین کھمبے اپنے بائین کیے اور ایک داہنے اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندر ان دنون چھ کھمبے تھے پھر نماز پڑھی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فنزل بفناء الکعبۃ وارسل الی عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فجاء بالمفتح ففتح الباب ثم قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ رضی اللہ عنہم وامر بالباب فاغلق فلبثوا فیہ ملیا ثم فتح الباب فقال عبد اللہ فبادرت الناس فتلقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجا وبلال علی اثرہ فقلت لبلال ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قلت این قال بین العمودین تلقاء وجہہ قال ونسیت ان اسالہ کم صلی **ترجمہ** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان مین اوترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بہیجا اور
وہ کنجی لائے اور دروازہ کہولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو
حکم دیا کہ بند کر دیا اور تہوڑی دیر ٹہیرے پہر دروازہ کہولا سو مین سب لوگون سے پہلے آپ سے ملا کعبہ کے
باہر اور بلال آپ کے پیچہے تہے سو بلال سے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے نماز پڑہی اونہون نے کہا
ہان مین نے کہا کہان انہون نے کہا کہ دو کہمبون کے بیچ مین اپنے سونہہ کے سامنے اور مین بہول گیا کہ
پوچہون کتنی پڑہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰی نَاقَۃٍ لِاُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ حَتّٰی اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ دَعَا
عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَۃَ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَھَبَ اِلٰی اُمِّہٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِیَہٗ فَقَالَ وَاللّٰہِ
لَتُعْطِیْنَہٗ اَوْ لَیَخْرُجَنَّ ھٰذَا السَّیْفُ مِنْ صُلْبِیْ قَالَ فَاَعْطَتْہُ اِیَّاہُ فَجَاءَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَہٗ اِلَیْہِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ ترجمہ
عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی
پر سوار کعبہ کے آنگن مین آئے اور اونٹنی کو بٹہایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی مان کے پاس گئے
اور انہون نے نہ دی پہر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دیدو نہین تو یہ تلوار میری پیٹھہ سے پار ہو جاوے گی تب دیدی
اور وہ لیکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کہولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا
حماد کی روایت مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ وَمَعَہٗ اُسَامَۃُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَاَجَافُوْا
عَلَیْہِمُ الْبَابَ طَوِیْلًا ثُمَّ فُتِحَ فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِیْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْمُقَدَّمَیْنِ فَنَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَہٗ کَمْ صَلّٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالے عنہما نے کہا کہ جناب رسول
خدا صلی اسد علیہ وسلم کعبہ مین گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتہہ تہے اور لوگون نے آپ کے
جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک پہر دروازہ کہولا تب کے پہلے مین اندر گیا اور مین بلال
سے ملا اور کہا کہ کہان نماز پڑہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اونہون نے کہا دو کہمبون کے بیچ مین
جو آگے ہین اور مین بہولا کہ اون سے یہ نہ پوچہا کہ کتنی نماز پڑہی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ انْتَہٰی اِلَی

الکعبۃ وقد دخلھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ رضی اللہ تعالی عنہما
واجاف علیھم عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہم الباب قال فمکثوا فیہ ملیا
ثم فتح الباب فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورقیت الدرجۃ فدخلت البیت فقلت
این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ھھنا قال ونسیت ان اسالھم کم صلی
ترجمہ وہی مضمون ہے عن سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال دخل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ھو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ رضی
اللہ تعالی عنہم فاغلقوا علیھم فلما فتحوا کنت فی اول من ولج فلقیت بلالا
فسالتہ ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم صلی بین العمودین
الیمانیین ترجمہ وہی مضمون ہے پر اس میں اتنا ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑھی آپ نے یمانی دو کھمبوں
کے بیچ میں عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ رضی
اللہ تعالی عنھم ولم یدخلھا معھم احد ثم اغلقت علیھم قال عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما فاخبرنی بلال او عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبۃ بین العمودین الیمانیین
سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بھی اور کوئی ان کے ساتھ نہ گیا پھر
دروازہ بند کر دیا عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی مجھے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبے کے اندر دو یمانی کھمبوں کے بیچ میں عن ابن جریج قال قلت لعطاء اسمعت
ابن عباس یقول انما امرتم بالطواف ولم تؤمروا بدخولہ قال لم یکن ینھی عن دخولہ
ولکنی سمعتہ یقول اخبرنی اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما دخل البیت دعا فی نواحیہ کلھا ولم یصل فیہ حتی خرج فلما خرج
رکع فی قبل البیت رکعتین وقال ھذہ القبلۃ قلت لہ ما نواحیھا افی زوایاھا قال
بل فی کل قبلۃ من البیت ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطا سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباس

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانیکا کہا عطا نے کہ وہ منع نہیں کرتے تھے اوس کے اندر جانے سے مگر مین نے اونکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ مین تو ہر طرف اُس مین دعا کی اور نماز نہیں پڑہی پھر جب نکلے تو دو رکعت پڑہی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے مین نے اون سے کہا کہ کیا حکم ہے اوس کے کنارون کا اور کیا حکم ہے اوسکی کونون مین نماز کا تو اُنہون نے کہا ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے۔

فائدہ یہی قبلہ ہے یعنے قیامت تک اسی کیطرف نماز ہوگی اور یہہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کیطرف نماز پڑہنا منسوخ ہو چکا یا یہ مراد ہے کہ آپنے گویا امام کا کہڑا ہونا سکہا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کہڑا ہو اور اُسکی کونون اور کنارون مین نہ کہڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہہ مسنون ہو یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اوسکی گردنی ہے

فائدہ اور ان سب رواتیون مین محدثین نے بلال کی روایت سے تمسک کیا ہے جس مین کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے تمسک نہیں کیا اسلیے کہ بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے نافی پر اسلیے اُسکو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جسمین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ مین بہول گیا کہ اون سے پوچہون کتنی نماز پڑہی یعنے کتنی رکعات اور اسامہ کے نہ دیکہنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ مین ہون اور دعا مین مشغول ہون اور حضرت سے دور ہون بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہون اور دروازہ بند ہونے سے اندہیر بہی ہو اور نماز آپ کی وہان ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے مین بعضون نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتین فجر کی اور دو رکعتین طواف کی جائز نہیں اور بعض اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اوسمین صحیح نہیں نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہین اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بہی روا ہو بس مذہب جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سو آپ نے کنجی لی اور پہر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ہی پاس رہیگی غرض سدانت کعبہ کی اونہی کے خاندان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

سے اور جب تک اون مین کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہین اور آپکے اندر جانے کے بعد
کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور خاطر تسکین مین رہے عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ
سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اوس مین چھ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کھڑے
ہو کر دعا کی اور نماز نہین پڑھی ف ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کی باب مین کیونکر مقبول
ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ
عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے غرض بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہین اور یہ نافی عَنْ
اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِيْ عُمْرَتِهِ قَالَ لَا
اسمٰعیل نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ کیا داخل ہوئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین اپنے عمرہ کی حالت مین اونہون نے
فرمایا کہ نہین ف مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتوین سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب
اوس وقت مین نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصاویر تھے اور مشرک اوسکو وہان سے اوٹھانے
نہین دیتے تھے پھر جس سال مکہ فتح ہوا بت نکال دیے گئے اور آپ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر وغیرہ
مٹا دیے گئے باب نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ
قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّ قُرَيْشًا حِيْنَ بَنَتِ
الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین
کعبہ کو توڑتا اور اسکو ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر بنا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوٹا
کر دیا اور مین اس مین ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے
یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے دونون نے روایت کی ابن نمیر سے انہون نے

ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی نیوون سے کم کر دیا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ کیون نہیں پھیر دیتے اُس کو ابراہیم علیہ السلام کی نیوون پر سو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین البتہ ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھونا اون دو کونون کا اسیواسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی نیوون پر نہین تھا **ف** یعنی اگر اون دونون کونون کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو حطیم کی جانب مین ہے طواف سے رہ جاتی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ اَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْاَرْضِ وَلَاَدْخَلْتُ فِيْهَا مِنَ الْحِجْرِ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو مین کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ مین صرف کر دیتا (یعنی جہاد مین) اور اُس مین دروازہ زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ مین ملا دیتا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَنْ

عليه وسلم يا عائشة لولا ان قومك حديث عهد بشرك لهدمت الكعبة فالزقتها
بالارض وجعلت لها بابين بابا شرقيا وبابا غربيا وزدت فيها ستة اذرع من
الحجر فان قريشا اقتصرتها حيث بنت الكعبة وہی مضمون ہے مگر کچھ زیادہ ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ میں کعبہ کو گرا کر زمین سے اوس کے دروازے ملا دیتا اور دو دروازے رکھتا ایک شرق کی
جانب دوسرا غرب کی طرف اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین کعبہ میں ملا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا
تو چھوٹا کر دیا عن عطاء قال لما احترق البيت زمن يزيد بن معاوية حين
غزاه اهل الشام فكان من امره ما كان تركه ابن الزبير رضي الله تعالى عنه
حتى قدم الناس الموسم يريد ان يجرئهم او يحربهم على اهل الشام فلما صدر
الناس قال يا ايها الناس اشيروا علي في الكعبة انقضها ثم ابني بناءها ام اصلح
ما وهى منها قال ابن عباس فاني قد فرق لي راي فيها ارى ان تصلح ما وهى
منها وتدع بيتا اسلم الناس عليه واحجارا اسلم
الناس عليها وبعث عليها النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابن الزبير لو كان احدكم
احترق بيته ما رضي حتى يجده فكيف بيت ربكم اني مستخير ربي ثلاثا ثم
عازم على امري فلما مضى الثلاث اجمع رايه على ان ينقضها فتحاماه الناس
ان ينزل باول الناس يصعد فيه امر من السماء حتى صعده رجل فالقى منه حجارة
فلما لم يره الناس اصابه شيء تتابعوا فنقضوه حتى بلغوا به الارض فجعل ابن
الزبير اعمدة فستر عليها الستور حتى ارتفع بناؤه وقال ابن الزبير اني سمعت
عائشة رضي الله تعالى عنها تقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا ان
الناس حديث عهدهم بكفر وليس عندي من النفقة ما يقويني على بنائه لكنت
ادخلت فيه من الحجر خمس اذرع ولجعلت لها بابا يدخل الناس منه وبابا يخرجون
منه قال فانا اليوم اجد ما انفق ولست اخاف الناس قال فزاد فيه خمس اذرع
من الحجر حتى ابدى اسا نظر الناس اليه فبنى عليه البناء وكان طول الكعبة ثماني
عشرة ذراعا فلما زاد فيه استقصره فزاد في طوله عشر اذرع وجعل له بابين احدهما

يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذٰلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلٰى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلٰى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلٰى بِنَائِهِ ۔

ترجمہ عطاء نے کہا کہ جب کعبہ جل گیا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین جبکہ مکہ مین آن کر شام والے لڑے تہے اور جو حال ہوا اُسکا وہ ہوا اور ابن زبیر نے کعبہ شریف کو ویسا ہی رہنے دیا یہانتک کہ لوگ موسم حج مین جمع ہوئے اور ابن زبیر کا ارادہ تہا کہ لوگون کو خانہ کعبہ دکہا کر جرأت دلادین اون کو اہل شام کی لڑائی پر یا اونکو تجربہ کرین کہ اونہی کچھ حمیت دین ہی یا نہین پہر جب لوگ آگئے تو اونہون نے کہا اے لوگو مشورہ دو مجہے خانہ متبرکہ کعبہ کے لیے کہ مین اسے توڑ کر نئے سرے سے بناؤن یا جو اسکا مین بودا ہو گیا ہے اوسے درست کردون ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ مجہے ایک رائے سوجہی ہے اور مین تو یہ چاہتا ہون کہ تم صرف جو اون مین بودا ہو گیا ہے اوسکی مرمت کردو اور خانہ کعبہ کو ویسا ہی رہنے دو جیسا لوگون کے وقت تہا اور اونہی پتہرون کو رہنے دو جنکی اوپر لوگ مسلمان ہوئے ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہین تو ابن زبیر نے کہا کہ اگر تم مین سے کسیکا گہر جل جاوے تو اُسکا دل کبہی نہ چاہے جب تک نیا نہ بناوے پہر تمہارے رب کا گہر تو اوس سے کہین افضل ہے اوسکا کیا حال ہی اور مین اپنے رب سے استخارہ کرتا ہون تین بار پہر مصمم ارادہ کرتا ہون اپنے کام کا پہر جب تین بار استخارہ ہو چکا تو اون کی رائے مین آیا کہ خانہ مبارک کو توڑ کر بنادین اور لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو جو شخص کہ پہلے خانہ کعبہ کے اوپر توڑنے کو چڑہے اوسپر کوئی بلائے آسمانی نازل نہ ہو (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اُس گہر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تہا) یہانتک کہ ایک شخص چڑہا اور اوسپر مین سے ایک پتہر گرا دیا پہر جب لوگون نے دیکہا کہ اوسپر کوئی بلا نہ اوتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈہا کر زمین تک پہونچا دیا اور ابن زبیر نے چند ستون کہڑے کر کے اون پر پردہ ڈال دیا (تاکہ لوگ اوسی پردہ کیطرف نماز پڑہتے رہین اور مقام کعبہ کو جانتے رہین) اور وہ پردے پڑے رہے یہانتک کہ دیوارین اوسکی اونچی ہو گئین اور ابن زبیر نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ صدیقہ سے سنا ہے

کہ فرماتی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا
خرچ بھی نہین ہے کہ اسکو بنا سکون ورنہ مین پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اسمین
ایسا رکھ دیتا کہ لوگ اوس مین سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اُس سے باہر جاتے پھر ابن زبیر
نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہین کہ اوسے صرف کرین اور لوگون کا خوف بھی نہین کہا راوی
نے کہ پھر ابن الزبیر نے پانچ گز اوس کی دیوارین زیادہ کر دین حطیم کی جانب سے یہان تک کہ نکلے وہان پر
ایک نیو کہ لوگون نے اوسے خوب دیکھا اور وہ نیو تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) پھر اوسی نیو پر سے
دیوار اٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تھا پھر جب اسمین زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا
(یعنے چوڑان زیادہ ہوگئی اور لنبان کم نظر آنے لگی) سو اوسکی لنبان مین بھی دس ذراع زیادہ کیے اور
اسکو دو دروازے رکھے کہ ایک مین سے اندر جاوین دوسرے سے باہر آوین پھر جب عبد اللہ بن زبیر شہید
ہوئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ اُنھی نیو ون
پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکھ چکے ہین (یعنے بنا ے ابراہیم پر کی) سو عبد الملک نے اُسکو جواب لکھا
کہ ہم کو ابن زبیر کی لت پت سے کچھ کام نہین اور تم ایسا کرو کہ جو انھون نے طول مین زیادہ کر دیا ہے اُسکو
تو رہنے دو اور جو حطیم کیطرف زیادہ کیا ہے اُسکو نکال ڈالو اور پھر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ
چھوپ دو جو کہ اونھون نے نیا کھولا ہے غرض حجاج نے اوسے توڑ کر بنا ے اول پر بنا دیا عَنِ الْحَارِثِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا اَظُنُّ اَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا كَانَ يَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهَا قَالَ
الْحَارِثُ بَلٰى اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُ
مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِيْ اَنْ يَبْنُوْهُ فَهَلُمِّيْ لِاُرِيَكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاَرَاهَا
قَرِيْبًا مِنْ سَبْعِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ
فِي الْاَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِيْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ

تَعَزَّزًا اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَهَا يَدَعُوْنَهُ يَرْتَقِيْ حَتّٰۤى اِذَا كَادَ اَنْ يَّدْخُلَ دَفَعُوْهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ ترجمہ حارث سے روایت ہو کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد تہے حارث کے عبدالملک کے پاس جب عبدالملک خلیفہ تہا غرض کہ عبدالملک نے عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابو خبیب یعنی عبداللہ بن زبیر جو دعوی کرتے ہین کہ اُنہون سے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے (یعنے جسمین بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جہوٹ کہتے ہین انہون نے کچہ نہین سُنا تب حارث نے کہا کہ نہین بلکہ اصل یہ بات ہے کہ مین نے بہی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چہوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نہ چہوڑا ہوتا تو مین جتنا اونہون نے چہوڑ دیا ہے اوسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دین (یعنے جیسا مین چاہتا ہون) میرے بعد تو آؤ مین دکہا دون جو اُنہون نے چہوڑ دیا ہے سو آپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دکہایا کہ وہ قریب سات ہاتہہ کے تہا (یعنے حطیم کی طرف سے) یہ تو عبیداللہ بن عبید کی روایت ہوئی اور ولید بن عطا نے کچہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس مین دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکہتا ایک مشرق کیطرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اُس کا اونچا کیون کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے نے عرض کی کہ مین نہین جانتی آپ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر نہ جا سکے مگر جسے وہ چاہین اور حال اون کا یہ تہا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اُسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو اوسے ڈہکیل دیتے کہ گر پڑتا پہر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ وہ ایسا فرماتی تہین اُنہون نے کہا ہان تب وہ اپنی چہڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ اور متفکر ہو جاتا ہے) اور پہر کہا کہ مین آرزو کرتا ہون کہ اوسیطرح چہوڑ دیتا اور جو کچہ دہان ہے لکہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن عمرو نے اون سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور ان دونون نے روایت کی ابن جریج

سے اسی اسناد ابن بکر کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر گذری عَنْ اَبِیْ قَزْعَۃَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ مَرْوَانَ بَیْنَمَا ھُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ ابْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَیْثُ یَکْذِبُ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُوْلُ سَمِعْتُھَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَیْتَ حَتّٰی اَزِیْدَ فِیْہِ مِنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قَوْمَکِ قَصَّرُوْا فِی الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا تَقُلْ ھٰذَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنَا سَمِعْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تُحَدِّثُ ھٰذَا قَالَ لَوْ کُنْتُ سَمِعْتُہٗ قَبْلَ اَنْ اَھْدِمَہٗ لَتَرَکْتُہٗ عَلٰی مَا بَنَی ابْنُ الزُّبَیْرِ ترجمہ ابی قزعہ سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان طواف کر رہا تہا بیت اللہ کا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالی ہلاک کرے ابن زبیر کو کہ وہ جہوٹ باندہتا تہا ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اور کہتا تہا کہ مین نے اون سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چہوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑ کر حجر کیطرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنا کے کعبہ کم کردی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المومنین ایسا نہ فرمائیے کہ مین نے بہی ام المومنین سے سنا ہے کہ وہ یہی حدیث بیان فرماتی تہین تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل مین یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم رکہتا ف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغییر روا نہ رکہی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ مین بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ پانچ بار طیار ہوا ایک بار فرشتون نے بنایا پہر ابراہیم علیہ السلام نے پہر قریش نے جاہلیت مین اور یہ تیسری بنا تہی اور یہ حضرت کے سامنے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اوسوقت پنتیس برس کی تہی یا پچیس کے اور اسمین جب آپ کی تہمت گری ہے پہر چوتہی بار ابن زبیر نے بنایا اور پانچوین حجاج بن یوسف نے اور اب تک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعضون نے کہا ہے دوبارہ اوبنا ہے یا تین بار اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا کہ مین اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دون تو انہون نے فرمایا کہ اسے امیر المومنین مین آپ کو قسم دیتا ہون کہ اسکو بادشاہون کا کہلونا نہ بنایے اور یہ جو اوپر کی روایت مین آیا ہے کہ مین خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالی کی راہ مین اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اللہ کی

حوالہ ... [illegible]

راہ مین درست ہی مگر بنظر مصلحت آپنے اُس مین درست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماوین اور ان روایتون سی معلوم ہوا کہ حطیم سے چہہ ذراع بیت اللہ کیطرف بیت اللہ ہی مین داخل ہی بلا خلاف اور اس سے زائد مین اختلاف ہی اور اگر حطیم مین سے چلنا تھا بیت اللہ سی چہوڑ کر طواف کیا تو اسمین دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثون کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اسکی دیوار پر بہی اگر طواف کیا جب بہی طواف صحیح نہوا جبتک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسیکو قائل ہین جمیع علمار مسلمین کے اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابوحنیفہ نے اور انہون نے کہا ہی کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف کیا اور مکہ مین ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دیدے اور طواف اسکا کافی ہوگیا اور جمہور علماکی سند یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا کہ مجہ سے لو مناسک اپنے حج کے پس قول ابوحنیفہ کا مخالف حدیث ہی اس لیے مردود ہے اور ابن زبیر نے جبتک دیوارین اونچی نہین ہوئین تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تمسک کیا ہے اور کہا ہے ابن عباس نے انکو یعنے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تہا اور ان سے کہا تہا کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگون کو بغیر قبلہ کے مت چہوڑو بلکہ پردہ ڈال دو اور جابر نے کہا کہ پردون کی ضرورت نہین بلکہ زمین کعبہ بہی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین کعبہ کیطرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اوسکی اونچی ہو یا نہ ہو **عن** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجدار من البیت ہو قال نعم قلت فلم لم یدخلوہ البیت قال ان قومک قصرت بہم النفقۃ قلت فما شان بابہ مرتفعا قال فعل ذلک قومک لیدخلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا ان قومک حدیث عہدہم فی الجاہلیۃ فاخاف ان تنکر قلوبہم لنظرت ان ادخل الجدر فی البیت وان الزق بابہ بالارض **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کیا دیوار حطیم کی بیت مین داخل ہی آپنے فرمایا ہان راس سی بہی رد ہوگیا مذہب ابی حنیفہ کا اور ناجائز ہوا طواف حطیم کے اندر

اسلیے کہ وہ داخل بیت ہی ہے میں نے پھر عرض کی کہ اسکو بیت اللہ میں کیوں نہ داخل کیا آپنے فرمایا یہ تمہاری
قوم کی حرکت ہی کہ اون کے پاس خرچ کم ہوگیا پھر میں نے عرض کی کہ دروازہ اسکا کیوں اونچا ہے آپنے
فرمایا یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جسکو چاہیں اوسے جانے دیں اور جسکو چاہیں نجانے دیں اور اگر
تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی او مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ اُنکے دل بدل جاینگے تو میں
ارادہ کرتا کہ داخل کردوں دیواروں کو یعنے حطیم کی بیت اللہ میں اور دروازہ اوس کا زمین کو لگا دیتا
کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبید اللہ یعنے ابن موسے
نے اون سے شیبان نے اون سے اشعث نے اون سے اسود نے اُن سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے کہ اُنہوں نے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر کو اور بیان کی حدیث الاحوص کی حدیث
کے ہم معنے اور اس میں یوں ہے کہ کہا اونہوں نے کہ دروازہ اُسکا اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر سیڑھی کے
اوسپر نہیں جاسکتی اور حضرت کے جواب میں یوں ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اُن کے دل نفرت نکر جاویں

باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما او للموت بوڑہے اور میت کیطرف سے
حج کرنیکا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ
فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ
نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سوار تھے پیچھے سو ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور
وہ پوچھنے لگی اور فضل اوس کیطرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فضل کا مونہہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے غرض اوس عورت نے عرض کی کہ اے رسول
اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑھے ہیں کہ سواری
پر سوار نہیں ہوسکتے کیا میں اُنکیطرف سے حج کردوں آپنے فرمایا کہ ہاں اور یہہ ذکر حجۃ الوداع کا
ہے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے **ایک** سواری پر دو آدمی کا بیٹھنا

روا ہے نمبر ۳ اجنبی عورت کی آواز عندالحاجت سننا روا ہے نمبر ۴ اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے
نمبر ۴ امر معروف ہاتھہ سی کرنا کہ آپنے ہاتھہ سے فضل کا موتہہ پہیر دیا نمبر ۵ عاجز مایوس کیطرف سی نیابت
کے طور حج کرنا درست ہی اور اسیطرح میت کیطرف سے نمبر ۶ مرد کیطرف سی عورت کو حج کرنا درست ہی نمبر ۷
اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سی حج یا اونکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
ہے نمبر ۸ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکہتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے
اور یہی مذہب ہی شافعیہ اور جمہور کا نمبر ۹ اور روا ہونا عورت کا حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
مطمئن ہو اور یہی مذہب ہی شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کی نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سی
اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج نہ میت کیطرف سی اور نہ کسی اور کیطرف سی درست
ہے اور اگرچہ میت نے وصیت بہی کی ہو اور یہی روایت ہی امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ
بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّيْ عَنْهُ فضل سے روایت ہی کہ ایک عورت قبیلہ
خثعم کی اوسنے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالی کا فرض کیا ہوا ہے اور
وہ سواری کی پیٹہ پر بخوبی نہیں بیٹھ سکتا تو آپنے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سی حج کرو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ
اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَّهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا
حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ کو کچہ اونٹوں کے سوار لوگ ملے روحا میں اور آپنے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اونہوں نے کہا کہ مسلمان
ہیں اون لوگوں نے پوچہا کہ آپ کون ہیں آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہوں تو ایک عورت نے ایک لڑکے
کو ہاتہوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو
ہے (یعنے ماں باپ کو) ف اس حدیث سی کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
مسنون ہم لوگوں کا مسلمان ہی اور اسکی سوا جو القاب پہیلے ہوئے ہیں جیسے حنفی شافعی چشتی قادری
یہ سب منجملہ بدعات محدثات ہیں پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کریں اور القاب محدثہ

سے مختص رہے دوسرے یہہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء کا مگر اتنا ہے کہ یہہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی
سند ہے اور خلاف کیا ہے اسکا ابوحنیفہ نے اور کہا کہ حج اُسکا صحیح نہین اور قول اون کا خلاف حدیث
ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہوا اور حدیث کے خلاف مین جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ لڑکون کو حج جائز ہونے مین کسیکا خلاف نہین مگر ایک گروہ مبتدعین کا تیسرے
یہ کہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کی عبادت کا ثواب ماباپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے نے اگر حج
کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اوسپر حج فرض ہے اسپر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ اُن کیطرف علما
نے التفات نہین کیا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا
فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وہی مضمون ہے **عن** كُرَيْبٍ
أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وہی مضمون
ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **باب** فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً
فِي الْعُمُرِ حج ساری عمر مین ایکبار فرض ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ
فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَارَسُوْلَ اللهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِي مَا
تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى
أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ
حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر
حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یارسول اللہ آپ چپ ہو رہے اوس نے تین بار یہی
عرض کی پھر آپنے فرمایا اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہو سکتا سو تم مجھے اتنی
ہی بات پر چھوڑ دو کہ جسپر مین تمہے چھوڑ دون اس لیے کہ اگلی لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین کہ انہون
نے اپنے نبیون سے بہت سوال کیے اور اُن سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب مین تم کو کسی بات
کا حکم دون اوس مین سے جتنا ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع کرون اوس کو چھوڑ دو **ف**

اسحدیث مین بڑے فوائد مین اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے اور اصولیون نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہین اسمین تین مذہب ہین اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ نہین ثالث یہ کہ محل توقف ہو اور جو قائل توقف ہین وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ امر مقتضی توقف ہو جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اوسکی کتب اصول مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہو کہ بندون پر کوئی چیز واجب نہین جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہو اصولیون کا اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہو وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ مین سکوت کیا ہے اوس مین ساکت رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کمون و بروز یا تحقیق مسئلہ تقدیر یا اور بہت سی مزخرفات اور خزعبلات ہین کہ پچھلون مین اون کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہین ایسی لایعنی باتون اور بیہودہ تقریرون سے دور رہنا اور احکام مین آپ نے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجا لاؤ بعموم مگر کہ احکام جب فرض ہوتے ہین کہ اوکی استطاعت ہو اور مناہی مین آپ نے یہ قید نہین لگائی کہ امر سے بہر حال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلب منفعت سے دفع مضر زیادہ اہم ہے غرض یہ فرمانا آپ کا کہ جب مین حکم کرون تمکو الخ جوامع الکلم میں سے ہے کہ ہزارہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز و وضو مین جتنے ممکن ہو بجا لاؤ اور جس پر قدرت نہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہو اور اسیطرح سے ازالہ منکرات مین جہانتک ہو سکے بجا لاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالے کے فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

باب سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى الْحَجِّ وَغَيْرِهِ عورت حج وغیرہ مین بے محرم کے سفر نہ کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا مگر جب کہ اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ عبید اللہ سے اسی سند سے ابو بکر کی روایت مین یہ ہے کہ تین دن سے اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ اون کے باپ نے کہا کہ تین دن مگر اوسکے ساتھ کوئی ذو محرم ہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ

۱۲۶۷

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے
تین رات کا مگر اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو ف ابو داؤد کی روایت مین آیا ہی کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور
برید آدھے دن کی مسافت ہی اور یہ اختلاف بسبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا
ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہان تین دن کی نہی مذکور ہے وہان ایک دن کا سفر جائز ہے یا
ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے بھی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے
آپنے فرمایا نہیں پھر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپنے فرمایا نہیں اور جس نے جیسا سُنا روایت کر دیا اور سب
روایتین صحیح ہین اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جسپر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تھوڑا اسے
محرم کے روا نہیں ہے اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم مین وارد ہے کہ اوسمین
مطلق سفر کی نہی آئی ہے اور اسپر اجماع ہے اُمت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو کیونکہ
بردپہ آیہ کہ اللہ تعالی نے عام حکم دیا ہے عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا مگر
اس مین اختلاف ہی کہ محرم شرط ہے یا نہیں سو ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے وجوب ہونے کو محرم شرط
ہے مگر اسوقت کہ مکہ کے اور اس کے بیچ مین تین منزل سے مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین
کی اون کے موافق ہے اور اصحاب رائے بھی اور یہی حسن بصری اور نخعی اور اور لوگون سے بھی مروی
ہوا ہے اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی کی مشہور روایت
یہ ہے کہ محرم شرط نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ اوسکو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب
شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزون سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتین
معتبر قابل اطمینان ہون اور جب تک ان تینون مین سے نہ ہو تو حج واجب نہین اور اگر ایک عورت
معتبر اوسکو ملی تو حج واجب نہین مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضون نے حج نفل اور سفر
تجارت وغیرہ کو بھی روا کہا ہے جب کئی عورتین ثقہ ساتھ ہون اور جمہور کا مذہب یہ ہی کہ جائز نہین
جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب
ابوحنیفہ نے اس روایت سے جس میں تین دن کا ذکر ہے اسلیے کہ اون کے یہان قصر بھی اتنی ہے سفر
مین روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متنازع کاسد ہی اس لیے کہ روایات اس بارہ مین مختلف

اتحی ہین اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع ہے تھوڑا ہو خواہ بہت اور سفر کا اطلاق ایک برید سی لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور انکی شبہونکا جواب دندان شکن مین نے خوب دیا ہے شرح مہذب مین ایسا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْہُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ یَوْمَیْنِ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْھَا اَوْ زَوْجُھَا ترجمہ قزعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجھے بہت پسند آئی اور مین نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہون نے کہا کہ جو مین نے اون سے نہ سنی ہوتی تو مین کیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت کرتا ایسی بات کی جو آپ سے نہین سنی اب سنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندہو تم کجاوون کو (یعنے سفر نہ کرو) مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد اقصے (یعنے بیت المقدس کی) اور سنا مین نے آپ سے کہ فرماتے تہے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن کا زمانہ مین سے مگر اوس کے ساتھہ ذو محرم ہو یا اوسکا شوہر ہو **ف** اس مین بڑی فضیلت ہے ان تین مسجدون کی اس لیے کہ یہ انبیا علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہین اور افضل ہین اُن مساجد سے جو اور لوگون نے بنائی ہین اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے اسکو کہ قصد کرے وہان کا حج اور عمرہ کے لیے اور ان کے سوا دو مسجدین یعنے مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی اگر نذر کرے تو اوس مین امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ قصد اُن کا بہی مستحب ہے اور واجب نہین اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور سوا ان کے باقی جتنی مساجد ہین ساری دنیا کی نہ انکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر انکی زیارت کی منعقد ہوتی ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کافہ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اُسکا اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ مین وہان جاتے تہے کبھی سوار اور کبہی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدون مین سوا ان تین مسجدون کے

اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہین ہوتی اور نہ اوسپر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمدؒ نے کہا ہر کہ کفارہ یمین یعنی
قسم کا اوسپر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہر ان تینوں مسجدون کے سوا اور جگہہ کے سفر مین جیسے قبور صالحین
کی زیارت کو یا اور مواضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ
حرام ہے اور اسیطرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نودی) مترجم کہتا ہر یہی قول حدیث سے
مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدون کے سفر درست نہو اور نہ نذر ان
کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالے کے نام مبارک پر بنائی گئی ہین اور اوس کی طرف جانے کے
فضائل بھی بے شمار حدیثون مین وارد ہوئے ہین کہ ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے
ہین اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نور تام کی مساجد کی طرف اندھیرے
مین جانے والون کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اون مین خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے
اوس کا صاف رکھنے والا اور جھاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور
خانہ خدا کہلاتا ہے پھر قبور صالحین وغیرہ کیطرف کیونکر جائز ہوگا کہ ان کے پختہ کرنے اور گنبد
بنانے والے پر لعن وطعن شارع کیطرف سے مروی ہوا ہے اور جب مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی نذر
مین شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوئے تو اور کسی جگہہ کی نذر کب صحیح ہوسکتی ہے اور جب مسجد بنا
کی نذر کے صحیح نہونے مین تمام علما کا اتفاق ہوا سوا محمد بن مسلمہ کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی
نذر کب صحیح ہوسکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگون نے اس
کا خلاف کیا ہے اُن کے پاس کوئی دلیل قوی نہین جیسے امام الحرمین وغیرہ ہین علے الخصوص اس
وقت مین کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کرین یعنے وہان نذرین مانی جاوین دوسے
چڑھاے جاوین اور پھر سجدہ کیے جاوین طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اسوقت وہ حکم اوثان
مین ہین اور رتکبین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم مین اور وہ مقابر اور جناب ڈھانے
اور منہدم کرنے کے قابل ہین اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ
وَثَنًا یُّعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنائیو کہ پوجی جاوے پھر جب قبر مبارک مشرکون کے حق مین
بت ہو جاوے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو جاہلوں شہید اور منگلو پیر کے ساتھ تیرا اعتقاد
ہے پناہ اللہ تعالی کی ان مشرکون گور پرستون کے عقائد باطلہ سے جنھون نے سفر مقابر کو حج

سے بڑہکر سمجہ لیا ہے اور مشرکون کی طرح انکو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علماء
محققین نے اون کے ہدم وحرق کا فتوی دیا ہے چنانچہ ابن قیم نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا
دینا اماکن معصیت کا جن مین نافرمانی کی جاتی ہے اسد تعالی کی اور اوس کے رسول کی جیسے جلا دیا رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اوس کے گرا دینے کا حالانکہ اوس مین نماز پڑہی جاتی تہی اور
اسد کا نام لیا جاتا تہا جب کہ بنا اوسکی ضرار کے لیے اور مسلمانون کے ایذا دینے کے لیے واقع ہوئی تہی
اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقون کے جگہہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا
اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنایا جاوے اوسکا یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے کہ
کر دینا اوسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا اوسکی صورت بدل دینے سے اور اوسکو اس وضع
سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو ایسا ہی مشاہد شرک کہ جنکے مجاور
لوگون کو بلاتے ہین کہ اون مشاہد کو اسد کا شریک ٹہیراوین وہ بدرجہ اولی جلانے اور گرانے کے لائق
ہین اور انکا معدوم و منہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہے مقامات فسوق و معاصی
کا جیسے شراب خانے اور سپید خانے ہین اور تمام اماکن مین ارباب منکرات کے اور حضرت عمر رضی اسد عنہ
نے ایک گاؤن پورا جلا دیا کہ جس مین شراب بکتی تہی اور حانوت رویشد ثقفی کا جلا دیا اور اوسکا نام
فویسق رکہا اور محل سعد کا سر تا پا جلا دیا جب وہ رعیت سے اپنے اس محل مین روپوش رہے اور ان کی طرف
التفات نہ کرتے تہے اور ارادہ کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اون لوگون کے گہرون کے جلانے کا
جو جمعہ اور جماعات مین نہ آتے تہے اور ان گہرون کو آپنے صرف عورتون اور لڑکون کے خیال سے
نہین جلایا کہ وہ بے قصور جل جاوینگے حالانکہ اونپر حضور جماعت واجب نہین تمام ہوا مضمون
زاد المعاد کا مین کہتا ہون کہ یہ مقابر بلند بزرگون کے اور جنابذ عالیہ صالحون کے یہ تو اسی غرض
کے لیے بنائے گئے ہین کہ انکی پرستش کی جاوے اور اسی لیے انکی زینت اور آرایش کی گئی ہے
کہ وہ انداد من دون اسد ٹہیرائے جاوین اور سوا اس غرض کے وہان اور کوئی غرض ہو ہی نہین سکتی
پس یہ مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہین اسلیے کہ جب شارع نے قبرون کے بلند کرنے اور اونپر بنا کرنے سے
منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہان ممکن نہین سوائے گور پرستی کے اور جن مقامات کے
جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا اون سب مین ایک نوع کا فسق تہا اوسیپر خلیفہ رشید نے انکو جلوا دیا

بہر منزل تو اکبر کبائر ہے اور بئس الفسوق ہے اس کے مکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور اوجب واجبات
اور افرض ضروریات سے ہے عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ نَهٰى اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ
مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ ترجمہ قزعہ نے کہا کہ میں نے
ابی سعید خدری سے سنا کہ انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں کہ
سو مجھ کو پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منع کیا آپ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب
اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا ناتے والا اور بیان کی باقی حدیث عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ٭
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ
لَيَالٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ قَتَادَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ ترجمہ قتادہ سے
اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ
ذُوْ حُرْمَةٍ مِنْهَا وہی مضمون ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ
مَسِيْرَةَ يَوْمٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وہی نہی سفر بلا محرم مذکور ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا
وہی مضمون ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وہی
مضمون ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں اوس عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اوسکے ساتھ اوسکا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی ناتے دار کہ جس سے پردہ نہ ہو **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اعمش سے مثل اسی کے مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَۃُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاِنِّیْ اُکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَۃِ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ **ترجمہ** ابن عباس فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایک مکان مین اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور مین فلانے لشکر مین لکھا گیا ہون جو فلان طرف جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزین باہم جمع ہو جاوین اور دونون ادا نہو سکین تو اون مین سے جو ضرور زیادہ ہوا اوسکو بجا لاوین اسلیے کہ غزوہ مین دوسرا شخص بھی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اوسکی عورت کے ساتھ نہین جا سکتا **عَنْ** عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ عمرو سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ابن جریج** سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے اور نہ اوس مرد کی خلوت کا ذکر نہین

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّکْرِ اِذَا رَکِبَ دَابَّتَهٗ مُتَوَجِّهًا لِسَفَرِ حَجٍّ اَوْ غَیْرِهٖ وَبَیَانِ الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِکَ

جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِهٖ خَارِجًا اِلٰی سَفَرٍ کَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی
اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ
فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِیْهِنَّ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہیں سفر میں جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ سے ذَالْاٰیل تک یعنی پاک ہے وہ پروردگار جس نے ہمارا اوبیل کر دیا اس جانور کو اور ہم اوس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کر دے ہم پر اس سفر کو اور اوس کے لنبان کو ہم پر تھوڑا کر دے یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج اور غم سے اور برے حال میں لوٹ کر آنے سے مال میں اور گھر والوں میں یہ تو جاتے وقت پڑھتے اور جب لوٹ کر آتے جب بھی مگر اوس میں اتنا زیادہ کرتے آئبون سے اخیر تک یعنے ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ کرنیوالے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اسکی تعریف کرنے والے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ جو سفر کو جاوے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے تا کہ اوسکے گھر میں اور سفر میں اللہ کی حمایت و ضمانت ہووے نہ ولیا کرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گویان مبتدعین کرتے ہیں کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے ہیں اور اُن کے نام کا پیسا روپیہ اشرفی بازو پر باندہ دیتے ہیں یہ خران بے دم بصورت مردم یہ نہیں سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کرینگے ہر روز لاکھوں آدمی سفر کرتے ہیں اور یہ طریقہ انہون نے مشرکان ہند سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جنگل میں جب اوترتے کہتے کہ اس جنگل کے جنکی پناہ میں آئے غرض غیر خدا کی حمایت میں آنے میں یہ اور وہ دونوں برابر ہیں نعوذ باللہ من ہولاء رد ہولاء

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ

عبداللہ بن سرجس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اللہ تعالے سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتوں سے اور غمگین ہو کر لوٹنے سے اور بھلائی کے بعد برائی

کیطرف لوٹتی ہے اور اہل و مال مین برائی دیکھنے سے **ف** بھلائی کے بعد برائی کیطرف لوٹنا یہ ہو کہ طاعت سے معصیت کیطرف یا ایمان سے کفر کیطرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کیطرف آجانا پناہ اللہ تعالی کی ایسی حالت سے **عن** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْاَهْلِ اِذَا رَجَعَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ **عاصم** سے اسی اسناد سے وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبدالواحد کی روایت مین فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ہے اور محمد بن خازم کی روایت مین یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونون کی روایتون مین یہ لفظ ہے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین سفر کی مشقتون سے **باب** مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ **ترجمہ** عبداللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے لشکرون سے یا چھوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج وعمرہ سے تو جب پہونچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین کنکریلی پر تو تین بار لا الہ سے آخر تک یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہین ہے سوا اللہ تعالی کے اور کوئی شریک نہین اوسکا اوسیکی ہے سلطنت اور اسیکے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے ہین سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکرون کو اکیلے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا حَدِيْثَ اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** وہی مضمون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوا مگر ایوب کی روایت مین تکبیر دوبار مذکور ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيْفَتُهٗ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ

يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ **انس** نے کہا کہ ہم اور ابوطلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صفیہ آپ کے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھیں یہانتک کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچے آپ فرمانے لگے آئبون سو حامدون تک غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا بطحاے ذی الحلیفہ میں اترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ **عبد اللہ** بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین میں ذی الحلیفہ کے اور وہاں نماز ادا کی اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُنِيْخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا وَيُصَلِّيْ بِهَا **نافع** نے کہا ابن عمر اپنا اونٹ بطحاے ذی الحلیفہ میں بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِيْ كَانَ يُنِيْخُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **نافع** نے کہا کہ عبد اللہ جب لوٹتے حج سے یا عمرہ سے تو اونٹ بٹھاتے بطحی ذی الحلیفہ میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ فِيْ مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ **سالم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسٰى وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهِ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهُ وَ

بَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ سالم نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب میں ذی الحلیفہ میں اوترے ہوئے تھے میدان کے بیچ میں سو آپ سے اُس نے کہا کہ آپ مبارک میدان میں ہیں اور موسیٰ راوی نے کہا ہمارے ساتھ سالم بن عبد اللہ نے اونٹ بٹھائے اوس جگہہ میں نماز کی جہاں عبد اللہ بٹھاتے تھے اور اُسکو جانتے اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوترنے کی جگہہ ہے اور وہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے بیچ میں وہ مقام واقعہ ہوا ہے **ف** ان سب حدیثوں کے رو سے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اُترنا بطحاء ذی الحلیفہ میں اگرچہ مناسک حج میں نہیں ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمل ہے اوسپر اہل مدینہ کا جو برکت ڈھونڈتے ہیں آثار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلیے کہ وہ میدان مبارک ہے اور امام مالک نے بھی اسے مستحب کہا ہے اور وہاں نماز ادا کرنے کو بھی اور مستحب ہے کہ وہاں سے آگے نہ جاوے جبتک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹھہر ا رہے کہ وقت آجاوے اور نماز ادا کرے اور پھر چلے **بَابُ** لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَبَيَانِ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مشرک کے حج اور طواف برہنہ کی نہی اور حج اکبر کے دن کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُوْنَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ابوہریرہؓ نے کہا کہ مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس حج میں روانہ فرمایا جس میں رسول ﷺ نے ان کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اس جماعت میں کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت اللہ کا ننگا ہو کر طواف کرے (جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت میں کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے کہا کہ عبد الرحمٰن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے اسی ابوہریرہ کی حدیث کے سبب سے **ف** یعنے اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تھا وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ

یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یعنی پکار دینا ضرور ہی اللہ کی اور اوسکے رسول کی طرف سے تمام لوگون مین حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول بیزار ہین مشرکون سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کالانعام مین مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے یہ شیطان علیہ اللعنۃ نے انکو بتایا ہے اور قرآن و حدیث مین کہین نہین آیا ہے اور محض خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کٹھ ملا حضرہ یہان بہی اس خبط مین گرفتار ہین اور اختلاف ہے علما کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا امام مالک اور شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضون کا قول ہے کہ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہین کہ حج اکبر عرفہ ہے اونہون نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث مین آیا ہے اَلْحَجُّ عَرَفَۃٌ کہ حج عرفہ ہے اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نکرے موافق ہے اس آیت مبارکہ کے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا یعنی مشرک ناپاک ہین سو نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم مین کسی حال مین روا نہین یہانتک کہ اگر کسیکا قاصد بنکر آوے تب بہی حرم سے باہر ٹھہرے اور وہان سے کسی اور کو بہیجدے کہ اسکا پیغام پہنچاوے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہو کر خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تہا تو حکم ہے کہ اوسکی قبر کہود کر مردہ کو حرم کے باہر لے کر گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت مین عرب کا قاعدہ تہا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑون سے ہمنے گناہ کیے ہین اون سے طواف کیونکر کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹا دیا

باب فَضْلِ یَوْمِ عَرَفَۃَ عرفہ کے دن کی فضیلت

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑہکر کوئی دن ایسا نہین ہے جس مین اللہ تعالی بندون کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالی قریب ہوتا ہے اور فرشتون پر بندون کا حال دیکہکر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہین **ف**

عبدالرزاق نے اپنی سند مین ابن عمر سے ایحدیث کو ذکر کیا ہے اور اس مین یون ہو کہ اللہ پاک اوترتا ہے
آسمان دنیا پر اور بندون کا فخر کرتا ہے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہین کہ میرے پاس حاضر ہوئے
ہین پریشان بال اور گرد آلود چہرون سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہین اور میرے عذاب سے ڈرتے
ہین حالانکہ مجھے انہون نے دیکھا نہین اور کیا حال ہو اُن کا اگر مجھے دیکھین پھر باقی حدیث ذکر کی اور
اس سے اوترنا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہین اور کیفیت
اوسکی پروردگار کو سونپتے ہین اور نہین تاویل کرتے اور یہی مسلک ہو صحابہ کرام اور تابعین اور
تمامی سلف صالحین کا ۔ **باب** فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ
اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہوجاتا
ہے بیچ کے گناہون کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ابوہریرہ سے
وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر مین آیا اور بیہودہ
شہوت رانی کی باتین نہ کین نہ گناہ کیا وہ ایسا ہو گا کہ گویا اُسے ماں نے ابھی جنا یعنے گناہون سے
پاک ہوگیا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمْ جَمِیْعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ
یَفْسُقْ **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یون ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت
کی باتین اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہو **ف** حدیث اول سے استحباب کے استدلال
کی ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر کرنا ایک سال مین بجالانا مستحب ہے اور مالک نے اور اکثر
اون کے شاگردون نے کہا ہے کہ ہر سال مین ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض
اور دوسرے عالمون نے کہا کہ ہر ماہ مین ایک عمرہ سے زیادہ نہ لادے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ

کا وقت ہی مگر جو شخص افعال حج مین مشغول ہو سو اسکا عمرہ صحیح نہین جب تک حج سے فارغ نہو اور جو
حاجی نہین اوسکو عرفہ کے دن بہی عمرہ مکروہ نہین اور یہی حکم ہے عید اضحی اور ایام تشریق کا جو حاجی
نہو اور اسیطرح ساری برس کے دنون کا غرض کسی دنون مین عمرہ مکروہ نہین ہمارے نزدیک اور یہی
قول ہے امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ مین مکروہ نہین ہے اور ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف
نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہین ہوتا کہ انکی سند کیا ہے اور بے
دلیل کے کسیکا قول قابل تسلیم نہین اور عمرہ کے وجوب مین بہی علما کا اختلاف ہے شافعی اور جمہور
کا قول ہے کہ واجب ہے اور اُسکے قائل ہین عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاؤس اور عطا اور
ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے
کہا ہے کہ سنت ہے اور واجب نہین اور حج مقبول وہ ہے کہ اوس مین کسی گناہ کی ملونی نہو اور
علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پہر گناہون کیطرف کبہی مائل نہو اللہ تعالے ہم سب کو یہ قبولیت
نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائی **باب** نُزُولِ الْحَجَّاجِ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ
دُوْرِهَا حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین اور اوسکے گہرون کے وارث ہونے کا بیان **عن**
اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنْزِلُ فِیْ دَارِكَ
بِمَكَّۃَ قَالَ وَھَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِیْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِیْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ ھُوَ وَطَالِبٌ
وَلَمْ یَرِثْہُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِیٌّ لِاَنَّھُمَا كَانَا مُسْلِمَیْنِ وَكَانَ عَقِیْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَیْنِ **ترجمہ**
اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ مین کیا اپنے گہر مین اوترینگے
تو آپ نے فرمایا کہ بہلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چہوڑا ہے اور حقیقت
اوسکی یہ تہی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابو طالب کے اور جعفر اور علی کو اونکی ورثہ مین سے
کچہ نہ ملا اسلیے کہ دونون مسلمان تہے اور عقیل اور طالب دونون کافر تہے **ف** قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ اسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گہر مین اوترینگے مراد اوس سے یہ ہے کہ جس گہر
آپکی سکونت تہی اسلیے کہ اصل مین تو وہ گہر ابو طالب کا تہا اسلیے کہ وہی متکفل تہے آپکی پرورش
کے اور ابو طالب بڑے بیٹے تہے عبد المطلب کے اور عبد المطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلے وارث

وارث ہوئے جیسا قاعدہ تھا ایام جاہلیت کا اور یہ بھی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گھر بیچ ڈالے ہوں اور اپنے ملک سے نکال دیے ہوں جیسے ابوسفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گھر تمام بیچ ڈالے چنانچہ داؤدی نے ایسا ہی کچھ کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور اون کے موافقین نے کہ مکہ صلح سے فتح ہوا ہے اور یہ کہ مکان اوسکے مملوک ہیں مکان والوں کے جیسے اور شہروں کے مکان ہیں اور اون میں میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور رہن اور اجارہ اون مکانوں کا روا ہے مثل اور تصرفات کی اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور دوسری فقہا کا قول ہے کہ وہ جبرًا اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہاں کے ملکو کو اپنے مکانوں پر روا نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور یہ تمام علماء کا مذہب ہے عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ تَنْزِلُ غَدًا اَوْ ذٰلِكَ فِیْ حَجَّتِهٖ حِیْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَکَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِیْلٌ مَنْزِلًا
ترجمہ وہی مضمون ہے بالاختصار عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِیْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ اسامہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کل خدا نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ کہاں اوتریں گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنوں میں کہی تو آپ نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا بھی ہے

بَاب اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَکَّةَ مہاجر کا مکہ میں رہنے کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِی الْاِقَامَةِ بِمَکَّةَ شَیْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَکَّةَ کَاَنَّهٗ یَقُوْلُ لَا یَزِیْدُ عَلَیْهَا
عمر بن عبد العزیز سائب بن یزید سے پوچھتے تھے کہ تم نے مکہ میں رہنے کے باب میں کچھ سنا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے علاء بن حضرمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کی بعد لوٹنے کے پیچھے تین روز تک مکہ میں رہنے کی مراد یہ تھی کہ اس سے زیادہ نہ رہے **ف** مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ میں رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ سے انہوں نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج کو اوئیں یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین دن

سے زیادہ مکہ میں رہیں اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت میں اقامت میں داخل نہیں بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہیں اور حکم مسافر میں ہو اور رخصتیں مسافر کی سب اسکو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلسَّائِبِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا وہی مضمون ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ وہی مضمون ہے عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وہی مضمون دونوں سندوں سے مذکور ہوا

بَابُ تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ

مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام ہونا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج سے مکہ کی ہجرت نہیں ہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو امام جہاد کو بلا ئیں تو نکلو اور چلو اور فرمایا کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اسکو ادب کی جگہہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا

ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت وادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین قتال روا نہین ہوا مجہہ سے پیشتر اور مجہے بہی ایک دن کی صرف ایک گہڑی اجازت ہوئی تہی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پہر ویسا ہی حرام ہو گیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اُسکا کانٹا اوکہاڑا جاوے اور نہ اُسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اُسکی گری پڑی چیز اُٹہائی جاوے مگر وہ اُٹہاوے جو اوسکو پہچنوائی (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی ہری گہاس اوکہاڑی جاوے سو عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سناروں لہاروں کے کام آتی ہے اور اُس سے گہر چہائے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکی توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے۔

ف علماء نے لکہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام ہو گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِی مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنہون نے قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اُس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اُسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جبدن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اوسیدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہو گئی تہی پہر حضرت ابرہیم کے وقت سے ظاہر ہو گئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے سے دونو مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ قتال اُسکے بیچ حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو اُنکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور اسپر تنصیص کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب
شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بہی قلعہ نشین ہوجاوے مکہ مین تو ہم کو اُن سے لڑنا بہی روا
نہین جب تک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان
احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک
بغیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہوجاوے
تو پہر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان بطور روا ہے عَنْ نَحْوُهُ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ
بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ يَلْتَقِطُ
لُقَطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا ترجمہ صفیہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا
کیا آسمان و زمین کو اور کچہ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ
اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ
قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ
قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ اَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ
حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا
دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا
فَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ
لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ
يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ ترجمہ ابو شریح
عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا جس وقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تہا مکہ کے اوپر یعنی عبد اللہ بن
زبیر کے قتل کو کہ اجازت دو مجہکو اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کہڑے ہوکر
فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانون نے سنی اور دل
نے یاد رکہا اور میری آنکہون نے دیکہا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا
کی پہر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اُس مین کسیکا خون بہا دے اور نہ یہ حلال ہے کہ اُس مین کوئی درخت کاٹے پھر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اُس سے کہدینا کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اجازت دی اوس کی اور تمکو اجازت نہین دی اور مجھے بھی دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت دی اور پھر اوسکی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبون کو یہہ حدیث پہنچا دے لوگون نے ابو شریح سے کہا کہ پھر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا اونہون نے فرمایا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اسے تم سے زیادہ جانتا ہون (یہہ ظالم) حرم پناہ نہین دیتا نافرمان کو (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کو کہا معاذاللہ من ذلک) اور نہ اوس کو جو خون کرکے بھاگا ہو اور نہ اسکو جو چوری اور فساد کرکے بھاگا ہو **ف** قولہ روا نہین ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے جو کہتے ہین کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہین ہین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہین فروع کے بھی جیسے مخاطب ہین اصول کے اور آپنے یہ اسلیے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو مطیع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہہ مراد نہین کہ جو مومن نہو وہ مخاطب ہی نہین قولہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے الخ اس معلوم ہوا کہ مکہ شریف قہرًا اور قتالًا فتح ہوا ہے نہ صلحًا اور جو کہتے ہین صلحًا فتح ہوا ہے وہ اسکی تاویل یون کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس طیاری سبب جواز قتال کے تھی گو اتفاق قتال نہ ہوا **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْشَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ

اللهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِیْ سَمِعْتَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابوہریرہ نے کہا
جب اللہ تعالی نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ
اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنوں کو اسکا حاکم بنایا اور اس میں
لڑنا کسی کو حلال نہیں ہوا مجھسے پہلے اور مجھکو بھی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبھی حلال
نہوگا میرے بعد کسیکو پھر اسکا شکار بہگایا نہ جاوے اور اسکا کانٹا توڑا نہ جاوے اور اسکی پڑی گری چیز اٹھائی نہ
جاوے مگر وہ شخص اٹھاوے جو بتاتا پھرے کہ جس کی ہو اسے دیدے اور جس کا کوئی شخص مارا گیا اسکو
دو باتوں کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے یعنی خون بہا خواہ قاتل کو قصاص میں مر وا ڈالے سو عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اوسکو اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں اور
گھروں کو اس سے پاٹتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ خیر اذخر توڑ لو گھاس کو اذخر کہا پھر ابوشاہ ایک شخص
یمن کا اٹھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مجھے لکھدو آپ نے فرمایا لکھدو ابوشاہ کو ولید نے کہا کہ
میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ یہ مجھے لکھدو انہوں نے کہا یہی خطبہ جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی اسکو ابوشاہ نے لکھوالیا کہ بڑے نفع کی بات تھی ف
اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے
اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابوثور
کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہیں مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہیں مگر
برضائے قاتل اور یہ حدیث کے خلاف ہے اور ابوشاہ کا نام نہیں معلوم سوا کنیت کے اور آپ نے جو حدیث
لکھوادی اس سے علم کا لکھنا اور حدیثوں کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہو گیا اور اس
کا جواز اور بھی روایتوں سے پوچھا جاتا ہے اور اب تو امت کا اجماع ہے اسکے استحباب پر عن
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ
مَكَّةَ بِقَتِیْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ
رَاحِلَتَهٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا
اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا یُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا یُعْضَدُ

شجرها ولا يلتقط ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يعطى
يعنى الدية واما ان يقاد اهل القتيل قال فجاء رجل من اهل اليمن يقال له ابو شاه فقال
اكتب لى يا رسول الله فقال اكتبوا لابى شاه فقال رجل من قريش الا الاذخر
فانا نجعله فى بيوتنا وقبورنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تہے کہ خزاعہ والون نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال
مکہ فتح ہوا اپنے ایک مقتول کے بدلے جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تہا اور اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی
اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے
رسول اور مومنون کو اوسپر حاکم کیا اور وہ مجہسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا تہا اور نہ میرے بعد کسی کو
ہوگا اور مجہے بہی ایک گہڑی کے لیے حلال ہوا تہا اور اب اس گہڑی مین پہر ویسا ہی مجہپر بہی حرام
ہوگیا (یعنے جیسا پہلے تہا) سو اسکا کانٹا نہ اوکہاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ
اٹہائی جاوے مگر بتانے والا اٹہاوے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے اوسکو دو چیزون کا اختیار ہے
خواہ دیت لے خواہ قصاص لے سے پہر ایک شخص یمن کا آیا کہ اوسکو ابو شاہ کہتے تہے اور اوسنے کہا یہ
مجہے لکہدیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے یارون سے فرمایا کہ اسکو لکہدو پہر ایک شخص نے قریش
مین سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گہرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپنے فرمایا کہ خیر مگر اذخر **باب**
النهى عن حمل السلاح بمكة من غير حاجة ہتہیار اوٹہانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے۔
عن جابر رضى الله تعالى عنه قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لاحدكم
ان يحمل بمكة السلاح **جابر** رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے
حلال نہین کسیکو کہ مکہ مین ہتیار اٹہاوے **ف** یعنے بیحاجت کو اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور جماہیر کا قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہ نہی محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نہ اٹہاوے
اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطا کا اور حسن بصری نے مطلق ہتیار باندہنا مکروہ کہا ہے
بنابر ظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا مین
شرط کیے تہے کہ ہتیار لادین گے میان مین اور اٹہانے سے مراد ہتیار باندہنا ہے **باب**
جواز دخول مكة بغير الاحرام مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے **عن** یحیی

واللفظ له قلت لمالك حدثك ابن شهاب عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنهما
ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة عام الفتح وعلى راسه مغفر فلما نزعه
جاءه رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال اقتلوه فقال مالك نعم ترجمہ
یحیی نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ کیا ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم مکہ میں آئے اور آپ کے سر پر خود تھا جس سال مکہ فتح ہوا پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا
کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو مالک نے کہا کہ ہاں مجھ سے یہ روایت
بیان کی ہے **ف** ایک روایت میں ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونوں میں تطبیق اس
طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا پھر اوسے اوتار کر عمامہ باندھ لیا اور اس حدیث سے دلیل ہے
انھوں نے جنھوں نے کہا ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اوسکو جو ارادہ حج وعمرہ کا نرکھتا
ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا اون کو روا ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے
والے یا گھاس یا شکار لانے والے یا اون کے سوا کوئی اور ہو غرض سب کو رخصت ہو بلا احرام داخل
ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نرکھتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوف ناگہ اور یہی صحیح تر قول ہے
شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے نہیں روا ہے اوسکو جسکو بار بار حاجت
آنے کی نہیں ہوتی مگر اوسکو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم کے کہ اگر اوسپر ظاہر ہو جاوے
تو اوسکو ضرر پہنچیگا اور نقل کیا قاضی نے یہ قول اکثر علماء سے عن جابر بن عبد الله الانصاري
رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل مكة وقال قتيبة
دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء بغير احرام وفي رواية قتيبة قال ثنا ابو الزبير
عن جابر قال حدثنا علي بن حكيم الاودي قال انا شريك عن عمار الدهني عن ابي
الزبير عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل يوم فتح مكة وعليه
عمامة سوداء ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں
داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام
کے اور آگے کی روایت میں ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے فتح
مکہ کے دن اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب الناس وعلیه عمامة سوداء عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے خطبہ پڑھا اور آپ پر سیاہ عمامہ تھا **عن** جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه قال کانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر وعلیه عمامة سوداء قد ارخی طرفیها بین کتفیه ولم یقل ابو بکر علی المنبر۔

ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین گویا دیکھ رہا ہون رسول الله صلی الله علیه وسلم کو منبر کے اوپر اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اوسکے دونون کنارون کو اپنے شانون کے بیچ مین لٹکا دیا ہے اور ابو بکر کی روایت مین منبر کا ذکر نہین ہے **ف** ان روایتون سے سیاہ کپڑے پہننے کا جواز معلوم ہو گیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اوس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے

باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی الله علیه وسلم فیها بالبرکة وبیان تحریمها وتحریم صیدها وبیان حد حرمها

مدینہ کی فضیلت اور نبی صلے الله علیه وسلم کی دعا اور اسکی شکار حرام ہونے اور اسکے حرم کی حد کا بیان

عن عبد الله بن زید بن عاصم رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان ابراهیم حرم مکة ودعا لاهلها وانی حرمت المدینة کما حرم ابراهیم مکة وانی دعوت فی صاعها ومدها بمثلی ما دعا به ابراهیم لاهل مکة

ترجمہ عبد الله نے کہا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنے حرمت اوس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اوس کی آسمان وزمین کے بننے کے دن سے تھی) اور اوسکے لوگون کی دعا کی اور مین نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور مین نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اوس سے دو حصہ برابر جیسے ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے لیے **عن** عمرو بن یحیی بهذا الاسناد اما حدیث وهیب فکروایة الدراوردی بمثلی ما دعا به ابراهیم علیه الصلوة والسلام واما سلیمان بن بلال وعبد العزیز بن المختار ففی روایتهما مثل ما دعا ابراهیم علیه الصلوة والسلام **ترجمہ** عمرو سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور وہیب کی روایت مین تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ مین نے دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دو حصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبد العزیز کی روایت مین یہ ہے

کو دعا کی جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دعا برابر عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا یُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ ترجمہ رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ حرم قرار دیا اور میں دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیتا ہوں مراد آپکی مدینہ ہے عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خَطَبَ النَّاسَ فَذَکَرَ مَکَّۃَ وَاَھْلَھَا وَحُرْمَتَھَا فَنَادَاہُ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ مَا لِیْ اَسْمَعُکَ ذَکَرْتَ مَکَّۃَ وَاَھْلَھَا وَحُرْمَتَھَا وَلَمْ تَذْکُرِ الْمَدِیْنَۃَ وَاَھْلَھَا وَحُرْمَتَھَا قَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا وَذٰلِکَ عِنْدَنَا فِیْ اَدِیْمٍ خَوْلَانِیٍّ اِنْ شِئْتَ اَقْرَاْتُکَہٗ قَالَ فَسَکَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِکَ نافع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اُس کے رہنے والوں کا سو پکارا اُس کو رافع بن خدیج صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا ہوں میں تجھ سے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اسکے لوگوں کا اور اسکے حرم ہونیکا اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہاں کے لوگوں کا اور نہ اوسکے حرم ہونیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھیرایا ہے دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں اور یہ حدیث رسول اللہ صلعم کے حرم ٹھیرانیکی ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو میں تم کو پڑھا دوں راوی نے کہا کہ مروان چپکا ہو رہا اور کہا کہ میں نے بھی اُس میں سے کچھ سنا ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا لَا یُقْطَعُ عِضَاھُھَا وَلَا یُصَادُ صَیْدُھَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور میں حرم مقرر کرتا ہوں مدینہ کا کہ دونو کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں (یعنے جو مدینہ کے دونوں طرف واقع ہیں) کوئی کانٹے دار درخت کاٹا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حرم مقرر کردیا درمیانی
دونو میدانوں کالے پتھروں والے کے کہ نہ کاٹا جاوے کانٹے دار درخت وہاں کا اور نہ مارا جاوے شکار
وہاں کا اور فرمایا کہ مدینہ اُن لوگوں کے لیے بہتر ہے کاش وہ اُسکو سمجھتے (یہ خطاب ہے اون لوگوں کو جو مدینہ
چھوڑکر اور جگہہ چلے جاتے ہیں یا تمام مسلمانوں کو) اور نہیں چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالی اوس سے بہتر کوئی
آدمی اوس میں بھیجدیتا ہے اور نہیں صبر کرتا ہے کوئی اوسکی بھوک پیاس پر اور محنت ومشقت پر مگر
میں اسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہوں قیامت کے دن **ف** ان حدیثوں سے استدلال کیا ہے ایک
جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہاں کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب
ہے امام شافعی اور امام مالک اور اون کے موافقین کا اور ابو حنیفہ نے ان حدیثوں کا خلاف کیا ہے بسبب
قلت علم حدیث کے اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یا ابا عمیر ما فعل النغیر سے اور نغیر
ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپ نے اون سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئے حالانکہ اس حدیث سے استدلال
اون کا محض لنگڑا اور پایہ چوبین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثوں کے پکڑی گئی ہو
جب شکار حرام نہ ہوا ہو دوسرے یہ احتمال ہے کہ اُسکو حل مدینہ سے یعنے حرم کے باہر سے پکڑ لائے ہوں اور یہ
احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہیں ہوتا اسلیے کہ اُن کا مذہب ہے کہ حل میں سے جو شکار پکڑ کر حرم
میں لاویں اوسکا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اُس کا بھی حکم صید حرم کا ہے اور یہ اصل مذہب انکا
بھی محض بے اصل اور ضعیف وسست ہے اور جب حدیث نغیر میں احتمال ہوا تو قابل استدلال نہیں خصوصاً
ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے روبرو جس میں صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور
مذہب مالک اور شافعی یہ ہے کہ صید مدینہ میں اور اوس کے درخت اکھاڑنے میں ضمان نہیں ہے اگرچہ
حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اوس میں بھی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ کے صید
وقطع اشجار میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان
چھین لیا جاوے یعنے جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت
میں جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی اس کا
قائل نہیں ہوا سوا امام شافعی کے کہ اون کا قول قدیم یہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے
کہ مدینہ والوں کے لیے یہ جو فرمایا کہ میں شفیع ہونگا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والوں کی

لیے گواہ ہون گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہونگا اور اس مین مزید فضیلت اور زیادت خصوصیت نکلی مدینہ والون کے لیے جیسے آپنے شہداء احد کے لیے فرمایا کہ مین اون لوگون پر گواہ ہون اور اس سے فضیلت ثابت ہوی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہان کی سکونت کی اللہ تعالی اس خادم حدیث کو مع اقارب مومنین واحباب مخلصین کے وہان سکونت اور موت عنایت فرماوے آمین یارب العلمین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يُرِيْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ ترجمہ عامر نے وہی روایت بیان کی اور ابن نمیر نے اس مین زیادہ کیا کہ آپنے فرمایا نہین ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھہ برائی کا مگر اللہ تعالی اوسکو گھلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ مین یا نمک گل جاتا ہے پانی مین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَى اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ترجمہ عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق مین تہا راہ مین ایک غلام کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے سو اوسکے کپڑے لے چہین لیے اور اوسکے گھر والے آئے اور انہون نے کہا آپ وہ اوسکو پہیر دیجیے یا ہم کو عنایت کیجیے انہون نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین وہ چیز پہیر دون جو مجہے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہرگز نہ پہیرا انہون نے سامان اوسکا **ف** غرض ان سب احادیث صحیحہ متواترہ المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہ احادیث نہ پہنچی ہون سو اون کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جنکو بخوبی اون کے آداب کان ٹہونک چکین اون کا معلوم نہین کیا حال ہوگا کہ بسبب تعصب اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول مردود کو لیے جاتے ہین، امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کہ رد کردیا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے بیس پر کئی صحابیون نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہان کا شکار حرام ہے اور دعوی کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہی اور معارضہ کیا اسکا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا ای

ابا عمیر ہے کیا حال ہو نغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہے یا اسد وہ کون سا اصول ہے جو ان سنن صحیحہ کا مقابل
ہو سکے حالانکہ سنت عظم اصول ہے اور لازم تہا کہ حدیث ابو عمیر کو ان روایتون کے روسے جو شہرت اور
تصریح مین بدرجہا اوس سے زیادہ نہین رد کیا جاتا اور ہم تو اسد پاک کی پناہ مانگتے ہین اس سے کہ رد کرین
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اوس کا نسخ نہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث
ابی عمیر مین چار احتمال ہو سکتے ہین کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے
مقدم ہو اور ان حدیثون نے اوسے منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ اون سے متاخر ہو اور ان حدیثون کو منسوخ
کر دیا تیسری یہ کہ نغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور پہر حرم مین لائی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانور دن
مین ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے مین چوتہے یہ کہ خاص اوس لڑکے کے لیے اجازت دی
گئی دوسرون کو نہین جیسے ابی بردہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چارون احتمالات
کی وجہ سے یہ حدیث نغیر متشابہہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نہی جو صراحۃً بلا اشتباہ
دلالت کرتی ہین حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی روضۃ الندیہ اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ ضمان
واجب ہونا اوس شخص پر جو پتے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کو یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور سعد بن
سعد کی یہی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور اس حدیث کا کوئی معارض نہین اور ضمان کی کیفیت مین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ وہ ترکا جو اوس نے مارا
اور وہ درخت یا گہانس جو کاٹی ہے اوسی کی ضمانت اوس پر آتی ہے یعنے قیمت اوس کی لازم ہوتی ہے
اور دوسری صورت یہ ہے کہ اوس شخص کے اشیا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جاوین اور
اس مین بہی دو قول ہین اول یہ کہ فقط کپڑے اوس کے چہین لیے جاوین اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اوس کا
سب سامان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اوس مین گہوڑا
اور ہتیار اور نفقہ اوس کا سب داخل ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اوس سے
سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ لِاَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ
فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا
نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا
اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَکَّۃَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْ مُدِّھِمْ وَصَاعِھِمْ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈھونڈھو جو ہماری خدمت کرے سو ابوطلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھاکر اور مین سوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ اُترتے تھے اور پھر اسے باتون مین کہا کہ پھر آپ تشریف لاتے تھا تک کہ جب کوہ احد آپ کو دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا احد ہم کو دوست رکھتا ہے ہم اوسکو دوست رکھتے ہین پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ مین حرام کرتا ہون ان دونون پہاڑون کے درمیان کو جیسا ابرہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو یا اللہ برکت دے انکو اون کے مد اور صاع مین کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اون سے یعقوب نے اون سے عمرو بن ابی عمرو نے اون سے انس نے اونہون نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی جو اوپر گذری مگر اوس مین یہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا مین حرام ٹھیراتا ہون درمیان دونون کالے پتھر والے میدانون کے بیچ مین عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ مَا بَیْنَ کَذَا اِلٰی کَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِیْ ھٰذِہٖ شَدِیْدَۃٌ مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ اَنَسٍ اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا ترجمہ عاصم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھیرایا مدینہ کو کہا ہان فلان مقام سے فلان تک سو جو اوس مین کوئی نئی بات نکالے یعنی گناہ کی تو اوسپر لعنت ہے اللہ تعالی کی اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہہ دی کسی نئی گناہ کی بات کو۔

عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ ھِیَ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ عاصم احول رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹھیرایا ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاویگا درخت اوسکا اور جو ایسا کرے اوسپر اللہ

اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ
وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ان کو یعنے مدینہ والوں کو اور ان کے پیمانوں اور برکت دے ان کے صاعوں
میں اور برکت دے ان کے مدوں میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ
حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ
مدینہ میں مکہ سے دونی برکت دے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ
اَبِيْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ
اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ مُعَلَّقَةٌ فِيْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَ
اَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ
عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ
يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَ
انْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ
وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِيْ قِرَابِ سَيْفِهِ ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ
خطبہ پڑھا ہم پر علی بن ابی طالب نے اور فرمایا کہ جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس (یعنے اہل بیت کے
پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا
تھا ان کی تلوار کے میان میں تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمریں (یعنے
زکوۃ کے متعلقات) اور کچھ زخموں کا بیان ہے (یعنے ان کے قصاص اور دیتوں کا بیان) اور
اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور
کے بیچ میں سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اس جگہ یا جگہ دے کسی نئی بات نکالنے والے

لوا دس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں اور سب لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض
نہ سنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی
اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھیرایا یا اپنے آقاؤں کے سوا کسی اور کو مختار کا ٹھیرا
اپنے کو قرار دیا اوس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا
اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابو بکر
زہیر کی تو وہیں تک ہو چکی کہ ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونوں کی
روایت میں یہ ذکر نہیں کہ وہ صحیفہ تلوار کے میان میں لٹکا ہوا تھا حَدَّثَنِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا
فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفٌ وَّ
لَا عَدْلٌ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَلَیْسَ فِیْ رِوَایَةِ وَکِیْعٍ ذِکْرُ
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اعمش نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی کریب کی روایت کا جو ابی معاویہ سے
مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اوس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی
نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اوس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور اونکی حدیثوں میں یہ
مضمون نہیں ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بنا دے اور وکیع کی روایت میں تو قیامت
کا دن مذکور نہیں عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّ وَکِیْعٍ
اِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ وَذِکْرَ اللَّعْنَةِ لَهٗ. اعمش سے اسی اسناد سے یہی مضمون
مروی ہے مثل حدیث ابن مسہر کی اور وکیع کی مگر اوس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ جو مولے بنا دے
اپنے موالی کے سوا اوروں کو اور نہ اوس پر لعنت کا **فائدہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو
خطبہ میں فرما دیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچھ نہیں الخ اس میں رد کر دیا زعم
باطل کو رافضیوں اور شیعوں کے اور جھوٹا کر دیا ان کے اس قول کو جو کہتے ہیں کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتیں کی تھیں اور اسرار علم اور قواعد
دین اور غوامض شریعت بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض اشیاء ایسی تعلیم

کیے تھے کہ اون کے سوا اور کوئی اونپر مطلع نہین ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ
اور خیالات فاسدہ مین اور انکی کوئی اصل نہین اور اون دعاوی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا لکھنا علم کا اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور
ثور کے بیچ مین ثور کا لفظ غالبًا بیان غلط ہے راوی سے بھول ہو گئی اس لیے کہ جبل ثور تو
مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ مین چنانچہ مازری اور بعض علما نے
اسپر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح
مدینہ مین اور اب وہ نام مخفی ہو گیا اور اوپر کی روایتون مین جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر
والے میدانون کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہو اور اس
روایت مین جو وارد ہوا کہ حد اوسکی درمیان دونون پہاڑون کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے
اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ ادنے سے اعلے تک جو مسلمان کسی کافر
کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانون کی پناہ مین آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہین کہ اب اسکو ایذا دے اور
یہی مذہب ہے شافعی کا اور اون کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان
دے تو امان دینا اسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد
کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو مولا ٹھیرانا اور وعید ہے اس مین اون لوگون کو جو
اپنی ذات بدل دیتے ہین یعنے شیخ سے سید ہو جاتے ہین یا دوسرون کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھیرا
لیتے ہین مثلاً نام رکھہ لیتے ہین غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی **قولہ** اور جس نے پناہ توڑی
کسی مسلمان کی یعنے ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اوسکو ایذا دے اوس نے پناہ توڑی اور
وہ موذی ملعون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوسمین کوئی
گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہہ دے اوسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہے
اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالے اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا

الاسناد مثله ولم يقل يوم القيمة وزاد وذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم
فمن اخفر مسلما فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل منه يوم
القيمة عدل ولا صرف **ترجمہ** اعمش سے یہی مضمون مروی ہے اور اس میں قیامت کا لفظ
نہیں اور مضمون پناہ دینے اور توڑنے کا زیادہ ہے **عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ**
انہ کان یقول لو رأیت الظباء ترتع بالمدینۃ ما ذعرتها قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما بين لابتيها حرام **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں چرتا دیکھوں تو
کبھی نہ ڈراؤں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونوں کالے پتھروں والے
میدانوں کے بیچ میں حرم ہے **عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ** قال حرم رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما بين لابتي المدينة قال ابو هريرة فلو وجدت الظباء ما بين
لابتيها ما ذعرتها وجعل اثني عشر ميلا حول المدينة حمى **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے جو مدینہ
کے مشرق اور مغرب کی طرف واقع ہیں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی ہرن کو
پاؤں جو ان کے بیچ میں چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤں اور نہ بھگاؤں اس کو اور آپ نے بارہ میل کے مدینہ کے
گرداگرد رمنہ مقرر کر دیا **ف** رمنہ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں حکام و امرا حکم کر دیتے ہیں
کہ سوا ہمارے جانوروں کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالی کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانوروں
کے جو وہاں کے باشندے ہیں اور کوئی نہ چرے **عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ**
انہ قال کان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا به الى النبي صلى الله عليه وسلم فاذا
اخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في
مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه
الصلوة والسلام عبدك وخليلك ونبيك واني عبدك ونبيك وانه دعاك
لمكة واني ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه قال ثم يدعو
اصغر وليد له فيعطيه ذلك الثمر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ لوگوں کی عادت
تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے یعنی پہلے پہل فصل کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے

اور آپ جب اوسکو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دی ہمارے پہلون مین اور برکت دی ہمارے شہر مین اور برکت دی ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمارے مد مین یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تہے اور مین تیرا غلام اور نبی ہون اور اونہون نے دعا کی تجہسے مکہ کے لیے اور مین دعا کرتا ہون تجہسے مدینہ کے لیے اوس کے برابر جو اونہون نے مکہ کے لیے کی اور مثل اوسکی اور بہی اوس کے ساتھ پہر بلاتے آپ کسی چہوٹے لڑکے کو اپنے اور دیتے وہ پہل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُؤْتٰی بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ یُعْطِیْهِ اَصْغَرَ مَنْ یَّحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پہل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین اور ہماری پہلون مین اور ہمارے مدمین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت پہر وہ پہل دیدیتے کسی چہوٹے لڑکے کو جو اسوقت حاضر ہوتا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ پہل اسی لیے لاتے تہے کہ آپ کی دعاے خیر کا ثمرہ پا دین اور موجب برکات ہو اور مد ایک سیر اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین غلون اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیے ان مین برکت کی دعا فرماتے اور چہوٹے بچون کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و شفقت کا باعث ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَّوْلَی الْمَهْرِیِّ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَهْدٌ وَّشِدَّةٌ وَّاَنَّهٗ اَتٰی اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اِنِّیْ كَثِیْرُ الْعِیَالِ وَقَدْ اَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَنْقُلَ عِیَالِیْ اِلٰی بَعْضِ الرِّیْفِ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا تَفْعَلِ الْزَمِ الْمَدِیْنَةَ فَاِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَظُنُّ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَیَالِیَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللّٰهِ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِیْ شَیْءٍ وَّاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَّا نَاْمَنُ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ یَبْلُغُنِیْ مِنْ حَدِیْثِكُمْ مَا اَدْرِیْ كَیْفَ قَالَ وَالَّذِیْ اَحْلِفُ بِهٖ اَوْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اِنْ شِئْتُمْ لَا اَدْرِیْ اَیَّتَهُمَا قَالَ لَاٰمُرَنَّ بِنَاقَتِیْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰی اَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَّاِنِّیْ حَرَّ

الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ **ترجمہ** ابو سعید مولیٰ مہری نے کہا کہ ہم کو مدینہ میں ایکبار محنت اور شدت فاقہ کی پہنچی اور میں ابو سعید خدری کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں کثیر العیال ہوں اور ہمکو سختی پہنچی ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزان اور سرسبز ملک میں بھیجدوں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ ہم ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا یہانتک کہ عسفان تک آگئے اور وہاں کئی شب ٹھہرے سو لوگوں نے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم یہاں بیکار ٹھہرے ہوئے ہیں اور ہمارے عیال پیچھے چھٹے ہوئے ہیں اور ہم کو ان کے اوپر اطمینان نہیں (یعنی خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستاوے) اور یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھکو پہونچی ہے (راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا لفظ کہا) قسم ہے اس خدا کی کہ جس کی میں قسم کھاتا ہوں یا فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ میں ہے البتہ میں نے ارادہ کیا یا فرمایا اگر چاہو تم میں نہیں جانتا کہ کیا فرمایا ان دونوں باتوں میں سے فرمایا کہ البتہ حکم کروں میں اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جاوے اور پھر اوسکی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہانتک کہ داخل ہوں میں مدینہ منورہ میں اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ کو حرم ٹھیرایا دو گھاٹیوں یا دو پہاڑوں کے بیچ میں کہ نہ اوس میں خون بہایا جاوے اور نہ اوس میں لڑائی کے لیے ہتیار اٹھایا جاوے نہ اوس میں کسی درخت کے پتے جھاڑنے جاویں مگر صرف چارہ کے لیے اور کہ

اوس سے درخت کا چندان نقصان نہین ہوتا) یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ برکت دے ہماری
جو سیری مین یا اللہ برکت دی ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دی ہماری جو سیری مین یا اللہ برکت دی ہمارے سیر
مین یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ ایک برکت کے ساتھہ دو برکتین اور دے اور فرمایا قسم ہے
اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہین ہے
جسپر دو فرشتے نگہبان نہون جب تک کہ تم وہان نہ پہنچوگے (یعنے جب تک وہ نگہبان رہینگے) پھر فرمایا
آپنے کوچ کرو اور ہمنے کوچ کیا اور مدینہ مین آئے سوہم قسم کہاتے ہین اُس پروردگار کی جسکی ہمیشہ قسم
کہایا کرتے ہین یا کہا جسکی قسم کہائی جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ
پہنچے تو ہمنے ابہی کجاوے اونٹون پر سے نہین اوتارے تہے کہ بنو عبد اللہ بن غطفان نے
ہمپر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے انکی ہمت نہ ہوئی کہ وہان آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہان نگہبان ہین **عن** اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِک لَنَا فِی مُدِّنَا وَ
صَاعِنَا وَاجعَل مَعَ البَرَکَۃِ بَرَکَتَینِ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین اور ایک برکت
پر دو برکتین اور عنایت فرما **عن** اَبِی سَعِیدٍ مَولَی المَھرِیِّ اَنَّہُ جَاءَ اَبَا سَعِیدٍ الخُدرِیَّ لَیَالِیَ الحَرَّۃِ فَاستَشَارَہُ فِی
الجَلَاءِ مِنَ المَدِینَۃِ وَشَکٰی اِلَیہِ اَسعَارَھَا وَکَثرَۃَ عِیَالِہٖ وَاَخبَرَہُ اَن لَا صَبرَ لَہُ عَلیٰ جَھدِ المَدِینَۃِ وَلَاوَائِھَا فَقَالَ لَہُ
وَیحَکَ لَا اٰمُرُکَ بِذٰلِکَ اِنِّی سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَا یَصبِرُ اَحَدٌ عَلیٰ لَاوَائِھَا فَیَمُوتَ اِلَّا کُنتُ
لَہُ شَفِیعًا اَو شَہِیدًا یَومَ القِیٰمَۃِ اِذَا کَانَ مُسلِمًا ابو سعید مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ
ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتون مین (یعنے جن دنون مدینہ طیبہ مین ایک فتنہ شہور
ہوا ہے اور ظالمون نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے سنہ ترسٹھہ ہجری مین) اور مشورہ کیا اون سے کہ
مدینہ سے کہین اور چلے جاوین اور شکایت کی اون سے وہان کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال
کی اور خبر دی اونکو کہ مجھے صبر نہین آسکتا مدینہ کی محنت اور بہوک پر تو ابو سعید خدری نے فرمایا
کہ خرابی ہو تیرے مین تجھے تہوڑے یہان رہنے کا حکم کرتا ہون بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ صبر نہین کرتا ہے کوئی یہان کی تکلیفون پر اور بھر

مرجاتا ہے مگر مین اسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَکَّۃَ قَالَ ثُمَّ کَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ یَاْخُذُ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَجِدُ اَحَدُنَا فِیْ یَدِہِ الطَّیْرَ فَیَفُکُّہٗ مِنْ یَّدِہٖ ثُمَّ یُرْسِلُہٗ ابوسعید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کو فرماتے تہے مین نے حرم مقرر کیا ہے درمیان انکی کالے پتہرون کے میدانون مین مدینہ کے جیسے حرم قرار دیا تھا ابراہیم نے یہانتک کہ ایک ہم مین کا پاتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ مین چڑیا اور اسکو جدا کر دیتا تھا پہر چھوڑ دیتا تھا عَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اَھْوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اِنَّھَا حَرَمٌ اٰمِنٌ سہل حنیف کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مدینہ کیطرف جہکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہہ ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَھِیَ وَبِیْئَۃٌ فَاشْتَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَّاشْتَکٰی بِلَالٌ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَکْوٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَبَّبْتَ مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَحَوِّلْ حُمَّاھَا اِلَی الْجُحْفَۃِ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہان وبا تہی اور ابوبکر اور بلال بیمار ہوئے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکہی تو دعا کی کہ یا اللہ دوست کردے ہمارا مدینہ کو جیسے دوست کیا تہا تو نے مکہ کو یا اوس سے بہی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والون کو اور برکت دے ہم کو اوسکے جو سیری اور سیر مین اور اوسکی بخار کو جحفہ کیطرف پہیر دے اور ہشام بن عروہ سے بہی یہی مضمون مروی ہے **ف** جحفہ اون دنون وطن تہا یہود کا غرض اس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافرون پہ بیماری اور ہلاکت اور خسران کے ساتہہ درست ہے اور اس مین دعاے خیر ہوئی مسلمانون کے ساتہہ صحت اور تندرستی کے لیے اور یہی مذہب ہے کافہ علما کا کہ بد دعا کافرون پر درست ہے اور قول بعض جہلاے صوفیہ کا مقبول نہین جو اسکو منع کرتے ہین اور موافقت کی ہے اون جہلاے متصوفہ نے معتزلہ کی کہ وہ بہی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہین غرض دونون قول اس حدیث سے مردود ہو گئے اور اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آج تک جحفہ کا پانی جو پیتا ہے اوسی بخار چڑہتا

باب التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَفَضْلِ الصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہان کی شدت ومحنت پر صبر کرنے کا ثواب **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بہوک پر مین اسکا شفیع یا گواہ ہون گا قیامت کے دن **عَنْ** يُحَنِّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْفِتْنَةِ فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوْجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ اقْعُدِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **یحنس** زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اون کی ایک آزاد باندی آئی اور اون کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنی فتنہ حرہ کے دن جسکا ذکر ابھی تھوڑا دور گذرا) اور اُس نے کہا اے ابو عبدالرحمن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) ہم پر سخت دن ہین اور مین ارادہ کرتی ہون مدینہ سے نکلنے کا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ بیٹھ اسے نادان اسلیے کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بہوک پیاس محنت پر تو مین اُسکا شفیع ہونگا (یعنے اگر وہ گنہگار رہے) یا گواہ ہون گا (یعنے اگر وہ نکوکار ہے) قیامت کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ تعالے عنہما نے وہی قول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کیا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَوْ شَهِيْدًا **وہی مضمون** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہوا **عَنْ** أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصبر احد علی لاواءِ المدینۃ بمثلہ وہی مضمون ہے

باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیھا طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انقاب المدینۃ ملٰئکۃ لا یدخلھا الطاعون ولا الدجال ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں کہ اوس میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا **ف** اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہاں کی سکونت کا اور درجہ وہاں کے ساکنین کا معلوم ہوا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملٰئکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک **ابوہریرہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا مشرق کی طرف سے اور ارادہ اوسکا مدینہ کا ہوگا یہاں تک کہ اوترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اوسکا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دینگے اور وہیں تباہ ہو جاوے گا **ف** مسیح کا لفظ جناب عیسی علیہ السلام کے واسطے بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے اور اس کے دو معنے ہیں ایک چھونے والا اس معنے سے حضرت عیسی علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جسکو چھو دیتے تھے اچھا ہو جاتا تھا اور مسیح کے معنے ممسوح بھی ہیں یعنے ملا ہوا دبا ہوا اوس کی ایک آنکھ چونکہ اندھی ہے اس لیے اوسے بھی مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوے کرے گا کہ میں مسیح ہوں اور لوگ اوس خبیث کے دھوکے اور فریب میں آجاوینگے **باب** المدینۃ تنفی خبثھا وتسمی طابۃ وطیبۃ مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء ھلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج منھم احد رغبۃ عنھا الا اخلف اللہ فیھا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبیث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارھا کما ینفی الکیر خبث الحدید **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت لوگوں پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اور اپنے قرابتوالے کو پکارے گا کہ آؤ ارزانی کے ملک

مین آؤ ارزانی کے ملک مین اور مدینہ انکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتہہ مین ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہوکر نہین نکلتا ہے کہ اللہ تعالے اوس سے
بہتر دوسرا شخص نہین بہیجدیتا مدینہ مین آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بہٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور
قیامت قائم نہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شریر لوگون کو جیسیکہ بہٹی نکالدیتی ہے لوہے کی میل کو
ف شاید یہ بات دجال کیوقت ہوگی کہ حدیث مین آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچیگا تو مدینہ
مین تین بار زلزلہ آوے گا اور اللہ تعالی اوس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکالدیگا یا ہمیشہ مدینہ مین ایسا
ہوتا ہو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ
بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مجہے حکم ہوا ہے (یعنے ہجرت کا) ایسی بستی
کی طرف جو سب قریون کو کہا جاوے گا لوگ اوسے یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے اور لوگون کو ایسا چہانٹتا
ہے جیسے بہٹی لوہے کی میل چہانٹتی ہے **ف** سب قریون کو کہا جاوے گا یعنے وہین لشکر اسلام جمع
ہوکر چارون طرف پہیلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنا دے گا یا سب طرف سے اموال غنیمت اوسی مین
آکر جمع ہونگے اور وہان کے لوگون کے صرف مین آوینگے اور یہ بہی فرمایا کہ یثرب اوسی لوگ کہتے ہین اور
یثرب کو آپ نے مکروہ جانا اسلیے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنے جہڑکنا اور ملامت ہے اور مسند امام
احمد مین ایک روایت آئی ہے کراہت مین یثرب کہنے کے اور قرآن مجید مین جو یثرب واقع ہوا ہے وہ
بہی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بہی جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول ہے
غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچہی چیز کا نام برا کہنا یہ بہی ایک نفاق کا شعبہ ہے اور مسلک نبوت کے
خلاف ہے جیسے محبت الٰہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الٰہی کو جنون سے یا خداوند تعالے کو معاذ اللہ
صنم یا معشوق یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان زد مین وہ سب مردود اور مذموم ہین اور
منجملہ محدثات اور شرامور مین ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ الْخَبَثَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْحَدِیْدَ **ف** اس سے بہی یہی مضمون مروی ہے مگر
اوس مین لوہے کا لفظ نہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَتَی النَّبِیَّ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وینصع طیبہا
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی تھا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کی اور اسکو شدت سے بخار آنے لگا مدینہ میں پھر وہ آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجھسے اپنی بیعت
پھیر لو تو آپ نے انکار کیا وہ پھر آیا اور کہا کہ مجھسے اپنی بیعت پھیر لو آپ نے پھر انکار کیا اور وہ پھر آیا اور
کہا کہ یا محمد مجھسے اپنی بیعت پھیر لو آپ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ تو بھٹی کے مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف
کر لیتا ہے **ف** اوس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتھ قیام پر بیعت کی تھی پھر اسکا اقالہ آپ کیوں
فرماتے **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
انہا طیبۃ یعنی المدینۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ **زید بن**
ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنے مدینہ اور یہ میل
کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے **ف** مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنے پاکیزہ کہ نجاسات شرک
سے اور خباثات کفر سے اور طیب یعنی امان حاصل ہے اور طابہ بھی اسی معنے سے فرمایا جیسے آگے
آتا ہے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ سمی المدینۃ طابۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ **باب** تحریم ارادۃ اہل المدینۃ بسوء
وان من ارادہم بہ اذابہ اللہ مدینہ طیبہ والوں کی بدخواہوں کی ستیاناسی **عن** ابی
عبد اللہ القراظ انہ قال اشہد علی ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اہل ہذہ البلدۃ بسوء یعنی المدینۃ
اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء **ابو عبد اللہ** قراظ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں
کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والوں کی برائی کا کرے یعنے مدینہ
کی تو اللہ تعالی اوسکو ایسا گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے **عن** عمرو بن یحیی بن

عمارة انه سمع القراظ وكان من اصحاب ابي هريرة يزعم انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اراد اهلها بسوء يريد المدينة اذابه الله كما يذوب الملح في الماء قال ابن حاتم في حديث
ابن يحنس بدل قوله بسوء شرا ترجمہ عمرو بن یحیی نے قراظ سے وہی مضمون سنا جو اوپر گذرا عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن سعد بن ابي وقاص يقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء وہی مضمون ہے عن سعد
ابن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال بدهم او بسوء وہی مضمون ہے
عن ابي هريرة وسعد يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لاهل المدينة في مدهم
وساق الحديث وفيه من اراد اهلها بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء ابوہریرہ وسعد دونوں کہتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے مدینہ والوں کے مد میں اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کئی بار گذرا

باب ترغيب الناس في سكنى المدينة عند فتح الامصار مدینہ کی سکونت کی فضیلت میں عن سفيان بن ابي
زهير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح الشام فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون ثم تفتح اليمن فيخرج قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم تفتح العراق فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ سفیان نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور ایک لوگ مدینہ سے نکلینگے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوے
اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر فتح ہوگا یمن اور نکلیگی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے
ہوئے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم نکلیگی مدینہ سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں
کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے عن سفيان بن ابي زهير قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول تفتح اليمن فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون ثم تفتح الشام فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم تفتح العراق فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ
سفیان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یمن فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لیجاوینگے
اپنے گھر والوں کو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے پھر شام فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور اپنے گھر
والوں کو لیجاوینگے اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا اگر وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے

ہو اور لاد لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اون کا کہنا مانتے اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ اون کے حقمین بہتر تھا
ف ان حدیثون مین چند معجزے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **اول** یہ کہ آپ نے شام اور
عراق ویمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفائے راشدین کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور
مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور مواعید الٰہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے **دوسرے** یہ کہ لوگ
اُن ملکون مین جا بسینگے اور اپنے اہل وعیال کو لے جاوینگے اور ایسا ہی ہوا **تیسرے** یہ کہ مفتوح
ہونا اُن بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے
اور ان روایتون سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی **باب** اِخْبَارِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَرْکِ النَّاسِ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر
دینا کہ لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِیْنَۃِ لَیَتْرُکَنَّھَا اَھْلُھَا عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ مُذَلَّلَۃً لِلْعَوَافِیْ
یَعْنِی السِّبَاعَ وَالطَّیْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ یَتِیْمُ ابْنِ جُرَیْجٍ
عَشْرَ سِنِیْنَ کَانَ فِیْ حَجْرِہٖ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہان کے مدینہ کو چھوڑ دینگے اور مدینہ انکے
لیے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑ دینگے کہ وطن ہوجاوے گا درندون اور پرندون کا **ف** یہ پیشین
گوئی بھی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جنکا نام عبد اللہ
بن عبد الملک ہے وہ یتیم تھے اور ابن جریج کی گود مین دس برس پرورش پائی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَتْرُکُوْنَ
الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاھَا اِلَّا الْعَوَافِیْ یُرِیْدُ عَوَافِی السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ ثُمَّ
یَخْرُجُ رَاعِیَانِ مِنْ مُزَیْنَۃَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَۃَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِھِمَا فَیَجِدَانِھَا وَحْشًا
حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّۃَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْھِھِمَا **حضرت** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے اور وہ بہتر
ہوگا اور نہ رہیگا اس مین کوئی مگر درندے اور پرندے پھر نکلینگے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے
ارادہ کرتے ہون گے مدینہ کا للکارتے ہونگے اپنی بکریون کو اور پاوینگے مدینہ کو ویران یہان تک

کہ جب پہنچینگے ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر پڑینگے اپنے مونہہ کے بہل **ف** یہ اخیر زمانہ مین ہوگا قیامت
کے قریب کہ جب وہ دونون ٹیلہ کے پاس پہنچینگے قیامت آجاویگی اور وہ اخیر مین ہون گے اون سب لوگون
کے جنکا حشر ہوگا جیساکہ بخاری مین ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فتن مین ایسا ہو بھی چکا ہے **بَاب** فَضْلِ مَا بَيْنَ
قَبْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ قبر مبارک اور منبر کے درمیان
کی موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ
عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر
اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ
اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِيْ وَبَيْتِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ
الْجَنَّةِ وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ
ترجمہ ابوہریرہ رضے اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر
اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی کیاریون سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے **ف**
اس حدیث کے دو معنی ہوسکتے ہین کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت مین چلا جاوے گا قیامت
کے دن دوسرے یہ کہ وہان عبادت کرنا جنت مین جانے کا سبب ہے کہ جس نے وہان عبادت کی گویا داخل
جنت ہوا اور بعضی روایتون مین یون آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت
کی اور مطلب اس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے کہ قبر حجرے کے اندر ہے
اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مرادین ہوسکتی ہین ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے
گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر کہہ دیا جاوے گا
یا میدان قیامت مین جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکہا جاوے گا **بَاب** فَضْلِ اُحُدٍ
فضیلت کوہ احد کی **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِىْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ
ابی حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ کہا کہ چلے ہم یہانتک کہ پہونچے وادی قریٰ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی چلنے والا ہون جسکا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر کر آوے سو ہم نکلے یہانتک کہ دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اسکو دوست رکھتے ہین اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو
ف معلوم ہوا کہ جس دل مین آپ کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ وہی مضمون ہے

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مسجد مکہ اور مدینہ مین نماز کی فضیلت **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِىْ مَسْجِدِىْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازوں سے اور مسجدون کی افضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنی مکہ کی مسجد کے **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِىْ مَسْجِدِىْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِىْ غَيْرِهٖ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کے افضل ہے سوا مسجد الحرام کے **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِىْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدَهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ

وابو عبد الله لم نشك ان ابا هريرة رضى الله تعالى عنه كان يقول عن حديث رسول
الله صلى الله عليه وسلم فمنعنا ذلك ان نستثبت ابا هريرة عن ذلك الحديث حتى اذا
توفى ابو هريرة رضى الله تعالى عنه تذاكرنا ذلك وتلاومنا ان لا نكون كلمنا
ابا هريرة فى ذلك حتى يسنده الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كان سمعه منه
فبينا نحن على ذلك جالسنا عبد الله بن ابراهيم بن قارظ فذكرنا ذلك
الحديث والذى فرطنا فيه من نص ابى هريرة رضى الله تعالى عنه فقال لنا
عبد الله بن ابراهيم بن قارظ اشهد انى سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم فانى آخر الانبياء وان مسجدى آخر المساجد **ترجمہ** ابوہریرہ
کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے
سوا مسجد الحرام کے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا ہیں اور آپ کی مسجد آخر مساجد ہے (یعنے جو
نبیون نے بنائی ہیں) اور ابوسلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا کہ بلا شک ابوہریرہ نے جو یہ بات کہی تو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے کہی ہوگی (اسلیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہیں کہہ سکتا) اور
ہمنے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے پکی طرح سے دریافت نہیں کیا تو اسی وجہ سے کہ انہون
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا جب تو کہا یہانتک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ
تعالے عنہ کی تو ہمنے آپس میں اسکا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیون نہ پوچھہ لیا ہمنے
ابوہریرہ سے اسکو کہ وہ نسبت کرتے اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر آپ سے سنی ہو۔
غرض ہم اسی بات چیت میں کہ عبد اللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور ان سے اسکا ذکر کیا اور یہ
وجہہ بھی بیان کی جس کے سبب سے ہمنے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اسکو دریافت نہیں کیا
تھا تب عبد اللہ نے ہمسے کہا کہ میں گواہی دیتا ہون کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے سنا کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک میں آخر انبیا ہون
اور میری مسجد آخر مساجد ہے **عن** يحيى بن سعيد رضى الله تعالى عنه يقول سألت
ابا صالح هل سمعت ابا هريرة رضى الله تعالى عنه يذكر فضل الصلوة فى مسجد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا ولكن اخبرنى عبد الله بن ابراهيم بن

قَارِظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ اَوْ كَاَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ
اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **یحیی** بن سعید کہتے تھے کہ مین نے ابو صالح سے پوچھا کہ تم نے ابوہریرہ
سے سنا ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین نماز کی فضیلت بیان فرماتے
تھے انہون نے کہا کہ نہین مگر مجھے عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ اونہون نے ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک نماز میری اس مسجد مین بہتر
ہے ہزار نمازون سے جو اور مسجدون مین ادا ہون مگر مسجد حرام مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **یحیی** بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ
مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون مین
سوا مسجد الحرام کے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **عبیداللہ** سے اس اسناد سے بھی یہی مروی
ہوا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ **وہی**
مضمون ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى فَقَالَتْ
اِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ لَاَخْرُجَنَّ فَلَاُصَلِّيَنَّ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَاَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيْدُ
الْخُرُوْجَ فَجَاءَتْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَاَخْبَرَتْهَا
ذٰلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ فَكُلِيْ مَا صَنَعْتِ وَصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ
فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے مجھے شفا دی تو مین جاؤن گی اور
بیت المقدس مین نماز پڑھون گی پھر وہ اچھی ہوگئی اور طیاری کی اوس نے جانے کی اور میمونہ
ام المومنین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور انکو سلام کیا اور اپنے

ارادہ کی خبر دی تو انہون نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ طیار کیا ہے وہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین نماز پڑہو اس لیے کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تہے ایک نماز اس مین ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد کعبہ کے **باب** فضل المساجد الثلاثۃ باب تین مسجدون کی فضیلت مین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجدی ھذا ومسجد الحرام ومسجد الاقصیٰ **ابو ہریرہ** کہتے تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے جاوین مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد یعنے جو مدینہ مین ہے اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس **عن** الزھری بھذا الاسناد غیر انہ قال تشد الرحال الی ثلاثۃ مساجد **زہری** سے اس اسناد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کجاوے باندہے جاوین ان تین مسجدون کی طرف **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما یسافر الی ثلاثۃ مساجد مسجد الکعبۃ ومسجدی ومسجد ایلیاء **ترجمہ** ابو ہریرہ خبر دیتے تہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدون کیطرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا یعنے بیت المقدس **ف** جب کسی خانہ خدا کیطرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبرون کی زیارت کے لیے کیسے درست ہوگا کہ وہ خانہ عباد ہین اور اوپر اسکی شرح ہم خوب کر آئے ہین جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر درست نہین **باب** بیان المسجد الذی اسس علی التقوی تقوی پر کس مسجد کی بنا ہے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال مر بی عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت لہ کیف سمعت اباک یذکر فی المسجد الذی اسس علی التقوی قال قال ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت بعض نسائہ فقلت یا رسول اللہ ای المسجدین الذی اسس علی التقوی قال فاخذ کفا من حصباء فضرب بہ الارض ثم قال ھو مسجدکم ھذا المسجد المدینۃ قال فقلت اشھد انی سمعت اباک ھکذا یذکرہ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید خدری گذرے اور

نے حدیث سن کر کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون سی ہے جس کی بنا
تقویٰ پر ہوئی ہے تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر آپ کی بیبیوں میں سے کسی کے گھر میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے
وہ مسجد کون سی ہے جس کو اللہ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے سو آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین
پر مارے اور فرمایا کہ وہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں
کہ میں نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ
فِي الْإِسْنَادِ ترجمہ ابو سعید سے مضمون وہی مروی ہے مگر اس سند میں عبد الرحمن کا ذکر نہیں

ف اس روایت سے صاف کھل گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے
کہ تقویٰ پر بنا کی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور رد ہو گیا ان مفسرین کا قول جنہوں
نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کنکر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آ جاوے
سامع کو کہ یہی مسجد ہے

بَاب فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ مسجد
قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے کی اور اس کی زیارت کرنے کا ذکر **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے
مسجد قبا کی سوار بھی اور پیادہ بھی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ
رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کو تشریف
لاتے تھے سوار بھی اور پیادہ بھی اور اس میں دو رکعت ادا کرتے تھے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا ترجمہ
وہی گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ وہی روایت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا ترجمہ اور گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا ترجمہ اور گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءً کُلَّ سَبْتٍ وَکَانَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْہِ کُلَّ سَبْتٍ عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہر ہفتہ مین ایک بار جاتے تھے مسجد قبا مین اور کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتہ مین جاتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءً کُلَّ سَبْتٍ کَانَ یَاْتِیْہِ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا قَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا کو آتے تھے ہر ہفتہ مین اور آتے تھے آپ سوار بھی اور پیادہ بھی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے عَنْ ابْنِ دِیْنَارٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ کُلَّ سَبْتٍ ترجمہ ابن دینار سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین ہر ہفتہ کا ذکر نہین ہے ف ان حدیثون سے فضیلت قبا کی اور فضیلت وہان کی مسجد کی اور فضیلت اُسکی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت اوسکی سوار پیادہ دونو طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہو اور یہی مذہب ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکا خلاف کیا ہے اور قول اُن کا منظر مخالفت حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد یہی ہے کہ اوس مین دو رکعت ادا کرے نہ یہ کہ اوسکی گلکاریان دیکھتا پھرے یا اینٹین گنا کرے کہ یہ تماشائیون کا کام ہے نہ متبعان انبیا کا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب الحج تمام ہوئی

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ تیسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب مہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۵ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر عاملان حدیث کے لیے قرۃ العین و راحت جان و ایمان ہوئی اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چوتھی جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اُسکو تمام کرنے کی توفیق بخشے آمین یا رب العلمین

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
٩٥٥	٤	عزلات	رزوات	٩٩٦	١	جبیسون	جلیسون	١٠٣٢	٢	خرید+	خرید
٩٥٥	٢١	جابر	جابر	٩٩٧	٢	بیج	بیچ	//	٤	جاتے	جانتے ہین
٩٥٩	١	اور	اور صباح تیز	//	١٦	گمٹے	گہٹے	//	٩	چلے	چلین
//	٤	اسمعیل	اسمعیل نے بہی آیا	٩٩٨	٥	ثواب	ثواب	//	٢٤	چارپاین	چارپایون
//	١٩	اون سے	دونکی چاندی	٩٩٩	٣	نے	تجہے	١٠٣٣	٣	اورجن	اور وہ جن
٩٦٠	١٤	بن سلیمان	بن ابی سلیمان	١٠٠٠	٥	دیا	دیا	١٠٣٤	١٦	کرین	کیا ہین
٩٦١	١٥	آدمی کے	آدمی کے باپ کر	//	١٤	رز	زر مین	١٠٣٥	١٦	ے	سے
//	//	انہون	انہون نے	//	//	//	//	//	١٩	مین	مین نے
٩٦٣	١٠	ثواب	صواب	//	١٦	حاوے	جاوے	١٠٣٦	٢٣	فرمالے	فرمائے
٩٦٤	٣	کافر	کافر کی طرف	//	//	ہی	اسی	١٠٣٩	١٣	ہوئین	ہوئین
٩٦٦	٢٢	دودیگر	دو دیگر	//	١٣	ن	مین	//	١٥	تہمت	تہبند
٩٦٨	٩	اگر	آگر	١٠٠١	٩	رہے	لوہے	١٠٤٠	١٦	خواج	خوارج
//	٩	بہر	دن بہر	//	١٠	پرزون	پورون	//	٢٠	معتنزلہ	معتزلی
٩٦٩	٥	روایترن	روایتون مین	//	١٦	تنکپ	تنگ	١٠٤١	٩	سبحالی	سبحانی
٩٧١	٣	کو بخشے	کو بخشین	//	١٩	کرتا	کرتا	١٠٤٢	٤	مین	مین نے
//	٢٠	سے	جس سے	١٠٠٢	١٥	عنہ	صلی اللہ علیہ وسلم عنہ رضی اللہ تعالیٰ	١٠٤٤	٢١	مین	مین سے
//	٢١	فرماتے	فرماتے	١٠٠٤	٦	کوہی	کو بہی	١٠٤٥	١٣	ہون	ہونگے
٩٧٢	٢٢	کو بخشے	کو بخشین	//	١٥	ایک	ایک اس	١٠٤٧	//	مین	مین ایک آدمی
٩٧٣	٢١	لادین	بلادین	١٠٠٥	٢١	تحریمی	تحریمی ہے	//	٢٣	ایک بہر	ایک پر
//	١٣	بہی	مین جانورون	//	٢٣	عزہ	غزّہ	١٠٤٨	٧	سواوس	سوا اوس
٩٧٤	١٣	ہے	بڑا دینے تحصیلدار	١٠٠٧	١٢	کس کے	کس نے	١٠٤٩	٢	اس سے	انکی زبانون کو
٩٧٧	٢٣	تو	تو آپ	١٠١١	٤	اوس	اوس مین	//	٤	چوسے	چوبچی
٩٧٨	١٢	ان	کہان ان	//	١٠	برای	برائی ہے	//	٢٠	غقاری	غفاری
٩٨٠	١٣	چاہئین	چاہئین تو لینا	١٠١٢	٢	بہیلے	بہیلین	١٠٥٠	١٧	بجانا	بچانا
٩٨١	٢	علیہ	علیہ سے	//	٤	ہوگئی	ہوگئین	١٠٥١	٥	نے	نے کہا
٩٨٢	١١	کرتا ہے	کرتا ہے اک کر	١٠١٣	٩	غریب ومسلمان	غریب مسلمان	//	١٠	شعبہ	شعبہ
٩٨٣	٢٣	ناسطے	ناسطے	١٠١٤	٦	رہتا	رہتا ہے	//	١٥	پربہر	پہر
٩٨٤	٢٣	قرارت	قرابت	//	١٠	بڑہانے	بڑہانے کو	١٠٥٣	١٩	آپ سر	آپکے
٩٨٧	٢٣	دیئے	دیئے	١٠١٨	١٤	دبنے	دینے	١٠٥٨	١	گئے	گئے ہین
//	٢٣	دنون	دون	١٠١٩	٢١	کہ یہ آپ	کہ آپ	//	٦	ثت	شست
٩٩١	١٦	رواتین	رواتین	١٠٢٢	٣	ہوتا	ہوتا ہے	//	١١	غزیر	عزیز
٩٩٣	١٤	سے	دامنی	١٠٢٣	١٤	مسافر کو	مسافر کو [illegible]	//	١٩	اسلام	السلام
٩٩٤	١٢	کہتا	کتنا ہے	١٠٢٤	٢	شراح	[illegible]	١٠[illegible]	١٨	کرکیا	کرلیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۶۰	۱۸	ہین	اور	۱۱۰۵	۱۳	کہانسے	کہانسے	۱۱۳۸	۱۰	کرنا	کرتا
۱۰۶۲	۱۹	کس کس	کس	۱۱۰۶	۱۴	رکہتی تہے	رکہتا تہا	۱۱۴۱	۱۳	پامیسوبن	پامیسوین
〃	۲۲	الحمد	الحمد صر	〃	۲	ہین	ہے	۱۱۴۲	۱	ہیتسوین	تیئیسوین
۱۰۶۷	۱۹	ہوتا	ہوتاہے	۱۱۰۷	۱۱	ستے	سے	۱۱۴۳	۶	ہین	ہے
۱۰۶۹	۱۲	دینے	دیتے	〃	۱۸	بیبے	بیٹے	۱۱۴۴	۶	آنکہہ	آنکہہ کیطرف
〃	۱۳	پہنے	پیتے	۱۱۰۸	۴	فذیہ	فدیہ	〃	۷	تعالے	تعالی نے
〃	۱۴	لرتے	کرتے	۱۱۰۹	۲۱	ہمے	ہم ہین سے	۱۱۴۵	۲۳	کر	فتور
۱۰۷۰	〃	لوستے	لوٹے	۱۱۱۰	۶	خود	خود یعنی	۱۱۴۶	۱	کے	کے اور
۱۰۷۴	۹	اوریہ قول	اوریہ سیر قول	۱۱۱۱	۱۳	التین	مسلم البطین	۱۱۴۷	۲	لکاوبے	لگادے
۱۰۷۵	۲۰	دوردہو	دوررہو	۱۱۱۵	۱۰	سک	شک	۱۱۴۸	۲	اور	کہ اور
۱۰۷۶	۱۴	بب	جب	〃	۱۴	〃	〃	۱۱۴۹	۵	عمر۰کا	عمرہ کا
۱۰۷۷	۲	حدسے	حدسے	〃	〃	〃	〃	〃	۶	کروہ	گروہ
〃	۲۲	عبدالرحمن قاسم	عبدالرحمن بن قاسم	۱۱۱۶	۱۰	〃	〃	〃	۷	مالت	حالت
۱۰۷۹	۱۷	مہموشہ	میمونہ	۱۱۱۷	۱۴	عزد	غزو	۱۱۵۱	۶	نہودی	نہوون
۱۰۸۱	۱	جبسے	جسے	۱۱۱۸	۲۱	اجماغ	اجماع	〃	۱۱	سے	سنے
〃	۷	بجتے	بجے	۱۱۲۲	۸	اورجبب	اورحبیب	〃	〃	محرم کہ	کہ محرم
〃	۱۳	وسلم	وسلم نے	۱۱۲۴	۲۲	مبنی	بینی	〃	۱۴	بجامہ	پائجامہ
۱۰۸۲	۸	انساد	فساد	〃	〃	آخرہ	آخر	〃	۱۵	تہمت	تہبند
۱۰۸۴	۲۲	ہوتی	ہوتے ہین	۱۱۲۶	۵	بیجایا	بہجوایا	۱۱۵۲	۱	〃	〃
۱۰۸۵	۱۲	اوروہی	اوروہ	〃	۱۹	توپنق	توفیق	〃	۱۵	سے	لیتے تہے
۱۰۸۷	۱۰	آپ	آپنے	۱۱۲۸	۳	بیارہ	بپارہ	〃	۲۳	لگانیوالے	لگانیوالی پر
۱۰۸۸	۷	کے	کیحدیث	〃	۱۶	آب	آپ	۱۱۵۳	۱	گی	لگی
〃	۱۹	وسلم	وسلم نے	〃	〃	ہین	ہین سنے	〃	۸	ہینا	ہین سنے
۱۰۹۰	۱	اس سے	اسے	〃	۱۷	تلیے	تکیے	〃	۱۰	لاناہے	لانا
〃	۲	کہ ایک	کہ یہہ	۱۱۲۹	۱۹	اور کہنے	انکو فرمایا روزہ	۱۱۵۴	۳	ہین	مین
〃	۱۴	کہ تو	کو تو	۱۱۳۱	۱	ہین	مین	〃	۵	چہرۃ	چہرہ
〃	۱۷	عمرر	عمرو	〃	۱۶	ہوجاوری	ہوجاویگا	۱۱۵۵	۹	بنسبت	بہ نسبت
〃	۲۳	لگاتاہے	لگاتا	۱۱۳۲	۲۱	اسحدیث	اسحدیث سے	〃	۱۵	اختلاف	اختلاف ہر
۱۰۹۲	۶	ہوئے	ہوسکتے تہے	۱۱۳۴	۱	ہوااور	ہوااور	۱۱۵۹	〃	تہمت	تہبند
۱۰۹۴	۲۰	ضعیف	ضعف	۱۱۳۶	۴	بضاری	انصاری	〃	۲۱	ہوتا	ہوتاہے
۱۰۹۸	۳	مردمی	مروی	〃	۱۱	جلاتا	جلاتا	〃	۲۳	نہین	نہین
۱۰۹۷	۱۲	اور اجی	اور سجی	〃	۱۶	ہین	ہین ہے	۱۱۶۰	۴	قرآن	قرآن
۱۱۰۱	۱	انکی	انکی د	〃	۲	تالامن	تالامنس	〃	۵	ہین	ہمنا
۱۱۰۲	۸	انکی	ادان کی	[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]	〃	۸	لبیکا	لبیک لاشریک لک